



جہانگیر

انتخاب

تفسیر جلالی

مشکوٰۃ المصابیح



ترجمہ
ابوالعلاء محمد بن عبد البر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک آیامہ ولیالیہ

جہانگیر

انتخاب

تفسیر جلالین

کتابت

المصحف الشریف

ترجمہ
ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک آیامہ ولیالیہ

بیرادرز
اردو بازار لاہور

زبیہ سنٹر، اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

بیرادرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
 بَدَا لَهُ الْاِسْلَامُ
 وَرَزَقَهُ الْقُرْآنَ
 الْعَرَبِیَّ الْعَلِیَّ
 الْمَعْرُوفَ الْحَمِیْدَ
 الَّذِیْ لَا یُغَیْبُ
 عَنْ شَیْءٍ مِنْ شَیْءٍ
 وَهُوَ الْعَلِیْمُ
 الْحَقِیْقُ



جميع حقوق الطبع محفوظة للناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب _____ **تفسیر جلالین**
 مترجم _____ **ابوالعلاء محمد بن محمد بن ابی بکر**
 کمپوزنگ _____ **ورڈز میکر**
 باہتمام _____ **ملک شبیر حسین**
 سن اشاعت _____ **جنوری 2009ء**
 سرورق _____ **بائو گرافکس**
 طباعت _____ **اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور**
 ہدیہ _____ **روپے**

مکتبہ تنظیم المدارس

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

اشٹاکسٹ



نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 140 اردو بازار لاہور
 حافظ محمد داؤد 0301-4377868

مکتبہ قادریہ

داتا دربار مارکیٹ 042-7226193
 ملک غلام رسول حمیدی 0321-8226193

زبیدہ سنٹر 140 اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

شبیر برادرز

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



شرف انتساب

اپنے مشکوٰۃ المصابیح کے اُستاد

حضرت مولانا قاضی عبدالرحمن جلالی دامت برکاتہم العالیہ

(سابق مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور)

کی نذر

بہ پیرِ میکدہ گفتم کہ چیست راہِ نجات

بضو است جامِ می و گفت بادہ نوشیدن

نیاز مند

محمد محی الدین

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں اپنے پیارے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کی۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب اور آپ کی امت کے
دیگر تمام افراد پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس کے فضل و کرم کے نتیجے میں ہم اس وقت آپ کے سامنے تنظیم المدارس العربیہ
پاکستان کے تجویز کردہ نصاب درس نظامی برائے طالبات کی ایک اہم کتاب ”انتخاب تفسیر جلالین و مشکوٰۃ المصابیح“ آپ کے
سامنے پیش کر رہے ہیں۔

ہم نے یہ پوری کوشش کی ہے کہ تفسیر جلالین کو علم تفسیر میں اور مشکوٰۃ المصابیح کو علم حدیث میں جو مقام حاصل ہے اور
نصابی کتاب ہونے کے اعتبار سے طالبات کی سہولت کے لیے اس کی ظاہری خوبیوں کو جتنا نمایاں ہونا چاہیے انہیں نمایاں کیا
جائے۔ ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا اندازہ لگانے کے لیے آپ کو دیگر اداروں کی طرف سے
شائع شدہ اسی منتخب مجموعے پر ایک نظر ڈالنا ہوگی۔

ترجمے کی خدمت ہمارے محترم دوست ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے انجام دی ہے۔ اس کتاب
کے ہمراہ طالبات کے نصاب کے متعلق دو دیگر مجموعے ”انتخاب احادیث - جلد اول (صحیح بخاری و صحیح مسلم کی منتخب احادیث کا
مجموعہ) اور انتخاب احادیث - جلد دوم (جامع ترمذی، شمائل ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی اور شرح معانی الآثار
کی منتخب احادیث کا مجموعہ) بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان کے ترجمے کی خدمت بھی حضرت صاحب نے سرانجام دی ہے۔

امید ہے درس نظامی کی طالبات کے لیے ہماری یہ کاوش نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی اور طالبات کے ہمراہ عام اردو دان
طبقہ ان آیات و احادیث کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوگا۔

اپنے تمام قارئین سے ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ درس تدریس کرتے ہوئے ادارہ کی انتظامیہ
اور اس کے متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسی طرح سے اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر
خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملک شبیر حسین

حدیث دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جو صفاتِ جمال و ”جلال“ سے موصوف ہے۔ جو آسمان و زمین کا نور ہے جس کے نور کی مثال اُس ”مشکوٰۃ“ کی طرح ہے جس میں ”مصباح“ ہو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جو اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ”جلال“ و جمال کا کامل ترین مظہر ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب آپ کی اُمت کے علماء، صلحاء، اولیاء، اصفیاء پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں جو ہدایت کے ”مصباح“ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے درسِ نظامی کے نصاب برائے طالبات میں شامل تفسیر جلالین اور مشکوٰۃ المصابیح کے منتخب حصے کا ترجمہ سپر قلم کیا جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ تفسیر جلالین کے متن کو نمایاں اور واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طالبات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ مزید سہولت کے لیے تفسیر جلالین کے متن کے اوپر قرآن مجید کی آیات شامل کی گئی ہیں۔ تاہم ترجمہ کرتے ہوئے صرف تفسیر جلالین کے متن کو سامنے رکھا گیا۔

مشکوٰۃ المصابیح کی منتخب احادیث کا ترجمہ کرنے کے ساتھ حاشیے میں احادیث کی تخریج شامل کی گئی ہے جو ”دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان“ سے 2007ء میں شائع شدہ مشکوٰۃ المصابیح کے نسخے سے نقل کی گئی ہے۔ اس کے محقق شیخ جمال عینی ہیں۔

ہم اپنے ان تمام دوستوں اور مہربانوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کام کی تکمیل تک کسی بھی حوالے سے ہمارے ساتھ محبت، شفقت، مہربانی اور تعاون کا سلوک روا رکھا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے اس میں ہونے والی کوتاہی کو درگزر کرے اور ہمیں آئندہ بھی اس نوعیت کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔
سب سے آخر میں احمد راہی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے۔

جلوے تھے کسی کے کار فرما ہر نقش میں رنگ بھر گئے ہم

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

سورة النساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَاْلْاَرْحَامَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِيْبًا ۝
وَآتُوا اللِّيْمٰى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلَى اَمْوَالِكُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝

النساء مدنیة مائة وخمس اوست او سبع وسبعون اية

﴿یہ مدنی سورت ہے اور اس میں 175 یا 176 یا 177 آیات ہیں﴾

○ (يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ) من اهل مكة (اتَّقُوا رَبَّكُمُ) اى عقابه بان تطيعوه (الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ) آدم (وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا) حواء بالبد من ضلع من أضلاعه اليسرى (وَبَثَّ) فَرَّقَ وَنَشَرَ (مِنْهُمَا) من آدم وحواء (رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً) كثيرة (وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُوْنَ) فيه إدغام التاء فى الأصل فى السين ، وفى قراءة بالتخفيف بحذفها اى تتساء لون (به) فيما بينكم حيث يقول بعضكم لبعض (أَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ) و (أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ) (وَ) اتقوا (الْاَرْحَامَ) اَنْ تَقَطَّعُوْهَا، وفى قراءة بالجر عطفًا على الضمير فى به، وكانوا يتناشدون بالرحم (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِيْبًا) حافظًا لآعمالكم فيجازيكم بها اى لم يزل متصفا بذلك .

اے لوگو! یعنی اے اہل مکہ! اپنے پروردگار سے ڈرو یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس کی فرمانبرداری کرو جس نے تمہیں ایک جان یعنی آدم سے پیدا کیا اور اس میں سے اس کی بیوی کو پیدا کیا یعنی ”حواء“ کو اس لفظ کو ”مد“ کے ہمراہ پڑھا جائے گا۔ (اس کی بیوی کو) بائیں طرف کی پسلی سے پیدا کیا۔

اور پھیلا دیا یعنی الگ کیا اور بکھیر دیا ان دونوں سے یعنی آدم و حوا سے بہت سے مردوں کو اور خواتین کو جو بہت سی ہیں۔ اس اللہ سے ڈرو (جس کا نام لے کر) تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اس (لفظ) میں اصل میں ”ت“ کا ”س“ میں ادغام ہے اور ایک قرأت کے مطابق ”ت“ کو حذف کر کے تخفیف کے ہمراہ پڑھا جائے گا یعنی ”تتساء لون“۔ اس کے وسیلے سے (یعنی اس کے نام کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو) آپس میں جیسے کوئی شخص

وَأَنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَّةَ وَرُبْعَ فَإِنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَعَدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَلِكَ أَدْنَىٰ إِلَّا تَعُولُوا (3)

دوسرے سے یہ کہتا ہے میں تم سے اللہ کے نام پر مانگتا ہوں میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں (کہ تم میرا یہ کام کر دو) اور ”ارحام“ کے حوالے سے ڈرو یعنی اس رشتہ داری کو توڑو نہیں۔

ایک قرأت کے مطابق اس لفظ (ارحام) پر جر پڑھی جائے گی اور اس کا عطف لفظ ”ح“ میں موجود ضمیر پر ہوگا کیونکہ وہ لوگ (یعنی مشرکین) رشتے داری کے نام پر ایک دوسرے کو قسم دیتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے وہ تمہارے اعمال کو محفوظ کرتا ہے اور تمہیں اس کی جزا دے گا یعنی وہ ہمیشہ اس صفت سے موصوف رہے گا۔

وَنَزَلَ فِي يَتِيمٍ طَلَبَ مِنْ وَلِيهِ مَالَهُ فَمَنْعَهُ (وَأَتُوا الْيَتَامَىٰ) الصَّغَارِ الَّذِينَ لَا أَبَ لَهُمْ (أَمْوَالَهُمْ) إِذَا بَلَغُوا (وَلَا تَتَّبَدَّلُوا الْخَبِيثَاتِ) الْحَرَامِ (بِالطَّيِّبِ) الْحَلَالِ أَيْ تَأْخُذُوهُ بَدَلَهُ كَمَا تَفْعَلُونَ مِنْ أَخْذِ الْجَيِّدِ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ وَجَعَلَ الرَّدَىٰ مِنْ مَالِكُمْ مَكَانَهُ (وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ) مَضْمُومَةٌ (إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ) أَيْ أَكَلَهَا (كَانَ حُوبًا) ذَنْبًا (كَبِيرًا) عَظِيمًا .

یہ (آگے والی) آیت ایک یتیم کے بارے میں نازل ہوئی۔ جس نے اپنے ولی سے (اپنا حق) مانگا تو اس نے انکار کر دیا اور یتیموں کو دو یعنی وہ چھوٹے بچے جن کے باپ (زندہ) نہ ہوں ان کے مال یعنی جب وہ بالغ ہو جائیں اور خبیث یعنی حرام کو پاکیزہ یعنی حلال کے بدلے میں نہ لو یعنی اس کے عوض میں نہ لو یعنی یتیم کا اچھا مال لے کر اپنا گھنیا مال اس کی جگہ نہ رکھو اور ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ۔ بیشک یہ بہت بڑا حوب یعنی گناہ ہے۔

وَلَمَّا نَزَلَتْ تَحَرَّجُوا مِنْ وِلَايَةِ الْيَتَامَىٰ وَكَانَ فِيهِمْ مِنْ تَحْتِهِ الْعِشْرَ أَوْ الثَّمَانِ مِنَ الْأَزْوَاجِ فَلَا يَعْدِلُ بَيْنَهُنَّ فَنَزَلَ بِ: (وَأَنْ خِفْتُمْ أَوْ) (لَا تَقْسُطُوا) تَعَدِلُوا (فِي الْيَتَامَىٰ) فَتَحَرَّجْتُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ فَخَافُوا أَيْضًا أَنْ لَا تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا نَكَحْتُمُوهُنَّ (فَانكِحُوا) تَزَوَّجُوا (مَا) بِمَعْنَى (مَنْ) (طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعًا) أَيْ اثْنَتَيْنِ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا وَأَرْبَعًا أَرْبَعًا وَلَا تَزِيدُوا عَلَىٰ ذَلِكَ (فَإِنْ خِفْتُمْ أَوْ) (لَا تَعَدِلُوا) فِيهِنَّ بِالنَّفَقَةِ وَالْقَسْمِ (فَوَاحِدَةً) انكِحُوها (أَوْ) اقْتَصِرُوا عَلَىٰ (مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) مِنَ الْإِمَاءِ إِذْ لَيْسَ لِهِنَّ مِنَ الْحَقُوقِ مَا لِلزَّوْجَاتِ (ذَلِكَ) أَيْ نِكَاحِ الْأَرْبَعِ فَقَطْ أَوْ الْوَاحِدَةِ أَوْ التَّسْرِي (أَدْنَىٰ) أَقْرَبَ إِلَىٰ (إِلَّا تَعُولُوا) تَجُورُوا .

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے یتیموں کا ولی بننے میں حرج محسوس کیا۔ حالانکہ (اس سے پہلے) ان میں

وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا (4)
وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ
قَوْلًا مَعْرُوفًا (5)

سے بعض کے نکاح میں 10, 10, 8.8 بیویاں تھیں۔ (اس خوف کے تحت) کہ وہ ان کے ساتھ انصاف نہیں کر سکیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم عدل نہیں کر سکو گے۔ یتیموں کے بارے میں یعنی تم ان یتیموں کے بارے میں حرج محسوس کرو اور تمہیں یہ بھی اندیشہ ہو کہ اگر تم نے ان (یتیم لڑکیوں) کے ساتھ نکاح کیا تو ان کے درمیان عدل برقرار نہیں رکھ سکو گے تو ان (دوسری خواتین) کے ساتھ شادی کرو جو تمہیں پسند ہوں۔ خواہ دو، دو، تین، تین یا چار، چار۔ یہاں لفظ ”ما“ لفظ ”من“ کے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی وہ لوگ دو یا تین یا چار خواتین کے ساتھ (بیک وقت) نکاح کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ تمہیں (اختیار) نہیں اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم ان کے درمیان بھی عدل نہیں کر سکو گے یعنی خرچ اور (وقت کی) تقسیم کے حوالے سے تو تم ایک عورت کے ساتھ شادی کرو گے یا پھر اکتفاء کرو گے ان کنیزوں پر جو تمہاری ملکیت میں ہیں کیونکہ کنیزوں کے وہ حقوق نہیں ہوتے جو آزاد عورتوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ یعنی چار عورتوں کے ساتھ شادی کرنا یا ایک شادی کرنا یا کنیزوں کے ساتھ تعلق رکھنا اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم ناانصافی نہ کرو۔

(وَأَتُوا) (النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ) جمع (صَدَقَةٌ) (مہورہن) (نِحْلَةً) مصدر عطية عن طيب نفس (فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا) تمييز محول عن الفاعل، أى طابت أنفسهن لكم عن شيء من الصداق فوهبته لكم (فَكُلُوهُ هَنِيئًا) (مَّرِيئًا) محمود العاقبة لا ضرر فيه عليكم في الآخرة نزلت ردًا على من كره ذلك .

اور عورتوں کو ان کے مہر دو خوشی کے ساتھ۔ یہاں پہ لفظ ”صدقات“ لفظ صدق کی جمع ہے۔ یعنی ان کے مہر اور (لفظ نحلۃ) مصدر ہے۔ یہ خوشی سے دیئے جانے والے عطیے کو کہتے ہیں۔ یعنی اگر وہ عورتیں اپنی خوشی سے تمہیں اس میں سے کچھ دیں۔ یہ لفظ یہاں تمييز واقع ہو رہا ہے جو اصل میں فاعل تھا۔ یعنی اگر ان کے نفس اس مہر میں سے کسی چیز کو تمہارے لیے پسند کریں اور وہ تمہیں عطیہ کے طور پر دیں تو تم اسے خوشگوار طور پر کھاؤ۔ (لفظ ”هنیئاً“) کا مطلب پاکیزہ اور (لفظ ”مریئاً“) کا مطلب وہ چیز جس کا انجام اچھا ہو اور وہ آخرت میں کسی ضرر کا باعث نہ ہو۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو خواتین کی طرف سے ان کے مہر میں سے ملنے والے مال کو کھانا پسند نہیں کرتے تھے۔

(وَلَا تُؤْتُوا) (أَيُّهَا الْأَوْلِيَاءُ) (السُّفَهَاءُ) (الْمُبْدِرِينَ) (الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانَ) (أَمْوَالِكُمْ) (أَيُّ أَمْوَالِكُمْ) (الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا) (مصدر) (قَامَ) (أَيُّ تَقَوْمٍ) (بِعَاشِكُمْ) (وَصَلَاحِ) (أَوْلَادِكُمْ) (فِيضِعُوهَا فِي غَيْرِ وَجْهٍهَا) (وَفِي قِرَاءَةِ قِيَامًا) (جمع) (قِيَامَةٌ) (مَا تَقَوْمُ بِهِ الْأُمَّتَةُ) (وَأَرْزُقُوهُمْ)

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَإِنْ أَنْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۗ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا (8)

فِيهَا) أَطْعَمُوهُمْ مِنْهَا (وَأَكْسَوْهُمْ وَقَوْلُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا) عِدُّوهُمْ عِدَّةً جَمِيلَةً بِإِعْطَائِهِمْ أَمْوَالَهُمْ إِذَا رُشِدُوا.

اور نہ دو! یعنی اے سرپرستو! نا سمجھ لوگوں کو یعنی وہ مرد و خواتین اور بچے جو فضول خرچی کرتے ہوں۔ اپنے مال یعنی ان کے وہ مال جو تمہارے قبضے میں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قیام کی وجہ بنایا ہے۔ یہ لفظ ”قام“ کا مصدر ہے یعنی اس سے تمہاری معیشت قائم ہے اور تمہاری اولاد کی (اس میں) بہتری ہے۔ (اگر تم نے ان نا سمجھوں کو مال دیدیا) تو وہ اس کو غلط جگہ پر ضائع کر دیں گے۔ ایک قرأت کے مطابق لفظ ”قیما“ لفظ ”قیمت“ کی جمع ہے یعنی وہ چیز جس کو سامان کی قیمت کے طور پر (ادا کیا) جائے اور انہیں اس میں سے رزق دو یعنی کھانے کیلئے دو۔ لباس پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو یعنی ان سے یہ اچھا وعدہ کرو کہ جب وہ سمجھدار ہو جائیں گے تو ان کا مال انہیں دیدیا جائیگا۔

(وَابْتَلُوا) اِخْتَبَرُوا (الْيَتَامَىٰ) قَبْلَ الْبُلُوغِ فِي دِينِهِمْ وَتَصَرُّفِهِمْ فِي أحوالِهِمْ (حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ) أَي صَارُوا أَهْلًا لَهُ بِالْإِحْتِلَامِ أَوْ السَّنِ وَهُوَ اسْتِكْمَالُ خَمْسَةِ عَشْرَةَ سَنَةً عِنْدَ الشَّافِعِيِّ (فَإِنْ أَنْتُمْ) أَبْصَرْتُمْ (مِنْهُمْ رُشْدًا) صِلَاحًا فِي دِينِهِمْ وَمَالِهِمْ (فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا) أَيهَا الْأَوْلِيَاءُ (إِسْرَافًا) بغيرِ حَقِّ حَالٍ (وَبِدَارًا) أَي مَبَادِرِينَ إِلَىٰ انْفِاقِهَا مَخَافَةَ (أَنْ يَكْبَرُوا) رِشْدَاءً فَيَلْزَمُكُمْ تَسْلِيْبَهَا إِلَيْهِمْ (وَمَنْ كَانَ) مِنَ الْأَوْلِيَاءِ (غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ) أَي يَعْفُ عَنِ مَالِ الْيَتِيمِ وَيَمْتَنِعَ مِنْ أَكْلِهِ (وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ) مِنْهُ (بِالْمَعْرُوفِ) بِقَدْرِ أَجْرَةِ عَمَلِهِ (فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ) أَي إِلَىٰ الْيَتَامَىٰ (أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ) أَنَّهُمْ تَسَلَّمُوهَا وَبَرَأْتُمْ لَهَا يَقَعُ اخْتِلَافٌ فَتَرْجِعُوا إِلَىٰ الْبَيْنَةِ وَهَذَا أَمْرٌ إِرْشَادٌ (وَكَفَىٰ بِاللَّهِ) الْبَاءُ زَائِدَةٌ (حَسِيبًا) حَافِظًا لِأَعْمَالِ خَلْقِهِ وَمَحَاسِبُهُمْ.

اور آزماتے رہو یعنی تجربہ کرتے رہو قیاموں کا یعنی ان کے بالغ ہونے سے پہلے ان کے دین میں اور ان کے مال میں تصرف کرنے کے حوالے سے یہاں تک کہ جب وہ نکاح (کی عمر) تک پہنچ جائیں یعنی احتلام ہو جانے کی صورت میں یا عمر کے اعتبار سے وہ نکاح کے قابل ہو جائیں۔ امام شافعی کے نزدیک اس کی حد 15 سال ہے۔ یہاں تک کہ تم ان میں سمجھ داری محسوس کرو یعنی یہ دیکھو کہ وہ اپنے دین اور مال کے حوالے سے باصلاحیت ہو چکے ہیں تو تم ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اے سرپرستو! تم وہ مال اسراف کے طور پر نہ کھانا یعنی ناحق طور پر اور جلدی کرتے ہوئے یعنی اس خوف سے خرچ نہ کر دینا کہ وہ (کم

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا (7)
وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَرْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا
مَعْرُوفًا (8)

سن یتیم) بڑے ہو جائیں گے اور پھر تمہیں وہ مال ان کے حوالے کرنا پڑے گا اور سرپرستوں میں سے جو شخص خوشحال ہو وہ (ان کا مال کھانے سے) بچے اور جو محتاج ہو وہ اس میں سے مناسب طریقے سے کھا سکتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنی مزدوری کے حساب سے کھا سکتا ہے اور جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو تو اس پر گواہ بنا لو کہ تم نے (وہ مال) ان کے حوالے کر دیا ہے اور تم بری الذمہ ہو چکے ہوتا کہ (بعد میں) اختلاف نہ ہو۔ (اور اگر ہو بھی جائے) تو گواہوں کی طرف رجوع کیا جاسکے۔ یہ مستحب امر ہے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے حوالے سے کافی ہے۔ یہاں پر ”ب“ زائدہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ) مخلوق کے اعمال کی حفاظت کرنے والا ہے اور ان کا محاسبہ کرنے والا ہے۔

ونزل ردًّا لِّمَا كَانَ عَلَيْهِ الْجَاهِلِيَّةُ مِنْ عَدَمِ تَوْرِيثِ النِّسَاءِ وَالصِّغَارِ (لِلرِّجَالِ) الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبَاءِ
(نَصِيبٌ) حِطٌّ (مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ) الْمِتُوفُونَ (وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ
وَالْأَقْرَبُونَ وَمِمَّا قَلَّ مِنْهُ) أَي الْبَالِ (أَوْ كَثُرَ) جَعَلَهُ اللَّهُ (نَصِيبًا مَّفْرُوضًا) مَقْطُوعًا بِتَسْلِيمِهِ إِلَيْهِمْ .
زمانہ جاہلیت میں خواتین کو اور چھوٹے بچوں کو وراثت نہیں دی جاتی تھی۔ ان لوگوں کی تردید کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔
مردوں کیلئے یعنی (میت کی) اولاد اور قریبی رشتہ داروں کیلئے مخصوص حصہ ہے۔ اس چیز میں سے جو والدین یا قریبی رشتہ
دار چھوڑ جائیں یعنی جب وہ فوت ہو جائیں اور عورتوں کیلئے بھی مخصوص حصہ ہے۔ اس مال میں سے جو ماں باپ یا رشتہ داروں نے
چھوڑا ہو۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مقرر حصہ بنایا ہے یعنی مقرر کیا ہے تاکہ انہیں دیا جائے۔

(وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ) لِلْمِيرَاثِ (أُولُو الْقُرْبَىٰ) ذُو الْقُرَابَةِ مِمَّنْ لَا يَرِثُ (وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ)
فَأَرْزُقُوهُمْ مِنْهُ) شَيْئًا قَبْلَ الْقِسْمَةِ (مَوْقُولُوا) أَيهَا الْأَوْلِيَاءِ (لَهُمْ) إِذَا كَانَ الْوَرِثَةُ صِغَارًا (قَوْلًا مَعْرُوفًا)
جَمِيلًا بَانَ تَعْتَدِرُوا إِلَيْهِمْ أَنْكُمْ لَا تَمْلِكُونَهُ وَأَنَّهُ لِلصِّغَارِ وَهَذَا قِيلَ إِنَّهُ مَنْسُوخٌ وَقِيلَ لَا وَلَكِنْ تَهَادُونَ
النَّاسَ فِي تَرْكِهِ وَعَلَيْهِ فَهُوَ نَدْبٌ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاجِبٌ .

اور جب یعنی میراث کی تقسیم کے وقت قریبی رشتہ دار موجود ہوں یعنی ایسے رشتہ دار جن کا وراثت میں حصہ نہیں ہوتا یا یتیم اور
مسکین موجود ہوں تو اس میں انہیں بھی کچھ دو۔ یعنی تقسیم سے پہلے کچھ دیدو۔ اے وارثو! جو وارث چھوٹے ہوں ان سے اچھی بات
کہو! یعنی عمدہ بات کہو! یعنی ان سے معذرت کر لو کہ جب تک وہ چھوٹے ہیں وہ اس مال کے مالک نہیں بن سکتے۔

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكَوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعْفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (9)

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا (۱۰)

ایک قول کے مطابق یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ حکم منسوخ نہیں ہوا۔ البتہ لوگوں نے لا پرواہی کی وجہ سے اسے ترک کر دیا ہے۔

اس صورت میں یہ مستحب ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے مطابق ایسا کرنا واجب ہے۔

(وَلْيَخْشَ) ای لیخف علی الیتامی (الَّذِينَ لَوْ تَرَكَوْا) ای قاربوا ان یترکوا (مِنْ خَلْفِهِمْ) ای بعد موتہم (ذُرِّيَّةً ضِعْفًا) اولادًا صغارًا (خَافُوا عَلَيْهِمْ) الضیاع (فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ) فی امر الیتامی ولیأتوا الیہم ما یحبون ان یفعل بذریتہم من بعدہم (وَلْيَقُولُوا) للیت (قَوْلًا سَدِيدًا) صوابًا بان یأمر وہ ان یتصدق بدون ثلثہ ویدع الباقی لورثتہ ولا یترکہم عالیہ .

اور چاہیے کہ ڈریں یعنی یتیموں کے بارے میں خوفزدہ ہیں وہ لوگ کہ اگر وہ چھوڑ جائیں یعنی عنقریب وہ مرنے کے بعد (چھوڑ جائیں گے اپنے پیچھے کمزور اولاد کم سن بچے تو انہیں ان کے ضائع ہونے کا) خوف ہوگا اس لئے یتیموں کے بارے میں وہ لوگ اللہ تعالیٰ ڈریں اور (ان یتیموں کے ساتھ) اس طرح کا سلوک کریں جیسا اپنی اولاد کے بارے میں اپنے مرنے کے بعد چاہتے ہیں اور (ان لوگوں کو چاہیے) کہ وہ مرنے کے قریب آدمی سے اچھی بات کہیں یعنی وہ اس سے یہ کہیں کہ وہ اپنے مال میں سے تہائی حصے سے کم کے بارے میں وصیت کرے اور باقی مال کو اپنے ورثاء کے لئے چھوڑ دے اور انہیں محتاجی کے عالم میں نہ چھوڑے۔

(إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا) بغیر حق (إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ) ای مِلاھا (نَارًا) لَانہ یؤول الیہا (وَسَيَصْلُونَ) بالبناء للفاعل والمفعول یدخلون (سَعِيرًا) نارًا شدیدة یحترقون فیہا .

بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر یعنی ناحق طور پر کھا لیتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ کھاتے ہیں یعنی بھرتے ہیں کیونکہ اس کا انجام آخر کار یہی ہوگا اور وہ لوگ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے اس لفظ کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے اور اس کا مطلب داخل ہونا ہے لفظ سعیر کا مطلب سخت آگ ہے جس میں وہ جل جائیں گے۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلَا لِأَبْوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوُهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ الشُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفَعًا ۚ فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (۱۱)

(يُوصِيكُمُ) یا مریکم (اللَّهُ فِي) اللہ فی (أَوْلَادِكُمْ) ابا یذکر (لِلذَّكَرِ) منہم (مِثْلُ حَظِّ) نصیب (الْأُنثِيَيْنِ) إذا اجتمعتا معہ فلہ نصف المال ولہما النصف فإن کان معہ واحدة فلہا الثلث ولہ الثلثان وإن انفرد حاز المال (فَإِن كُنَّ) ای الاولاد (نِسَاءً) فقط (فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ) البيت وكذا الاثنتان لانه للاختين بقوله "فلهما الثلثان مما ترك" فهما أولى ولان البنت تستحق الثلث مع الذکر فمع الانثى أولى موفوق قيل صلة وقيل لدفع توهم زيادة النصيب بزيادة العدد لهما فهم استحقاق البنيتين الثلثين من جعل الثلث للواحدة مع الذکر (وَإِن كَانَتْ) المولودة (وَاحِدَةً) وفي قراءة بالرفع، (فَكَانَ) تامة (فَلَهَا النِّصْفُ وَلاَبْوَيْهِ) ای البيت ويبدل منها (لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ) ذکر او انثى مونکته البديل إفادة انها لا يشترکان فيه والحق بالولد ولد الابن وبالأب الجد (فَإِن لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ) فقط او مع زوج (فَلِأُمِّهِ) بضم الهمزة وكسرها فراراً من الانتقال من ضمة إلى كسرة لثقله فی الموضعين (الثُّلُثُ) ای ثلث المال او ما يبقى بعد الزوج والباقي للاب (فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ) ای اثنان فصاعداً ذکور او اناث (فَلِأُمِّهِ الشُّدُسُ) والباقي للاب ولا شيء للاخوة وارث من ذکر ما ذکر (مِن بَعْدِ) تنفيذ (بِصِيَّةٍ يُوصِي) بالبناء للفاعل والمفعول (بِهَا أَوْ) قضاء (دَيْنٍ) عليه، وتقديم الوصية على الدين وإن كانت مؤخره عنه فی الوفاء للاهتمام بها (أَبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ) مبتدأ، خبره (لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفَعًا) فی الدنيا والآخرة فظان أن ابنه أنفع له فيعطيه الميراث فيكون الاب أنفع وبالعكس وإنما العالم بذلك الله ففرض لكم الميراث (فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا) بخلقه (حَكِيمًا) فيما دبره لهم أي: لم يزل متصفاً بذلك.

اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے یعنی وہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں یعنی جو کچھ بیان کیا جائے گا ان میں

سے ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے یعنی اس وقت جب ایک لڑکے کے ساتھ (اس کی دو بہنیں ہوں) تو نصف مال لڑکے کو ملے گا اور بقیہ نصف ان دونوں کو دے دیا جائے گا اگر ایک لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی ہو تو اس لڑکی کو تہائی حصہ ملے گا اور لڑکے کو دو حصے مل جائیں گے اگر صرف ایک لڑکا ہو تو سارا مال اُسے ملے گا۔

اگر وراثت میں صرف لڑکیاں ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں سارے مال کا دو تہائی ملے گا۔

یعنی جو کچھ بھی میت نے چھوڑا ہے اسی طرح اگر وارث صرف دو بہنیں ہوں تو (ان کا بھی اتنا ہی حصہ ہوگا) کیونکہ دو بہنوں کا یہ حصہ ہوتا ہے (جیسا کہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے ”ان دونوں کو دو تہائی مل جائے گا“ اس چیز میں سے جو میت نے چھوڑی ہے اس لئے بیٹیاں اس بات کی زیادہ حق دار ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب بیٹی اپنے بھائی کی موجودگی میں تیسرے حصے کی مستحق ہوئی ہے تو وہ میت کی بہن کی موجودگی میں بدرجہ اولیٰ تیسرے حصے کی مستحق ہوگی۔

یہاں پر لفظ ”فوق“ صلہ کے طور پر استعمال ہوا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ اس وہم کو دور کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے کہ اگر مقدار زیادہ ہو تو حصہ بھی زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ صرف ”بیٹیوں“ کے لئے دو تہائی حصہ مقرر کیا گیا ہے اس لئے کہ ایک لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی ایک تہائی حصہ کی حقدار ہو جاتی ہے۔

اور اگر صرف ایک لڑکی ہو ایک قرأت کے مطابق لفظ واحدہ میں ”رفع“ پڑھا جائے گا اس صورت میں کانا تامہ شمار ہوگا تو اس کو نصف مال ملے گا اور اس کے ماں باپ اس سے مراد میت کے ماں باپ ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اس چیز میں سے جسے میت نے چھوڑا ہے یہ لفظ ”لابویہ“ کا بدل واقع ہو رہا ہے جب میت (کی اولاد) موجود ہو خواہ وہ لڑکے ہوں یا صرف لڑکیاں ہوں اسے بھی بدل کے طور پر لایا گیا ہے اس میں یہ نکتہ پوشیدہ ہے کہ وہ دونوں (اس چھٹے حصے میں) شریک نہیں ہوں گے۔

بلکہ (دونوں کو چھٹا چھٹا حصہ ملے گا) اولاد میں پوتے اور پوتیاں داخل ہوں گے اور لفظ ”اب“ میں دادا شامل ہوگا۔ اگر (میت کی) اولاد نہ ہو اور صرف اس کے ماں باپ اس کے وارث ہوں یعنی صرف ماں باپ ہوں اور اس کی بیوی ہو تو اس کی ماں کو یہاں پر ”ہمزہ“ برضمہ پڑھا گیا ہے اور کسرہ بھی پڑھا گیا ہے اس لئے کہ ضمہ سے کسرہ کی طرف منتقل ہونا لازم نہ آئے کیونکہ یہ دونوں جگہ پر ثقیل ہوگا تیسرا حصہ ہوگا یعنی مکمل مال کا تیسرا حصہ ہوگا یا پھر (میاں یا بیوی) کو دینے کے بعد جو کچھ بچے گا اس کا تیسرا حصہ ہوگا اور بقیہ مال باپ کو دیا جائے گا لیکن اگر میت کے بہن بھائی بھی ہوں وہ دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں مذکر ہوں یا مونث ہوں تو میت کی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اور باقی اس کے باپ کو ملے گا اسی صورت میں بہن بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا یہ وراثت کا جو حکم نازل کیا گیا ہے یہ وصیت کے نفاذ کے بعد ہوگا جو کی گئی ہے اسے معروف کے طور پر بھی پڑھا جاسکتا ہے اور مجہول کے طور پر بھی پڑھا جاسکتا ہے اور قرض یعنی اس کی ادائیگی کے بعد ہوگا جو اس کے ذمے لازم ہوگا وصیت اگرچہ ادائیگی کے بعد ہوتی ہے لیکن اہتمام کی وجہ سے اسے پہلے بیان کیا گیا ہے تمہارے باپ تمہارے دادا اور تمہاری اولاد یہ مبتداء ہے اور اس کی خبر یہ ہے تم نہیں جانتے ہیں کہ ان میں سے کون نفع کے اعتبار سے تمہارے زیادہ قریب

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيَنَّ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلِلاً أَوْ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (۱۲)

ہے یعنی دنیا اور آخرت میں کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا بیٹا اسے زیادہ نفع دے گا اور وہ اسے وراثت دے دیتا ہے حالانکہ اس کا باپ اس کے لئے زیادہ نفع والا ثابت ہو سکتا ہے اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے اس بات کا صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہے اس لئے اس نے وراثت کا حکم مقرر کیا ہے۔

یہ اللہ کی طرف سے طے شدہ ہے بے شک وہ اپنی مخلوق کے بارے میں جاننے والا ہے اور جو کچھ ان کے بارے میں تدبیر کرتا ہے وہ حکمت پر مبنی ہوتی ہے یعنی وہ اس صفت کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موصوف ہے۔

(وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ) منکم او من غیرکم (فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيَنَّ بِهَا أَوْ دَيْنٍ) والحق بالولد في ذلك ولد الابن بالاجماع (وَلَهُنَّ) ای الزوجات تعددن او لا (الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ) فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ (فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ) وولد الابن في ذلك كالولد إجماعاً (وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ) صفة والخبر (كلاله) ای لا والد له ولا ولد (أو امرأة) تورث كلاله (ولہ) ای للوروث كلاله (أخٌ أَوْ أُخْتٌ) ای من أمّ وقرأ به ابن مسعود وغيره (فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ) مما ترك (فَإِنْ كَانُوا) ای الإخوة والأخوات من الأمّ (أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ) ای من واحد (فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ) يستوی فيه ذکرهم وأنثاهم (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ) حال من ضمير (یوصی) ای غیر مدخل الضرر علی الورثة بأن یوصی بأكثر من الثلث (وَصِيَّةٌ) مصدر مؤکدل (یوصیکم) (مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ) بما دبره لخلقہ من الفرائض (حَلِيمٌ) بتأخیر العقوبة عن خالفه، وخصت السنة توریت من ذکر بن لیس فیہ مانع من قتل أو اختلاف دین أوردق۔

اور تمہارے لئے اس مال کا نصف ہوگا جو تمہاری بیویاں چھوڑ کر چلی جاتی ہیں اگر ان کی کوئی اولاد نہ ہو خواہ وہ اولاد تم

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۱۳)

سے ہو یا کسی اور سے (یعنی پہلے شوہر سے ہو) اور اگر ان عورتوں کی اولاد موجود ہو تو تمہیں اس کا چوتھا حصہ ملے گا جو انہوں نے چھوڑا ہے اس وصیت کے بعد جو ان عورتوں نے کی یا قرض کی ادائیگی کے بعد یہاں اولاد کی اولاد بھی شامل ہوگی اس بات پر اجماع ہے۔

اور ان کو یعنی بیویوں کو ملے گا خواہ وہ ایک ہوں یا ایک سے زیادہ ہوں اس کا چوتھا حصہ اس میں سے جو تم نے چھوڑا ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو اگر تمہاری اولاد ہو خواہ وہ ان عورتوں سے ہو یا ان عورتوں کے علاوہ دوسری سے ہو تو ان عورتوں کو آٹھواں حصہ ملے گا جو تم نے چھوڑا ہے تمہاری کئی وصیت کے بعد یا قرض کی ادائیگی کے بعد اس سلسلے میں پوتا بیٹے کی مانند ہوگا اس بات پر اجماع ہے۔

اگر وہ شخص جس کی وراثت تقسیم ہو رہی ہے۔ ”کلالہ“ ہو یہ لفظ صفت ہے اور لفظ کلالہ کان کی خبر ہے کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے ماں باپ موجود نہ ہوں اور اولاد بھی نہ ہو یا عورت ”کلالہ“ ہو اور اس (یعنی میت) کا بھائی یا بہن موجود ہوں یعنی ماں کی طرف سے بہن بھائی موجود ہو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر کی قرأت میں ”من امہ“ شامل ہے تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھنا حصہ ہوگا۔

اس میں سے جو میت نے چھوڑا ہے پس اگر وہ یعنی بھائی جو ماں کی طرف سے ہیں زیادہ ہوں (یعنی ایک سے زیادہ ہوں) تو وہ سب تہائی مال میں شامل ہوں گے اور اس میں مذکور دو موٹ کے برابر حصے ملے گا نیز اس کے بعد ہوگا جو وصیت کی گئی تھی اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگا تاکہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے لفظ یوصی کی ضمیر کا حال بن رہا ہے یہاں پر یعنی وہ وارثوں کو نقصان میں نہ ڈالے اس طرح کے تہائی حصے سے زیادہ کی وصیت کر دے لفظ ”وصیة“ لفظ ”يُوصِيكُمْ“ کے لیے مصدر مؤکد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے اور بزد باد ہے یعنی اپنے مخلوق کے لئے وراثت کے احکام کی جو تمہارا فرما ہے اسے جانتا ہے اور اس حوالے سے بزد باد ہے کہ اپنے نافرمان سے عذاب کو موخر کرتا ہے حدیث شریف کے مطابق وراثت کے یہ احکام ان لوگوں کے ساتھ خاص ہیں جن میں کوئی رکاوٹ نہ ہو یعنی کسی شخص نے اپنے مورث کو قتل نہ کیا ہو یا ان دونوں کے درمیان دین کا اختلاف نہ ہو یا وہ غلام نہ ہو ورنہ ان صورتوں میں یہ وراثت کے مستحق نہیں ہوں گے۔

(تِلْكَ) الْأَحْكَامُ الْمَذْكُورَةُ مِنْ أَمْرِ الْيَتَامَى وَمَا بَعْدَهُ (حُدُودُ اللَّهِ) شَرَائِعُهُ الَّتِي حَدَّثَهَا لِعِبَادِهِ لِيَعْمَلُوا بِهَا وَلَا يَتَعَدَّوْهَا (وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) فِيمَا حَكَمَ بِهِ (يُدْخِلْهُ) بِالْيَأْ وَالنُّونِ التَّفَاتَا (جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا) وَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ).

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا ۖ وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ (۱۴)
 وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۖ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ
 فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَقَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا (۱۵)

یہ یعنی مذکورہ احکام جو تیسوں سے متعلق ہیں یا اس کے بعد جو ذکر کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں یعنی اس کی شرعی حدود ہیں جو اس نے لوگوں کے لئے مقرر کی ہیں تاکہ لوگ ان پر عمل کریں اور حد سے تجاوز نہ کریں جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا یعنی جو حکم اس نے دیا ہے اسے وہ ایسے باغات میں داخل کرے گا اس لفظ کو "ی" اور نون کے ساتھ (یعنی واحد مذکر غائب اور جمع متکلم کے صیغے کے طور پر) یعنی دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے اس صورت میں ایک صیغے سے دوسرے کی طرف انتقال لازم آئے گا۔

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (13)

(وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ) بِالْوَجْهِينِ (يُدْخِلْهُ وَنُدْخِلْهُ) (نَارًا خَالِدًا فِيهَا ۖ وَلَهُ) فِيهَا (عَذَابٌ مُّهِينٌ) ذُو إِهَانَةٍ وَرَوْعِي فِي الضَّمَائِرِ فِي الْآيَتَيْنِ لَفْظٌ مِنْ وَفِي خَالِدِينَ مَعْنَاهَا .

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کی حدود سے تجاوز کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس میں اس کے لئے رسوائی والا عذاب ہوگا یہاں پر بھی لفظ "يدخله" کو (واحد مذکر غائب اور جمع متکلم) دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے لفظ عذاب مہین کا مطلب توہین کرنے والا ہے دونوں آیتوں میں ضمیروں میں لفظ "من" کی رعایت کی گئی ہے اور لفظ خالدین میں اس کے مفہوم کی رعایت کی گئی ہے۔

(وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ) الزَّانَا (مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ) أَي مِنْ رِجَالِكُمُ الْمُسْلِمِينَ (فَإِنْ شَهِدُوا) عَلَيْهِنَّ بَهَا (فَأَمْسِكُوهُنَّ) فِي الْبُيُوتِ (وَأَمْسِكُوهُنَّ مِنْ مَخَالَطَةِ النَّاسِ) حَتَّىٰ يَتَوَقَّاهُنَّ الْمَوْتُ (أَوْ) إِلَىٰ أَنْ (يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا) طَرِيقًا إِلَى الْخُرُوجِ مِنْهَا أَمْرًا بِذَلِكَ أَوَّلَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِيلًا بِجِلْدِ الْبَكْرِ مِائَةً وَتَغْرِيْبَهَا عَامًا، وَرَجْمِ الْمَحْصَنَةِ، وَفِي الْحَدِيثِ لَهَا بَيْنَ الْحَدِّ قَالِ خَذُوا عَنِّي، خَذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

اور تمہاری وہ عورتیں جو بے حیائی کا ارتکاب کریں یعنی زنا کا ارتکاب کریں تو تم ان کے خلاف اپنے اندر سے چار گواہ تلاش کرو یعنی وہ مسلمان مرد ہوں پس اگر وہ ان کے خلاف گواہی دے دیں تو ان کو گھر میں روک لو لوگوں کے ساتھ میل جول

وَالَّذِينَ يَأْتِيْنَهَا مِنْكُمْ فَادُّوْهُمَاۗ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَاۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (۱۸)

سے منع کر دو اور گھروں کے اندر بند کر دو یہاں تک کہ انہیں موت لے جائے یعنی موت کے فرشتے لے جائیں اس وقت تک جب اللہ تعالیٰ کوئی (دوسرا) راستہ نہ بتا دے یعنی ان نکلنے کا راستہ نہ بیان کر دے یہ حکم ابتدائے اسلام میں دیا گیا تھا کہ اس کے بعد ان کے لئے وہ راستہ بیان کر دیا گیا کہ اگر وہ غیر شادی شدہ ہوں تو انہیں سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا جائے گا اور اگر وہ محض ہوں تو انہیں سنگسار کر دیا جائے گا یعنی پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔

ایک حدیث شریف ہے جب حد کی یہ سزا بیان کر دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے مجھ سے حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ مقرر کر دیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

(وَالَّذِينَ) بتخفيف النون وتشديدها (يَأْتِيْنَهَا) آى الفاحشة : الزنا أو اللواط (مِنْكُمْ) آى الرجال (فَتَادُّوْهُمَا) بالسبّ والضرب بالنعال (فَاِنْ تَابَا) منها (وَاَصْلَحَا) العمل (فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا) ولا تؤذوهما (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا) على من تاب (رَّحِيْمًا) به وهذا منسوخ بالحدّ ان أريد بها الزنا، وكذا ان أريد بها اللواط عند الشافعي لكنّ المفعول به لا يرجع عنده - وإن كان محصناً - بل يُجحد ويُغرب، وإرادة اللواط أظهر بدليل تثنية الضمير والأول قال أراد الزانى والزانية، ويردّه تبينها ب من المتصلة بضمير الرجال واشتراكهما فى الأذى والتوبة والإعراض وهو مخصوص بالرجال لما تقدّم فى النساء من الحبس .

اور وہ دو مرد یہاں پر لفظ کوشد کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے اور اس کے بغیر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

وہ لوگ جو اس کا ارتکاب کریں یعنی زنا کا ارتکاب کریں یا قوم لوط کے عمل کا ارتکاب کریں تم میں سے یعنی تمہارے مردوں میں سے تم ان دونوں کو سزا دو یعنی لعنت کرو اور جوتوں کے ذریعے پٹائی کرو پس اگر وہ توبہ کر لیں یعنی اپنے عمل کو درست کر لیں تو ان کو چھوڑ دو اور ان کو اذیت نہ پہنچاؤ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے اس شخص کی جو توبہ کرے اور اس پر رحم کرنے والا ہے۔

اگر یہاں زنا مراد ہو تو یہ حکم حد کے ذریعے منسوخ ہو جائے گا اگر اس سے مراد قوم لوط کا عمل ہو تو امام شافعی کے نزدیک پھر بھی یہ حکم منسوخ ہے لیکن ان کے نزدیک جس شخص کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہے اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ شادی شدہ ہوا البتہ اسے کوڑے لگائے جائیں گے جلا وطن کر دیا جائے گا چونکہ ضمیر تثنیہ کی ہے اس قوم لوط کا عمل مراد لینا زیادہ مناسب ہے پہلے قول کے قائلین یہ بیان کرتے ہیں اس سے مراد زانی مرد اور زانی عورت ہے لیکن ان کی یہ بات اس طرح رد کی جاسکتی ہے اس کے بعد ”من“ کے ساتھ جمع مذکر کی ضمیر لائی گئی ہے ان دونوں کی سزا توبہ اور ان کا پیچھا چھوڑنے کے

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ^ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (۱۷)

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ النَّسْرَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ^ط أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (۱۸)

حوالے سے یہ دونوں ایک جیسی حیثیت کے مالک ہیں اور یہ بات مردوں کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ خواتین کے لئے قید کی سزا کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

(إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ) آئی التی کتب علی نفسہ قبولہا بفضلہ (لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ) المعصیة (بِجَهَالَةٍ) جال آی جاہلین إذ عصوا ربہم (ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ) زمن (قَرِيبٍ) قبل أن یغرغروا (فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ) یقبل توبتہم (وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا) بخلقہ (حَكِيمًا) فی صنعہ بہم .

اللہ تعالیٰ (کے ذمے لازم ہے) ان لوگوں کی توبہ کو قبول کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے نتیجے میں ان لوگوں کی توبہ کی قبولیت کو اپنے اوپر لازم کیا ہے ان لوگوں کی جنہوں نے جہالت کی وجہ سے برائی یعنی گناہ کا ارتکاب کیا یہ لفظ یہاں حال واقع ہوا ہے یعنی جب انہوں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو اس وقت وہ جاہل تھے پھر انہوں نے جلدی توبہ کر لی یعنی موت کے آنے سے پہلے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا ہے اس سے مراد ان کی توبہ قبول کرنا ہے کیونکہ جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے گی تو اس سے مراد توبہ کو قبول کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے بارے میں علم رکھتے والا ہے اور ان کے ساتھ سلوک کے بارے میں حکمت والا ہے۔

(وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ) الذنوب (حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ) وَاخْذُ فِي النَّزْعِ (قَالَ) عند مشاہدۃ ما ہو فیہ (إِنِّي تُبْتُ الْآنَ) فلا ینفعہ ذلک ولا یقبل منہ (وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ) إذا تابوا فی الآخرة عند معاينة العذاب لا تقبل منهم (أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا) لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) مؤلماً .

اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں کی جاسکتی جو برائی یعنی گناہوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کے پاس موت آجاتی ہے یعنی اس پر نزع کا عالم طاری ہو جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے یعنی جس حالت میں وہ ہوتا ہے اس میں مشاہدہ کرتے ہوئے یہ کہتا ہے اب میں توبہ کرتا ہوں تو توبہ اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگی یعنی اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان لوگوں کی بھی نہیں (توبہ قبول نہیں) ہوتی جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں اس وقت جب آخرت میں وہ عذاب کو دیکھیں گے تو توبہ کر لیں گے لیکن ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی ان لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہوا ہے یہاں بر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا ۗ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا
 آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ ۗ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ
 تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا (19)

لفظ "اعتدنا" لفظ "أعددنا" (ہم نے تیار کیا) کے معنی میں ہے اور لفظ الیما لفظ مؤلماً (الم دینے کے معنی میں ہے)۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ) ای ذاتہن (کَرِهًا) بالفتح والضم لغتان ای
 مکرہیہن علی ذلك كانوا فی الجاهلیة یرثون نساء أقربائهم فإن شأؤوا تزوجوهن بلا صداق أو
 زوجوهن وأخذوا صداقهن، أو عضلوهن حتی یفتدین بها ورثته، أو یستن فیرثوهن فنہوا عن ذلك
 (وَلَا) أَنْ (تَعْضُلُوهُنَّ) ای تمنعوا أزواجکم عن نکاح غیر کم بامساکہن ولا رغبة لکم فیہن ضرارا
 (لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ) من المہر (إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ) بفتح الیاء وکسرہا ای
 بینت أو ہی بینة ای زنا أو نشوز فلکم أن تضاروهن حتی یفتدین منکم ویختلعن (وَعَاشِرُوهُنَّ
 بِالْمَعْرُوفِ) ای بالاجمال فی القول والنفقة والمبیت (فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ) فاصبروا (فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا
 شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا) ولعلہ یجعل فیہن ذلك بأن یرزقکم منہن ولذا صالحا۔

اے ایمان والو تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم زبردستی ان عورتوں کے وارث بن جاؤ۔

اس سے مراد ان کی ذات کا وارث بننا ہے لفظ "کرہا" میں ک پر زبر بھی پڑھی جاسکتی ہے اور پیش بھی پڑھی جاسکتی
 ہے یعنی انہیں مجبور کرتے ہوئے زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ لوگ اپنے رشتے داروں کی عورتوں کے بھی وارث بن جایا
 کرتے تھے۔ اگر وہ چاہتے تو خود ان کے ساتھ نکاح کر لیتے اور کوئی مہر ادا نہیں کرتے تھے اور اگر وہ چاہتے تو ان کا نکاح کسی
 دوسرے کے ساتھ کر دیا کرتے تھے اور ان کا مہر خود وصول کر لیتے تھے یا پھر ان عورتوں کو ویسے ہی رہنے دیتے تھے یہاں تک
 کہ وہ عورتیں وراثت میں ملا ہوا مال انہیں ادا کر کے اپنی جان چھڑاتی تھیں یا پھر فوت ہو جاتی تھیں اور یہی لوگ ان کے وارث
 بن جایا کرتے تھے ان لوگوں کو اس بات سے روکا گیا ہے اور تم نہ روکو یعنی اپنی بیویوں کو دوسری شادی کرنے سے نہ روکو جبکہ
 تمہیں خود ان میں دلچسپی نہ ہو تو تم انہیں نقصان پہنچانے کے لئے ایسا کرتے ہو تم نے انہیں جو مال یعنی مہر کے طور پر دیا ہے
 اس میں سے کچھ لے لو ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں لفظ مبینة میں ی پر زبر بھی پڑھی جاسکتی
 ہے اور زیر بھی پڑھی جاسکتی ہے اگر یہ زیر ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ عورت بیان کرنے والی ہو اور اگر ب پر زبر ہو تو یہ لفظ
 فاحشہ کی صفت ہوگی اور اس سے مراد زنا ہوگا یعنی وہ تمہاری نافرمانی کریں اب تمہارے لئے یہ بات جائز ہے کہ تم انہیں
 تکلیف دو یعنی وہ مجبور ہو کہ فدیہ ادا کر دیں اور خلع حاصل کر لیں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو یعنی ان کے ساتھ بات چیت

وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۖ وَآتَيْتُمْ أَحَدَهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ
اتَّأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا (20)

وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا (21)

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۗ وَسَاءَ سَبِيلًا (22)

کرنے میں اور انہیں خرچ دینے میں ان کے ساتھ وقت گزارنے میں اچھا طریقہ اختیار کرو اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو صبر سے کام لو۔

ہو سکتا ہے کہ تم اس کی ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ ان عورتوں میں وہ بھلائی ڈال دے یعنی ان کے ذریعے تمہیں نیک اولاد عطا کرے۔

(وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ) ای آخذ بدلہا بآن طلقتموها (وَ) قد (الَّتِي تَمَّ إِحْدَاهُنَّ) ای الزوجات (قِنطَارًا) مالا كثيرا صداقا (فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا) اتَّأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا (وَإِثْمًا مُّبِينًا) بَيْنًا؟ وَنَصَبَهَا عَلَى الْحَالِ وَالِاسْتِفْهَامِ لِلتَّوْبِيخِ وَاللَّانْكَارِ .

اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کو لانا چاہتے ہو یعنی پہلی بیوی کو طلاق دے کر دوسری بیوی لانا چاہو اور تم نے ان میں سے کسی ایک کو یعنی بیویوں میں سے کسی ایک کو بہت سا مال دیا ہو یعنی مہر کے طور پر بہت سا مال دیا ہو تو تم اس میں سے کچھ بھی نہ لو الزام لگا کر یعنی ظلم کرتے ہوئے اور واضح گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے یعنی یہ مال حاصل کر لو گے یہاں پر لفظ "ببین" کے معنی میں ہے یعنی واضح ان دونوں اسموں کو حال ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھا گیا ہے اور یہاں پر استفہام جہز کے لئے ہے اور انکار کرنے کے لئے ہے۔

(وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ) ای بائی وجہ (وَقَدْ أَفْضَى) وصل (بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ) بالجتماع المقرّر للمهر (وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا) عهدًا (غَلِيظًا) شديداً وهو ما أمر الله به من إصساكهن بمعروف أو تسريحهن بإحسان .

اور تم اسے کیسے لو گے یعنی کس وجہ سے لو گے جبکہ مل چکے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کی شکل میں جو مقرر ہوتی ہے مہر کی وجہ سے اور انہوں نے تم سے وعدہ لیا ہے غلیظاً یعنی شدید اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ ان عورتوں کو اچھے طریقے سے روک دے کھویا پھر مناسب طور پر الگ کر دو۔

(وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا) لکن (مَا قَدْ سَلَفَ) من فعلکم ذلك فإنه معفو عنه (إِنَّهُ) ای نکاحهن (كَانَ فَاحِشَةً) قبيحًا (وَمَقْتًا) سببًا للمقت من الله وهو أشد

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا (23)

البغض (وَسَاءَ) بِنْس (سَبِيلًا) طَرِيقًا ذَلِك .

اور تم نکاح نہ کرو ان کے ساتھ یہاں پر ما "من" کے معنی میں ہے جن عورتوں کے ساتھ تمہارے آباؤ اجداد نے نکاح کیا ماسوائے اس کے جو گزر چکا ہے یعنی تمہارا جو عمل گزر چکا ہے جو پہلے ہو چکا ہے (وہ معاف ہے) بے شک وہ یعنی ان خواتین کے ساتھ نکاح کرنا نجس ہے یعنی قبیح ہے اور ناراضگی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے اور اس سے مراد شدید ناراضگی ہوتی ہے اور بڑا ہے یعنی خراب ہے راستہ یعنی طریقہ۔

(حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ) اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَشَمِلْتِ الْجَدَاتِ مِنْ قَبْلِ الْاَبِ اَوْ الْاُمِّ (وَبَنَاتِكُمْ) وَشَمِلْتِ بَنَاتِ الْاَوْلَادِ وَاِنْ سَفَلْنَ (وَاَخَوَاتِكُمْ) مِنْ جِهَةِ الْاَبِ اَوْ الْاُمِّ (وَعَمَّاتِكُمْ) اَيِ اَخَوَاتِ اَبَائِكُمْ وَاَجْدَادِكُمْ (وَخَالَاتِكُمْ) اَيِ اَخَوَاتِ اُمَّهَاتِكُمْ وَجَدَّاتِكُمْ (وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ) وَيَدْخُلُ فِيهِنَّ اَوْلَادُهُمْ (وَأُمَّهَاتِكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ) قَبْلَ اسْتِكْمَالِ الْحَوْلِينَ خَمْسَ رَضَعَاتٍ كَمَا بَيْنَهُ الْحَدِيثُ (وَأَخَوَاتِكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ) وَيَلْحَقُ بِذَلِكَ بِالسَّنَةِ الْبَنَاتُ مِنْهَا وَهِنَّ مَنْ أَرْضَعْتَهُنَّ مَوْطُوءَةً وَالْعَمَّاتُ وَالْخَالَاتُ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ مِنْهَا لِحَدِيثٍ يَحْرِمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرِمُ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ (وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمْ) جَمْعُ (رَبِيبَةٍ) وَهِيَ بِنْتُ الزَّوْجَةِ مِنْ غَيْرِهَا (الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ) تَرْبُونَهُنَّ صِفَةٌ مُّوَافِقَةٌ لِلْغَالِبِ فَلَا مَفْهُومَ لَهَا (مَنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ) اَيِ جَامِعْتَهُنَّ (فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ) فِي نِكَاحِ بَنَاتِهِنَّ إِذَا فَارَقْتَهُنَّ (وَحَلَائِلُ) اَزْوَاجِ (اَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ) بِخِلَافِ مَنْ تَبَنَيْتُمُوهُمُ فَلَكُمْ نِكَاحُ حَلَائِلِهِمْ (وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ) مِنْ نَسَبٍ أَوْ رِضَاعٍ بِالنِّكَاحِ وَيَلْحَقُ بِهَا بِالسَّنَةِ الْجَمْعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا وَيَجُوزُ نِكَاحُ كُلِّ وَاحِدَةٍ عَلَى الْاِنْفِرَادِ وَمَلَكَهَا مَعًا وَيَطَأُ وَاحِدَةً (إِلَّا) لَكِنْ (مَا قَدْ سَلَفَ) فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ نِكَاحِهِمْ بَعْضُ مَا ذَكَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيهِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا) لَهَا سَلَفٌ مِنْكُمْ قَبْلَ النَّهْيِ (رَّحِيمًا) بِكُمْ فِي ذَلِكَ .

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ
ذَلِكَ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ ۖ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا
حَكِيمًا (24)

تمہارے لئے حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں کہ تم ان سے شادی کرو اس میں باپ کی طرف سے آنے والی دادیاں نانیاں
شامل ہوں گی اور تمہاری بیٹیاں اور اولاد کی بیٹیاں بھی شامل ہوں گی خواہ وہ نچلے طبقے کے اندر ہوں اور تمہاری بہنیں جو تمہاری
ماں اور باپ کی طرف سے ہوں اور تمہاری پھوپھیاں یعنی تمہارے آباؤ اجداد کی بہنیں اور تمہاری خالائیں یعنی تمہاری ماؤں اور
نانی کی بہنیں اور تمہاری بھتیجیاں اور بھانجیاں ان میں ان کی اولاد بھی شامل ہوگی اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ
پلایا ہے یعنی دو سال مکمل ہونے سے پہلے پانچ چسکیاں پلائیں ہوں جیسا کہ حدیث نے اس کی وضاحت کی ہے کہ اور تمہارے
رضاعی بہن بھائی اس میں سنت (سے ثابت ہونے کی وجہ سے) کے طور پر ان کی بیٹیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے اس سے مراد وہ
ہیں یعنی وہ لڑکیاں جسے کسی آدمی کی بیوی نے دودھ پلایا ہو اسی طرح رضاعت کے ذریعے پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور
بھانجیاں بھی حرام ہو جائیں گی۔

اس کی دلیل وہ حدیث ہے کہ رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہیں جو نسب کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی
ہے اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری ربیبائیں ابھی مائیں یہ لفظ
ربیبہ کی جمع ہے یہ بیوی کی اس بیٹی کو کہتے ہیں جو اس کے دوسرے شوہر سے ہو جو تمہاری زیر پرورش ہوں یعنی تم ان کی
پرورش کر رہے ہوں یہ صفت ہے غالب کی موافقت کرنے کے لئے ورنہ اس کا مخصوص حکم نہیں ہے تمہاری بیویوں کی وہ بیویاں
جن کے ساتھ تم نے صحبت کی ہو یعنی ان کے ساتھ تم نے جماع کیا ہو اور اگر تم نے ان کے ساتھ خلوت نہیں کی تو تم پر کوئی گناہ
نہیں ہے کہ ان کی بیٹیوں کے ساتھ شادی کر لو کیونکہ تم انہیں الگ کر چکے ہو اور حائل یعنی بیویاں تمہارے بیٹیوں کی جو
تمہارے صلبی بیٹے ہیں بخلاف ان کے جن کو تم نے منہ بولا بیٹا بنایا ہو ان کی بیویوں کے ساتھ تمہیں نکاح کرنے کی اجازت
ہے اور یہ کہ تم اکٹھا کر لو دو بہنوں کو (نکاح میں) جو نسبی طور پر ہوں یا رضاعت کے طور پر ہوں اور ان میں شامل آیا جائے گا
کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو اکٹھا کرنا یا اس کی خالہ کو اکٹھا کرنا اور یہ بات سنت سے ثابت ہے البتہ دونوں میں سے ایک
کے ساتھ انفرادی طور پر نکاح کرنا درست ہے یہ دونوں اگر ایک ساتھ ملکیت میں آجائیں تو ان میں سے ایک ساتھ صحبت کی جا
سکتی ہیں ماسوائے اس کے جو گزر گیا ہے یعنی زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ نکاح کرنے کا معاملہ تو اس بارے میں تم پر کوئی
گناہ نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اس چیز کی جو ممنوعہ امور کے حوالے سے جو تم سے گزر چکی ہے اور تم
کرنے والا ہے اس بارے میں تم پر۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ
 فَتْيَتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ ۖ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۖ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ
 وَأَتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسْفَحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا أُحْصِنَ فَإِنَّ
 أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۗ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ
 مِنْكُمْ ۗ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (25)

(و) حرمت علیکم (المحصنات) ای ذوات الأزواج (مِنَ النساء) آن تنکحوهن قبل مفارقه
 أزواجهن حرائر مسلمات کن او لا (إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) من الإماء بالسبی فلکم وطوئن وإن
 كان لهن أزواج فی دار الحرب بعد الاستبراء (كتاب الله) نصب علی المصدر ای کتب ذلك
 (عَلَيْكُمْ وَأَجَلٌ) بالبناء للفاعل والمفعول (لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ) ای سوی ما حرّم علیکم من النساء
 (أَنْ تَبْتَغُوا) تطلبوا النساء (بأموالکم) بصدّاق أو ثمن (مُحْصِنَاتٍ) متزوجین (غَيْرَ مُسْفَحِينَ)
 زانین (فَمَا) فمن (استتعمتم) تتتعمتم (بِهِ مِنْهُنَّ) من تزوجتم بالوطء (فَتَأْتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ)
 مهورهنّ التي فرضتم لهنّ (فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيهَا تَرَاضَيْتُمْ) أنتم وهنّ (بِهِ مِنْ بَعْدِ
 الْفَرِيضَةِ) من حظها أو بعضها أو زيادة عليها (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا) بخلقها (حَكِيمًا) فیما دبره لهم .
 عورتیں یعنی شوہروں والی عورتیں وہ عورتیں کہ تم ان کے ساتھ نکاح کرو۔ ان کے شوہروں سے علیحدگی سے پہلے وہ آزاد
 مسلمان عورتیں ہوں یا نہ ہوں (یعنی آزاد نہ ہوں) ماسوائے ان کے جن کے تم مالک بن جاؤ یعنی جن کینروں کو قید کے ذریعے
 (تم اپنی ملکیت میں لے لو) تم ان کے ساتھ محبت کر سکتے ہو اگرچہ ان کے شوہر دارالحرب میں موجود ہو لیکن استبراء کے بعد یہ
 اللہ کی کتاب ہے اس کے مصدر کی وجہ سے نسب دیا گیا ہے یعنی یہ بات لازم کی گئی ہے اور حلال کیا گیا ہے اس کو معروف اور
 مجہول دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے تمہارے لئے اس کے علاوہ یعنی ان کے علاوہ عورتیں جو عورتیں تم پر حرام کی گئی ہے یہ
 کہ تم تلاش کو تم عورتوں کو طلب کرو اپنے اعمال کے ذریعے مہر کے ذریعے یا قیمت کے ذریعے احسان کرتے ہوئے یعنی شادی
 کرتے ہوئے مصافحہ نہ ہوتے ہوئے یعنی زنا نہ کرتے ہوئے پس جو بھی شخص نفع حاصل کرے ان میں سے کسی کے ذریعے
 یعنی جس کے ساتھ تم نے شادی کی ہے ان کے ساتھ محبت کرنے کے ذریعے تو تم انہیں دو ان کا اجر یعنی ان کا مہر جو تم نے ان
 کے لئے مقرر کیا ہے جو مقرر شدہ ہے اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس چیز کے بارے میں جو تم باہمی رضامندی کے ساتھ یعنی تم
 مرد اور وہ عورتیں اس کے طے ہو جانے کے بعد اسے ختم کر دو یا اس کے کچھ حصے کو ختم کر دو یا اس میں اضافہ کر دو بے شک اللہ
 تعالیٰ علم رکھتا ہے اپنی مخلوق کے بارے میں اور حکمت رکھتا ہے اس حوالے سے جو اس نے ان کے لئے حکم کیا ہے۔

(وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا) ای غنی ل (أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ) الحرائر (المؤمنات) هو

جَرِيٌّ عَلَى الْغَالِبِ فَلَا مَفْهُومَ لَهُ (فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) يَنْكِحُ (مَنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيْمَانِكُمْ) فَانْكَتُفُوا بِظَاهِرِهِ وَكَلُّوا السَّرَائِرَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ الْعَالَمُ بِتَفْصِيلِهَا، وَرُبَّ أَمَةٍ تَفْضَلُ الْحَرَّةَ فِيهِ وَهَذَا تَأْنِيسٌ بِنِكَاحِ الْإِمَاءِ (بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ) أَيْ أَنْتُمْ وَهِنَّ سِوَاءٌ فِي الدِّينِ فَلَا تَسْتَنْكِفُوا مِنْ نِكَاحِهِنَّ (فَانْكَحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ) مُوَالِيَهُنَّ (وَأَتُوهُنَّ) أَعْطُوهُنَّ (أَجُورَهُنَّ) مَهْرَهُنَّ (بِالْمَعْرُوفِ) مِنْ غَيْرِ مَطْلٍ وَنَقْصٍ (مُحْصَنَاتٍ) عَفَائِفَ حَالٍ (غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ) زَانِيَاتٍ جَهْرًا (وَلَا مُتَّخِذَاتٍ أَخْدَانٍ) أَخْلَاءَ يَزْنُونَ بِهِنَّ سِرًّا (فَإِذَا أُحْصِنَ) زُوجِنَ وَفِي قِرَاءَةِ الْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ تَزْوَجَنَّ (فَإِنَّ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ) زَنَّا (فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ) الْحَرَائِرُ الْأَبْكَارُ إِذَا زَنِينَ (مَنْ الْعَذَابِ) الْحَدَّ فَيَجْلِدُنَّ خَمْسِينَ وَيَغْرَبْنَ نِصْفَ سَنَةٍ، وَيُقَاسُ عَلَيْهِنَّ الْعَبِيدُ، وَلَمْ يَجْعَلِ الْإِحْصَانُ شَرْطًا لَوْجُوبِ الْحَدِّ بَلْ لِإِفَادَةِ أَنَّهُ لَا رَجْمَ عَلَيْهِنَّ أَصْلًا (ذَلِكَ) أَيْ نِكَاحِ الْمَمْلُوكَاتِ عِنْدَ عَدَمِ الطَّوْلِ (لِيَنْ خَشِيَ) خَافَ (الْعِنْتَ) الزَّانَا وَأَصْلُهُ الْمَشَقَّةُ سَبَى بِهِ الزَّانَا لِأَنَّهُ سَبَبُهَا بِالْحَدِّ فِي الدُّنْيَا وَالْعُقُوبَةُ فِي الْآخِرَةِ (مَنْكُمْ) بِخِلَافٍ مِنْ لَا يَخَافُهُ مِنَ الْأَحْرَارِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَكَذَا مِنْ اسْتِطَاعَ طَوْلَ حَرَّةٍ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ مَوْخَرَجٌ بِقَوْلِهِ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ الْكَافِرَاتِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَلَوْ عَدَمَ وَخَافَ (وَأَنْ تَصْبِرُوا) عَنِ نِكَاحِ الْمَمْلُوكَاتِ (خَيْرٌ لَكُمْ) لِئَلَّا يَصِيرَ الْوَلَدُ رَقِيقًا (وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) بِالتَّوَسُّعَةِ فِي ذَلِكَ.

اور جو تم میں سے یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ وہ خوشحال ہوں یعنی صاحب حیثیت ہوں کہ وہ آزاد عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکیں یعنی مؤمن عورتوں کے ساتھ یہ غالب مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے کہا گیا ہے ورنہ یہ باقاعدہ شرط کے طور پر نہیں ہے تو وہ ان کنیزوں کے ساتھ کرے جو تمہاری ملکیت میں ہیں یعنی ان کے ساتھ نکاح کر لیا جائے وہ مؤمن کنیزیں ہیں پس اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کے بارے میں بخوبی جانتا ہے یعنی تم ظاہر پر اکتفا کرو اور باطن کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو وہ اس کی تفصیل کے بارے میں بخوبی جانتا ہے اور کئی کنیزیں آزاد عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں اس بات کو اس لئے بیان کیا گیا ہے کیونکہ کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنے کی طرف رغبت دلائی جاسکے تم میں سے کچھ لوگ دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں یعنی دین کے اعتبار سے تم اور وہ کنیزیں ایک جیسی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے تم ان کے ساتھ نکاح کرنے میں نفرت نہ کرو تو ان کے مالکان کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرو یعنی ان کے مالکوں سے اجازت لو اور ان کو اچھے طریقے سے مہر ادا کرو یہاں پر لفظ "وَأَتُو" ادا کرنے کے معنی میں ہے اور اجر سے مراد مہر ہے اس میں کوئی ڈھیل نہ کرو اور کوئی کمی نہ کرو۔

اس حال میں کہ وہ پاکدامن ہوں وہ پانی بہانے والی نہ ہوں۔ یہ لفظ "حال" ہے یعنی اعلانیہ طور پر زنا کرنے والی نہ

ہوں اور دوست بنانے والی ہوں یہ لفظ "اخذان" لفظ "خذن" کی جمع ہے اس کا مطلب دوست ہے۔

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (26)

یعنی وہ عورتیں جو خفیہ طور پر زنا کریں تو جب وہ نکاح میں آجائیں ایک قرأت کے مطابق اسے معروف کے صیغے کے طور پر پڑھا جائے گا یعنی جب وہ نکاح کر لیں پھر اگر وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں یعنی زنا کا ارتکاب کریں تو ان کو آزاد عورتوں سے نصف سزا ملے گی یعنی آزاد کنواری عورتیں اگر زنا کا ارتکاب کرتی ہیں تو ان کنیزوں کو پچاس کوڑے لگائے جاتے ہیں اور نصف سال کے لئے جلا وطن کیا جاتا ہے تو غلاموں کی سزا کو بھی اس پر قیاس کر لیا جائے گا کنیزوں پر سزائے وجوب کے لئے احسان شرط نہیں ہے بلکہ یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ انہیں سنگسار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی یہ یعنی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جسے زنا کا اندیشہ ہو یہاں پر یہ لفظ ”خشئی“ خوفزدہ ہونے کے معنی میں ہے اور لفظ ”العنت“ کا مطلب زنا ہے یہ دراصل مشقت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور ”العنت“ کو زنا کے لئے اس لئے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ دنیا میں اس سے سزا ملتی ہے اور قیامت کے دن اس کے نتیجے میں سزا ہوگی تم میں سے (جسے اندیشہ ہو) یہ حکم ان آزاد لوگوں کے برخلاف ہے جنہیں کوئی اندیشہ نہیں ہوتا ایسے لوگوں کے لئے کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے اسی طرح جو لوگ مالی حیثیت بھی رکھتے ہوں (ان کے لئے بھی یہ درست نہیں ہے) امام شافعی اس بات سے قائل ہیں یہاں پر جب کنیزوں کے لئے لفظ مؤمنات استعمال کیا گیا تو اس کے نتیجے میں کافر کنیزیں خارج ہو جائیں گی۔ اس لئے ان کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہوگا امام شافعی اس بات کے قائل ہیں اگرچہ انسان کے پاس مالی حیثیت نہ ہو اور اسے زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ بھی ہو۔

اور تمہارا صبر سے کام لینا یعنی کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنے کے حوالے سے یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے تاکہ تمہاری اولاد و غلام نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بخشے والا ہے مہربان ہے اس حوالے سے جو اس نے وسعت اختیار کی ہوئی ہے۔

(يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ) شرائع دینکم و مصالح امرکم (وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ) طرائق (مِنْ قَبْلِكُمْ) من الانبياء في التحليل والتحرير فتبعوهم (وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ) يرجع بكم عن معصيته التي كنتم عليها الى طاعته (وَاللَّهُ عَلِيمٌ) بكم (حَكِيمٌ) فيما دبره لكم.

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے لئے بیان کر دے یعنی تمہارے دین کے احکام واضح کر دے اور معاملات میں تمہاری بھلائی کو بیان کر دے اور تمہیں ان لوگوں کے راستے کی طرف ہدایت کر دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں پر لفظ سنن طریقوں کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور پہلے لوگوں سے مراد انبیاء ہے یعنی حلال اور حرام کے حوالے سے (ان کا راستہ بنایا گیا ہے) تاکہ تم ان پر چل پڑو اور وہ تمہاری توبہ کو قبول کر لے یعنی جن گناہوں میں تم اس سے پہلے مبتلا تھے تمہیں ان سے ہٹا کر اپنی اطاعت کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے تمہارے بارے میں اور اس نے جن امور کی تمہارے لئے تبدیلی فرمائی ہے اس حوالے سے حکمت والا ہے۔

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا (27)
 يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا (28)
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالِكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ
 وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (28)

(وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ) کدرہ لیبنی علیہ (وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ) الیہود والنصارى أو المجوس أو الزناة (أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا) تعدلوا عن الحق بارتکاب ما حرم علیکم فتكونوا مثلهم .

اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تمہاری توبہ کو قبول کر لے یہ بات دوبارہ ذکر کی گئی ہے تاکہ اسی آئندہ کے لئے بنیاد بنایا جاسکے وہ یہ چاہتے ہیں وہ لوگ جو خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اس سے مراد یہودی وہ عیسائی مجوسی اور زنا کا ارتکاب کرنے والے لوگ ہیں کہ تم بہت زیادہ بھٹک جاؤ یعنی تم حرام کام کا ارتکاب کرنا شروع کر دو اور حق کے راستے سے الگ ہو جاؤ اور ان کی مانند ہو جاؤ۔

(يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ) یسہل علیکم احکام الشرع (وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا) لا یصبر عن النساء والشهوات .

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے لئے آسانی کر دے یعنی شرعی احکام کو تمہارے لئے آسان کر دے انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے یعنی وہ خواتین اور نفسانی خواہشات کے حوالے سے صبر سے کام نہیں لیتا۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالِكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) بالحرام فی الشرع كالربا والغصب (إِلَّا) لكن (أَنْ تَكُونَ) تقع (تِجَارَةً) وفى قراءة بالنصب، أى تكون الأموال أموال تجارة صادرة (عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ) وطيب نفس فلکم أن تأكلوها (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ) بارتکاب ما يؤدى إلى هلاكها آیا كان فى الدنيا أو الآخرة بقريئة (إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) فى منعه لكم من ذلك .

اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کے مال کو باہمی طور پر ناحق طور پر نہ کھاؤ یعنی جس طریقے کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اس کی مثال سود اور غصب کے ذریعے مال حاصل کرنا ہے البتہ تجارت (درست ہے) ایک قرأت میں لفظ تجارت پر زبر پڑھی گئی ہے یعنی وہ مال جو تجارت کے نتیجے میں آئے تمہاری باہمی رضا مندی کے ذریعے یعنی تمہاری دلی خوشی کے ذریعے اسے تم کھا سکتے ہو اور تم خود کو قتل نہ کرو یعنی ان کاموں کا ارتکاب نہ کرو جو تمہیں ہلاکت کی طرف لے جائیں خواہ وہ ہلاکت دنیاوی ہو یا آخرت کی ہو اس کا قرینہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے والا ہے یعنی تمہیں اس سے منع کرنے کے

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصَلِّيهِ نَارًا ۖ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا (30)
 اِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نَكْفُرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا (31)
 وَلَا تَسْمَنُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ ۗ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبْنَا ۗ وَاللِّسَاءِ
 نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبْنَا ۗ وَسَأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (32)

حوالے سے۔

(وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ) آی ما نُہی عنہ (عدواناً) تجاوزاً للحلال حال (وِظُلْمًا) تاکید (فَسَوْفَ نُصَلِّيهِ) ندخلہ (نَارًا) یحترق فیہا (وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا) ہینا۔
 جو شخص ایسا کرے گا یعنی ان کاموں کا ارتکاب کرے گا جن سے منع کیا گیا زیادتی کرتے ہوئے حلال کو چھوڑتے ہوئے
 یہاں پر لفظ ”عدوان“ حال کے طور پر واقع ہوا ہے اور ”ظلم“ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے تو عنقریب ہم اسے جہنم میں داخل
 کر دیں گے جس میں وہ جلتا رہے گا لفظ نصلی کا مطلب ہے ہم اسے داخل کر دیں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے آسان
 ہے یعنی معمولی حیثیت رکھتی ہے۔

(اِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ) وہی ما ورد علیہا وعید كالقتل والزنا والسرقة، وعن ابن
 عباس: نهي إلى السبعائة أقرب (نُكْفِرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ) الصغائر بالطاعات (وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا)
 بضم الميم وفتحها أى إدخالاً أو موضعاً (كَرِيمًا) هو الجنة۔

اگر تم کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے بچتے رہو یعنی جن سے تمہیں روکا گیا ہے یہ وہ عمل ہے جن کے بارے میں سزا کا
 ذکر آیا ہے جیسے قتل، زنا اور چوری کرنا وغیرہ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کبیرہ گناہ سات سو کے قریب ہیں تو ہم تم سے
 تمہارے گناہوں کو ختم کر دیں گے یعنی عبادت کے ذریعے صغیرہ گناہوں کو ختم کر دیں گے اور ہم تمہیں عزت والی جگہ پر داخل
 کریں گے لفظ مدخل میں ”م“ پر پیش بھی پڑھی جاسکتی ہے اور زبر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

یعنی یہ ادخال کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے اور اس کا معنی عزت والی جگہ بھی ہو سکتا ہے اس سے مراد جنت ہے۔

(وَلَا تَسْمَنُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ) من جهة الدنيا أو الدين لئلا يؤدي إلى
 التحاسد والتباغض (لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ) ثواب (مِّمَّا كَتَبْنَا) بسبب ما عملوا من الجهاد وغيره
 (وَاللِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبْنَا) من طاعة أزواجهن وحفظ فروجهن، نزلت لما قالت أم سلمة: ليتنا
 كنا رجالاً فجاهدنا وكان لنا مثل أجر الرجال (وَسَأَلُوا) بهيزة ودونها (وَسَأَلُوا) (اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ)
 ما احتجتم إليه يعطكم (إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) ومنه محل الفضل وسؤالكم۔

وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ط وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتَوْهُمْ
نَصِيْبَهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا (33)

اور اس چیز کی آرزو نہ کو جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کچھ لوگوں کو عطا کی ہے یہ دنیاوی اعتبار سے بھی ہو سکتی ہے اور دینی اعتبار سے بھی ہو سکتی ہے یعنی اس وجہ سے تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو یا ایک دوسرے سے بغض رکھنے تک نہ پہنچ جاؤ مردوں کے لئے مخصوص حصہ یعنی ثواب کا اس میں سے جو انہوں نے کمایا ہے، یعنی انہوں نے جہاد وغیرہ کی صورت میں جو عمل کیے ہیں اور عورتوں کے لئے مخصوص حصہ ہے جو انہوں نے کمایا ہے اس سے مراد خاندان کی فرمانبرداری کرنا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا ہے۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ عرض کی تھی کاش ہم بھی مردوں کی طرح ہوتی اور جہاد میں حصہ لے کر مردوں کی طرح ثواب حاصل کر سکتیں اور تم سوال کرو یہ لفظ ”ہمزہ“ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے اور اس کے بغیر بھی استعمال ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا جس کے تم محتاج ہو تو تمہیں عطا کر دے گا بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں جاننے والا ہے اور ان میں فضل کا محل اور تمہارا سوال کرنا بھی شامل ہے۔

(وَلِكُلِّ) من الرجال والنساء (جَعَلْنَا مَوَالِي) عَصَبَةٌ يُعْطُونَ (مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ) لهم من المال (والذين عاقَدت) بالف ودونها (عقدت) (أيمانكم) جمع (يبين) بمعنى القسم أو اليد أي الحلفاء الذين عاهدتموهم في الجاهلية على النصر والإلارث (فآتوهم) الآن (نصيبهم) حظوظهم من البيراث وهو السدس (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا) مطلقًا ومنه حالكم، وهذا منسوخ بقوله (وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ).

ہر ایک کے لئے یعنی مردوں اور عورتوں میں سے ہم نے وارث بنائے ہیں یعنی ایسے قریبی رشتے دار اس چیز میں سے جو ماں باپ یا قریبی رشتے داروں نے چھوڑا ہو یعنی انہوں نے جو مال ان کے لئے چھوڑا ہو وہ لوگ جن سے تم نے اپنی قسموں کو پختہ کیا یہاں پر لفظ ”عاقدت“ الف کے ساتھ بھی ہے اور الف کے بغیر بھی ہے۔

لفظ ”ایمان“ یمن کی جمع ہے اس سے مراد دایاں ہاتھ بھی ہو سکتا ہے اور اس سے مراد وہ حلیف بھی ہو سکتا ہے جس سے تم زمانہ جاہلیت میں مدد لیتے تھے اور تم نے ان کے ساتھ وراثت کا وعدہ کیا تھا پس اب تم ان کو ان کا حصہ ادا کر دو لفظ ”نصیب“ سے مراد وراثت کا حصہ ہے اور اس سے مراد چھٹا حصہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے کے بارے میں اطلاع رکھتا ہے یہاں پر لفظ شہید کا معنی مطلع ہے اور تمہارا حال بھی اس میں شامل ہے یہ حکم اس آیت کے ذریعے منسوخ ہو چکا ہے۔ ”اور سگے رشتے دار ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔“

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۗ
فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۗ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ
وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنِ اطَّعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا كَبِيرًا (34)

(الرجال قوامون على النساء) مسلطون (على النساء) يؤدبونهن ويأخذون على أيديهن (بما فضل الله بعضهم على بعض) أي بتفضيله لهم عليهن بالعلم والعقل والولاية وغير ذلك (وبما أنفقوا) عليهن (من أموالهم فالصالحات) منهن (قانتات) مطيعات لأزواجهن (حافظات للغيب) أي لفروجهن وغيرها في غيبة أزواجهن (بما حفظ) لهن (الله) حيث أوصى عليهن الأزواج (واللاتي تخافون نشوزهن) عصيانهن لكم بأن ظهرت أماراته (فعظوهن) فخوفوهن الله (واهجروهن في المضاجع) اعتزلوا إلى فراش آخر إن أظهرن النشوز (واضربوهن) ضرباً غير مبرح إن لم يرجعن بالهجران (فإن أطعنكم) فيما يراد منهن (فلا تبغوا) تطلبوا (عليهن سبيلاً) طريقاً إلى ضربهن ظلماً (إن الله كان عليماً كبيراً) فأحذروه أن يعاقبكم إن ظلمتموهن.

مرد حاکم ہیں خواتین کے لئے یعنی وہ انہیں ادب سکھاتے ہیں اور انہیں (نافرمانی) سے روکتے ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عورتوں پر فضیلت دی ہے یعنی علم، عقل اور اختیارات کے حوالے سے مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ خرچ کرتے ہیں یعنی ان خواتین پر خرچ کرتے ہیں اپنے مال میں سے لہذا نیک عورتیں یعنی ان عورتوں میں سے جو اطاعت گزار ہوں یعنی اپنے شوہروں کی بات مانتی ہوں اور پوشیدہ چیز کی حفاظت کرنے والی ہوں یعنی شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی ہے یعنی ان کے حوالے سے ان کے شوہروں سے عہد لیا ہے اور وہ عورتیں جن کے بارے میں تمہیں نافرمانی کا اندیشہ ہو یہاں پر لفظ ”نشوز“ کا مطلب نافرمانی ہے یعنی ان سے نافرمانی کی علامات ظاہر ہوں تو تم انہیں نصیحت کرو یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کا خوف دلاؤ اور انہیں بستروں سے الگ کر دو یعنی اگر وہ ظاہری طور پر نافرمانی کریں تو تم الگ بستر پر چلے جاؤ۔

اور ان کی پٹائی کرو ایسی پٹائی جو تکلیف دینے والی نہ ہو اور جب وہ تمہارے اس طرز عمل کے باوجود رجوع نہ کریں تو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو جو کچھ ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے اس کے برعکس اور کوئی راستہ تلاش نہ کرو یہاں پر لفظ ”تبغوا“ کا مطلب تلاش کرنا ہے اور سبیل کا مطلب راستہ ہے یعنی ان کے ساتھ زیادتی کرتے ہوئے ان کی پٹائی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ عظیم ہے لہذا تم اس سے ڈرو اگر تم ان کے ساتھ زیادتی کرو گے تو وہ تمہیں عذاب میں مبتلا کرے گا۔

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقُ
اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا (35)

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَلًا فُجُورًا (36)

(وَإِنْ خِفْتُمْ) علمتم (شِقَاق) خلاف (بَيْنِهِمَا) بین الزوجین والإضافة للاتساع أى شقاقاً بینہما
(فابعثوا) ایہما برضاہما (حُكَمًا) رجلاً عدلاً (مِّنْ أَهْلِهِ) آقاربہ (وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا) ویوکل
الزوج حکمہ فی طلاق وقبول عوض علیہ وتوکل ہی حکمہا فی الاختلاء فیجتہدان ویأمران
الظالم بالرجوع أو یفترقان إن رأیاه قال تعالیٰ (إِنْ يُرِيدَا) أى الحکمان (إِصْلَاحًا یُوَفِّقُ اللَّهُ
بَيْنَهُمَا) بین الزوجین أى یقدرہما علی ما هو الطاعة من إصلاح أو فراق (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا) بكل
شیء (خَبِيرًا) بالبواطن كالظواهر۔

اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو یعنی تمہیں پتہ چل جائے ان دونوں کے درمیان اختلاف کا یہاں پر لفظ شقاق میاں بیوی کے
درمیان اختلاف کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور شقاق کی لفظ "بین" کی طرف اضافت وسعت کی بنیاد پر ہے اس کا مطلب
یہ ہوگا۔

شِقَاقًا بَيْنَهُمَا یعنی ان دونوں کے درمیان اختلاف تو تم بلاؤ ان دونوں کی طرف سے ان کی مرضی کے مطابق ایک شخص
فیصلہ کرنے والا یعنی وہ شخص جو عادل ہو شوہر کے گھر والوں کی طرف سے یعنی اس کے قریبی رشتے داروں کی طرف سے ہو اور
ایک ثالث عوت کے رشتے داروں میں سے مرد اپنے ثالث کو طلاق دینے اور اس کا عوض قبول کرنے کے لئے وکیل مقرر کر
دے گا اور عورت خلع حاصل کرنے کے لئے اپنے ثالث کو وکیل مقرر کر دے گی یہ دونوں ثالث یہ کوشش کریں گے اور ظالم کو
رجوع کرنے کا حکم دیں گے لیکن اگر مناسب سمجھے تو ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اگر وہ دونوں یعنی فیصلہ
کرنے والے اصلاح کا ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کرے گا۔

ان دونوں سے مراد میاں بیوی ہیں وہ یوں کہ جو چیز بہتر ہوگی اس کی قدرت انہیں دے دے گا خواہ وہ اصلاح ہو یا
علیحدگی ہو بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے یعنی ہر چیز کے بارے میں اور خبر رکھنے والا ہے ظاہر کی طرح باطن کے بارے میں
بھی خبر رکھتا ہے۔

(وَاعْبُدُوا اللَّهَ) وُجِدُوهُ (وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا) أَحْسِنُوا (بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا) بَرًّا وَلِيْنَ جَانِبِ

بِالَّذِينَ يَخْلُونُ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ط وَاعْتَدْنَا
لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا (37)

وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ط وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ
لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا (38)

(وَبِنَى الْقُرْبَى) القرابة (واليتامى والمساكين والجار ذی القربى) القريب منك فى الجوار أو النسب
(والجار الجنب) البعيد عنك فى الجوار أو النسب (والصاحب بالجنب) الرفیق فى سفر أو صناعة،
وقيل الزوجة (وابن السبیل) المنقطع فى سفره (وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) من الأرقاء (إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا) متكبراً (فَخُورًا) على الناس بها أوتى .

اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اچھا سلوک کرو یعنی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک
کرو اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کا مطلب ان کے ساتھ نرمی کرنا ہے اور رشتے داروں کے ساتھ بھی یہاں پر لفظ ”قربى“
قربت کے معنی میں ہے اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور غریب پڑوسیوں کے ساتھ بھی یعنی وہ شخص رشتے دار اور
پڑوسی ہونے کے اعتبار سے تمہارے قریب ہو اور دور کے پڑوسی کے ساتھ بھی یعنی جو پڑوسی یا نسب کے اعتبار سے تم سے دور
ہوں اور پہلو کے ساتھ والے کے ساتھ بھی یعنی وہ شخص جو سفر میں تمہارے ساتھ ہو یا کام کاج میں تمہارے ساتھ ہو ایک قول
کے مطابق اس سے مراد بیوی ہے اور مسافر کے ساتھ یعنی جو سفر میں دوسروں کے ساتھ سے الگ ہو گیا اور جن کے تم مالک ہو
اس سے مراد غلام اور کنیریں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اکڑنے والے اور تکبر کرنے والے شخص کو پسند نہیں کرتا یعنی وہ شخص جو
دوسروں کے سامنے ان نعمتوں پر فخر کرتا ہے۔

(الذین) مبتدأ (يَبْخُلُونَ) بما يجب عليهم (وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ) به (وَيَكْتُمُونَ مَا
آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) من العلم والمال وهم اليهود وخبر المبتدأ (لهم وعيد شديد) (وَاعْتَدْنَا
لِلْكَافِرِينَ) بذلك وبغيره (عَذَابًا مُهِينًا) ذإ إهانة .

وہ لوگ یہ لفظ مبتداء ہے جو بخل کرتے ہیں یعنی اس چیز کے بارے میں جو ان پر لازم ہے اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ وہ
بھی اس بارے میں بخل کریں۔

اور وہ لوگ جو چھپا کر رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو جو اس نے ان کو عطاء کیا ہے یعنی علم اور مال اس سے مراد
یہودی ہیں اور مبتداء کی خبر ہے کہ ان لوگوں کے لئے عت عذاب دگا اور ہم نے کافروں کے لئے تیار کیا ہوا ہے یعنی اس عمل
کی وجہ سے اور ان کے علاوہ دیگر اعمال کی وجہ سے ذلت والا عذاب یعنی جو رسوا کرنے والا۔

(والذین) عطف على (الذین) قبله (يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ) مرآئین لهم (وَلَا يُؤْمِنُونَ

وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا (۳۱)
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يُّضَعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا (۴۱)

باللہ وَا بالیوم الآخر (کالمنافقین وَاہل مکة) وَمَنْ یَکُنِ الشَّیْطٰنُ لَهُ قَرِیْنًا (صاحبًا یعمل بامرہ کھولاء (فساء) بنس (قرینًا) ہو ۔

اور وہ لوگ اس لفظ الذین کا عطف اس سے پہلے والے الذین پر ہے جو اپنے مال کو دوسروں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر (درحقیقت ایمان نہیں رکھتے) اس سے مراد منافقین ہیں اور اہل مکہ ہیں (یعنی کفار ہیں) اور شیطان جس شخص کا ساتھی ہو یعنی دوست ہو اور اسے اپنا حکم دے یعنی جیسے یہ لوگ ہیں تو وہ کتنا برا ساتھی ہے یہاں پر لفظ "ساء" بنس کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ) آی: ائی ضرر علیہم فی ذلك؟ والاستفهام للإنکار و (لو) مصدریة آی لا ضرر فیہ وَاِنَّا الضَّرر فیما هم علیہ (وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا) فیجازیہم بما عملوا۔

اور کیا وجہ ہے کہ وہ اگر اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لے آتے تو اس چیز کو خرچ کرتے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی ہے یعنی اس سلسلے میں ان کا کیا نقصان ہو جانا تھا یہاں پر استفہام انکار کے لئے ہے "لو" مصدریہ ہے یعنی اس میں کوئی نقصان نہیں ہے نقصان تو اس عمل کا ہے جس کو انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ان کو جاننے والا ہے یعنی وہ انہیں ان کے عمل کا بدلہ دے گا۔

(إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ) أَحَدًا (مِثْقَالَ) وَزَن (ذَرَّةً) أَصْغَرَ نَمْلَةٍ بَأَن يَنْقُصُهَا مِنْ حَسَنَاتِهِ أَوْ يَزِيدُهَا فِي سَيِّئَاتِهِ (وَإِنْ تَكَ) الذَّرَّةُ (حَسَنَةً) مِنْ مُؤْمِنٍ وَفِي قِرَاءَةِ بِالرَّفْعِ فَكَانَ تَامَةً (يُضَاعَفُهَا) مِنْ عَشْرِ إِلَى أَكْثَرٍ مِنْ سَبْعِينَ وَفِي قِرَاءَةِ يُضَعَّفُهَا بِالتَّشْدِيدِ (وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ) مَنْ عِنْدَهُ مَعَ الْمُضَاعَفَةِ (أَجْرًا عَظِيمًا) لَا يَقْدِرُهُ أَحَدٌ۔

بے شک اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا یعنی کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا ذرے جتنا بھی ذرہ چھوٹی چھوٹی کو کہتے ہیں یعنی ان کی نیلیوں میں کوئی کمی کرتا ہے اور برائیوں میں کوئی اضافہ نہیں کرتا اور اگر وہ ذرہ نیکی ہو یعنی اسے کسی مؤمن نے کیا ہوا ہو ایک قرأت کے مطابق لفظ ذرہ پر پیش پڑھی جائے گی جس صورت میں تکان تامہ ہوگا تو وہ اسے بڑھا دیتا ہے یعنی سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہے اور ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ يُضَعَّفُهَا ہے یعنی اس میں "ع" پر شد پڑھی جائے گی اور اپنی طرف سے عطا کرتا ہے یعنی اپنی طرف سے دگنا کرنے کے ساتھ اور زیادہ عطا کرتا ہے بہت بڑا جبر یعنی ایسا جبر جس پر کوئی بھی قدرت نہیں رکھتا (یا

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا (41)
 يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا (42)
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنْبًا إِلَّا عَابِرِي
 سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا ۗ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ
 لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ
 كَانَ عَفُورًا غَفُورًا (43)

جس کی کوئی بھی گنتی نہیں کر سکتا۔

(فَكَيْفَ) حال الكفار (إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ) يشهد عليها بعملها وهو نبيا (وَجِئْنَا بِكَ) يا محمد (على هؤلاء شهيدًا)۔

(يَوْمَئِذٍ) يوم الحجىء (يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ) أى أن (تسوى) بالبناء للمفعول والفاعل مع حذف إحدى التاء بين فى الأصل ومع إدغامها فى السين أى تتسوى (بهم الأرض) بأن يكونوا ترابا مثلها لعظم هولته كما فى آية أخرى (وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَلْبِغُنِي كُنْتُ تُرَابًا) (وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا) عبا علوه وفى وقت آخر يكتبونه ويقولون (وَاللَّهُ رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ)
 تب کیا عالم ہوگا یعنی کفار کی کیا حالت ہوگی جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے جو اس امت کے اعمال کی گواہی دے گا اس سے مراد اس امت کا نبی ہوگا پھر ہم لائیں گے تمہیں یعنی اے حضرت محمد ﷺ ان سب لوگوں پر گواہ کے طور پر۔

اس دن یعنی جب لائیں گے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یہ چاہیں گے اور جنہوں نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی (وہ یہ چاہیں گے) کاش برابر کر دی جائے ان کے لئے زمین یہ لفظ معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے جس میں ایک "ت" کو حذف کر دیا گیا ہے اور دوسری "ت" کو "س" میں مدغم کر دیا گیا ہے۔

یہ لفظ اصل میں تسوی تھا (وہ یہ آرزو کریں گے) کہ وہ مٹی ہو جائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت خوف شدید ہوگا جبکہ دوسری آیت میں یہ موجود ہے کہ کافر یہ کہیں گے کاش میں مٹی ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ سے کسی بات کو پوشیدہ نہیں رکھ سکیں گے یعنی انہوں نے جو عمل کئے تھے اور کسی وقت میں وہ اسے چھپانے کی کوشش بھی کریں گے اور یہ کہیں گے اللہ کی قسم ہم شرک نہیں تھے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ) أى لا تُصَلُّوا (وَأَنْتُمْ سُكَارَى) من الشراب لأن سبب

نزولها صلاة جماعة في حال السكر (حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ) بَانَ تَصْحُوا (وَلَا جُنْبًا) بایلاج او انزال ونصبه على الحال وهو يطلق على المفرد وغيره (إِلَّا عَبْرِي) مجتازی (سَبِيلِ) طریق ای مسافریں (حَتَّى تَغْتَسِلُوا) فلکم ان تصلوا واستثناء المسافر لان له حكمًا آخر سیأتی وقیل المراد انهی عن قربان مواضع الصلاة ای المساجد إلا عبورها من غیر مکث (وَأِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى) مرضًا یضره الباء (أَوْ عَلَى سَفَرٍ) ای مسافریں وآنتم جنب أو مُحْدِثُونَ (أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ) هو المكان البعد لقضاء الحاجة ای أحدث (أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ) وفي قراءة (لستم) بلا ألف وكلاهما بمعنى اللبس وهو الجس بالید قاله ابن عمر وعليه الشافعی وألحق به الجس بباقي البشرة وعن ابن عباس: هو الجباع (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً) تتطهرون به للصلاة بعد الطلب والتفتيش وهو راجع إلى ما عدا المرضی (فَتَيَسَّبُوا) اقصدوا بعد دخول الوقت (صَعِيدًا طَيِّبًا) ترابًا طاهرًا فاضربوا به ضربتين (فامسحوا بوجوهكم وأيديكم) مع المرفقين منه و مسح يتعدى بنفسه وبالحرَف (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا غَفُورًا).

اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ یعنی نماز نہ پڑھو اس وقت جب تم نشے کی حالت میں ہو یعنی شراب کی وجہ سے نشے کی حالت میں ہو اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نشے کی حالت نماز باجماعت ادا کی گئی تھی یہاں تک کہ تم یہ بات جان لو (کہ تم کیا پڑھ رہے ہو) یعنی تمہاری حالت درست ہو جائے اور ناپاکی کی حالت میں بھی خواہ یہ ناپاکی صحبت کرنے کے نتیجے میں ہو یا انزال کی صورت میں ہو لفظ جب کو حال ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھا گیا اس کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے اور دوسروں پر بھی ہوتا ہے (یعنی اسے جمع کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں) البتہ اگر کوئی شخص راستہ عبور کرنے والا ہو لفظ سبیل کی طرف اس کی اضافت کی وجہ ”ن“ گر گیا۔ یعنی جب تم مسافر ہو یہاں تک کہ تم غسل کر لو یعنی اب تم نماز پڑھ سکتے ہو۔

مسافر کو اس حکم سے مستثنیٰ اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ اس کا حکم مختلف ہے وہ حکم آگے آئے گا یہ بات کہی گئی ہے کہ نماز کے اوقات میں مساجد کے قریب جانے سے منع کیا ہے البتہ ٹھہرے بغیر وہاں سے گزرا جاسکتا ہے اور اگر تم بیمار ہو یعنی ایسے بیمار ہو جس میں پانی استعمال کرنے سے نقصان ہوتا ہو یا تم سفر کی حالت میں یعنی تم مسافر ہو اور اس صورت میں ناپاک یا بے وضو ہو جاؤ یا کوئی شخص قضاء حاجت کے بعد واپس آئے لفظ ”غائط“ اس جگہ کو کہتے ہیں جسے قضاء حاجت کے لئے تیار کیا جاتا ہے یعنی جب کوئی شخص بے وضو ہو جائے یا جب تم عورتوں کے ساتھ صحبت کرو اور ایک قرأت کے مطابق اسے الف کے بغیر پڑھا جائے گا۔ دونوں کا مطلب لس یعنی چھونا ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس سے مراد ہاتھ کا چھونا ہے امام شافعی بھی اس بات کے قائل ہیں اور ہاتھ کے ہمراہ ہاتھ بھی شامل ہوگا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد صحبت کرنا ہے پس تمہیں پانی نہ ملے یعنی تم طلب اور تلاش کے باوجود پانی نہ پاسکو جس کے ذریعے تم نماز کے لئے طہارت حاصل کر سکو یہ حکم بیمار کے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ (44)
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَانِكُمْ ۖ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا ۖ وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا (45)
 مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعُ غَيْرَ مُسْمَعٍ
 وَرَاعِنَا لَيًّا بِالسِّنْتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ۗ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعُ وَانظُرْنَا لَكَانَ
 خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمًا ۗ وَلَكِن لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا (46)

علاوہ دیگر لوگوں کے لئے ہے تو تم ارادہ کرو یعنی جب وقت داخل ہو چکا ہو پاک منی کا یعنی ایسی منی جو پاک ہو اس پر دو مرتبہ ہاتھ مارو پھر اپنے چہرے اور بازوؤں کا مسح کرو۔

کہنیوں سمیت کرو لفظ مسح کسی حرف کے بغیر متعدی ہوتا ہے اور حرف کے ساتھ بھی متعدی ہو سکتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور بخشنے والا ہے۔

(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا) حَظًّا (مِنَ الْكِتَابِ) وَهُمْ الْيَهُودُ (يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ) بِالْهَدَى
 (وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ) تَخَطُّوا الطَّرِيقَ الْحَقَّ لِتَكُونُوا مِثْلَهُمْ .

آیت 44: کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں "نصیب" یعنی حصہ دیا گیا کتاب میں سے۔ اس سے مراد یہودی ہیں اور انہوں نے گمراہی کو خرید لیا ہدایت کے بدلے میں اور وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ بھی گمراہ ہو جاؤ یعنی حق کے راستے سے بھٹک جاؤ اس لیے تاکہ تم بھی ان کی مانند ہو جاؤ۔

(وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَانِكُمْ) مِنْكُمْ فَيُخَبِّرُكُمْ بِهِمْ لِتَحْتَنِبُوهُمْ (وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا) حَافِظًا لَكُمْ مِنْهُمْ
 (وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا) مَانِعًا لَكُمْ مِنْ كَيْدِهِمْ .

آیت 45: اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے تم سے اور وہ تمہیں ان کے بارے میں بتا رہا ہے کہ تم ان سے اجتناب کرو اور اللہ تعالیٰ مددگار ہونے یعنی تمہاری حفاظت کرنے والے کے طور پر ان کے مقابلے میں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ مددگار ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی ان کے فریب سے تمہیں بچانے کیلئے۔

(مِنَ الَّذِينَ هَادُوا) قَوْمٌ (يُحَرِّفُونَ) يَغَيِّرُونَ (الْكَلِمَ) الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ مِنْ نِعْمَتِ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَنْ مَوَاضِعِهِ) الَّتِي وَضَعَ عَلَيْهَا (وَيَقُولُونَ) لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أَمَرَهُمْ بِشَيْءٍ (سَمِعْنَا) قَوْلِكَ (وَعَصَيْنَا) أَمْرَكَ (وَاسْمَعُ غَيْرَ مُسْمَعٍ) حَالٍ بِعَيْنِ الدُّعَاءِ أَيْ لَا سَمِعْتُ
 (وَ) يَقُولُونَ لَهُ (رَاعِنَا) وَقَدْ نَهَى عَنْ خُطَابِهِ بِهَا وَهِيَ كَلِمَةٌ سَبَّ بِلَفْتِهِمْ (لَيًّا) تَحْرِيفًا (بِالسِّنْتِهِمْ
 وَطَعْنًا) قَدْحًا (فِي الدِّينِ) الْإِسْلَامِ (وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا) بَدَلُ (عَصَيْنَا) (وَاسْمَعُ) فَقَطْ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا
فَرَدَّهَا عَلَىٰ آدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعْنَا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۗ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا (47)

(وانظرنا) انظر إلینا بدل راعنا (لکان خیراً لهم) ما قالوه (واقوم) اعدل منه (ولکن لعنهم
الله) ابعدهم عن رحمتہ (بکفرهم فلا یؤمنون الا قليلاً) منهم کعبد الله بن سلام واصحابہ .
آیت 46: یہودیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو تحریف کرتے ہیں یعنی تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کلام کو جسے اللہ تعالیٰ
نے تورات میں نازل کیا جس میں نبی اکرم ﷺ کی صفات کا بیان کیا گیا ہے۔ اس کی مخصوص جگہ سے جہاں اسے رکھا گیا تھا
اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ سے یہ کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ انہیں کسی بات کا حکم دیتے ہیں۔ ہم نے سن لیا
ہے آپ کے فرمان کو اور ہم نافرمانی کرتے ہیں آپ کے حکم کی۔ آپ سنیں آپ کو نہ سنا جائے یہ جملہ حال ہے اور دعا کے معنی
میں ہے یعنی آپ کی بات کو نہ سنا جائے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے لفظ راعنا کہتے ہیں حالانکہ انہیں نبی اکرم ﷺ سے اس
طریقے سے مخاطب ہونے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان کی لغت میں یہ برا کہنے کا لفظ ہے پھیرتے ہوئے یعنی تحریف کرتے
ہوئے اپنی زبانوں کو اور طعن کرتے ہوئے یعنی خرابی بیان کرتے ہوئے دین میں یعنی اسلام میں اور اگر وہ لوگ یہ کہتے کہ ہم
نے سن لیا اور ہم نے پیروی کی اس کی جگہ کہ ہم نے نافرمانی کی اور آپ سنئے یعنی صرف یہ کہتے اور ہم پر نظر کیجئے یعنی ہماری
طرف نظر کیجئے۔ وہ راعنا کی جگہ یہ لفظ کہتے تو یہ ان کیلئے زیادہ بہتر ہوتا اس بات سے جو وہ کہتے ہیں اور زیادہ انصاف کے
مطابق ہوتا یعنی اس کے مقابلے میں زیادہ عدل کے تقاضوں کے مطابق ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت کی یعنی انہیں
اپنی رحمت سے دور کر دیا ان کے کفر کی وجہ سے تو ان میں سے صرف تھوڑے سے لوگ ایمان لائیں گے جیسے حضرت عبد اللہ بن
سلام اور ان کے ساتھی ہیں۔

(يا أيها الذين أوتوا الكتاب آمنوا بما نزلنا) من القرآن (مصدقاً لما معكم) من التوراة (من
قبل أن نطمس وجوهاً) نحو ما فيها من العين والآنف والحاجب (فردّها على آدبارها) فنجعلها
كالأقفاء لوحاً واحداً (أو نلعنهم) نسخهم قردة (كنا لعنا) مسخنا (أصحاب السبت) منهم (وكان
أمر الله) قضاؤه (مفعولاً) ولما نزلت أسلم عبد الله بن سلام فقبل كان وعيداً بشرط فلما أسلم
بعضهم رفع وقيل يكون طمسٌ ومسخٌ قبل قيام الساعة .

آیت 47: اے وہ لوگو! جنہیں کتاب دی گئی اس چیز پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کی ہے یعنی قرآن میں سے جو تصدیق
کرتا ہے اس چیز کی جو تمہارے پاس ہے یعنی جو تورات ہے اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو پھیر دیں یعنی ان میں موجود آنکھوں
ناک اور ابروؤں کو مٹا دیں اور ہم ان کو ان کی پیٹھ کے بل واپس بھیج دیں اور ان کی گردن کی طرح کی ایک تختی بنا دیں یا پھر ہم

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ
إِثْمًا عَظِيمًا (48)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ ۗ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا (49)
أَنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۗ وَ كَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا (50)

ان پر لعنت کریں یعنی انہیں مسخ کر کے بندر بنا دیں جیسا کہ ہم نے لعنت کی یعنی مسخ کر دیا تھا ہفتے کے دن والوں کو ان میں سے اور اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی اس کا فیصلہ ہو کر رہتا ہے۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبداللہ بن سلام نے اسلام قبول کیا تو یہ کہا گیا یہ تنبیہ ایمان نہ لانے کے ساتھ مشروط ہے۔ جب ان میں سے بعض لوگ ایمان لے آئے تو اس تنبیہ کو اٹھا دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق چہروں کا بدلنا اور مسخ ہونا قیامت سے پہلے ہوگا۔

(إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ) آی الاشرک (بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ) سوی (ذَلِكَ) من الذنوب (لِمَنْ يَشَاءُ) المغفرة له بأن يدخله الجنة بلا عذاب وَمَنْ شَاءَ عَذَبَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِذُنُوبِهِ ثُمَّ يَدْخُلُهُ الْجَنَّةَ (وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا) ذنبًا (عَظِيمًا) كبيرًا.

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے وہ اس کے علاوہ ہر چیز کی مغفرت کر دے گا یعنی ہر گناہ کی جس کی وہ چاہے گا یعنی جس کی وہ مغفرت کرنا چاہے گا کہ اسے کسی عذاب کے بغیر جنت میں داخل کر دے گا اور اہل ایمان میں سے جسے چاہے گا ان کے گناہوں کا انہیں عذاب دے گا پھر انہیں جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اس نے گناہ کھاتے ہوئے جھوٹا الزام لگایا جو عظیم ہے یعنی بہت بڑا ہے۔

(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ) وهم اليهود حيث قالوا: (نَحْنُ أَبْنَاؤُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ) آی لیس الامر بتزكيتهم أنفسهم (بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي) يطهر (مَنْ يَشَاءُ) بالایمان (وَلَا يُظْلَمُونَ) ينقصون من أعمالهم (فَتِيلًا) قدر قشرة النواة.

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو پاکیزہ قرار دیتے ہیں اس سے مراد یہودی ہیں جو یہ کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور ان کے محبوب ہیں یعنی وہ انہیں اپنی پاکیزگی بیان کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ پاک کر دیتا ہے یعنی طہارت عطا کرتا ہے وہ جسے چاہتا ہے ایمان کے ہمراہ اور ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا یعنی ان کے اعمال (کے اجر و ثواب کے اعتبار سے) کوئی کمی نہیں کی جائے گی دھاگے کے برابر بھی یعنی کھجور کے ریشے کے برابر۔ (49)

(انظر) متعجبًا (كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ) بذلك (و كَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا) بيتنا.

تم دیکھو یعنی حیرانگی کے طور پر کہ وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں یہ کہہ کر اور ان کے لئے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا (51)
 أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا (52)
 أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا (53)
 أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

یہی گناہ واضح ہے یعنی نمایاں ہے۔

ونزل في كعب بن الأشرف ونحوه من علماء اليهود لها قدموا مكة وشاهدوا قتلى بدر وحرّضوا المشركين على الأخذ بثأرهم ومحاربة النبي صلى الله عليه وسلم (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ) صنمان لقريش (وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا) آبي سفيان وأصحابه حين قالوا لهم: أنحن أهدى سبيلاً ونحن ولاة البيت نسقى الحاج ونقري الضيف ونفك العاني ونفعل - أم محمد صلى الله عليه وسلم؟ وقد خالف دين آبائه وقطع الرحم وفارق الحرم؟ (هؤلاء) أي أنتم (أهدى من الذين آمنوا سبيلاً) أقوم طريقاً .

یہ آیت کعب بن اشرف اور اس جیسے یہودیوں کے علماء کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مکہ آئے تھے، انہوں نے بدر میں قتل ہونے والے (مشرکین) کو دیکھ کر (مکہ میں رہنے والے) مشرکین کو بدلہ لینے اور نبی اکرم کے ساتھ جنگ کرنے کی ترغیب دی تھی کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا لیکن وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں یہ دونوں قریش کے دوت تھے اور وہ کفر کرنے والوں سے یہ کہتے ہیں ان سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی ہیں۔ مشرکین نے یہودیوں سے یہ دریافت کیا تھا کہ ہم ہدایت پر گامزن ہیں جو بیت اللہ کے متولی ہیں۔ حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، قیدیوں کو آزاد کرواتے ہیں، اس کے علاوہ دیگر اچھے کام کرتے ہیں یا پھر حضرت محمد ﷺ ہدایت پر ہیں جنہوں نے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دیا رشتے داری کے تعلق کو ختم کر دیا حرم کو چھوڑ کر چلے گئے تو ان لوگوں نے یہ کہا کہ تم لوگ (یعنی مشرکین) ہدایت پر ہو ان کے مقابلے میں جو ایمان لا چکے ہیں یعنی تمہارا راستہ سیدھا ہے۔

(أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا) مانعاً من عذابه .

(أَمْ) بل آ (لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ) ای لیس لهم شیء منه ولو كان (فَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ

نَقِيرًا) ای شيئاً تافهاً قدر النقرة في ظهر النواة لفرط بخلهم .

وَآتَيْنَهُم مَّلَكًا عَظِيمًا (54)

فَإِنتَهُم مِّنْ أَمْنٍ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا (55)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا (56)

(اَمْر) بل (يَحْسُدُونَ النَّاسَ) اى النبى صلى الله عليه وسلم (على ما اتاهم الله من فضله) النبوة و كثرة النساء، اى يتمنون زواله عنه ويقولون لو كان نبيا لاشتغل عن النساء (فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ) جنته كموسى وداود و سليمان (الكتاب والحكمة) والنبوة (و آتينا هم ملکا عظيما) فكان لداود تسع وتسعون امرأة ولسليمان ألف ما بين حُرَّة و سُرِّيَّة (فَمِنْهُمْ مَّنْ أَمَّنَ بِهِ) بسمحمد صلى الله عليه وسلم (وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ) أعرض (عَنْهُ) فلم يؤمن (و كفىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا) عذابا لمن لا يؤمن.

(إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيهِمْ) ندخلهم (نَارًا) يحترقون فيها (كُلَّمَا نَضِجَتْ) احترقت (جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا) بأن تعاد إلى حالها الأول غير محترقة (لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ) ليقاسموا شدته (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا) لا يعجزه شيء (حَكِيمًا) فى خلقه.

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور جس شخص پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیج دے تمہیں اس کا کوئی مددگار نہیں ملے گا یعنی جو اسے عذاب سے بچالے۔

بلکہ کیا ان کے لئے بادشاہی میں حصہ ہے یہاں پر لفظ "اَمْر" لفظ بلکہ کے معنی میں ہے یعنی ان کے لئے بادشاہی میں کچھ بھی نہیں ہے اگر ہوتا تو اس صورت میں یہ لوگ گنہگار کے سوراخ کے برابر بھی کوئی چیز نہ دیتے یعنی کوئی معمولی سی چیز بھی نہ دیتے اس سے مراد کھجور کی پشت میں ہونے والا سوراخ ہے کیونکہ ان لوگوں کے اندر بخل بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ وہ لوگ حسد کرتے ہیں یعنی نبی اکرم سے حسد کرتے ہیں اس چیز کے حوالے سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت (نبی اکرم ﷺ) کو عطا کی ہے اس سے مراد نبوت اور آپ کی ازواج مطہرات کی کثرت ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ آپ سے یہ چیزیں زائل ہو جائیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ نبی ہوتے تو عورتوں سے لاطلق ہوتے تحقیق ہم نے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی تھی۔ حضرت ابراہیم چونکہ نبی اکرم کے جد امجد ہیں اور ان کی آل سے مراد حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان ہیں یہاں حکمت سے مراد نبوت ہے اور ہم نے انہیں بڑی بادشاہی عطا کی حضرت داؤد کی نانوں سے بیویاں تھیں۔ حضرت سلیمان کے ہاں ایک ہزار خواتین تھیں جن میں سے کچھ آزاد تھیں (یعنی ان کی بیویاں تھیں) اور کچھ کنیزیں تھیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
 أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا (57)
 إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُوَدُّوا الْأَمْنَتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ
 إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا (58)

پس ان میں سے کچھ لوگ آپ پر یعنی نبی اکرم پر ایمان لے آئے اور ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے منہ موڑ لیا ہے یہاں پر لفظ ”صد“ کا مطلب اعراض یعنی اعراض کرنا ہے وہ آپ پر ایمان نہیں لائے اور بھڑکتی ہوئی جہنم (ان کے لئے) کافی ہے یعنی ان لوگوں کے لئے جو ایمان نہیں لائے ان کے لئے عذاب کے طور پر یہ کافی ہے۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کر دیا ہم انہیں عنقریب اس آگ میں داخل کر دیں گے جس میں وہ جلیں گے جب وہ پک جائیں گے یعنی جل جائیں گے تو ان کی کھال کو ہم تبدیل کر دیں گے پہلے والی کھال کی جگہ پر یعنی انہیں پہلی والی حالت میں لوٹا دیا جائے گا۔ جس حالت میں وہ جلنے سے پہلے تھے تاکہ وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں یعنی اس کی شدت کو محسوس کریں بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے یعنی اسے کوئی بھی چیز عاجز نہیں کر سکتی وہ حکمت والا ہے یعنی اپنی مخلوق (کا نظام چلانے میں حکمت والا ہے)۔ (56)

(وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
 أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ) مِنَ الْحَيْضِ وَكُلِّ قَذْرٍ (وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا) دَائِمًا لَا تَنْسَخُهُ شَمْسٌ
 وَهُوَ ظِلُّ الْجَنَّةِ .

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں ہم عنقریب انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان باغات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اس سے مراد وہ حیض اور ہر قسم کی گندگی سے پاک ہوں گی ہم انہیں ایسی جگہ داخل کریں گے جہاں سایہ ہوگا یعنی وہ دائمی سایہ ہوگا جسے سورج ختم نہیں کر سکے گا اس سے مراد جنت کا سایہ ہے۔

(إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ) أَي مَا أُؤْتِنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقُوقِ (إِلَىٰ أَهْلِهَا) نَزَلَتْ لَهَا
 أَخَذَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِفْتَاحَ الْكِعْبَةِ مِنْ عَثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجْمِيِّ سَادِنَهَا قَسْرًا لَهَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَمَنْعَهُ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ أَمْنَعَهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِقَّةِ إِلَيْهِ وَقَالَ (هَآكِ خَالِدَةُ تَالِدَةُ) فَعَجِبَ مِنْ ذَلِكَ فَقَرَأَ لَهُ عَلِيُّ الْآيَةَ فَأَسْلَمَ
 وَأَعْطَاهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لِأَخِيهِ (شَيْبَةَ) فَبَقِيَ فِي وَلَدِهِ، وَالْآيَةُ وَإِنْ وَرَدَتْ عَلِيٌّ سَبَبَ خَاصٍ فَعَبُومَهَا مَعْتَرِ
 بِقَرِينَةِ الْجَمْعِ (وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ) يَأْمُرُكُمْ (أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا) فِيهِ إِدْغَامُ مَبْمٍ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (59)

نِعْمَ فِي مَا النِّكَرَةُ الْمَوْصُوفَةُ آي (نعم شيئًا) (يَعْظُكُمْ بِهِ) تَأْدِيَةُ الْأَمَانَةِ وَالْحُكْمَ بِالْعَدْلِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَبِيحًا) لَهَا يُقَالُ (بَصِيرًا) بِهَا يَفْعَلُ .

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم امانتیں ادا کرو یعنی جن حقوق کے لئے تمہیں امین بنایا گیا ہے انہیں ادا کر دو اور ان لوگوں کو ادا کرو جو ان کے اہل ہیں یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مکہ کے فتح ہونے کے موقع پر نبی اکرم مکہ تشریف لائے آپ نے خانہ کعبہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ ججی کو بلوایا تو اس نے آپ کو چابی دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے یہ چابی لے لی۔ عثمان بن طلحہ نے یہ کہا تھا اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ آپ نبی ہیں تو میں آپ کو یہ ضرور دے دیتا تو نبی اکرم نے وہ چابی عثمان بن طلحہ کو واپس کرنے کی ہدایت کی اور یہ حکم دیا کہ یہ ہمیشہ کے لئے تمہارے ساتھ رہے گی۔ اس بات پر عثمان بہت حیران ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی تو عثمان بن طلحہ نے اسلام قبول کر لیا جب ان کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے یہ چابی اپنے بھائی شیبہ کو دے دی اس کے بعد پھر یہ انہی کی اولاد میں آرہی ہے۔ یہ آیت اگرچہ مخصوص پس منظر میں نازل ہوئی تھی لیکن اس میں جمع کا صیغہ استعمال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حکم عام ہے اور سب لوگوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ حقوق ادا کریں اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ انصاف سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ نے کتنا بہترین حکم دیا ہے (اس آیت میں استعمال ہونے والا لفظ) نعم اصل میں نعم اور ما ہے اس میں نعم کے ”م“ کا ”ما“ ساتھ موصوفہ نکرہ میں ادغام ہو گیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ کتنی اچھی چیز ہے۔ اس سے مراد امانتیں ادا کرنا ہے اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے یعنی اس چیز کا سننے والا ہے جو کہی جاتی ہے اور دیکھنے والا ہے یعنی اس چیز کو دیکھنے والا ہے جو کہی جاتی ہے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ) وَأَصْحَابِ (الْأَمْرِ) آي الْوَلَاةِ (مِنْكُمْ) إِذَا أَمَرَكُمْ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ) اِخْتَلَفْتُمْ (فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ) آي إِلَى كِتَابِهِ (وَالرَّسُولِ) مَدَّةَ حَيَاتِهِ وَبَعْدَهُ إِلَى سُنَّتِهِ آي اكشفوا عليه منها (إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) آي الرَّدِّ إِلَيْهِمَا (خَيْرٌ) لَكُمْ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْقَوْلِ بِالرَّأْيِ (وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا) مَالًا .

اے وہ لوگو جو ایمان لائے! اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرو اور رسول کے حکم کی پیروی کرو اور جو امر والے ہیں یعنی وہ لوگ جو حکمران ہیں اس سے مراد حکمران ہیں جو تم سے تعلق رکھتے ہیں یعنی وہ لوگ جو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ إِلَيْكَ وَمَا نُزِّلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا
إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا (۸۵)

فرمانبرداری کا حکم دیتے ہیں اگر تمہارے درمیان تنازعہ ہو جائے یعنی تم اختلاف کرو کسی بھی چیز کے بارے میں تو اس اختلاف کو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جاؤ یعنی اس کی کتاب کی طرف لے جاؤ اور رسول کی طرف لے جاؤ یعنی آپ کی زندگی کے اندر (براہ راست ذات کی طرف لے کر جاؤ) اور آپ کے بعد آپ کی سنت کی طرف لے کر جاؤ یعنی اس معاملے میں ان دونوں سے رہنمائی حاصل کرو اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو یہ یعنی ان دونوں کی طرف رجوع کرنے کا حکم بہتر ہے تمہارے لئے آپس میں اختلاف کرنے سے اور رائے کے مطابق فیصلہ دینے سے اور تاویل کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے یعنی انجام کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے۔

ونزل لما اختصم يهودى ومنافق فدعا المنافق الى كعب بن الاشرف ليحكم بينهما ودعا
اليهودى الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأتياہ ففضی لليهودى فلم يرض المنافق وأتيا عمر فذكر له
اليهودى ذلك فقال للمنافق أكذلك؟ فقال نعم فقتله (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا
أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ) الكثير الطغيان وهو كعب بن
الاشرف (وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ) ولا يوالوه (وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا) عن الحق
یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب ایک یہودی اور ایک منافق شخص کے درمیان اختلاف ہو گیا تو منافق شخص
نے کعب بن اشرف کو ثالث مقرر کیا تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے اور یہودی شخص نے نبی اکرم سے فیصلہ
حاصل کرنا چاہا یہ دونوں نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم نے یہودی شخص کے حق میں فیصلہ کر دیا۔
منافق کو یہ پسند نہیں آیا پھر یہ دونوں افراد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے یہودی نے وہ ساری بات بیان کر
دی (یعنی نبی اکرم میرے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں) حضرت عمر نے منافق شخص سے دریافت کیا! کیا ایسا ہی ہے اس
نے جواب دیا جی ہاں! تو حضرت عمر نے اس منافق شخص کو قتل کر دیا (اس پر یہ آیت نازل ہوئی) کیا تم نے ان
لوگوں کو نہیں دیکھا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس چیز پر ایمان لا چکے ہیں جو تمہارے طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم
سے پہلے نازل کی گئی تھی لیکن وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ طاغوت کو ثالث بنائیں (یہاں طاغوت سے مراد) بہت زیادہ
سرکشی کرنے والا شخص ہے اس سے مراد کعب بن اشرف ہے حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس (طاغوت) کا
انکار کریں اور اس کو دوست نہ بنائیں شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہت دور کی گمراہی میں مبتلا کر دے یعنی انہیں حق
سے دور کر دے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا (81)
فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا
إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا (82)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا
بَلِيغًا (83)

(وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ) فی القرآن من الحکم (وَإِلَى الرَّسُولِ) لیحکم بینکم
(رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ) یعرضون (عَنْكَ) الی غیرک (صُدُودًا).

اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے یعنی قرآن پاک میں جو حکم نازل
کیا اور رسول کی طرف آؤ تاکہ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ چھوڑ دیں گے یعنی اعراض کریں
گے تم سے اور تمہارے علاوہ دوسرے کی طرف چلے جائیں گے یعنی منہ پھیر لیں گے۔

(فَكَيْفَ) یصنعون (إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ) عقوبة (بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ) من الكفر والبغاصی آی
ایقدرون علی الاعراض والفرار منها؟ لا (ثُمَّ جَاؤُكَ) معطوف علی (یصدون) (يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ
إِنْ) ما (أَرَدْنَا) بالمحاكمة الی غیرک (إِلَّا إِحْسَانًا) صلحًا (وَتَوْفِيقًا) تالیفًا بین الخصمین بالتقرب
فی الحکم دون الحمل علی مَرَّ الحق.

تو اس وقت کیا یہ لوگ کریں گے جب انہیں مصیبت لاحق ہوگی یعنی سزا لاحق ہوگی اس چیز کے عوض میں جنہیں ان کے
ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے یعنی کفر اور گناہوں کی صورت میں تو کیا اس وقت یہ اعراض کرنے کی قدرت رکھیں گے اور اس کو
چھوڑ کر جاسکیں گے نہیں پھر یہ تمہارے پاس آئیں گے یہ لفظ "يَصُدُّونَ" پر معطوف ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائیں
گے کہ ہمارا ارادہ یعنی آپ کی بجائے کسی دوسرے کو ثالث بنانے کا صرف اچھائی تھا یعنی صلح تھا اور تو حید تھا یعنی مخالفین کے
درمیان الفت پیدا کرنا تھا جو ثالث بنانے کی صورت میں ایک دوسرے کو قریب کرنا تھا اس سے مراد حق کو تلخ سمجھنا نہیں تھا۔

(أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ) من النفاق وكذبهم فی عذرهم (فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ)
بالصفح (وَعِظْهُمْ) حَوْفُهُمُ اللَّهُ (وَقُلْ لَهُمْ فِي) شَأْنِ (أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا) مؤثرًا فیہم آی ازجرہم
لیرجعوا عن کفرہم.

یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے یعنی جو نفاق ہے اور جو اپنے عذر کے اندر
جھوٹ بول رہے ہیں تو تم ان سے اعراض کرو یعنی درگزر سے کام لو اور انہیں نصیحت کرو یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کا خوف دلاؤ اور

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا (64)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (65)

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنْ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوْ اخْرَجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ ثَبَاتًا (66)

ان سے یہ کہہ دو ان کی ذات کے حوالے سے یہ بات کہہ دو یعنی جو ان کے اندر اثر کرنے اور تم نہیں ڈراؤ تاکہ وہ اپنے گنہگاروں سے رجوع کر لیں۔

(وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ) فیما یأمر به ویحکم (بِإِذْنِ اللَّهِ) بأمره لا لیُعصى ویخالف (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ) بتحاکمهم إلی الطاعوت (جَاءُوكَ) تائبین (فاستغفروا اللَّهَ واستغفر لَهُمُ الرسول) فیہ التفات عن الخطاب تفخیمًا لسانہ (لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا) علیہم (رَحِيمًا) بہم۔ اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا اسی لئے بھیجا تاکہ اس کی اطاعت کی جائے اس چیز کے بارے میں جو وہ حکم دیتا ہے اور وہ حکم اللہ تعالیٰ کے علم کے تحت دیتا ہے یعنی اس کے حکم کے تحت دیتا ہے اس کی نافرمانی نہ کی جائے اس کی مخالفت نہ کی جائے اور اگر وہ لوگ اپنے اوپر ظلم کر لیں یعنی اس سرکش شخص کو ثالث بنا کر اور پھر وہ تمہارے پاس آئیں تو بہ کرتے ہوئے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرے یہاں پر ضمیر مخاطب سے (غائب ضمیر کی طرف) التفات کیا گیا ہے کہ نبی اکرم کی شان (کو ظاہر کیا جاسکے) تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا پائیں گے یعنی وہ ان کی توبہ قبول کرے گا اور ان کے لئے رحم کرنے والا پائیں گے۔

(فَلَا وَرَبِّكَ) لا زائدة (لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ) اختلط (بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا) ضیقًا أو شگًا (مِمَّا قَضَيْتَ) بہ (وَيُسَلِّمُوا) ینقادوا لحکمک (تَسْلِيمًا) من غیر معارضة کس تمہارے پروردگار کی قسم! یہاں یہ "لا" زائد ہے وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک وہ تمہیں ثالث تسلیم نہ کریں اس چیز کے بارے میں جو ان کے درمیان ہے یعنی جس میں انہیں اختلاف ہو پھر وہ اپنے من میں کوئی حرج نہ پائیں یعنی کوئی تنگی یا شکایت نہ پائیں اس چیز کے حوالے سے جو تم نے فیصلہ کیا ہے اور وہ اسے تسلیم کر لیں یعنی تمہارے حکم کی پیروی کریں اچھی طرح سے تسلیم کریں یعنی کسی مخالفت کے بغیر کریں۔

(وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنْ) مفسرة (اقتلوا أنفسكم أَوْ اخرجوا من دياركم) کما کتبتنا علی بنی

وَإِذَا لَاتَيْنَهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا (87)

وَلَهَدَيْنَهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (88)

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا (89)

(89)

اسرائیل (مَا فَعَلُوهُ) ای المکتوب علیہم (إِلَّا قَلِيلٌ) بالرفع علی البدل والنصب علی الاستثناء (مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ) من طاعة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيثًا) تحقیقاً لایمانہم۔

اور اگر ہم ان پر لازم کر دیں یہاں پر لفظ "أَنْ" تفسیر بیان کرنے کے لئے ہے کہ تم اپنے آپ کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ جیسا کہ ہم نے بنو اسرائیل پر یہ بات لازم کی تھی تو وہ ایسا نہیں کریں گے یعنی جو چیز ان پر لازم کی گئی ہے ماسوائے ان میں سے تھوڑے لوگوں کے یہاں پہ بدل کی صورت میں پیش پڑھی جائے گی اور اگر استثنیٰ ہو تو اس پر زبر پڑھی جائے گی اور اگر وہ کر لیں جس کی تلقین کی گئی ہے یعنی رسول کی فرمانبرداری تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہوگا اور زیادہ ثابت رکھنے والا ہوگا یعنی ان کے ایمان کی حقانیت کے لئے بہتر ہوگا۔

(وَإِذَا) ای لو ثبتوا (لَاتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا) من عندنا (أَجْرًا عَظِيمًا) هو الجنة۔

اس صورت میں یعنی اگر وہ اس پر ثابت رہیں تو ہم انہیں اپنی طرف سے یعنی اپنی بارگاہ سے عظیم اجر دیں گے اور وہ اجر جنت ہے۔

(وَلَهَدَيْنَهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا) قال بعض الصحابة للنبي صلى الله عليه وسلم: كيف نراك في الجنة وأنت في الدرجات العلاء ونحن أسفل منك؟ فنزل.

ہم نے انہیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی ہے۔

بعض صحابہ نے نبی اکرم کی خدمت میں عرض کی تھی ہم آپکو جنت میں کیسے دیکھ سکیں گے جبکہ آپ بلند درجات میں ہوں گے اور ہم آپ سے نیچے کی منزل میں ہوں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ) فیما أمر به (فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ) أفاضل أصحاب الأنبياء لمبالغتهم في الصدق والتصديق (والشهداء) القتلى في سبيل الله (والصالحين) غير من ذكر (وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا) رفقاء في الجنة بأن يستمتع فيها برويتهم وزيارتهم والحضور معهم وإن كان مقرهم في الدرجات العالية بالنسبة إلى غيرهم:

ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ط وَ كَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا (70)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوْ انفِرُوا جَمِيعًا (71)

وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا (72)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور رسول کی اطاعت کرے اس معاملے میں جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے جو نبیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور صدیقین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے مراد نبی کے اصحاب میں زیادہ فضیلت والے لوگ ہیں کیونکہ وہ سچائی اور تصدیق کرنے میں مبالغے کی حد تک حیثیت رکھتے ہیں اور شہداء ہیں یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے گئے اور نیک لوگ ہیں جو مذکورہ لوگوں کے علاوہ ہیں اور وہ بہترین ساتھی ہیں یعنی وہ جنت میں ساتھی ہوں گے یعنی وہ اس میں ان کے دیدار ان سے ملاقات سے نفع حاصل کریں گے ان کے پاس جائیں گے ان کے ساتھ رہیں گے اگرچہ ان لوگوں کے درجات دوسرے لوگوں کی بہ نسبت بلند ہوں گے۔

(ذَلِكَ) آی کونہ مع مَنْ ذکر مبتدأ خبرہ (الفضل مِنَ اللَّهِ) تفضل به عليهم لا أنهم نالوه بطاعتهم (و كَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا) بثواب الآخرة آی فثقوا بما أخبركم به (وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ)۔ وہ یعنی ان کا مذکورہ افراد کے ساتھ ہونا یہ مبتدأ ہے اور اس کی خبر یہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے جو وہ ان پر کرے گا وہ اپنی فرمانبرداری کی وجہ سے اس حد تک نہیں پہنچیں گے اور اللہ تعالیٰ علم کے اعتبار سے کافی ہے یعنی آخرت میں ثواب کے علم کے اعتبار سے لہذا وہ اس بات پر یقین رکھیں جس کے بارے میں اس نے تمہیں بتایا ہے اور خیر ذات کی مانند کوئی تمہیں نہیں بتا سکتا۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ) من عدوكم آی احترزوا منه وتيقظوا له (فانفروا)

انهضوا إلى قتاله (ثُبَاتٍ) متفرقين سرية بعد أخرى (أو انفروا جميعًا) مجتمعين .

اے ایمان والو! تم اپنی حفاظت کا انتظام کرو اپنے دشمن کے مقابلے میں یعنی اس سے بچنے کی کوشش کرو اور اس کے لئے بیدار (یعنی ہوشیار رہو) اور نکلو یعنی ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نکلو ثبات کے عالم میں یعنی مختلف مہمات کی شکل میں جو ایک دوسرے کے بعد ہوں یا اکٹھے ہو کر یعنی اجتماعی شکل میں۔

(وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ) لمتأخرن عن القتال كعبد الله بن أبي المنافق وأصحابه وجعله منهم من حيث الظاهر واللام في الفعل للقسم (فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ) كقتل وهزيمة (قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا) حاضرًا فأصاب .

اور تم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو پیچھے رہیں گے یعنی جنگ میں شرکت سے پیچھے رہیں گے جیسے عبد اللہ بن ابی منافق اور

وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فُضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَلْتَنِي كُنتُمْ مَعَهُمْ
فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا (73)

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۗ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (74)

اس کے ساتھی ہیں اور انہیں مسلمانوں میں ظاہری اعتبار سے شامل کیا گیا ہے یہاں پر فعل میں موجود حرف "ل" قسم کے لئے ہے اگر تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہو جائے یا پھر قتل ہو جاؤ یا شکست ہو جائے تو وہ یہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ انعام کیا ہے کہ میں ان کے ساتھ وہاں موجود نہیں تھا یعنی حاضر نہیں تھا ورنہ میں بھی قتل ہو جاتا۔

(وَلَئِنْ) لام قسم (أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ) کفح وغنیمة (لَيَقُولَنَّ) نادماً (كَأَنَّ) مخففة واسمها محذوف ای كأنه (لَمْ يَكُنْ) بالياء والتاء (بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ) معرفة وصدقة وهذا راجع إلى قوله : قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ اعْتَرَضَ بِهِ بَيْنَ الْقَوْلِ وَمَقُولِهِ وَهُوَ (يَا) للتنبيه (لَيَتَنِي كُنتُمْ مَعَهُمْ) فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا) آخذ حظاً وافراً من الغنيمه .

اور اگر تمہیں پہ بھی "ل" قسم کے لئے ہے تمہیں اللہ تعالیٰ کا فضل نصیب ہو جائے یعنی فتح اور غنیمت حاصل ہو جائے تو وہ ضرور یہ کہیں گے یعنی نادم ہو کر یہ کہیں گے گویا کہ یہ لفظ "کان" مخفف ہے اور اس کا اسم محذوف ہے یعنی گویا کہ وہ تھا ہی نہیں یہاں پہ "ی" اور "ت" (یعنی غائب اور حاضر دونوں صیغوں کے طور پر پڑھا جاسکتا ہے) تمہارے درمیان اور ان کے درمیان کوئی محبت یعنی پہچان اور دوستی یہ اس کے اس قول کی طرف راجع ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام کیا اسے قول اور مقولے کے درمیان جملہ کے طور پر رکھا گیا ہے۔ اے! یہ تنبیہ کے لئے ہے کاش میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا تو میں بھی عظیم کامیابی حاصل کر لیتا یعنی مال غنیمت میں سے بڑا حصہ پالیتا۔

(فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) لإعلاء دينه (الذین يَشْرُونَ) يبيعون (الحياة الدنيا بالآخرة) وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ) يستشهد (أَوْ يَغْلِبْ) يظفر بعدوه (فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا) ثواباً جزیلاً .

پس اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرے تاکہ اس کا دین سر بلند ہو ان لوگوں کے ساتھ جو فروخت کر دیتے ہیں یعنی بیچ دیتے ہیں دنیاوی زندگی کو آخرت کے عوض میں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ میں حصہ لے اور شہید ہو جائے یعنی شہادت کا مرتبہ پالے یا غالب آجائے یعنی اپنے دشمن پر کامیاب ہو جائے تو ہم اسے عظیم اجر عطا کریں گے یعنی بہترین ثواب عطا کریں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۗ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا (75)

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۗ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا (76)

(وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ) استفہام توبيخی ای لا مانع لکم من القتال (فی سبیل اللہ) فی تخلص (المستضعفين من الرجال والنساء والولدان) الذین حسبہم الکفار عن الهجرة وآذوہم قال ابن عباس رضی اللہ عنہما : کنت انا وامی منہم (الذین یقولون) داعین یا (ربنا اخرجنا من هذه القرية) مكة (الظالم اهلها) بالکفر (واجعل لنا من لذنک) من عندک (ولیاً) یتولی أمورنا (واجعل لنا من لذنک نصیراً) یبئنا منہم وقد استجاب اللہ دعاءہم فیسر لبعضہم الخروج وبقی بعضهم إلى أن فتحت مكة وولی صلی اللہ علیہ وسلم عتاب بن أسید فأنصف مظلومہم من ظالمہم۔

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم جنگ میں حصہ نہیں لیتے یہاں یہ استفہام ڈانٹنے کے لئے ہے یعنی تمہارے لئے جنگ میں حصہ لینے کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنی آزاد کروانے کے لئے ان کمزور مردوں، خواتین اور بچوں کو جنہیں کفار ہجرت نہیں کرنے دیتے اور انہیں اذیت پہنچاتے ہیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں اور میری والدہ ان لوگوں میں شامل تھے جو لوگ یہ کہتے ہیں یعنی دعا کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس بستی سے نکال دے یعنی مکہ سے نکال دے یہاں کے لوگ ظالم ہیں یعنی وہ کفر پر (ثابت قدم ہیں) اور ہمارے لئے اپنی طرف سے بنا دے یعنی اپنی بارگاہ میں سے بنا دے مگر ان جو ہمارے امور کی نگرانی کرے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے مددگار بنا دے یعنی جو ہمیں ان سے بچالے اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا ان میں سے بعض لوگوں کے لئے مکہ سے نکلنا آسان کر دیا اور کچھ لوگ وہاں پر ہی رہے یہاں تک کہ مکہ فتح ہو گیا نبی اکرم نے حضرت عتاب بن اسید کو ان کا نگران مقرر کیا انہوں نے ظالم سے بدلے کر مظلوم کو انصاف فراہم کیا۔

(الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت) الشیطن (فقاتلوا اولیاء الشیطن) انصار دینہ تغلبوہم لقوتکم باللہ (ان کید الشیطن) بالمؤمنین (کان ضعیفاً) واهیا لا یقاوم کید اللہ بالکافرین۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا (77)

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ طاغوت کی راہ میں جنگ کرتے ہیں یہاں طاغوت سے مراد شیطان ہے۔ تم شیطان کے ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرو یعنی جو اس کے دین کے مددگار ہیں تم انہیں مغلوب کر لو اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے بے شک شیطان کا فریب مومنوں کے ساتھ بہت کمزور ہے یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے کہ کافروں کے لئے کی جانے والی اللہ تعالیٰ کی تدبیر کا مقابلہ کر سکے۔

(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ) عن قتال الكفار لما طلبوه بركة لا ذى الكفار لهم وهم جماعة من الصحابة (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ) فرض (عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ) يخافون (الناس) الكفار أى عذابهم بالقتل (كَخَشْيَةِ) هم عذاب (اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً) من خشيتهم له ونصب أشد على الحال وجواب لما دل عليه (إِذَا) وما بعدها أى فاجأتهم الخشية (وَقَالُوا) أى جزعاً من الموت (رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا) هَلَا (أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ) لهم (متاع الدنيا) ما يتمتع به فيها أو الاستمتاع بها (قَلِيلٌ) آيل إلى الفناء (وَالْآخِرَةُ) أى الجنة (خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ) عقاب الله بترك معصيته (وَلَا تُظْلَمُونَ) بالباء والياء تنقصون من أعمالكم (فَتِيلًا) قدر قشرة النواة فجاهدوا.

اور کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن سے یہ کہا گیا کہ تمہارے ہاتھوں کو روک دیا گیا ہے کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے جب انہوں نے مکہ میں کفار کو اذیت دینے کے لئے (جنگ کا) مطالبہ کیا تھا اس سے مراد صحابہ کرام کا گروہ ہے (انہیں حکم دیا گیا) تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو جب ان پر لازم کیا گیا یعنی فرض کیا گیا جنگ کرنا تو ان میں سے ایک فریق ڈر گیا یعنی خوفزدہ ہو گیا لوگوں سے یعنی کفار سے کہ وہ قتل کی صورت میں عذاب کا شکار نہ ہو جائے یوں جیسے ڈرتا ہے یعنی وہ لوگ عذاب سے یوں ڈرے جیسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں یا اس سے زیادہ ڈرے یعنی جتنے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس سے زیادہ ڈر جائے لفظ "أَشَدَّ" پر حال ہونے کی وجہ سے زبر پڑھی جائے گی اور یہ جواب ہے جس پر لفظ "إِذَا" اور اس کے بعد والا جملہ دلالت کرتا ہے یعنی انہیں اچانک خوف نے گھیر لیا اور انہوں نے یہ کہا یعنی موت سے ڈرتے ہوئے یہ کہا ہے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر جنگ کو لازم کیوں کیا تو نے ہمیں کیوں نہیں دیا یعنی کیوں نہیں مؤخر کیا ایک قریبی مدت تک؟ تم

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ فَمَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا (78)

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنَ نَفْسِكَ ۗ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ

ان سے فرما دو دنیاوی زندگی کا سامان یعنی جس کے ذریعے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے یا جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے تھوڑا ہے یعنی فتا کی طرف مائل ہے اور آخرت یعنی جنت بہتر ہے اس شخص کے لئے جو بچ جائے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو ترک کر کے اس کے عذاب سے اور تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا اس کو "ت" اور "ی" (غائب اور حاضر دونوں صیغوں کی شکل میں) پڑھا جاسکتا ہے یعنی تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی "فتیلا" یہ گھٹلی کے چھلکے کی مقدار کو کہتے ہیں (یعنی اتنی زیادتی بھی نہیں کی جائے گی) اس لئے تم جہاد میں حصہ لو۔

(أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ) حصون (مُشِيدَةٍ) مرتفعة فلا تخشوا القتال خوف الموت (وَإِنْ تُصِبْهُمْ) آى اليهود (حَسَنَةٌ) خُصْبٌ وَسَعَةٌ (يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ) جذب و بلاء كما حصل لهم عند قدوم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة (يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ) يا محمد آى بشؤمك (قُلْ) لهم (كُلٌّ) من الحسنة والسيئة (مِنْ عِنْدِ اللَّهِ) من قبله (فَمَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ) آى لا يقاربون أن يفهموا (حَدِيثًا) يُلْقَى إِلَيْهِمْ وَمَا اسْتَفْهَمَ تعجيب من فرط جهلهم ونفى مقاربة الفعل أشد من نفيه .

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آ لے گی اگرچہ تم "بروج" میں ہو یعنی قلعوں میں ہو جو "مشیدہ" ہوں یعنی بلند ہوں تو تم جنگ سے نہ ڈرو موت کے خوف کی وجہ سے اور اگر انہیں لاحق ہوتی ہے یعنی یہودیوں کو کوئی اچھائی یعنی خوشحالی اور وسعت تو وہ یہ کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی لاحق ہو یعنی قحط سالی اور آزمائش لاحق ہو جیسا کہ نبی اکرم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے وقت انہیں لاحق ہوئی تھی تو وہ یہ کہتے ہیں یہ تمہاری وجہ سے ہے اے محمد! یعنی تمہاری (معاذ اللہ) نحوست کی وجہ سے ہے تم ان سے فرما دو ہر چیز یعنی اچھائی یا برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اس کی سمت سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے یہ لوگ قریب ہے کہ نہیں سمجھیں گے یعنی عنقریب یہ لوگ سمجھ نہیں پائیں گے۔ اس بات کو جو ان کی طرف القاء کی گئی ہے یہاں یہ ما استفہام کے لئے ہے جو حیرانگی ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ ان کے اندر کتنی جہالت پائی جاتی ہے فعل مقاربتہ کی نفی مطلق فعل کی نفی سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔

(مَا أَصَابَكَ) آيها الإنسان (مِنْ حَسَنَةٍ) خير (فَمِنَ اللَّهِ) أتك فضلًا منه (وَمَا أَصَابَكَ مِنْ

رَسُولًا وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا (79)

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۚ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (80)
وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۗ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا
يُبَيِّنُونَ ۚ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا (81)

سَيِّئَةٍ (بَلِيَّةٍ) (فِي نَفْسِكَ) أَتَتْكَ حَيْثُ ارْتَكَبْتَ مَا يَسْتَوْجِبُهَا مِنَ الذُّنُوبِ (وَأَرْسَلْنَاكَ) يَا مُحَمَّدُ
(لِلنَّاسِ رَسُولًا) حَالِ مُؤَكَّدَةٍ (وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا) عَلَى رِسَالَتِكَ .

اور جو تمہیں لاحق ہوتی ہے اے انسان! اچھائی یعنی بھلائی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے جو وہ تمہیں اپنے فضل کے تحت دیتا ہے اور جو تمہیں برائی لاحق ہوتی ہے یعنی آزمائش تو وہ تمہاری اپنی ذات کی وجہ سے ہوتی ہے یعنی وہ تم تک اس لئے آتی ہے جو تمہارے اس گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے ہوتی ہے جو اسے لازم کر دیتے ہیں اور ہم نے تمہیں بھیجا ہے اے محمد! لوگوں کے لئے رسول بنا کر یہ حال بن رہا ہے اور تاکید کے طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ ہونے کے طور پر کافی ہے یعنی تمہاری رسالت کا (گواہ ہونے کے طور پر کافی ہے)

(مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ) أَعْرِضْ عَنِ طَاعَتِهِ فَلَإِيْهِمْ نَاكِ (فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا) حَافِظًا لِأَعْمَالِهِمْ بَلْ نَذِيرٌ وَإِلَيْنَا أَمْرُهُمْ فَتُجَازِيهِمْ وَهَذَا قَبْلَ الْأَمْرِ بِالْقِتَالِ .
جو شخص رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیر لیا یعنی رسول کی اطاعت سے اعراض کیا تو یہ بات تمہیں غمگین نہ کرے ہم نے تمہیں ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا یعنی ان کے اعمال کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ان کا معاملہ ہماری طرف آئے گا اور ہم انہیں جزا دے دیں گے یہ حکم قتال کا حکم آنے سے پہلے کا ہے۔

(وَيَقُولُونَ) أَي السَّافِقُونَ إِذَا جَاءُوكَ : أَمَرْنَا (طَاعَةً) لَكَ (فَإِذَا بَرَزُوا) خَرَجُوا (مِنْ عِنْدِكَ) بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ) بِإِدْغَامِ التَّاءِ فِي الطَّاءِ وَتَرَكَهُ أَي أَضْرَبْتَ (غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ) لَكَ فِي حَضْرَتِكَ مِنَ الطَّاعَةِ أَي عَصِيَانِكَ (وَاللَّهُ يَكْتُبُ) يَا مُرَبِّكَ (مَا يُبَيِّنُونَ) فِي صَحَائِفِهِمْ لِيُجَازُوا عَلَيْهِ (فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ) بِالصَّفْحِ (وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ) ثِقْ بِهِ فَإِنَّهُ كَافِيكَ (وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا) مَفُوضًا إِلَيْهِ .

اور وہ یہ کہتے ہیں یعنی منافقین یہ کہتے ہیں جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں ہمارا معاملہ آپ کی فرمانبرداری کا ہے جب وہ ظاہر ہو جاتے ہیں یعنی چلے جاتے ہیں آپ کے پاس سے تو ان میں سے ایک گروہ یہ بات چھپاتا ہے یہاں پر لفظ "ت" کو "ط" میں ادغام کیا گیا ہے اور اسے ترک کرنا بھی ٹھیک ہے یعنی وہ چیز جسے پوشیدہ رکھا گیا ہو اس کے برعکس کہتے ہیں جو وہ تمہاری

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۖ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (82)
 وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ إِذَا عَاوَاهُ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ
 مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَا تَبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا
 قَلِيلًا (83)

موجودگی میں اطاعت کے حوالے سے ان سے کہتے ہیں تمہاری نافرمانی کی بات کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لکھتا ہے یعنی کہنے سے
 دیتا ہے اس چیز کو جسے وہ نوٹ کرتے ہیں اپنے صحیفوں میں تاکہ انہیں اس کی جزادی جائے تم ان سے اعراض کرو یعنی درگزر سے
 کام لو اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرو یعنی اس پر یقین رکھو بے شک وہ تمہارے لئے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کا رساز کے طور پر کافی ہے کہ
 معاملے اس کے سپرد کئے جائیں۔

(أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ) يتأملون (القرآن) وما فيه من المعاني البديعة (وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ
 لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا) تناقضاً في معانيه وتبايناً في نظمه .
 کیا وہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یعنی غور و فکر نہیں کرتے قرآن میں اور اس کے عجیب معانی کے اندر اگر یہ اللہ تعالیٰ کی
 بجائے کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ لوگ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے یعنی اس کے معانی میں تناقض ہوتا اور اس کے
 نظم کے اندر اختلاف ہوتا۔

(وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ) عن سرايا النبي صلى الله عليه وسلم بما حصل لهم (مَنْ الْأَمْنِ) بالنصر
 (أَوْ الْخَوْفِ) بالهزيمة (إِذَا عَاوَاهُ) أفسوه، نزل في جماعة من المنافقين أو في ضعفاء المؤمنين
 يفعلون ذلك فتضعف قلوب المؤمنين ويتأذى النبي صلى الله عليه وسلم (وَلَوْ رَدُّوهُ) أي الخبر (إِلَى
 الرَسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ) أي ذوى الراى من أكابر الصحابة أي لو سكتوا عنه حتى يُخْبَرُوا
 به (لَعَلِمَهُ) هل هو مما ينبغي أن يذاع أو لا (الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ) يتبعونه ويطلبون علمه وهم
 المذيعون (مِنْهُمْ) من الرسول وأولى الأمر (وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ) بالإسلام (وَرَحْمَتُهُ) لكم
 بالقرآن (لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ) فيها يأمركم به من الفواحش (إِلَّا قَلِيلًا).

اور جب ان کے پاس کوئی معاملہ آتا یعنی نبی اکرم کے پاس ان جنگی مہمات کے متعلق جس میں انہیں حاصل ہوتا ہے
 امن یعنی مدد یا پھر خوف یعنی شکست تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں یہ آیت منافقین کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے یا
 شاید کمزور مسلمانوں کے بارے میں جو ایسا کیا کرتے تھے جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دل کمزور ہو جایا کرتے تھے اور نبی
 اکرم کو اس سے اذیت ہوتی تھی اگر وہ لوگ اس کو یعنی اس خبر کو رسول کی طرف لوٹا دیتے اور ان میں سے ”اولی الامر“ لوگوں کی

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا (84)

مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا ۗ

طرف لوٹا دیتے یعنی اکابر صحابہ جو صاحب رائے لوگ ہیں اور خود اس سے خاموش رہتے یہاں تک کہ انہیں خبر کر دی جاتی تو انہیں یہ پتہ چل جاتا کہ کیا یہ اس لائق ہے کہ اسے پھیلا یا جائے یا نہیں ہے یعنی وہ لوگ جو استنباط کرتے ہیں یعنی اس کی پیروی کرتے ہیں اور اس کے علم کو طلب کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو شائع کرنے والے ہیں ان میں سے یعنی رسول میں سے اور ”اولی الامر“ میں سے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اسلام کی شکل میں اور اس کی رحمت نہ ہوتی یعنی تمہارے لئے قرآن کی شکل میں تو تم لوگ ضرور پیروی کرتے شیطان کی اس چیز کے بارے میں جس کی وہ تمہیں فحش کاموں کے حوالے سے ہدایت کرتا صرف تھوڑے لوگ ہی (ایسا نہ کرتے)

(فَقَاتِلْ) یا محمد (فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسَكَ) فلا تهتم بتخلفهم عنك، المعنى قاتل ولو وحدك فإنك موعود بالنصر (وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ) حُثِّمَ عَلَى الْقِتَالِ وَرَغِبَهُمْ فِيهِ (عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ) حرب (الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا) منهم (وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا) تعذيبًا منهم فقال صلى الله عليه وسلم: والذي نفسي بيده لا أخرجن ولو وحدي فخرج بسبعين راكبًا إلى بدر الصغرى فكف الله بأس الكفار بالقاء الرعب في قلوبهم ومنع أبي سفيان عن الخروج كما تقدم في آل عمران.

اور تم جنگ کرو اے محمد! اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور تمہیں پابند صرف تمہیں اپنی ذات کا بنایا گیا ہے اس لئے تم ان لوگوں کے پیچھے رہنے کی وجہ سے غمگین نہ ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جنگ میں حصہ لیں خواہ تم تنہا ہو کیونکہ تم سے مدد کا وعدہ کیا گیا ہے اور تم مومنوں کو ترغیب دو یعنی انہیں جنگ کے اوپر ابھارو اور اس کی ترغیب دو ہو سکتا ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اس جنگ کو یعنی جنگ کو روک دے ان لوگوں کے ساتھ جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ سختی کرنے والا اور زیادہ تکلیل یعنی عذاب دینے والا ہے تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے: میں ضرور نکلوں گا اگرچہ میں تنہا ہوں پھر نبی اکرم ستر سواروں کے ہمراہ بدر صغریٰ کی طرف گئے تو اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ جنگ کو روک دیا ان کے دلوں میں رعب ڈال کر اور ابو سفیان کو نکلنے سے روک دیا جیسا کہ اس سے پہلے سورہ آل عمران میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(مَنْ يَشْفَعُ) بين الناس (شفاعة حسنة) موافقة للشرع (يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ) من الأجر (مِنْهَا)

وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا (85)

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا (86)

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا (87)

بسببها (وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةَ سَيِّئَةٍ) مخالفتہ (يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ) نصیب من الوزر (مِنْهَا) بسببها (وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا) مقتدرًا فیجازی کل احد بما عمل .

جو شخص شفاعت کرے گا یعنی لوگوں کے درمیان اچھی شفاعت کرے گا یعنی جو شریعت کے مطابق ہو تو اس کے لئے اس میں سے حصہ ہوگا یعنی اجر میں سے حصہ ہوگا اس میں سے یعنی اس کے سبب کی وجہ سے اور جو شخص بری شفاعت کرے گا یعنی اس کی مخالفت کرے گا تو اس کا اس میں حصہ ہوگا یعنی گناہ میں سے حصہ ہوگا اس میں سے یعنی اس سبب کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر مقتدر ہے یعنی اقتدار رکھتا ہے وہ ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

(وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ) كَان قِيل لَكُمْ سَلَام عَلَيْكُمْ (فَحَيُّوا) الْبَحْتِي (بِأَحْسَنَ مِنْهَا) بَأَن تَقُول لَه عَلَيْكَ السَّلَام وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (أَوْ رُدُّوهَا) بَأَن تَقُولُوا لَه كَمَا قَالَ آي الْوَاجِب أَحَدُهُمَا وَالْأَوْلَى أَفْضَل (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا) مُحَاسِبًا فِيجَازِي عَلَيْهِ وَمَن رَدَّ السَّلَامَ، وَخَصَّتِ السَّنَةَ الْكَافِرَ وَالْمُبْتَدِعَ وَالْفَاسِقَ وَالسَّلِيمَ عَلَى قَاضِي الْحَاجَةِ وَمَن فِي الْحَمَامِ وَالْأَكْلَ فَلَا يَجِبُ الرَّدُّ عَلَيْهِمْ بَلْ يَكْفُرُهُ فِي غَيْرِ الْآخِرِ وَيُقَالُ لِلْكَافِرِ وَ (عَلَيْكَ).

اور جب تمہیں سلام کیا جائے یعنی جب تمہیں السلام وعلیکم کہا جائے تو تم جواب دو یعنی جواب دینے والا شخص اس سے زیادہ بہتر یعنی تم اس سے یہ کہو علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا اسے لوٹا دو یعنی اسی طرح کہو جیسے اس نے کہا تھا یعنی دونوں میں سے ایک چیز واجب ہے البتہ پہلا جواب دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے یعنی محاسبہ کرنے والا ہے اور وہ جزا دے گا جس میں سے ایک سلام کا جواب دینا بھی ہے البتہ سنت سے بطور خاص (یہ حکم ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو سلام نہیں کیا جائے گا) کافر، بدعتی، گنہگار، قضائے حاجت کرنے والا حمام میں موجود شخص، کھانا کھانے والا شخص ان میں سے آخری شخص (یعنی کھانا کھانے والے) کے علاوہ اور کسی پر جواب دینا بھی لازم نہیں ہے جبکہ کافر کو (سلام کا جواب دیتے ہوئے) وعلیک (تم پر بھی ہو) کہا جائے گا۔

(اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ) وَاللَّهُ (لَيَجْمَعَنَّكُمْ) مِنْ قُبُورِكُمْ (إِلَى) فِي (يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ) لَا شَكَّ فِيهِ وَمَنْ) آي لَا أَحَدَ (أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا) قَوْلًا .

اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اکٹھا کر دے گا تمہاری قبروں

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرَّ كَسَبَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۗ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۗ
وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا (۵۵)

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وِلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (۵۶)

میں سے اس دن کی طرف یعنی اس دن میں جو قیامت کا ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو شخص یعنی کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں زیادہ سچی بات کرتا ہو یہاں حدیث سے مراد قول ہے۔

ولما رجع ناس من أحد اختلف الناس فيهم، يقال فريق يقتلهم وقال فريق: لا فنزل: (فَمَا لَكُمْ) آي ما شأنكم صرتم (فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ) فرقتين؟ (وَاللَّهُ أَرَّ كَسَبَهُمْ) ردهم (بِمَا كَسَبُوا) من الكفر والمعاصي (أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ) ه (اللَّهُ) آي تعدوهم من جملة المهتدين؟ الاستفهام في الموضوعين للإنكار (وَمَنْ يُضِلِلِ) ه (اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا) طريقًا إلى الهدى.

جب "اخذ" سے کچھ لوگ واپس چلے گئے تو ان کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا ایک فریق نے کہا کہ ہم ان کے ساتھ بھی جنگ کریں گے اور ایک نے کہا نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے یعنی تمہاری کیا صورت ہے کہ تم ہو گئے ہو منافقین کے بارے میں دو حصوں میں یعنی دو گروہوں میں تقسیم اور اللہ تعالیٰ نے انہیں پیچھے کر دیا یعنی انہیں لوٹا دیا ہے اس چیز کے عوض میں جو انہوں نے کمایا ہے یعنی کفر اور گناہوں کی شکل میں کیا تم چاہتے ہو کہ تم اس کو ہدایت دو جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے یعنی تم انہیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کرو دونوں جگہ پر استفہام انکار کرنے کے لئے ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں رہنے دے تم اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پاؤ گے یعنی ایسا راستہ جو ہدایت کی طرف لے جائے۔

(وَدُّوا) تنوا (لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ) أنتم وهم (سَوَاءً) فِي الْكُفْرِ (فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ) توالونهم وإن أظهروا الإيماں (حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) هجرة صحيحة تحقق إيماںهم (فَإِنْ تَوَلَّوْا) واقاموا على ما هم عليه (فَخُذُوهُمْ) بالأسر (واقتلوهم حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وِلِيًّا) توالونه (وَلَا نَصِيرًا) تنتصرون به على عدوكم.

وہ لوگ یہ آرزو کرتے ہیں یعنی تمنا کرتے ہیں کہ تم لوگ بھی کفر کرو جیسا کہ انہوں نے کفر کیا اور پھر تم لوگ یعنی تم اور وہ لوگ برابر ہو جائیں کفر میں اور تم انہیں دوست نہ بناؤ یعنی ان کے ساتھ دوستی نہ رکھو اگرچہ وہ ایمان کو ظاہر کریں (یعنی خود کو

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءَ وَكُمْ حَصْرَتٌ صُدُّوا عَنْهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتِلُوكُمْ ۚ فَإِنْ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَالْقُوا إِلَيْكُمْ السَّلَامَ ۖ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا (۱۱۱)

مسلمان قرار دیں) یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کریں ایسی ہجرت جو درست ہو جس کے ذریعے ان کے ایمان ثابت ہو جائیں لیکن اگر وہ منہ پھیر لیں اور اسی صورت حال پر رہیں جس پر وہ ہیں تو تم انہیں پکڑ لو یعنی قیدی بنا کر یا انہیں قتل کرو جہاں بھی تم انہیں پاؤ اور تم انہیں دوست نہ بناؤ کہ تم ان کے ساتھ دوستی رکھو اور مددگار نہ بناؤ یعنی ان کے ذریعے اپنے دشمن کے خلاف مدد حاصل نہ کرو۔

(إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ) يَلْجئُونَ (إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ) عہد بالآمان لهم ولهم وصل إليهم كما عاهد النبي صلى الله عليه وسلم هلال بن عويرة الأسلمي (أَوْ) الَّذِينَ (جَاءَ وَكُمْ) وَقَدْ حَصْرَتٌ ضَاقَتْ (صُدُّوا عَنْهُمْ) عَنْ (أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ) مَعَ قَوْمِهِمْ (أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ) مَعَكُمْ أَيْ مَسْكِينٍ عَنْ قِتَالِكُمْ وَقِتَالِهِمْ فَلَا تَتَعَرَّضُوا إِلَيْهِمْ بِأَخْذٍ وَلَا قِتْلٍ وَهَذَا وَمَا بَعْدَهُ مَنْسُوخٌ بِآيَةِ السِّيفِ (وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ) تَسْلِيْطُهُمْ عَلَيْكُمْ (لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ) بَأَنْ يَقْوَى قُلُوبُهُمْ (فَلَقَاتِلُوكُمْ) وَلَكِنَّهُ لَمْ يَشَأْ فَالْقَى فِي قُلُوبِهِمُ الرِّعْبَ (فَإِنْ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَالْقُوا إِلَيْكُمْ السَّلَامَ) الصَّلْحُ أَيْ انْقَادُوا (فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا) طَرِيقًا بِالْأَخْذِ وَالْقِتْلِ .

ماسوائے ان لوگوں کے جو مل جائیں یعنی پناہ میں آجائیں اس قوم کی جن کے اور تمہارے درمیان عہد ہے یعنی ان کے لئے آمان کا عہد ہے اور جو شخص ان کے ساتھ مل جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہلال بن عمرو اسلمی کے ساتھ عہد کیا تھا یا پھر وہ لوگ جو تمہارے پاس آئیں جب کہ وہ جنگ ہوں یعنی ان کے دل تنگ ہوں ان کے سینے تنگ ہوں اس حوالے سے کہ وہ تمہارے ساتھ جنگ کریں اپنی قوم کے ساتھ مل کر یا وہ اپنی قوم کے خلاف جنگ کریں تمہارے ساتھ مل کر یعنی وہ تمہارے ساتھ اور اپنی قوم کے ساتھ جنگ کرنے سے رکے رہیں تو تم ان کے ساتھ تعرض نہ کرو پکڑنے کی شکل میں یا قتل کرنے کی شکل میں یہ والی آیت اس کے بعد والی آیت تلوار سے متعلق آیت کے ذریعے منسوخ شمار ہوگی اور اگر اللہ تعالیٰ انہیں تم پر مسلط کرنا چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا ان کے دلوں کو تقویت دے دینی تھی تو انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کرنی تھی لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا اس لئے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا اگر وہ تم سے الگ رہتے ہیں تو تم ان کے ساتھ قتال نہ کرو اور اگر وہ تمہاری طرف سلامتی بڑھائیں یا صلح کی پیشکش کریں تو تم ان کی بات مان لو اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں رکھا یعنی انہیں پکڑنے اور قتل کرنے کا راستہ نہیں رکھا۔

سَتَجِدُونَ الْخَرِينَ يُرِيدُونَ اَنْ يَّامَنُوْكُمْ وَيَّامَنُوْا قَوْمَهُمْ ط كَلَّمَارُدُّوْا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْ كَسُوْا فِيْهَا ۚ
فَاِنْ لَّمْ يَّعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْا اِلَيْكُمْ السَّلَامَ وَ يَكْفُوْا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاَقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقَّفْتُمُوْ
هُمْ ط وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (81)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَّ دِيَّةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلَى اَهْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّصَدَّقُوْا ط فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوِّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ط وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فِدْيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلَى اَهْلِهِ وَ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۚ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (82)

(سَتَجِدُونَ الْخَرِينَ يُرِيدُونَ اَنْ يَّامَنُوْكُمْ) باظهار الايمان عندكم (وَيَّامَنُوْا قَوْمَهُمْ) بالكفر
اذا رجعوا اليهم وهم اعداء و غطفان (كُلَّ مَا رُدُّوْا اِلَى الْفِتْنَةِ) دعوا الى الشرك (اُرْ كَسُوْا فِيْهَا) وقعوا
اشد وقوع (فَاِنْ لَّمْ يَّعْتَزِلُوْكُمْ) بترك قتالكم (وَ) لم (يُلْقُوْا اِلَيْكُمْ السَّلَامَ) لم (يَكْفُوْا اَيْدِيَهُمْ)
عنكم (فَخُذُوْهُمْ) بالاسر (وَاَقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقَّفْتُمُوْهُمْ) وجدتموهم (وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ
سلطانا مُّبِيْنًا) برهاننا بينا ظاهرا على قتلهم و سبيهم لغدرهم .

عنقریب تم کچھ دوسرے لوگوں کو پاؤ گے جو یہ چاہتے ہوں گے کہ تم سے امن میں رہیں تمہارے سامنے اپنے ایمان کو
ظاہر کر کے اور اپنی قوم کی طرف سے بھی امن میں رہیں کفر کے ذریعے اور وہ لوٹ کر ان کی طرف جائیں گے ان سے مراد
اسد اور غطفان قبیلے کے لوگ ہیں ان کو جب بھی آزمائش کی طرف لوٹایا جائے یعنی شرک کی طرف دعوت دی جائے تو وہ اس
میں ڈوب جاتے ہیں یعنی اس میں بھرپور طریقے سے گر جاتے ہیں اور اگر وہ تم سے الگ نہیں ہوتے یعنی تمہارے ساتھ جنگ
ترک نہیں کرتے اور وہ تمہاری طرف سلامتی کو نہیں بڑھاتے یعنی اپنے ہاتھوں کو تم سے نہیں روکتے تو تم انہیں پکڑ لو قیدی بنا کر
اور انہیں قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ یعنی انہیں پاؤ یہی وہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہارے لئے واضح دلیل بنا دی ہے
یعنی واضح برہان بنا دی ہے جو ان کی غداری کی وجہ سے ان کو قتل کرنے اور انہیں قیدی بنانے پر دلالت کرتی ہے۔

(وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا) اى ما ينبغى ان يصدر منه قتل له (اِلَّا خَطَاً) مخطئا في
قتله من غير قصد (وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا) بان قصد رمى غيره كصيد او شجرة فاصابه او ضربه بها لا
يقتل غالبا (فَتَحْرِيرُ) عتق (رَقَبَةٍ) نسبة (مُّؤْمِنَةٍ) عليه (وَدِيَّةٌ مُسَلَّمَةٌ) مؤداة (اِلَى اَهْلِهِ) اى ورثة
المقتول (اِلَّا اَنْ يَّصَدَّقُوْا) يتصدقوا عليه بها بان يعفوا عنها وبينت السنة انها مائة من الابل
عشرون بنت مخاض وكذا بنات لبون وبنون لبون، وحقاق وجداء وانها على عاقلة القاتل، وهم

عصبتہ فی الأصل والفرع موزعة علیہم علی ثلاث سنین علی الغنی منهم نصف دینار والمتوسط ربع کل سنة فان لم یفوا فن بیت المال فان تعذر فعلى الجانی (فان كان) المقتول (من قوم عدو) حرب (لکم وهو مؤمن فتحرير رقبة مؤمنة) علی قاتله كفارة ولا دية تسلم إلى أهله لحرابتهم (وان كان) المقتول (من قوم بینکم و بینہم میثاق) عهد كأهل الذمة (فدية) له (مسئلة إلى أهله) وهي ثلث دية المؤمن إن كان یهوديًا أو نصرانيًا، وثلثا عشرها إن كان مجوسیًا (وتحرير رقبة مؤمنة) علی قاتله (فمن لم يجد) الرقبة بأن فقدھا وما یحصلھا به (فصیام شهرین متتابعین) علیہ كفارة ولم یذكر الله تعالی الانتقال إلى الطعام كالظهار وبه أخذ الشافعی فی أصح قولیه (توبة من الله) مصدر منصوب بفعله المقدر (وكان الله علیًا) بخلقه (حکیمًا) فیما دبره لهم.

اور کسی مومن کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کر دے یعنی اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے دوسرے کا قتل صادر ہو جائے ماسوائے اس صورت کے کہ خطا کے طور پر ہو یعنی وہ اسے قتل کرنے میں غلطی سے قتل کر دے کسی ارادے کے بغیر اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرے یعنی اس نے کسی دوسری چیز کو تیر مارنے کا اندازہ کیا جیسے شکار یا درخت اور وہ اس مومن کو لگ گیا یا اس نے ایسی چیز کے ذریعے اس کو مارا جس کے ساتھ عام طور پر قتل نہیں کیا جاتا (تو اس کا کفارہ) تحریر یعنی آزاد کرنا ہے گردن یعنی جان کو جو مومن ہو اس (قتل کرنے والے) پر اور دیت ہے جو ادا کی جائے گی اس کے اہل خانہ کو یعنی مقتول کے ورثاء کو ماسوائے اس صورت کے کہ وہ لوگ صدقہ کر دیں یعنی اس شخص کے قتل کو معاف کر کے وہ اس کے پاس ہی رہنے دیں۔

سنت میں یہ بات بیان کی ہے کہ وہ دیت ایک سواونٹ ہوں گے جس میں سے بیس بنت مخاض ہوں گے اتنے ہی بنات لیون ہوں گے اتنے ہی بنون لبون ہوں گے اتنے ہی ”حقے“ اور اتنے ہی ”جذعے“ ہوں گے اور یہ ادائیگی قاتل کے خاندان پر ہوگی اس سے مراد اصل اور فرع کے اعتبار سے اس کے عصبہ رشتے دار ہیں یہ ادائیگی تین قسطوں میں تقسیم ہوگی جو تین سال میں ادا کی جائیں گی اس کے رشتے داروں میں سے خوشحال شخص کو سال میں نصف دینار دینا لازم ہوگا اور درمیانے درجے کے آدمی کو سال میں چوتھائی دینار دینا لازم ہوگا اگر وہ لوگ اس کی پوری ادائیگی نہ کر سکتے ہوں تو بیت المال میں سے ادائیگی کی جائے گی ورنہ جرم کا ارتکاب کرنے والے کو اس کا پابند کیا جائے گا اور اگر وہ مقتول دشمن کی قوم سے تعلق رکھتا ہو یعنی جس کے ساتھ تمہاری جنگ چل رہی ہو لیکن وہ مومن ہو تو اس کا بدلہ ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا اور یہ قاتل کے ذمے لازم ہوگا جو کفارہ ہوگا اس میں دیت نہیں ہوگی جو مقتول کے حربی رشتے داروں کو دی جائے اور اگر وہ مقتول اس قوم سے تعلق رکھتا ہو جس کے اور تمہارے درمیان کوئی عہد چل رہا ہو یعنی وہ ذمی ہوں تو اس کی دیت اس کے اہل خانہ کے حوالے کی جائے گی یہ مومن کی دیت کا ایک تہائی حصہ ہوگی، یہودی یا عیسائی ہو اور دسویں حصے کا دو تہائی حصہ ہوگی اگر وہ مقتول مجوسی ہو اور

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا (83)

مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا جو قاتل کے ذمے لازم ہوگا اور جو شخص نہ پائے یعنی غلام کو نہ پائے یعنی وہ وہاں پر ہوں ہی نہیں اور یا وہ اسے حاصل نہ کر سکتا ہو تو دو مہینے کے لگا تار روزے ہوں گے وہ اس پر کفارے کے طور پر ہوں گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے (ان دونوں سے) کھانے کی طرف انتقال کا حکم بیان نہیں کیا جیسا کہ ظہار میں ہوتا ہے امام شافعی نے اسی کو اختیار کیا ہے جو ان کے دو اقوال میں سے زیادہ مستند قول سے ثابت ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ ہے یہ لفظ توبہ مصدر ہے اور اس میں مقدر فعل کی وجہ سے اس پر زبر پڑھی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے یعنی اپنی مخلوق کے بارے میں اور حکمت والا ہے یعنی جو اس نے ان لوگوں کے لئے تدبیر کی۔

(وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا) بآن يقصد قتله بما يقتل غالبًا عالمًا بایمانه (فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَهُ) ابعده من رحمته (وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا) في النار وهذا مؤول بين يستحلله أو بآن هذا جزاؤه إن جُوزى ولا بدع في خُلف الوعيد لقوله (وَيَغْفِرُ مَا كُنَّ لِيَمِينِ يَشَاءُ) وعن ابن عباس أنها على ظاهرها وأنها ناسخة لغيرها من آيات المغفوة وبينت آية البقرة أن قاتل العمد يقتل به وأن عليه الدية إن عفى عنه وسبق قدرها وبينت السنة أن بين العمد والخطأ قتلاً يسمى شبه العمد وهو أن يقتله بما لا يقتل غالبًا فلا قصاص فيه بل دية كالعمد في الصفة والخطأ في التأجيل والحمل وهو والعمد أولى بالكفارة من الخطأ.

اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے یعنی اس کے قتل کرنے کا ارادہ کرے اور اس چیز کے ذریعے قتل کرے جس کے ساتھ عام طور پر قتل کیا جاتا ہے اور وہ اس کے ایمان کا علم بھی رکھتا ہو تو اس شخص کی جگہ جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اللہ تعالیٰ اس پر غضب کرے گا اور اس پر لعنت کرے گا یعنی اسے اپنی رحمت سے دور کر دے گا اور اس نے اس کے لئے عظیم عذاب تیار کیا ہے جو جہنم میں ہوگا اس کی تاویل یہ ہوگی کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اس قتل کو جائز سمجھتا ہو یہ اس کی جزا ہوگی اگر اسے بدلہ دیا گیا تو لیکن اگر اس کی مخالفت کر لی جائے تو یہ نئی بات نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور وہ اس کے علاوہ جسے چاہے گا اس کی مغفرت کر دے گا۔“

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں یہ آیت اپنے ظاہر پر محمول ہوگی اور یہ اس کے علاوہ مغفرت سے متعلق دیگر تمام آیتوں کو منسوخ کرنے والی ہوگی، سورہ بقرہ کی آیت میں یہ بات بیان کر دی گئی ہے کہ قتل عمد کرنے والے کو اس کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا یا پھر اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اس سے درگزر کیا جائے اور اس کی مثال پہلے بیان کی جا چکی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ
مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ
عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (94)

اور سنت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ قتل عمد اور قتل خطاء کے درمیان قتل کی ایک اور قسم بھی ہے جس کا نام ”شبہ عمد“ ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی کسی شخص کو کسی ایسی چیز کے ذریعے قتل کر دے جس کے ساتھ عام طور پر قتل نہیں کیا جاتا اس صورت میں قصاص نہیں ہوگا بلکہ صرف دیت ہوگی جو اپنی صفت (یعنی مقدار) کے اعتبار سے قتل عمد کی مانند ہوگی اور ادائیگی کے وقت اور جن پر ادائیگی لازم ہے اس کے حساب سے قتل خطاء کے مانند ہوگی قتل عمد کفارے کے حوالے سے قتل خطاء سے زیادہ حیثیت رکھتا ہے۔

ونزل لها من نفر من الصحابة برجل من بنى سليم وهو يسوق غنما فسلم عليهم فقالوا ما سلم علينا إلا تقية فقتلوه واستاقوا غنمه (يا أيها الذين آمنوا إذا ضربتم) سافرتم للجهاد (في سبيل الله فتبينوا) وفي قراءة (فتثبتوا) بالمثلثة في الموضعين (ولا تقولوا لمن ألقى إليكم السلام) بألف أو دونها أي التحية أو الانقياد بقوله كلمة الشهادة التي هي إمامة على الإسلام (لست مؤمناً) وإنما قلت هذا تقية لنفسك ومالك فقتلوه (تبتغون) تطلبون بذلك (عرض الحياة الدنيا) متاعها من الغنينة (عند الله مغانم كثيرة) تغنيكم عن قتل مثله لباله (كذلك كنتم من قبل) تعصم دماؤكم وأموالكم بمجرد قولكم الشهادة (فمن الله عليكم) بالاشتهار بالإيمان والاستقامة (فتبينوا) أن تقتلوا مؤمناً وافعلوا بالداخل في الإسلام كما فعل بكم (إن الله كان بما تعملون خبيراً) فيجازيكم به.

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب صحابہ کرام کا ایک گروہ بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے گزرا جو اپنی بکریوں کو لے کر جا رہا تھا اس شخص نے ان لوگوں کو سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ اس نے ہمیں صرف اپنی جان بچانے کے لئے سلام کیا ہے ان لوگوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور اس کی بکریاں ساتھ لے کر چلے گئے (تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے ایمان والو! جب تم زمین میں چلو یعنی جہاد کے لئے سفر کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو تم تحقیق کر لو ایک قرأت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم تفتیش کرو یہاں پر دونوں جگہ ”ت“ استعمال ہوا ہے اور تم یہ نہ کہو اس شخص کے لئے جس نے تمہیں سلام کیا ہو یہ لفظ ”الف“ کے ساتھ بھی ہے اور اس کے بغیر بھی ہو سکتا ہے یعنی سلام کرنا اور پیروی کرنا اس سے مراد اس شخص کا کلمہ شہادت پڑھنا ہے جو اسلام کا علامتی نشان ہے (یعنی یہ نہ کہو) کہ تم مومن نہیں ہو تم نے یہ بات اپنی جان کو بچانے کے لئے کہی ہے تمہیں کیا حق ہے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۗ وَكُلًّا وَعَدَّ اللَّهُ الْحُسْنَى ۗ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا (95)
دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (96)

کہ تم اسے قتل کر دو تم یہ چاہتے ہو یعنی اس کے ذریعے تم طلب کرتے ہو دنیاوی زندگی کے سامان کو اس سامان کو جو مال غنیمت سے تعلق رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت زیادہ مال غنیمت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں اس جیسے شخص کے اس کے مال کی وجہ سے قتل کرنے سے بے نیاز کر دے گا، اسی طرح تم اس سے پہلے تھے یعنی تم نے اپنے خون اور اپنے اموال کو صرف کلمہ شہادت پڑھ کر بچایا ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا کہ تمہارے ایمان اور استقامت کو پھیلا دیا تو تم اس بات کی تحقیق کرو کہ تم کسی مومن کو قتل نہ کر دو اور اسلام میں داخل ہونے والے کے ساتھ وہ سلوک کرو جو تمہارے ساتھ کیا گیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کے بارے میں خبر رکھتا ہے اور تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) عَلَى الْجِهَادِ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) بِالرَّفْعِ صِفَةً، وَالنَّصَبِ اسْتِثْنَاءً مِنْ زَمَانَةٍ أَوْ عَمَى أَوْ نَحْوِهِ (وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ) لَضَرَرٍ (دَرَجَةً) فَضِيلَةً لِاسْتَوَائِهِمَا فِي النِّيَّةِ وَزِيَادَةِ الْمُجَاهِدِينَ بِالْبَاشِرَةِ (وَكُلًّا) مِنَ الْفَرِيقَيْنِ (وَعَدَّ اللَّهُ الْحُسْنَى) الْجَنَّةَ (وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ) لَغَيْرِ ضَرَرٍ (أَجْرًا عَظِيمًا) وَيَبْدَلُ مِنْهُ.

اہل ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ جو جہاد میں شریک نہیں ہوتے برابر نہیں ہیں جنہیں کوئی ضرر نہیں ہے اس میں رفع صفت کے طور پر پڑھا جائے گا اور استثنیٰ کے طور پر اس پر زبر پڑھی جائے گی جو اندھے ہونے اور اپاہج ہونے وغیرہ سے تعلق رکھتی ہے (اور وہ لوگ برابر نہیں ہیں) جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ جہاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والوں کو کسی ضرر کی وجہ سے بیٹھے رہ جانے والوں پر ایک درجے کی فضیلت دی ہے اگرچہ نیت میں برابری کے اعتبار سے یہ فضیلت رکھتے ہیں لیکن مجاہدین کو عملی اقدام کی وجہ سے اضافی عنایت کی گئی ہے اور ہر ایک یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اچھائی کا وعدہ کیا ہے اچھائی سے مراد جنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو کسی ضرر کے بغیر بیٹھے ہوئے لوگوں پر فضیلت دی ہے، عظیم اجر کے اعتبار سے یہ اس کے بدل کے طور پر ہے۔

(درجات مِنْهُ) منازل بعضها فوق بعض من الكرامة (وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً) منصوبان بفعلها

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ط قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ط
 قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ط فَأُولَئِكَ مَاوَاهُمْ جَهَنَّمُ ط وَسَاءَتْ مَصِيرًا (97)
 إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا (98)

المقدر (وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا) لاوليائه (رَجِيًّا) باهل طاعته .

اس کی طرف سے درجات ہیں یعنی کچھ منزلیں ہیں جو ایک دوسرے پر عزت کے اعتبار سے فوقیت رکھتی ہیں اور مغفرت ہے اور رحمت ہے ان دونوں پر ان کے مقدر فعل کی وجہ سے ”زبر“ پڑھی جائے گی اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اپنے دوستوں کی اور رحم کرنے والا ہے اپنے فرمانبرداروں پر۔

ونزل في جماعة أسلبوا ولم يهاجروا فقتلوا يوم بدر مع الكفار (إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ) بِالْمَقَامِ مَعَ الْكُفَّارِ وَتَرَكَ الْهَجْرَةَ (قَالُوا) لَهُمْ مَوْبُخِينَ (فِيمَ كُنْتُمْ) أَي فِي أَي شَيْءٍ كُنْتُمْ فِي أَمْرِ دِينِكُمْ؟ (قَالُوا) مُعْتَذِرِينَ (كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ) عَاجِزِينَ عَنِ إِقَامَةِ الدِّينِ (فِي الْأَرْضِ) أَرْضِ مَكَّةَ (قَالُوا) لَهُمْ تَوْبِيخًا (أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا) مِنْ أَرْضِ الْكُفْرِ إِلَى بَدْرٍ آخِرَ مَا فَعَلَ غَيْرُكُمْ؟ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَأُولَئِكَ مَاوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا) هِيَ .

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے اسلام قبول کیا اور ہجرت نہیں کی انہوں نے غزوہ بدر کے موقع پر کفار کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا بے شک وہ لوگ جنہیں فرشتے موت دیتے ہیں اس عالم میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں یعنی کفار کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور انہوں نے ہجرت نہیں کی فرشتے ان سے کہتے ہیں انہیں جھڑکتے ہوئے تم کس حالت میں تھے یعنی اپنے دین کے معاملے میں تم نے کیا طرز عمل اختیار کیا وہ معذرت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں ہم کمزور تھے یعنی دین قائم کرنے میں عاجز تھے زمین میں یعنی مکہ کی سرزمین میں وہ (فرشتے) انہیں ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر لیتے یعنی کفر کے علاقے سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے جیسا کہ تمہارے علاوہ دوسرے لوگوں نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمایا ہے: ”یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔“

(إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ) الَّذِينَ (لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً) لَا قُوَّةَ لَهُمْ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا نَفَقَةَ (وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا) طَرِيقًا إِلَى أَرْضِ الْهَجْرَةِ .

ماسوائے ان لوگوں کے جو مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے کمزور ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو کوئی حیلہ نہیں پاتے یعنی ان کے پاس کوئی قوت نہیں ہے ہجرت کرنے کی اور خرچ بھی نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کوئی راستہ بھائی دیتا ہے یعنی ہجرت کی سرزمین کا راستہ۔

فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا (99)

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاعِمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۗ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (100)

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنَّ خِيفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا (101)

(فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا)۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

(وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاعِمًا) مهاجراً (كَثِيرًا وَسَعَةً) فی الرزق (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ) فی الطريق کما وقع لجندع بن ضمره اللیثی (فَقَدْ وَقَعَ) ثبت (أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا)۔

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں ہجرت کی جگہ پالے گا جو زیادہ ہوگی اور وسعت والی ہوگی رزق کے اعتبار سے اور جو شخص اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف جائے اور پھر اسے موت آجائے یعنی راستے میں ہی موت آجائے جیسا کہ جندع بن ضمرہ اللیثی کے ساتھ یہ صورتحال واقع ہوئی تھی تو واقع ہو جائے گا یعنی ثابت ہو جائے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(وَإِذَا ضَرَبْتُمْ) سافرتم (فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) فِي (أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ) بِأَنْ تَرْتَوْهَا مِنْ أَرْبَعِ إِلَى اثْنَتَيْنِ (إِنْ خِيفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ) أَيْ يَنَالِكُمْ بِمَكْرُوهِ (الَّذِينَ كَفَرُوا) بَيَانٌ لِلْوَاقِعِ إِذْ ذَاكَ فَلَا مَفْهُومَ لَهُ وَبَيْنَتِ السَّنَةَ أَنْ الْمُرَادَ بِالسَّفَرِ الطَّوِيلِ، وَهُوَ أَرْبَعَةُ بُرُودٍ وَهِيَ مَرِحَلَتَانِ وَيُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) أَنَّهُ رَخِصَةٌ لَا وَاجِبَ، وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ (إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا) بَيْنَ الْعَدَاوَةِ۔

اور جب تم چلو یعنی سفر کرو زمین میں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس بارے میں کہ تم نماز کو قصر کر لو یعنی اسے چار رکعت سے دو رکعت تک لے آؤ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے یعنی تمہیں ناپسندیدہ صورتحال کا شکار کر دیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے یہ بیان واقع کے لئے ہے اس صورت میں اس کا مفہوم یہ ہرگز نہیں ہوگا (کہ اس کے علاوہ وہ قصر نہیں کر سکتے) اور سنت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس سے مراد طویل سفر ہے جو چار برید پر مشتمل ہوتا ہے جو دو

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا (102)

مرحلوں کے برابر ہوتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے اخذ کیا گیا ہے۔

”اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے“ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حکم رخصت کے لئے ہے یعنی واجب نہیں ہے امام شافعی بھی اس بات کے قائل ہیں بے شک کفر کرنے والے تمہارے واضح دشمن ہیں یعنی ان کی دشمنی واضح ہے۔

(وَإِذَا كُنْتَ) یا محمد حاضرًا (فِيهِمْ) وَأَنْتُمْ تَخَافُونَ الْعَدُوَّ (فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) وهذا جرى على عادة القرآن في الخطاب فلا مفهوم له (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ) وتتأخر طائفة (وَلْيَأْخُذُوا) أي الطائفة التي قامت معك (أَسْلِحَتَهُمْ) معهم (فَإِذَا سَجَدُوا) أي صلوا (فَلْيَكُونُوا) أي الطائفة الأخرى (مِنْ وَرَائِكُمْ) يحرسون إلى أن تقضوا الصلاة وتذهب هذه الطائفة تحرس (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ) معهم إلى أن تقضوا الصلاة وقد فعل صلى الله عليه وسلم كذلك ببطن نخل رواه الشيخان (وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ) إذا قمت إلى الصلاة (عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً) بأن يحملوا عليكم فياخذوكم وهذا علة الأمر بأخذ السلاح (وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ) فلا تحملوها وهذا يفيد إيجاب حملها عند عدم العذر وهو أحد قولين للشافعي والثاني أنه سنة ورجح (وَخُذُوا حِذْرَكُمْ) من العدو أي احترزوا منه ما استطعتم (إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا) ذاهانة

اور جب تم ہو اے محمد! موجود ان کے درمیان اور تم لوگوں کو دشمن کا اندیشہ ہو تو تم ان کے لئے نماز قائم کرو یہ قرآن کے عمومی اسلوب کے مطابق ہے جو خطاب کی شکل میں ہوتا ہے اس کا مراد اس کا مخالف مفہوم نہیں ہے (یعنی کوئی اور شخص ایسا نہیں کر سکتا) تو ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور ایک گروہ پیچھے ہٹ جائے اور وہ لوگ جو تمہارے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں وہ اپنا اسلحہ رکھیں اپنے ساتھ جب وہ سجدے میں جائیں نماز ادا کر لیں تو وہ ہو جائیں یعنی دوسرا گروہ تمہارے پیچھے وہ جو حفاظت کر رہے تھے تمہارے نماز مکمل کرنے تک اور یہ والا گروہ جا کر حفاظت کرنا شروع کر دے پھر وہ

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأَنَّتُمْ فَأَقِيمُوا
الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (103)
وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۗ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۚ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ
مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (104)

دوسرا گروہ آئے جنہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی وہ تمہارے ساتھ نماز ادا کر لیں گے وہ اپنا بچاؤ اور اسلحہ تیار کر لیں گے جو ان کے پاس ہے۔

یہاں تک کہ تم نماز مکمل کر لو نبی اکرم نے بطن نخل میں ایسا کیا تھا اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ خواہش رکھیں گے کہ کاش تم لوگ غافل ہو جاؤ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو اپنے اسلحہ سے اور اپنے ساز و سامان سے تو وہ تم پر ایک ہی مرتبہ حملہ کر دیں یعنی وہ تم پر حملہ کر دیں اور تمہیں پکڑ لیں یہ اسلحہ ساتھ رکھنے کے حکم کی علت کا بیان ہے اور تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے یا تم بیمار ہوتے ہو تو اس دوران تم اپنا اسلحہ اتار کر رکھ دو یعنی تم اسے نہ اٹھاؤ یہ عذر کی عدم موجودگی کی صورت میں اسلحہ اٹھا کر رکھنے کے واجب ہونے کا فائدہ دیتا ہے اور امام شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول یہ ہی ہے تاہم دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا سنت ہے اور اس کو ترجیح دی گئی ہے اور تم اپنا بچاؤ تیار رکھو یعنی دشمن سے یعنی جہاں تک ہو سکے تم اس سے بچنے کی کوشش کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے یعنی رسوائی والا۔

(فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ) فرغتم منها (فاذكروا الله) بالتلهيل والتسبيح (قيامًا وقعودًا وعلى
جُنُوبِكُمْ) مضطجعين أي في كل حال (فَإِذَا اطْمَأَنَّتُمْ) أمنتُمْ (فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ) أدوها بحقوقها
(إِنَّا لِلصَّلَاةِ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا) مكتوبًا أي مفروضًا (مَوْقُوتًا) أي مقدرًا وقتها فلا تؤخر عنه .
اور جب تم نماز مکمل کر لو یعنی اس سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ پڑھ کر اور قیام کی حالت
میں بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے ہر حالت میں اور جب تم اطمینان میں آ جاؤ یعنی امن کی حالت میں آ جاؤ
تو نماز قائم کرو یعنی اسے اس کے حقوق کے تحت ادا کرو بے شک نماز اہل ایمان پر لازم کی گئی ہے یہاں پر لفظ کتاب کا مطلب
مکتوب ہے یعنی فرض کی گئی ہے موقت یعنی وقت کے تعیین کے حساب سے یعنی اس کو وقت سے موخر نہ کرو۔

ونزل لما بعث صلى الله عليه وسلم طائفة في طلب أبي سفيان وأصحابه لما رجع من أحد
فشكوا الجراحات: (وَلَا تَهِنُوا) تضعفوا (في ابتغاء) طلب (القوم) الكفار لتقاتلوهم (إِنْ تَكُونُوا
تَأْلَمُونَ) تجدون ألم الجراح (فَلِإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ) أي مثلكم ولا يجبنون عن قتالكم

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا (102)

مرحلوں کے برابر ہوتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے اخذ کیا گیا ہے۔

”اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے“ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حکم رخصت کے لئے ہے یعنی واجب نہیں ہے امام شافعیؒ بھی اس بات کے قائل ہیں بے شک کفر کرنے والے تمہارے واضح دشمن ہیں یعنی ان کی دشمنی واضح ہے۔

(وَإِذَا كُنْتَ) یا محمد حاضرًا (فِيهِمْ) وَأَنْتُمْ تَخَافُونَ الْعَدُوَّ (فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) وهذا جرى على عادة القرآن في الخطاب فلا مفهوم له (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ) وتتأخر طائفة (وَلْيَأْخُذُوا) أي الطائفة التي قامت معك (أَسْلِحَتَهُمْ) معهم (فَإِذَا سَجَدُوا) أي صلوا (فَلْيَكُونُوا) أي الطائفة الأخرى (مِنْ وَرَائِكُمْ) يحرسون إلى أن تقضوا الصلاة وتذهب هذه الطائفة تحرس (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ) معهم إلى أن تقضوا الصلاة وقد فعل صلى الله عليه وسلم كذلك ببطن نخل رواه الشيخان (وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ) إذا قمت إلى الصلاة (عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً) بأن يحملوا عليكم فياخذوكم وهذا علة الأمر بأخذ السلاح (وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ) فلا تحملوها وهذا يفيد إيجاب حملها عند عدم العذر وهو أحد قولين للشافعي والثاني أنه سنة ورجح (وَخُذُوا حِذْرَكُمْ) من العدو أي احترزوا منه ما استطعتم (إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا) ذاهانة

اور جب تم ہو اے محمد! موجود ان کے درمیان اور تم لوگوں کو دشمن کا اندیشہ ہو تو تم ان کے لئے نماز قائم کرو یہ قرآن کے عمومی اسلوب کے مطابق ہے جو خطاب کی شکل میں ہوتا ہے اس کا مراد اس کا مخالف مفہوم نہیں ہے (یعنی کوئی اور شخص ایسا نہیں کر سکتا) تو ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور ایک گروہ پیچھے ہٹ جائے اور وہ لوگ جو تمہارے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں وہ اپنا اسلحہ رکھیں اپنے ساتھ جب وہ سجدے میں جائیں نماز ادا کر لیں تو وہ ہو جائیں یعنی دوسرا گروہ تمہارے پیچھے وہ جو حفاظت کر رہے تھے تمہارے نماز مکمل کرنے تک اور یہ والا گروہ جا کر حفاظت کرنا شروع کر دے پھر وہ

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأَنَّتُمْ فَأَقِيمُوا
الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (103)

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۗ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۚ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ
مَالًا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (104)

دوسرا گروہ آئے جنہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی وہ تمہارے ساتھ نماز ادا کر لیں گے وہ اپنا بچاؤ اور اسلحہ تیار کر لیں گے جو ان کے پاس ہے۔

یہاں تک کہ تم نماز مکمل کر لو نبی اکرم نے بطن نخل میں ایسا کیا تھا اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ خواہش رکھیں گے کہ کاش تم لوگ غافل ہو جاؤ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو اپنے اسلحہ سے اور اپنے ساز و سامان سے تو وہ تم پر ایک ہی مرتبہ حملہ کر دیں یعنی وہ تم پر حملہ کر دیں اور تمہیں پکڑ لیں یہ اسلحہ ساتھ رکھنے کے حکم کی علت کا بیان ہے اور تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے یا تم بیمار ہوتے ہو تو اس دوران تم اپنا اسلحہ اتار کر رکھ دو یعنی تم اسے نہ اٹھاؤ یہ عذر کی عدم موجودگی کی صورت میں اسلحہ اٹھا کر رکھنے کے واجب ہونے کا فائدہ دیتا ہے اور امام شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول یہ ہی ہے تاہم دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا سنت ہے اور اس کو ترجیح دی گئی ہے اور تم اپنا بچاؤ تیار رکھو یعنی دشمن سے یعنی جہاں تک ہو سکے تم اس سے بچنے کی کوشش کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے یعنی رسوائی والا۔

(فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ) فرغتم منها (فاذكروا الله) بالتلهيل والتسييح (قيامًا وقعودًا وعلى
جُنُوبِكُمْ) مضطجعين أي في كل حال (فإذَا اطمانتُمْ) أمنتُمْ (فأقيموا الصلاة) أدوها بحقوقها
(إن الصلاة كانت على المؤمنين كتابًا موقوتًا) أي مقدرًا وقتها فلا تؤخر عنه .
اور جب تم نماز مکمل کر لو یعنی اس سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ پڑھ کر اور قیام کی حالت
میں بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے ہر حالت میں اور جب تم اطمینان میں آ جاؤ یعنی امن کی حالت میں آ جاؤ
تو نماز قائم کرو یعنی اسے اس کے حقوق کے تحت ادا کرو بے شک نماز اہل ایمان پر لازم کی گئی ہے یہاں پر لفظ کتاب کا مطلب
مکتوب ہے یعنی فرض کی گئی ہے موقت یعنی وقت کے تعین کے حساب سے یعنی اس کو وقت سے موخر نہ کرو۔

ونزل لما بعث صلى الله عليه وسلم طائفة في طلب أبي سفيان وأصحابه لما رجع من أحد
فشكوا الجراحات : (وَلَا تَهِنُوا) تضعفوا (في ابتغاء) طلب (القوم) الكفار لتقاتلوهم (إِنْ تَكُونُوا
تَأْلَمُونَ) تجدون ألم الجراح (فإنهم يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ) أي مثلكم ولا يجبنون عن قتالكم

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنُ لِلْخَائِبِينَ
خَصِيمًا (105)

وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (106)

(وَتَرْجُونَ) أَنْتُمْ (مِنَ اللَّهِ) مِنَ النَّصْرِ وَالثَّوَابِ عَلَيْهِ (مَا لَا يَرْجُونَ) هُمْ فَأَنْتُمْ تَزِيدُونَ عَلَيْهِمْ
بِذَلِكَ فَيَنْبَغِي أَنْ تَكُونُوا أَرْغَبَ مِنْهُمْ فِيهِ (وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا) بِكُلِّ شَيْءٍ (حَكِيمًا) فِي صَنْعِهِ .

اور یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو حضرت ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں
کے تعاقب میں بھیجا اس وقت جب یہ لوگ احد سے واپس آئے تو انہوں نے زخموں کی شکایت کی اور تم لوگ کمزور نہ ہو یعنی تم
کمزوری کا مظاہرہ نہ کرو ابتداء یعنی تلاش کرتے ہوئے قوم کی یعنی کفار کی طاقت یعنی تم ان کے ساتھ جنگ کرو اگر تم لوگ
تکلیف کی حالت میں ہو یعنی زخم کی تکلیف کو محسوس کرتے ہو تو بے شک وہ لوگ بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں جیسے تم لوگ
تکلیف محسوس کرتے ہو یعنی وہ تمہاری مانند ہے لیکن وہ تمہارے ساتھ لڑنے سے باز نہیں آئے اور تم یہ امید رکھتے ہو اللہ تعالیٰ
کی طرف سے مدد کی اور اس پر ثواب کی جس کی امید وہ لوگ نہیں رکھتے لہذا تم لوگ ان سے زیادہ بہتر حالت میں ہو بس ہونا
یہ چاہئے کہ تمہیں ان سے لڑائی میں زیادہ دلچسپی ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھتا ہے حکمت رکھتا ہے اپنے صنعت میں۔

وسرق طعنة بن أبيرق درعا وخبأها عند يهودى فوجدت عنده فرماه طعنة بها وحلف أنه ما
سرقها، فسأل قومه النبي صلى الله عليه وسلم أن يجادل عنه ويبرئه فنزل (إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
الْكِتَابَ) الْقُرْآنَ (بِالْحَقِّ) مُتَعَلِّقًا بِ (أَنْزَلَ) (لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ) أَعْلَمُكَ (اللَّهُ) فِيهِ
(وَلَا تَكُنُ لِلْخَائِبِينَ) كَطَعْنَةَ (خَصِيمًا) مُخَاصِمًا عَنْهُمْ .

طعمہ بن ابیرق نے ایک زرہ چوری کی اور اسے ایک یہودی کے پاس رکھوا دیا جب وہ زرہ اس کے پاس سے ملی تو طعمہ
نے اس یہودی پر اس زرہ کی چوری کا الزام لگا دیا اور یہ قسم اٹھائی کہ اس نے یہ چوری نہیں کی اس کی قوم نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ اس کی طرف سے فریق بنیں اور اسے اس سے بری الذمہ کریں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

بے شک ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن حق کے ہمراہ یہ لفظ "أَنْزَلَ" سے متعلق ہے تاکہ تم فیصلہ کرو
لوگوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں جو تمہیں دکھایا ہے یعنی علم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے بارے میں اور تم خیانت
کرنے والے نہ ہو جاؤ جیسے طعمہ تھا اور مخالفت کرنے والے یعنی ان کی طرف سے جھگڑا کرنے والے۔

(وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ) مَا هَمَّتْ بِهِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا) .

اور تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اس چیز کے بارے میں جو تم نے ان کے بارے میں ارادہ کیا تھا بے شک اللہ

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا (107)
 يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ ط وَ
 كَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا (108)
 هَآأَنَّتُمْ هَؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ
 يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا (109)

مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ) يخونونها بالمعاصي لان وبال خيانتهم عليهم (إِنَّ
 اللَّهُ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا) كثير الخيانة (أَثِيمًا) أى يعاقبه .

اور تم ان لوگوں کی طرف سے فریق نہ بنو جو اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے ہیں یعنی انہوں نے گناہوں کے ارتکاب
 کے ذریعے سے ان کے ساتھ خیانت کی ہے اس لئے کہ ان کی خیانت کا وبال ان کے اوپر ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو
 پسند نہیں کرتا جو بہت زیادہ خیانت کرتا ہو اور گنہگار ہو یعنی اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا۔

(يَسْتَخْفُونَ) أى طعبة وقومه حياء (مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ) بعلبه (إِذْ
 يُبَيِّتُونَ) يضرون (مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ) من عزمهم على الحلف على نفي السرقة ورمى
 اليهودى بها (وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا) علمًا .

وہ لوگ پوشیدہ ہوتے ہیں یعنی طعمہ اور اس کی قوم کے افراد شرماتے ہوئے لوگوں سے لیکن وہ اللہ تعالیٰ سے چھپتے نہیں
 ہیں کیونکہ وہ ان کے ساتھ ہے علم کے اعتبار سے جب وہ چھپاتے ہیں یعنی پوشیدہ رکھتے ہیں اس چیز کو جس سے وہ راضی نہیں۔
 ان کا قسم اٹھانے کا پورا ارادہ کرنا کہ انہوں نے چوری نہیں کی اور یہودی پر اس کا الزام لگانا اور اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو
 گھیرے ہوئے ہے یعنی اپنے علم کے اعتبار سے (گھیرے ہوئے ہے)

(هَآأَنَّتُمْ) يا (هَؤُلَاءِ) خطاب لقوم طعبة (جادلتم) خاصتم (عَنَّهُمْ) أى عن طعبة وذويه
 وقرىء (عنه) (فى الحياة الدنيا فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة) إذا عذبهم (أَمْ مَنْ يَكُونُ
 عَلَيْهِمْ وَكِيلًا) يتولى أمرهم ويذب عنهم؟ أى لا أحد يفعل ذلك .

کیا تم وہ ہی ہو اے لوگو! یہ طعمہ کی قوم سے خطاب ہے جنہوں نے بحث کی یعنی جھگڑا کیا اس کے بارے میں یعنی طعمہ
 کے بارے میں اور اس کی قوم کے بارے میں ایک قرأت کے مطابق لفظ "عنه" منقول ہے دنیاوی زندگی کے بارے میں
 پس کون شخص قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرے گا جب اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا یا کون

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنُ لِلْخَائِنِينَ
خَصِيمًا (105)

وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (106)

(وَتَرْجُونَ) اَنْتُمْ (مِنْ اللّٰهِ) مِنَ النّٰصِرِ وَالثّٰوَابِ عَلَيْهِ (مَا لَا يَرْجُونَ) هُمْ فَانْتُمْ تَزِيدُونَ عَلَيْهِمْ
بِذَلِكَ فَيَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَرْغَبُ مِنْهُمْ فِيْهِ (وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا) بِكُلِّ شَيْءٍ (حَكِيْمًا) فِيْ صَنْعِهِ .

اور یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو حضرت ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں
کے تعاقب میں بھیجا اس وقت جب یہ لوگ احد سے واپس آئے تو انہوں نے زخموں کی شکایت کی اور تم لوگ کمزور نہ ہو یعنی تم
کمزوری کا مظاہرہ نہ کرو ابتغاء یعنی تلاش کرتے ہوئے قوم کی یعنی کفار کی طاقت یعنی تم ان کے ساتھ جنگ کرو اگر تم لوگ
تکلیف کی حالت میں ہو یعنی زخم کی تکلیف کو محسوس کرتے ہو تو بے شک وہ لوگ بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں جیسے تم لوگ
تکلیف محسوس کرتے ہو یعنی وہ تمہاری مانند ہے لیکن وہ تمہارے ساتھ لڑنے سے باز نہیں آئے اور تم یہ امید رکھتے ہو اللہ تعالیٰ
کی طرف سے مدد کی اور اس پر ثواب کی جس کی امید وہ لوگ نہیں رکھتے لہذا تم لوگ ان سے زیادہ بہتر حالت میں ہو بس ہونا
یہ چاہئے کہ تمہیں ان سے لڑائی میں زیادہ دلچسپی ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھتا ہے حکمت رکھتا ہے اپنے صنعت میں۔

وسرق طعمۃ بن ابیرق درعًا وخبأها عند یهودی فوجدت عنده فرماه طعمۃ بها وحلف انه ما
سرقها، فسأل قومه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یجادل عنه ویبرئه فنزل (إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
الْكِتَابَ) الْقُرْآنَ (بِالْحَقِّ) مُتَعَلِّقًا بِ (أَنْزَلَ) (لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ) (أَعْلَمُكَ) (اللَّهُ) فِيهِ
(وَلَا تَكُنُ لِلْخَائِنِينَ) كَطَعْمَةٍ (خَصِيمًا) مُخَاصِمًا عَنْهُمْ .

طعمہ بن ابیرق نے ایک زرہ چوری کی اور اسے ایک یہودی کے پاس رکھوا دیا جب وہ زرہ اس کے پاس سے ملی تو طعمہ
نے اس یہودی پر اس زرہ کی چوری کا الزام لگا دیا اور یہ قسم اٹھائی کہ اس نے یہ چوری نہیں کی اس کی قوم نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ اس کی طرف سے فریق بنیں اور اسے اس سے بری الذمہ کریں تو یہ آیت نازل ہوئی۔
بے شک ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن حق کے ہمراہ یہ لفظ "انزل" سے متعلق ہے تاکہ تم فیصلہ کرو
لوگوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں جو تمہیں دکھایا ہے یعنی علم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے بارے میں اور تم خیانت
کرنے والے نہ ہو جاؤ جیسے طعمہ تھا اور مخالفت کرنے والے یعنی ان کی طرف سے جھگڑا کرنے والے۔

(وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهُ) مَا هَمَّتْ بِهِ (إِنَّ اللّٰهُ كَانَ غَفُورًا رّٰحِيْمًا) .

اور تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اس چیز کے بارے میں جو تم نے ان کے بارے میں ارادہ کیا تھا بے شک اللہ

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا (107)
يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مِمَّا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ ط وَ
كَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا (108)

هَآأَتُمْ هَؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَن
يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا (109)

مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ) یخونونہا بالبعاصی لان وبال خیانتہم علیہم (إِنَّ
اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا) کثیر الخیانة (أَثِيمًا) ای یعاقبہ .

اور تم ان لوگوں کی طرف سے فریق نہ بنو جو اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے ہیں یعنی انہوں نے گناہوں کے ارتکاب
کے ذریعے سے ان کے ساتھ خیانت کی ہے اس لئے کہ ان کی خیانت کا وبال ان کے اوپر ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو
پسند نہیں کرتا جو بہت زیادہ خیانت کرتا ہو اور گنہگار ہو یعنی اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا۔

(يَسْتَخْفُونَ) ای طعمہ وقومہ حیاء (مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ) بعلبہ (إِذْ
يُبَيِّتُونَ) یضرون (مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ) من عزمهم علی الحلف علی نفی السرقة ورمى
اليهودی بها (وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا) علمًا .

وہ لوگ پوشیدہ ہوتے ہیں یعنی طعمہ اور اس کی قوم کے افراد شرماتے ہوئے لوگوں سے لیکن وہ اللہ تعالیٰ سے چھپتے نہیں
ہیں کیونکہ وہ ان کے ساتھ ہے علم کے اعتبار سے جب وہ چھپاتے ہیں یعنی پوشیدہ رکھتے ہیں اس چیز کو جس سے وہ راضی نہیں۔
ان کا قسم اٹھانے کا پورا ارادہ کرنا کہ انہوں نے چوری نہیں کی اور یہودی پر اس کا الزام لگانا اور اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو
گھیرے ہوئے ہے یعنی اپنے علم کے اعتبار سے (گھیرے ہوئے ہے)

(هَآأَتُمْ) یا (هَؤُلَاءِ) خطاب لقوم طعمہ (جادلتم) خاصتم (عَنْهُمْ) ای عن طعمہ وذویہ
وقریء (عنه) (فی الحیاة الدنیا فمن یجادل اللہ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) إِذَا عَذَبَهُمْ (أَمْ مَن يَكُونُ
عَلَيْهِمْ وَكِيلًا) یتولی أمرهم ویذب عنهم؟ ای لا أحد یفعل ذلك .

کیا تم وہ ہی ہو اے لوگو! یہ طعمہ کی قوم سے خطاب ہے جنہوں نے بحث کی یعنی جھگڑا کیا اس کے بارے میں یعنی طعمہ
کے بارے میں اور اس کی قوم کے بارے میں ایک قرأت کے مطابق لفظ "عنه" منقول ہے دنیاوی زندگی کے بارے میں
پس کون شخص قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرے گا جب اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا یا کون

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا (110)
 وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (111)
 وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا (112)
 وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ ۗ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ ۗ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۗ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (113)

شخص ہوگا جو ان کی طرف سے وکیل بنے گا یعنی ان کے معاملے کا نگران ہوگا اور انہیں (عذاب سے) بچائے گا یعنی کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔

(وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا) ذنباً یسوء بہ غیرہ کرمی (طُعْمَةً) الیہودی (أَوْ يَظْلِمُ نَفْسَهُ) یعمل ذنباً قاصراً علیہ (ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ) منہ آی یتب (يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا) لہ (رَحِيمًا) بہ۔
 اور جو شخص برائی کرے گا یعنی گناہ کرے گا جس کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف پہنچائے جیسے الزام لگانا ہے طعمہ کا یہودی پر یا کوئی شخص اپنے اوپر ظلم کرے گا یعنی گناہ کا ارتکاب کرے گا اسے کم کرتے ہوئے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا یعنی توبہ کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو مغفرت کرنے والا پائے گا جو اس کی مغفرت کر دے گا اور اپنے اوپر رحم کرنے والا پائے گا۔

(وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا) ذنباً (فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ) لَان وبالہ علیہا ولا یضر غیرہ (وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا) فی صنعہ۔

اور جو شخص کماے ”اثم“ یعنی گناہ تو وہ اپنی ذات کے خلاف اسے کماے گا کیونکہ اس کا وبال اس شخص پر ہوگا اپنے علاوہ کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا ہے اور حکمت رکھنے والا ہے اپنی صنعت میں۔

(وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً) ذنباً صغیراً (أَوْ إِثْمًا) ذنباً کبیراً (ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا) منہ (فَقَدِ احْتَمَلَ) تحمل (بُهْتَانًا) برمیہ (وَإِثْمًا مُّبِينًا) بیثنا یکسبہ۔

اور جو شخص کماے خطا یعنی صغیرہ گناہ یا ”اثم“ یعنی کبیرہ گناہ پھر اس کا الزام لگا دے اس شخص پر جو اس سے بری ہو تو اس نے اٹھایا ہے یعنی وہ اٹھائے گا بہتان اپنے اس الزام لگانے کے ذریعے اور واضح گناہ یعنی جو ظاہر ہو جسے اس نے کمایا ہے۔

(وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ) یا محمد (وَرَحْمَتُهُ) بالعصبة (لَهَمَّتْ) أضرت (طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ) من قوم طعمہ (أَنْ يُضِلُّوكَ) عن القضاء بالحق بتلبیسهم علیک (وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ)

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (114)
 وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَ
 نُصَلِّهِ جَهَنَّمَ ۗ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (115)

مِن) زائده (شَيْءٍ) لَانَ وبال اضلالهم عليهم (وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ) الْقُرْآنَ (وَالْحِكْمَةَ) مَا فِيهِ مِنَ الْأَحْكَامِ (وَعَلَيْكَ مَا لَمْ تُكُنْ تَعْلَمُ) مِنَ الْأَحْكَامِ وَالْغَيْبِ (وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ) بِذَلِكَ وَغَيْرِهِ (عَظِيمًا).

اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اے محمد! اور اس کی رحمت نہ ہوتی کہ اس نے گناہوں سے بچایا ہے تو ارادہ کر لیا تھا یعنی یہ طے کر لیا تھا ان میں سے ایک گروہ نے یعنی طعمہ کی قوم نے کہ وہ تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیں گے حق کے ذریعے فیصلہ کرنے کے حوالے سے تمہارے سامنے معاملے کو خلط ملط کر کے اور انہوں نے صرف اپنے آپ کو گمراہ کرنا تھا انہوں نے تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا تھا یہاں پر من زائدہ ہے اس لئے کہ ان کے گمراہ کرنے کا وبال ان کے اپنے اوپر ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن اور حکمت نازل کی ہے یعنی اس میں جو احکام موجود ہیں اور اس نے تمہیں اس چیز کا علم دیا ہے جس کا تمہیں علم نہیں تھا یعنی احکام اور غیب کا اور اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر ہے۔ اس صورت میں اور اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں عظیم (فضل ہے)

(لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ) آي النَّاسِ آي مَا يَتَنَاجُونَ فِيهِ وَيَتَحَدَّثُونَ (إِلَّا) نَجْوَى (مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ) عَمَلٍ بَرٍّ (أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ) الْمَذْكُورِ (ابْتِغَاءَ) طَلَبِ (مَرْضَاتِ اللَّهِ) لَا غَيْرَهُ مِنْ أَمُورِ الدُّنْيَا (فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ) بِالنُّونِ وَالْيَاءِ آي اللَّهُ (أَجْرًا عَظِيمًا).

ان کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے یعنی وہ لوگ جو اس بارے میں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشی کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں ماسوائے اس شخص کی سرگوشی کے جو صدقہ کرنے یا نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے یعنی نیک عمل کرنے کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے تو جو شخص ایسا کرے گا یعنی مذکورہ عمل کرے گا ابتغاء کے لئے یعنی طلب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو اس کے علاوہ اور کوئی دنیاوی مقصد نہ ہو تو ہم اسے دیں گے یہ لفظ نون اور "ی" (یعنی متکلم اور غائب دونوں صیغوں کے ہمراہ منقول ہے) یعنی اللہ تعالیٰ دے گا عظیم اجر۔

(وَمَنْ يُشَاقِقِ) يَخَالَفُ (الرَّسُولَ) فِيمَا جَاءَ بِهِ مِنَ الْحَقِّ (مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ) ظَهَرَ لَهُ الْحَقُّ بِالْمَعْجَزَاتِ (وَيَتَّبِعْ) طَرِيقًا (غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ) آي طَرِيقَهُمُ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ بَأَن

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا (110)

وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (111)

وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا (112)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضْلَوْكَ ۗ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا

يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ ۗ وَانزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۗ وَكَانَ

فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (113)

شخص ہوگا جو ان کی طرف سے وکیل بنے گا یعنی ان کے معاملے کا نگران ہوگا اور انہیں (عذاب سے) بچائے گا یعنی کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔

(وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا) ذنباً یسوء بہ غیرہ کرمی (طَعْنَةً) الیہودی (أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ) یعمل ذنباً قاصراً علیہ (ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ) منہ ای یتب (يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا) لہ (رَحِيمًا) بہ۔

اور جو شخص برائی کرے گا یعنی گناہ کرے گا جس کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف پہنچائے جیسے الزام لگانا ہے طعمہ کا یہودی پر یا کوئی شخص اپنے اوپر ظلم کرے گا یعنی گناہ کا ارتکاب کرے گا اسے کم کرتے ہوئے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا یعنی توبہ کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو مغفرت کرنے والا پائے گا جو اس کی مغفرت کر دے گا اور اپنے اوپر رحم کرنے والا پائے گا۔

(وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا) ذنباً (فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ) لَان وبالہ علیہا ولا یضر غیرہ (وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا) فی صنعہ۔

اور جو شخص کماے ”اثم“ یعنی گناہ تو وہ اپنی ذات کے خلاف اسے کماے گا کیونکہ اس کا وبال اس شخص پر ہوگا اپنے علاوہ کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا ہے اور حکمت رکھنے والا ہے اپنی صنعت میں۔

(وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً) ذنباً صغیراً (أَوْ إِثْمًا) ذنباً کبیراً (ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا) منہ (فَقَدِ احْتَمَلَ) تحمل (بُهْتَانًا) برمیہ (وَإِثْمًا مُّبِينًا) بیثماً یکسبہ۔

اور جو شخص کماے خطا یعنی صغیرہ گناہ یا ”اثم“ یعنی کبیرہ گناہ پھر اس کا الزام لگا دے اس شخص پر جو اس سے بری ہو تو اس نے اٹھایا ہے یعنی وہ اٹھائے گا بہتان اپنے اس الزام لگانے کے ذریعے اور واضح گناہ یعنی جو ظاہر ہو جسے اس نے کمایا ہے۔

(وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ) یا محمد (وَرَحْمَتُهُ) بالعصۃ (لَهَمَّتْ) أضرت (طَائِفَةٌ مِنْهُمْ) من قوم طعمۃ (أَنْ يُضْلَوْكَ) عن القضاء بالحق بتلبیسہم علیک (وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (114)
 وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَ
 نُصَلِّهِ جَهَنَّمَ ۗ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (115)

من (زائده) (شئ) لان وبال اضلالهم عليهم (وانزل الله عليك الكتاب) القرآن (والحكمة) ما فيه من الاحكام (وعلمك ما لم تكن تعلم) من الاحكام والغيب (وكان فضل الله عليك) بذلك وغيره (عظيماً).

اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اے محمد! اور اس کی رحمت نہ ہوتی کہ اس نے گناہوں سے بچایا ہے تو ارادہ کر لیا تھا یعنی یہ طے کر لیا تھا ان میں سے ایک گروہ نے یعنی طعمہ کی قوم نے کہ وہ تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیں گے حق کے ذریعے فیصلہ کرنے کے حوالے سے تمہارے سامنے معاملے کو خلط ملط کر کے اور انہوں نے صرف اپنے آپ کو گمراہ کرنا تھا انہوں نے تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا تھا یہاں پر من زائدہ ہے اس لئے کہ ان کے گمراہ کرنے کا وبال ان کے اپنے اوپر ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن اور حکمت نازل کی ہے یعنی اس میں جو احکام موجود ہیں اور اس نے تمہیں اس چیز کا علم دیا ہے جس کا تمہیں علم نہیں تھا یعنی احکام اور غیب کا اور اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر ہے۔ اس صورت میں اور اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں عظیم (فضل ہے)

(لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ) آئی الناس آئی ما يتناجون فيه ويتحدثون (إلا) نجوى (من) أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ) عمل بر (أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ) المذكور (ابتغاء) طلب (مَرْضَاتِ اللَّهِ) لا غيرہ من أمور الدنيا (فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ) بالنون والياء آئی الله (أَجْرًا عَظِيمًا).

ان کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے یعنی وہ لوگ جو اس بارے میں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشی کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں ماسوائے اس شخص کی سرگوشی کے جو صدقہ کرنے یا نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے یعنی نیک عمل کرنے کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے تو جو شخص ایسا کرے گا یعنی مذکورہ عمل کرے گا ابتغاء کے لئے یعنی طلب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کو اس کے علاوہ اور کوئی دنیاوی مقصد نہ ہو تو ہم اسے دیں گے یہ لفظ نون اور "ی" (یعنی متکلم اور غائب دونوں صیغوں کے ہمراہ منقول ہے) یعنی اللہ تعالیٰ دے گا عظیم اجر۔

(وَمَنْ يُشَاقِقِ) يخالف (الرسول) فيما جاء به من الحق (مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ) ظهر له الحق بالمعجزات (وَيَتَّبِعْ) طريقاً (غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ) آئی طريقهم الذى هم عليه من الدين بأن

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا بَعِيدًا (116)

إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنشَاءً وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا (117)

یکفر (نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى) نَجْعَلُهُ وَالْيَا لَهَا تَوَلَاةٌ مِنَ الضَّلَالِ بِأَنْ نَخْلِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِي الدُّنْيَا (وَنُضَلِّهِ) نَدْخُلُهُ فِي الْآخِرَةِ (جَهَنَّمَ) فَيَحْتَرِقُ فِيهَا (وَسَاءَتْ مَصِيرًا) مَرْجَعًا هِيَ .
اور جو شخص مشقت میں مبتلا کرے یعنی مخالفت کرے رسول کی اس چیز کے بارے میں جو وہ حق لے کر آئے ہیں اس کے بعد کہ اس کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہو یعنی اس کے لئے حق ظاہر ہو چکا ہے معجزات کی شکل میں اور وہ پیروی کرے اس طریقے کی جو مومنین کے راستے کے علاوہ ہے یعنی ان کا وہ طریقہ جن پر دین کے اعتبار سے گامزن ہیں یعنی وہ اس کا انکار کر دے تو ہم اسے پھیر دیں گے اس چیز کی طرف جس کی طرف اس نے منہ کیا ہے یعنی ہم اسے اس چیز کا نگران بنا دیں گے جس گمراہی کو اس نے اختیار کیا ہے ہم اس شخص اور اس گمراہی کے درمیان دنیا میں کوئی چیز نہیں رکھیں گے (یعنی اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے) اور ہم اسے پہنچائیں گے یعنی داخل کر دیں آخرت میں جہنم میں وہ اس میں جلتا رہے گا وہ بہت برا ٹھکانہ ہے یعنی لوٹنے کی بری جگہ ہے۔

(إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
بَعِيدًا) عَنْ الْحَقِّ .

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے گا تو وہ بہت دور گمراہ ہو جائے گا یعنی حق سے بہت دور ہو جائے گا۔

(أَنْ) مَا (يَدْعُونَ) يَعْبُدُ الشَّرْكَونَ (مِنْ دُونِهِ) أَيِ اللَّهِ أَيِ غَيْرِهِ (إِلَّا إِنَاثًا) أَصْنَامًا مَوْثِقَةً كَاللَّاتِ وَالْعِزَّى وَمَنَاةَ (وَإِنْ) مَا (يَدْعُونَ) يَعْبُدُونَ بَعَادَتَهَا (إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا) خَارِجًا عَنِ الطَّاعَةِ لَطَاعَتِهِمْ لَهَا فِيهَا وَهُوَ إِبْلِيسُ .

کیا وہ چیز جسے وہ پکارتے ہیں یعنی مشرکین جس کی عبادت کرتے ہیں اس کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کی عبادت کرتے ہیں وہ نہیں ہے مگر صرف چند مونث چیزیں یعنی مونث بت ہیں جیسے لات عزی منات اور وہ جسے پکارتے ہیں یعنی جس کی عبادت کرتے ہیں وہ نہیں ہیں مگر شیطان جو مرید ہے یعنی فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا وہ لوگ اس بارے میں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہاں شیطان سے مراد ابلیس ہے۔

لَعَنَهُ اللَّهُ، وَقَالَ لَا تَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا (118)
 وَلَا ضَلَّتْهُمْ وَلَا مَنِيَّتْهُمْ وَلَا مَرَّتْهُمْ فَلْيَتَّكُنْ الْأَذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَرَّتْهُمْ فَلْيَغَيِّرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ ط وَمَنْ
 يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا (119)
 يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ط وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (120)

(لَعَنَهُ اللَّهُ) ابعده عن رحمته (وَقَالَ) اى الشيطان (لَا تَتَّخِذَنَّ) لاجعلن لي (مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا)
 حظًا (مَفْرُوضًا) مقطوعا ادعوهم الى طاعتي .

اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے یعنی اپنی رحمت سے اسے دور کر دیا ہے اس نے یہ کہا تھا یعنی شیطان نے یہ کہا تھا میں
 ضرور پکڑوں گا یعنی میں اپنے لئے بناؤں گا تیرے بندوں میں سے حصہ یعنی وہ حصہ جو مفروض ہوگا یعنی قطعی ہوگا میں انہیں اپنی
 فرمانبرداری کی طرف دعوت دوں گا۔

(وَلَا ضَلَّتْهُمْ) عن الحق بالوسوسة (وَلَا مَنِيَّتْهُمْ) ألقى في قلوبهم طول الحياة وأن لا بعث ولا
 حساب (وَلَا مَرَّتْهُمْ فَلْيَتَّكُنْ) يقطن (الْأَذَانَ الْأَنْعَامِ) وقد فعل ذلك بالبحائر (وَلَا مَرَّتْهُمْ فَلْيَغَيِّرَنَّ
 خَلْقَ اللَّهِ) دينه بالكفر وإحلال ما حرم وتحريم ما أحل (وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا) يتولاه
 ويطيعه (مِنْ دُونِ اللَّهِ) اى غيره (فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا) بينا لمصيره إلى النار المؤبدة عليه .

میں انہیں ضرور بالضرور گمراہ کروں گا سو سے کے ذریعے حق کے راستے سے اور میں انہیں ضرور آزمائش میں مبتلا کروں گا
 یعنی ان کے دل میں لمبی زندگی کی آرزو ڈال دوں گا اور یہ کہ کوئی دوبارہ زندگی نہیں ہے اور کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور میں
 انہیں ہدایت کروں گا تو وہ کاٹ دیں گے یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے جانوروں کے کانوں کو، ایسا بحیرہ (بتوں کے نام کو
 چھوڑے جانے والے جانوروں) کے ساتھ کیا جاتا ہے اور میں انہیں ہدایت کروں گا کہ وہ اللہ کی مخلوق کو تبدیل کر دیں یعنی کفر
 کے ہمراہ دین کو تبدیل کر دیں گے اور اس چیز کو حلال قرار دیں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس چیز کو حرام قرار
 دیں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے تو جو شخص شیطان کو دوست بنائے گا یعنی اس کی پیروی کرے گا اس کی
 فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے تو وہ واضح خسارے کا شکار ہو جائے گا یعنی نمایاں خسارے کا یہ
 چیز اسے جہنم کی طرف لے جائے گی جہاں پر وہ ہمیشہ رہے گا۔

(يَعِدُهُمْ) طول العمر (وَيُمَنِّيهِمْ) نيل الآمال في الدنيا وأن لا بعث ولا جزاء (وَمَا يَعِدُهُمُ
 الشَّيْطَانُ) بذلك (إِلَّا غُرُورًا) باطلا .

وہ ان کے ساتھ وعدہ کرتا ہے لمبی عمر کا اور وہ انہیں آرزوئیں دلاتا ہے کہ وہ دنیا میں ہی ان آرزوؤں کو پالیں گے لیکن کوئی

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ط وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا بَعِيدًا (118)

إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنثَاءً وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا (117)

یکفر (نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى) نجعلہ والیاً لما تولاه من الضلال بأن نخلی بینہ و بینہ فی الدنیا (وَنُصَلِّهِ) ندخله فی الآخرة (جَهَنَّمَ) فیحترق فیها (وَسَاءَتْ مَصِيرًا) مرجعاً ہی .
اور جو شخص مشقت میں مبتلا کرے یعنی مخالفت کرے رسول کی اس چیز کے بارے میں جو وہ حق لے کر آئے ہیں اس کے بعد کہ اس کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہو یعنی اس کے لئے حق ظاہر ہو چکا ہے معجزات کی شکل میں اور وہ پیروی کرے اس طریقے کی جو مومنین کے راستے کے علاوہ ہے یعنی ان کا وہ طریقہ جن پر دین کے اعتبار سے گامزن ہیں یعنی وہ اس کا انکار کر دے تو ہم اسے پھیر دیں گے اس چیز کی طرف جس کی طرف اس نے منہ کیا ہے یعنی ہم اسے اس چیز کا نگران بنا دیں گے جس گمراہی کو اس نے اختیار کیا ہے ہم اس شخص اور اس گمراہی کے درمیان دنیا میں کوئی چیز نہیں رکھیں گے (یعنی اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے) اور ہم اسے پہنچائیں گے یعنی داخل کر دیں آخرت میں جہنم میں وہ اس میں جلتا رہے گا وہ بہت برا ٹھکانہ ہے یعنی لوٹنے کی بری جگہ ہے۔

(إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ط وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
بَعِيدًا) عن الحق .

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے گا تو وہ بہت دور گمراہ ہو جائے گا یعنی حق سے بہت دور ہو جائے گا۔

(أَنْ) مَا (يَدْعُونَ) يعبد المشركون (مِنْ دُونِهِ) آى الله آى غيره (إِلَّا إِنَاثًا) أصنامًا مؤنثة كاللات والعزى ومناة (وَإِنْ) مَا (يَدْعُونَ) يعبدون بعبادتها (إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا) خارجًا عن الطاعة لطاعتهم له فيها وهو إبليس .

کیا وہ چیز جسے وہ پکارتے ہیں یعنی مشرکین جس کی عبادت کرتے ہیں اس کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کی عبادت کرتے ہیں وہ نہیں ہے مگر صرف چند مونث چیزیں یعنی مونث بت ہیں جیسے لات عزلی منات اور وہ جسے پکارتے ہیں یعنی جس کی عبادت کرتے ہیں وہ نہیں ہیں مگر شیطان جو مرید ہے یعنی فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا وہ لوگ اس بارے میں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہاں شیطان سے مراد ابلیس ہے۔

لَعْنَةُ اللَّهِ، وَقَالَ لَا تَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا (118)
 وَلَا ضَلَّتْهُمْ وَلَا مَنِّينَهُمْ وَلَا أَمْرَنَهُمْ فَلْيَتَّكُنْ مَا آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَرْتَهُمْ فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ
 يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مَنْ دُونَ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا (119)
 يَعُدُّهُمْ وَيُمْنِيهِمْ وَمَا يَعُدُّهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (120)

(لَعْنَةُ اللَّهِ) ابعده عن رحمته (وَقَالَ) اى الشيطان (لَا تَتَّخِذَنَّ) لاجعلن لي (مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا) حظًا (مَفْرُوضًا) مقطوعا ادعوهم إلى طاعتي .

اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے یعنی اپنی رحمت سے اسے دور کر دیا ہے اس نے یہ کہا تھا یعنی شیطان نے یہ کہا تھا میں ضرور پکڑوں گا یعنی میں اپنے لئے بناؤں گا تیرے بندوں میں سے حصہ یعنی وہ حصہ جو مفروض ہوگا یعنی قطعی ہوگا میں انہیں اپنی فرمانبرداری کی طرف دعوت دوں گا۔

(وَلَا ضَلَّتْهُمْ) عن الحق بالسوسة (وَلَا مَنِّينَهُمْ) ألقى في قلوبهم طول الحياة وأن لا بعث ولا حساب (وَلَا مَرْتَهُمْ فَلْيَتَّكُنْ) يقطن (الآذَانَ الْأَنْعَامِ) وقد فعل ذلك بالبحائر (وَلَا مَرْتَهُمْ فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ) دينه بالكفر وإحلال ما حرم وتحريم ما أحل (وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا) يتولاه ويطيعه (مِنْ دُونَ اللَّهِ) اى غيره (فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا) بينا لمصيره إلى النار المؤبدة عليه .

میں انہیں ضرور بالضرور گمراہ کروں گا سو سے کے ذریعے حق کے راستے سے اور میں انہیں ضرور آزمائش میں مبتلا کروں گا یعنی ان کے دل میں لمبی زندگی کی آرزو ڈال دوں گا اور یہ کہ کوئی دوبارہ زندگی نہیں ہے اور کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور میں انہیں ہدایت کروں گا تو وہ کاٹ دیں گے یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے جانوروں کے کانوں کو، ایسا بحیرہ (بتوں کے نام کو چھوڑے جانے والے جانوروں) کے ساتھ کیا جاتا ہے اور میں انہیں ہدایت کروں گا کہ وہ اللہ کی مخلوق کو تبدیل کر دیں یعنی کفر کے ہمراہ دین کو تبدیل کر دیں گے اور اس چیز کو حلال قرار دیں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس چیز کو حرام قرار دیں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے تو جو شخص شیطان کو دوست بنائے گا یعنی اس کی پیروی کرے گا اس کی فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے تو وہ واضح خسارے کا شکار ہو جائے گا یعنی نمایاں خسارے کا یہ چیز اسے جہنم کی طرف لے جائے گی جہاں پر وہ ہمیشہ رہے گا۔

(يَعُدُّهُمْ) طول العمر (وَيُمْنِيهِمْ) نيل الآمال في الدنيا وأن لا بعث ولا جزاء (وَمَا يَعُدُّهُمُ الشَّيْطَانُ) بذلك (إِلَّا غُرُورًا) باطلا .

وہ ان کے ساتھ وعدہ کرتا ہے لمبی عمر کا اور وہ انہیں آرزوئیں دلاتا ہے کہ وہ دنیا میں ہی ان آرزوؤں کو پالیں گے لیکن کوئی

أُولَئِكَ مَاوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا (121)
 وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
 أَبَدًا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا (122)
 لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
 وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (123)
 وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

دوبارہ زندگی نہیں ہے اور کوئی جزا سزا نہیں ہے شیطان ان کے ساتھ صرف وہ وعدہ کرتا ہے جو غرور ہے یعنی باطل ہے۔

(أُولَئِكَ مَاوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا) معدلاً۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ لوگ اس سے ”محیص“ یعنی واپس جانے کی جگہ نہیں پائیں گے۔

(وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
 أَبَدًا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا) آی وعدهم الله ذلك وحقه حقًا (وَمَنْ) آی لا أحد (أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا) آی
 قولاً۔

اور وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے نیک عمل کئے انہیں ہم عنقریب ان باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے
 نہریں جاری ہوتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو حق ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے اور
 اس کو حق ثابت کرے گا اور کون ہے یعنی کوئی نہیں ہے جو بات کرنے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا ہو یعنی قول کے اعتبار سے۔

ونزل لنا افتخر المسلمون وأهل الكتاب (لَيْسَ) الأمر منوطاً (بأمانيتكم ولا أمانتي أهل
 الكتاب) بل بالعمل الصالح (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) إما في الآخرة أو في الدنيا بالبلاء والمحن
 كما ورد في الحديث (وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ) أي غيره (وَلِيًّا) يحفظه (وَلَا نَصِيرًا) يسعه منه .
 یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جس وقت مسلمانوں نے اور اہل کتاب نے ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کیا معاملہ
 کی بنیاد یہ نہیں ہے کہ تمہاری آرزو کیا ہیں یا اہل کتاب کی آرزوئیں کیا ہیں بلکہ اس کی بنیاد نیک عمل ہے جو شخص برا کام کرے گا
 اس کو اس کا بدلہ مل جائے گا یا تو آخرت میں ملے گا یا دنیا میں ہی آزمائشوں اور تکلیفوں کی صورت میں مل جائے گا جیسا کہ
 حدیث میں یہ بات منقول ہے اور وہ نہیں پائیں گے اللہ تعالیٰ کے علاوہ یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے کوئی نگران جو ان کی حفاظت
 کرے کوئی مددگار جو ان سے اس (مصیبت) کو روک لے۔

(وَمَنْ يَعْمَلْ) شيئاً (مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ) بالبناء

نَقِيرًا (124)

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (125)

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا (126)
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۗ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۚ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتْمَىٰ النِّسَاءِ
الَّتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۚ وَأَن
تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا (127)

للمفعول والفاعل (يَدْخُلُونَ) (الجنة وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا) قدر نقرة النواة .

اور جو شخص کوئی عمل کرے گا نیکیوں میں سے خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث (مرد ہو یا عورت) اور وہ ایمان رکھتا ہو تو یہ وہ لوگ
ہیں جو داخل ہونگے اس کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے اور جنت میں ان پر ”نقیر“ کے برابر ذرہ ظلم نہیں
کیا جائے گا یعنی ایک گھنٹی کے سوراخ جتنا ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔

(وَمَنْ) آئی لا أحد (أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ) آئی انقاد وأخلص عبده (لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ)
موحد (وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ) الموافقة لملة الإسلام (حَنِيفًا) حال آئی مائلاً عن الأديان كلها إلى
الدين القيم (واتخذ الله إبراهيم خليلًا) صفيا خالص المحبة له .

اور کون ہے یعنی کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو دین کے اعتبار سے اس شخص سے زیادہ اچھا ہو جس نے اپنے چہرے کو جھکا دیا
یعنی اس نے فرمانبرداری کی اور اپنے عمل کو خالص کر لیا اللہ تعالیٰ کیلئے اور وہ نیکی کرنے والا ہے یعنی توحید کا قائل ہو اور اس نے
پیروی کی حضرت ابراہیم کی ملت کی جو دین اسلام کے مطابق ہے اور وہ ضیف ہو یعنی اس حالت میں ہو کہ وہ تمام ادیان کو چھوڑ
کر صرف مضبوط دین یعنی (اسلام کی طرف) مائل ہو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنا لیا تھا یعنی ایسا دوست بنا لیا تھا جس کی
محبت اس کے لئے خاص تھی۔

(وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) ملگًا وخلقًا وعبیدًا (وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا)
علماً وقدرة آئی لم یزل متصفاً بذلك .

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ بھی آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ملکیت کے اعتبار سے تخلیق کے اعتبار سے اور
فرمانبردار ہونے کے اعتبار سے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے اور وہ ہمیشہ
اس صفت سے موصوف ہے۔

(وَيَسْتَفْتُونَكَ) يطلبون منك الفتوى (في) شأن (النساء) وميراثهن (قُلْ) لهم (اللَّهُ يُفْتِيكُمْ

أُولَئِكَ مَاوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا (121)
 وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
 أَبَدًا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا (122)
 لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ لَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
 وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (123)
 وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

دوبارہ زندگی نہیں ہے اور کوئی جزا سزا نہیں ہے شیطان ان کے ساتھ صرف وہ وعدہ کرتا ہے جو غرور ہے یعنی باطل ہے۔

(أُولَئِكَ مَاوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا) معدلاً۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ لوگ اس سے ”محیص“ یعنی واپس جانے کی جگہ نہیں پائیں گے۔

(وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
 أَبَدًا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا) آئی وعدہم اللہ ذلك وحقه حقًا (وَمَنْ) آئی لا أحد (أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا) آئی
 قولاً۔

اور وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے نیک عمل کئے انہیں ہم عنقریب ان باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے
 نہریں جاری ہوتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو حق ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے اور
 اس کو حق ثابت کرے گا اور کون ہے یعنی کوئی نہیں ہے جو بات کرنے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا ہو یعنی قول کے اعتبار سے۔

ونزل لما افتخر المسلمون وأهل الكتاب (لَيْسَ) الأمر منوطاً (بأمانيتكم ولا أمانتي أهل
 الكتاب) بل بالعمل الصالح (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) إما في الآخرة أو في الدنيا بالبلاء والمحن
 كما ورد في الحديث (وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ) آئی غیرہ (وَلِيًّا) يحفظه (وَلَا نَصِيرًا) يسنعه منه۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جس وقت مسلمانوں نے اور اہل کتاب نے ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کیا معاملہ
 کی بنیاد یہ نہیں ہے کہ تمہاری آرزو کیا ہیں یا اہل کتاب کی آرزوئیں کیا ہیں بلکہ اس کی بنیاد نیک عمل ہے جو شخص برا کام کرے گا
 اس کو اس کا بدلہ مل جائے گا یا تو آخرت میں ملے گا یا دنیا میں ہی آزمائشوں اور تکلیفوں کی صورت میں مل جائے گا جیسا کہ
 حدیث میں یہ بات منقول ہے اور وہ نہیں پائیں گے اللہ تعالیٰ کے علاوہ یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے کوئی نگران جو ان کی حفاظت
 کرے کوئی مددگار جو ان سے اس (مصیبت) کو روک لے۔

(وَمَنْ يَعْمَلْ) شيئاً (مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ) بالبناء

نَقِيرًا (124)

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (125)

وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا (126)
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۗ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۗ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمَىٰ النِّسَاءِ
الَّتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۗ وَأَنْ
تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا (127)

للمفعول والفاعل (يَدْخُلُونَ) (الجنة وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا) قدر نقرة النواة .

اور جو شخص کوئی عمل کرے گا نیکیوں میں سے خواہ وہ مذکر ہو یا مونث (مرد ہو یا عورت) اور وہ ایمان رکھتا ہو تو یہ وہ لوگ
ہیں جو داخل ہونگے اس کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے اور جنت میں ان پر ”نقیر“ کے برابر ذرہ ظلم نہیں
کیا جائے گا یعنی ایک گھٹلی کے سوراخ جتنا ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔

(وَمَنْ) (أَي لَا أَحَد) (أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ) (أَي انقاد وَاخْلَصَ عَلَيْهِ) (لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ)
موحد (وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ) الموافقة لملة الإسلام (حَنِيفًا) حال أَي مائلاً عن الأديان كلها إلى
الدين القيم (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) صفيًا خالص المحبة له .

اور کون ہے یعنی کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو دین کے اعتبار سے اس شخص سے زیادہ اچھا ہو جس نے اپنے چہرے کو جھکا دیا
یعنی اس نے فرمانبرداری کی اور اپنے عمل کو خالص کر لیا اللہ تعالیٰ کیلئے اور وہ نیکی کرنے والا ہے یعنی توحید کا قائل ہو اور اس نے
پیروی کی حضرت ابراہیم کی ملت کی جو دین اسلام کے مطابق ہے اور وہ ضیف ہو یعنی اس حالت میں ہو کہ وہ تمام ادیان کو چھوڑ
کر صرف مضبوط دین یعنی (اسلام کی طرف) مائل ہو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنا لیا تھا یعنی ایسا دوست بنا لیا تھا جس کی
محبت اس کے لئے خاص تھی۔

(وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) (مَلِكًا وَخَلْقًا وَعَبِيدًا) (وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا)
علماً وقدرة أَي لم يزل متصفاً بذلك .

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ بھی آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ملکیت کے اعتبار سے تخلیق کے اعتبار سے اور
فرمانبردار ہونے کے اعتبار سے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے اور وہ ہمیشہ
اس صفت سے موصوف ہے۔

(وَيَسْتَفْتُونَكَ) (يَطْلُبُونَ مِنْكَ الْفَتَىٰ) (فِي) (شَأْنِ) (النِّسَاءِ) (وَمِيرَاثَهُنَّ) (قُلْ) (لَهُم) (اللَّهُ يُفْتِيكُمْ)

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ط
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ط وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرًا (128)

فِيهِنَّ وَمَا يَتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ) الْقُرْآنُ مِنْ آيَةِ الْبَرَائِثِ وَيَفْتِيكُمْ أَيْضًا (فِي يَتَامَى النِّسَاءِ الْآتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ) فَرَضَ (لَهُنَّ) مِنَ الْبَرَائِثِ. (وَتَرْغَبُونَ) أَيُّهَا الْأَوْلِيَاءُ عَنْ (أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) لِدَهَامَتِهِنَّ وَتَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَتَزَوَّجْنَ طَبَعًا فِي مِيرَاثِهِنَّ أَيْ يَفْتِيكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ (وَ) فِي (الْمُسْتَضْعَفِينَ) الصِّغَارِ (مِنَ الْوَالِدَانِ) أَنْ تَعْطُوهُمْ حَقُّوهُمْ (وَ) يَا مَرْكَمَ (أَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ) بِالْعَدْلِ فِي الْبَرَائِثِ وَالْمَهْرِ (وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا) فَيَجَازِيكُمْ بِهِ .
اور وہ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں یعنی تم سے فتویٰ مانگتے ہیں خواتین کے بارے میں اور ان کی وراثت کے بارے میں تم ان سے فرما دو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے ان خواتین کے بارے میں اور وہ چیز جو تم پر کتاب میں نازل کی گئی یعنی قرآن میں وراثت سے متعلق جو آیت ہے اور وہ تمہیں یہ بھی حکم دیتا ہے یتیم لڑکیوں کے بارے میں جنہیں تم وہ چیز نہیں دیتے ہو جو فرض کی گئی ہے ان کے لئے وراثت میں سے اور تم اعراض کرتے ہو اے سر پرستو! اس بات سے کہ وہ کہیں اور شادی کر لیں اس لالچ میں کہ ان کی وراثت (تمہیں مل جائے) یعنی وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے کہ تم ایسا نہ کرو اور کمزور اور کمسن بچوں کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم ان کے حقوق ان کو ادا کرو اور وہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف سے کام لو یعنی وراثت اور مہر میں ان کے ساتھ عدل سے کام لو اور تم جو بھی بھلائی کرو گے تو وہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(وَإِنِ امْرَأَةٌ) مَرْفُوعٌ بِفِعْلِ يَفْسِرُهُ (خَافَتْ) تَوَقَّعَتْ (مِنْ بَعْلِهَا) زَوْجِهَا (نُشُوزًا) تَرَفَعًا عَلَيْهَا بَتْرَكَ مَضَاجِعَتِهَا وَالتَّقْصِيرِ فِي نَفَقَتِهَا لِبَغْضِهَا وَطُحُوحِ عَيْنِهِ إِلَى أَجْمَلِ مِنْهَا (أَوْ إِعْرَاضًا) عَنْهَا بِوَجْهِهِ (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا) فِيهِ إِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْأَصْلِ فِي الصَّادِ، وَفِي قِرَاءَةِ (يُصْلِحَا) مِنْ (أَصْلِحَ) (يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا) فِي الْقِسْمِ وَالنَّفَقَةِ بَأَنْ تَتْرَكَ لَهُ شَيْئًا طَلْبًا لِبَقَاءِ الصَّحْبَةِ فَإِنْ رَضِيَتْ بِذَلِكَ وَإِلَّا فَعَلَى الزَّوْجِ أَنْ يُوْفِيَهَا حَقَّهَا أَوْ يَفَارِقَهَا (وَالصُّلْحُ خَيْرٌ) مِنَ الْفِرْقَةِ وَالنُّشُوزِ وَالْإِعْرَاضِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي بَيَانِ مَا جَبَلَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانَ (وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسَ الشُّحَّ) شِدَّةَ الْبَخْلِ أَيْ جَبَلَتْ عَلَيْهِ فَكَأَنَّهَا حَاضِرَتُهُ لَا تَغِيبُ عَنْهُ، الْمَعْنَى أَنَّ الْبِرَّاءَةَ لَا تَكَادُ تَسْبَحُ بِنَصِيبِهَا مِنْ زَوْجِهَا وَالرَّجُلَ لَا يَكَادُ يَسْبَحُ عَلَيْهَا بِنَفْسِهِ إِذَا أَحَبَّ غَيْرَهَا (وَإِنْ تُحْسِنُوا) عَشْرَةَ النِّسَاءِ (وَتَتَّقُوا) الْجُورَ عَلَيْهِنَّ (فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا) فَيَجَازِيكُمْ بِهِ .

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُوهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (128)

اور اگر کوئی عورت یہ لفظ مرفوع ہے اس فعل کی وجہ سے جو اس کی وضاحت کر رہا ہے اس اندیشے کا شکار ہو یعنی یہ توقع کرے اپنے بعل کے حوالے سے یعنی اپنے شوہر کے حوالے سے ناچاقی کا یعنی وہ خود کو بڑا ظاہر کرے اس کے بستر سے لا تعلقی اختیار کرے اس کے خرچ میں کمی کر دے اسے ناپسند کرنے کی وجہ سے یا اس سے زیادہ خوبصورت عورت کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے یا اعراض کرے یعنی منہ پھیر لے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ دونوں صلح کر لیں اس میں اصل میں ”ت“ کو ”ص“ میں مدغم کر دیا گیا ہے اور ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ ”یصلحا“ ہے جو لفظ ”اصلاح“ سے ماخوذ ہے کہ وہ دونوں صلح کر لیں آپس میں تقسیم اور خرچ کے اعتبار سے یعنی وہ عورت اپنے حصے کے کچھ مطالبے کو ترک کر دے تاکہ تعلق برقرار رہے اگر وہ عورت اس پر راضی رہتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ شوہر پر یہ لازم ہے کہ یا تو وہ اسے اس کا پورا حق دے یا اس سے علیحدگی اختیار کر لے اور صلح کرنا بہتر ہے لا تعلقی اختیار کرنے سے ناچاقی سے اور منہ پھیرنے سے، اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو بیان کیا ہے کہ اس فطرت پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے کہ نفس میں شدید بغض رکھا گیا ہے لفظ ”شع“ سے مراد شدید بغض ہے یعنی یہ آدمی کی جبلت میں ہے گویا یہ ہر وقت موجود ہوتا ہے کبھی غیر موجود نہیں ہوتا اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہمیشہ اپنے شوہر سے ملنے والے حصے کو حاصل کرنے کی کوشش میں رہتی ہے اور جب مرد دوسری عورت کی طرف متوجہ ہو تو وہ عورت کو اس کے حصے کا حق نہیں دیتا اگر تم اچھائی سے کام لو یعنی عورتوں سے تعلقات میں اور ڈرو ان کے ساتھ زیادتی کرنے سے، اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے اور وہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا) تُسَوُّوا (بَيْنَ النِّسَاءِ) فِي الْمَحَبَةِ (وَلَوْ حَرَصْتُمْ) عَلَى ذَلِكَ (فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ) إِلَى الَّتِي تَحْبُونَهَا فِي الْقِسْمِ وَالنَّفَقَةِ (فَتَدْرُوهَا) أَيْ تَتْرَكُوا الْمَالَ عَنْهَا (كَالْمُعَلَّقَةِ) الَّتِي لَا هِيَ آيْمٌ وَلَا ذَاتُ بَعْلٍ (وَإِنْ تُصْلِحُوا) بِالْعَدْلِ بِالْقِسْمِ (وَتَتَّقُوا) الْجُورَ (فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا) لَهَا فِي قَلْبِكُمْ مِنَ الْمِيلِ (رَحِيمًا) بِكُمْ فِي ذَلِكَ .

اور تم ایسا نہیں کر سکو گے کہ تم عدل سے کام لو یعنی برابری سے کام لو اپنی بیویوں کے درمیان محبت کے حوالے سے اور اگر تم لالچ کرو اس بارے میں ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ وہ جسے تم پسند کرتے ہو وہ تقسیم اور خرچ کے اعتبار سے اور دوسری کو یعنی جسے تم نے چھوڑا ہوا ہے یوں ترک کر دو گویا وہ لٹکی ہوئی ہے یعنی نہ تو وہ بیوہ ہے اور نہ ہی شادی شدہ ہے اور اگر تم اصلاح سے کام لو عدل کے ساتھ تقسیم کے حوالے سے اور ڈرو زیادتی سے اور بچنے کی کوشش کرو زیادتی سے تو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اس چیز کی جو تمہارے دلوں میں میلان پایا جاتا ہے اور رحم کرنے والا ہے اس حوالے سے تم پر۔

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ط
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ط وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرًا (128)

فِيهِنَّ وَمَا يَتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ) الْقُرْآنُ مِنْ آيَةِ الْبِرَاتِ وَيَفْتِيكُمْ أَيْضًا (فِي يَتَامَى النِّسَاءِ الْآتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ) فَرَضَ (لَهُنَّ) مِنَ الْبِرَاتِ. (وَتَرْغَبُونَ) أَيُّهَا الْأَوْلِيَاءُ عَنْ (أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) لِدَامَتِهِنَّ وَتَعَضَلُوهُنَّ أَنْ يَتَزَوَّجْنَ طَبَعًا فِي مِيرَاتِهِنَّ أَيْ يَفْتِيكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ (وَ) فِي (السُّتْضَعْفِينَ) الصَّغَارِ (مِنَ الْوَالِدَانِ) أَنْ تَعْطُوهُمْ حَقُّوهُمْ (وَ) يَأْمُرُكُمْ (أَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ) بِالْعَدْلِ فِي الْبِرَاتِ وَالْبَهْرِ (وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا) فَيَجَازِيكُمْ بِهِ. اور وہ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں یعنی تم سے فتویٰ مانگتے ہیں خواتین کے بارے میں اور ان کی وراثت کے بارے میں تم ان سے فرما دو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے ان خواتین کے بارے میں اور وہ چیز جو تم پر کتاب میں نازل کی گئی یعنی قرآن میں وراثت سے متعلق جو آیت ہے اور وہ تمہیں یہ بھی حکم دیتا ہے یتیم لڑکیوں کے بارے میں جنہیں تم وہ چیز نہیں دیتے ہو جو فرض کی گئی ہے ان کے لئے وراثت میں سے اور تم اعراض کرتے ہو اس پر ستو! اس بات سے کہ وہ کہیں اور شادی کر لیں اس لالچ میں کہ ان کی وراثت (تمہیں مل جائے) یعنی وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے کہ تم ایسا نہ کرو اور کمزور اور کمسن بچوں کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم ان کے حقوق ان کو ادا کرو اور وہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف سے کام لو یعنی وراثت اور مہر میں ان کے ساتھ عدل سے کام لو اور تم جو بھی بھلائی کرو گے تو وہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(وَإِنِ امْرَأَةٌ) مَرْفُوعٌ بِفَعْلِ يَفْسُرُهُ (خَافَتْ) تَوَقَّعَتْ (مِنْ بَعْلِهَا) زَوْجِهَا (نُشُوزًا) تَرَفَعًا عَلَيْهَا بَتْرَكٍ مَضَاجِعَتِهَا وَالتَّقْصِيرِ فِي نَفَقَتِهَا لِبُغْضِهَا وَطُحُوحِ عَيْنِهِ إِلَى أَجْبَلِ مِنْهَا (أَوْ إِعْرَاضًا) عَنْهَا بِوَجْهِهِ (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا) فِيهِ إِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْأَصْلِ فِي الصَّادِ، وَفِي قِرَاءَةِ (يُصْلِحَا) مِنْ (أَصْلِحَ) (يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا) فِي الْقِسْمِ وَالنَّفَقَةِ بِأَنْ تَتْرَكَ لَهُ شَيْئًا طَلَبًا لِبَقَاءِ الصَّحْبَةِ فَإِنْ رَضِيَتْ بِذَلِكَ وَإِلَّا فَعَلَى الزَّوْجِ أَنْ يُوْفِيَهَا حَقَّهَا أَوْ يَفَارِقَهَا (وَالصُّلْحُ خَيْرٌ) مِنَ الْفِرْقَةِ وَالنُّشُوزِ وَالْإِعْرَاضِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي بَيَانِ مَا جَبَلَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانَ (وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ) شِدَّةَ الْبَخْلِ أَيْ جَبَلَتْ عَلَيْهِ فَكَأَنَّهُ حَاضِرَتَهُ لَا تَغِيبُ عَنْهُ، الْمَعْنَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَكَادُ تَسْمَحُ بِنَصِيبِهَا مِنْ زَوْجِهَا وَالرَّجُلَ لَا يَكَادُ يَسْمَحُ عَلَيْهَا بِنَفْسِهِ إِذَا أَحَبَّ غَيْرَهَا (وَإِنْ تُحْسِنُوا) عَشْرَةَ النِّسَاءِ (وَتَتَّقُوا) الْجُورَ عَلَيْهِنَّ (فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا) فَيَجَازِيكُمْ بِهِ.

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُوهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (129)

اور اگر کوئی عورت یہ لفظ مرفوع ہے اس فعل کی وجہ سے جو اس کی وضاحت کر رہا ہے اس اندیشے کا شکار ہو یعنی یہ توقع کرے اپنے بعل کے حوالے سے یعنی اپنے شوہر کے حوالے سے ناچاقی کا یعنی وہ خود کو بڑا ظاہر کرے اس کے بستر سے لا تعلقی اختیار کرے اس کے خرچ میں کمی کر دے اسے ناپسند کرنے کی وجہ سے یا اس سے زیادہ خوبصورت عورت کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے یا اعراض کرے یعنی منہ پھیر لے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ دونوں صلح کر لیں اس میں اصل میں ”ت“ کو ”ص“ میں مدغم کر دیا گیا ہے اور ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ ”یصلحا“ ہے جو لفظ ”اصلح“ سے ماخوذ ہے کہ وہ دونوں صلح کر لیں آپس میں تقسیم اور خرچ کے اعتبار سے یعنی وہ عورت اپنے حصے کے کچھ مطالبے کو ترک کر دے تاکہ تعلق برقرار رہے اگر وہ عورت اس پر راضی رہتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ شوہر پر یہ لازم ہے کہ یا تو وہ اسے اس کا پورا حق دے یا اس سے علیحدگی اختیار کر لے اور صلح کرنا بہتر ہے لا تعلقی اختیار کرنے سے ناچاقی سے اور منہ پھیرنے سے، اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو بیان کیا ہے کہ اس فطرت پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے کہ نفس میں شدید بغض رکھا گیا ہے لفظ ”شح“ سے مراد شدید بغض ہے یعنی یہ آدمی کی جبلت میں ہے گویا یہ ہر وقت موجود ہوتا ہے کبھی غیر موجود نہیں ہوتا اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہمیشہ اپنے شوہر سے ملنے والے حصے کو حاصل کرنے کی کوشش میں رہتی ہے اور جب مرد دوسری عورت کی طرف متوجہ ہو تو وہ عورت کو اس کے حصے کا حق نہیں دیتا اگر تم اچھائی سے کام لو یعنی عورتوں سے تعلقات میں اور ڈرو ان کے ساتھ زیادتی کرنے سے، اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے اور وہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا) تُسَوُّوا (بَيْنَ النِّسَاءِ) فِي الْمَحَبَةِ (وَلَوْ حَرَصْتُمْ) عَلَى ذَلِكَ (فَلَا تَمِيلُوا
كُلَّ الْمِيلِ) إِلَى الَّتِي تَحْبُونَهَا فِي الْقِسْمِ وَالنَّفَقَةِ (فَتَدْرُوهَا) أَيْ تَتْرَكُوا الْمَالَ عَنْهَا (كَالْمُعَلَّقَةِ) الَّتِي
لَا هِيَ آيَمٌ وَلَا ذَاتُ بَعْلِ (وَإِنْ تُصْلِحُوا) بِالْعَدْلِ بِالْقِسْمِ (وَتَتَّقُوا) الْجُورَ (فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا) لِمَا
فِي قُلُوبِكُمْ مِنَ الْمِيلِ (رَحِيمًا) بِكُمْ فِي ذَلِكَ .

اور تم ایسا نہیں کر سکو گے کہ تم عدل سے کام لو یعنی برابری سے کام لو اپنی بیویوں کے درمیان محبت کے حوالے سے اور اگر تم لالچ کرو اس بارے میں ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ وہ جسے تم پسند کرتے ہو وہ تقسیم اور خرچ کے اعتبار سے اور دوسری کو یعنی جسے تم نے چھوڑا ہوا ہے یوں ترک کر دو گویا وہ لٹکی ہوئی ہے یعنی نہ تو وہ بیوہ ہے اور نہ ہی شادی شدہ ہے اور اگر تم اصلاح سے کام لو عدل کے ساتھ تقسیم کے حوالے سے اور ڈرو زیادتی سے اور بچنے کی کوشش کرو زیادتی سے تو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اس چیز کی جو تمہارے دلوں میں میلان پایا جاتا ہے اور رحم کرنے والا ہے اس حوالے سے تم پر۔

وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا (130)
 وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ
 أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا
 حَمِيدًا (131)
 وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا (132)

(وَإِنْ يَتَفَرَّقَا) ای الزوجان بالطلاق (يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا) عن صاحبه (مِّنْ سَعَتِهِ) ای فضله بآن
 یرزقها زوجًا غیره ویرزقه غیرها (وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا) لخلقہ فی الفضل (حَكِيمًا) فیما دبرہ لهم .
 اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں یعنی میاں بیوی طلاق کی شکل میں تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے فریق سے
 بے نیاز کر دے گا اپنی وسعت اور فضل کی وجہ سے یعنی اس عورت کو دوسرا شوہر دے دے گا اور اس مرد کو دوسری بیوی دے دے گا
 اللہ تعالیٰ وسعت عطا کرنے والا ہے اپنی مخلوق کو فضل کی شکل میں اور حکمت والا ہے جو اس نے ان کے لئے تدبیر کی ہے۔
 (وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ) بمعنی الکتب (مِنْ
 قَبْلِكُمْ) ای اليهود والنصارى (وَإِيَّاكُمْ) یا أهل القرآن (أَنْ) ای بآن (اتَّقُوا اللَّهَ) خافوا عقابہ بآن
 تطيعوه (وَ) قلنا لهم ولكم (إِنْ تَكْفُرُوا) بها ووصيتم به (فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ)
 خلقًا وملكًا وعبیدًا فلا یضره کفرکم (وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا) عن خلقه وعبادتهم (حَمِيدًا) محبوبًا فی
 صنعہ بهم .

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے تلقین کی انہیں جن لوگوں کو کتاب
 دی گئی لفظ کتاب کتب کے معنوں میں ہے تم سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں کو اور تمہیں بھی ہم (تلقین کرتے) ہیں اے اہل
 قرآن اس بات کی یعنی تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس کے عذاب سے ڈرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور ہم نے انہیں یہ بھی کہا
 تمہیں بھی یہ کہتے ہیں (کہ بچو) اس چیز کا انکار کرنے سے جس کی تمہیں تلقین کی گئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ
 آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تخلیق کے اعتبار سے ملکیت کے اعتبار سے اور فرمانبردار ہونے کے اعتبار سے اس لئے
 تمہارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اپنی مخلوق سے اور اس کی عبادت سے اور وہ حمد کے لائق ہے
 یعنی اس نے ان کے ساتھ جو کیا ہے اس وجہ سے لائق حمد ہے۔

(وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا) شہیداً بآن ما فیہا لہ .

إِنْ يَشَاءُ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِالْآخِرِينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا (133)
 مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (134)
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۗ وَإِنْ تَلَّوْا أَوْ
 تُعْرَضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (135)

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس بات کو تاکید کے طور پر تکرار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے تاکہ تقویٰ کو واجب کرنے والی چیز کو پختہ کیا جاسکے اور اللہ تعالیٰ وکیل ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی اس بات کا گواہ ہونے کے اعتبار سے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز اس کی ملکیت ہے۔

(إِنْ يَشَاءُ يُذْهِبْكُمْ) یا (أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِالْآخِرِينَ) بدلکم (وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا)۔
 اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اے لوگو اور تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے۔

(مَنْ كَانَ يُرِيدُ) بعملہ (ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) لمن أرادہ لا عند غیرہ
 فلم يطلب أحدہم الآخر وھلا طلب الأعلى بإخلاص لہ حیث کان مطلبہ لا یوجد إلا عنده؟
 (وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا)۔

اور جو شخص اپنے عمل کے بدلے میں دنیا کے اجر و ثواب کا ارادہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا اجر و ثواب ہے اس شخص کے لئے جو اس کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں ہے تو وہ شخص کیوں کم تر کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ اعلیٰ کا کیوں مطالبہ نہیں کرتا اس کے ساتھ خالص رہتے ہوئے (یعنی پورے خلوص کے ساتھ) جبکہ اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مل سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ) قانین (بِالْقِسْطِ) بالعدل (شُهَدَاءَ) بالحق (لِلَّهِ وَلَوْ)
 كانت الشهادة (عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ) فاشهدوا علیہا بأن تقرؤا بالحق ولا تکتّمواہ (أَوْ) علی (الْوَالِدِينَ
 وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ) الشهود علیہ (غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا) منکم وأعلم بمصالحہما (فَلَا
 تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ) فی شہادتکم بأن تحابوا الغنی لرضاه أو الفقیر رحمة لہ ل (أَنْ) لا (تَعْدِلُوا) تاملوا
 عن الحق (وَإِنْ تَلَّوْا) تحرفوا الشہادة، وفی قراءۃ (تَلَّوْا) بحذف الواو الأولى تخفیفا (تَلَّوْا أَوْ
 تُعْرَضُوا) عن أدائها (فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا) فیجازیکم بہ۔

وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلاًّ مِّنْ سَعَتِهِ ط وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا (130)

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ ط وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا (131)

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا (132)

(وَإِنْ يَتَفَرَّقَا) ای الزوجان بالطلاق (يُغْنِ اللَّهُ كُلاًّ) عن صاحبه (مِّنْ سَعَتِهِ) ای فضله بآن یرزقها زوجاً غیره ویرزقه غیرها (وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا) لخلقہ فی الفضل (حَكِيمًا) فیما دبرہ لهم . اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں یعنی میاں بیوی طلاق کی شکل میں تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے فریق سے بے نیاز کر دے گا اپنی وسعت اور فضل کی وجہ سے یعنی اس عورت کو دوسرا شوہر دے دے گا اور اس مرد کو دوسری بیوی دے دے گا اللہ تعالیٰ وسعت عطا کرنے والا ہے اپنی مخلوق کو فضل کی شکل میں اور حکمت والا ہے جو اس نے ان کے لئے تدبیر کی ہے۔

(وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ) بمعنی الکتب (مِنْ قَبْلِكُمْ) ای الیہود والنصارى (وَإِيَّاكُمْ) یا اهل القرآن (أَنْ) ای بآن (اتَّقُوا اللَّهَ) خافوا عقابہ بآن تطیعوه (وَ) قلنا لهم ولكم (إِنْ تَكْفُرُوا) بما وُصَّيتم به (فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) خلقاً وملكاً وعبیداً فلا یضرہ کفرکم (وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا) عن خلقه وعبادتهم (حَمِيدًا) محموداً فی صنعہ بهم .

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے تلقین کی انہیں جن لوگوں کو کتاب دی گئی لفظ کتاب کتب کے معنوں میں ہے تم سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں کو اور تمہیں بھی ہم (تلقین کرتے) ہیں اے اہل قرآن اس بات کی یعنی تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس کے عذاب سے ڈرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور ہم نے انہیں یہ بھی کہا تمہیں بھی یہ کہتے ہیں (کہ بچو) اس چیز کا انکار کرنے سے جس کی تمہیں تلقین کی گئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تخلیق کے اعتبار سے ملکیت کے اعتبار سے اور فرمانبردار ہونے کے اعتبار سے اس لئے تمہارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اپنی مخلوق سے اور اس کی عبادت سے اور وہ حمد کے لائق ہے یعنی اس نے ان کے ساتھ جو کیا ہے اس وجہ سے لائق حمد ہے۔

(وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) کثرہ تاکیداً بحقیریر موجب التقوی (وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا) شہیداً بآن ما فیہا لہ .

إِنْ يَشَاءُ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخِرِينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا (133)
 مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (134)
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۗ وَإِنْ تَلَّوْا أَوْ
 تُعْرَضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (135)

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس بات کو تاکید کے طور پر تکرار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے تاکہ تقویٰ کو واجب کرنے والی چیز کو پختہ کیا جاسکے اور اللہ تعالیٰ وکیل ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی اس بات کا گواہ ہونے کے اعتبار سے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز اس کی ملکیت ہے۔

(إِنْ يَشَاءُ يُذْهِبْكُمْ) یا (أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخِرِينَ) بدلکم (وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا)۔
 اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اے لوگو اور تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے۔

(مَنْ كَانَ يُرِيدُ) بعملہ (ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) لمن أرادہ لا عند غیرہ
 فلم يطلب أحدهم الآخر وھلا طلب الأعلى باخلاص له حیث كان مطلبه لا یوجد إلا عنده؟
 (وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا)۔

اور جو شخص اپنے عمل کے بدلے میں دنیا کے اجر و ثواب کا ارادہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا اجر و ثواب ہے اس شخص کے لئے جو اس کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں ہے تو وہ شخص کیوں کم تر کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ اعلیٰ کا کیوں مطالبہ نہیں کرتا اس کے ساتھ خالص رہتے ہوئے (یعنی پورے خلوص کے ساتھ) جبکہ اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مل سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ) قانین (بِالْقِسْطِ) بالعدل (شُهَدَاءَ) بالحق (لِلَّهِ وَلَوْ)
 كانت الشهادة (عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ) فاشهدوا علیہا بأن تقرّوا بالحق ولا تکتّموا (أَوْ) علی (الْوَالِدِينَ
 وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ) الشهود علیہ (غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا) منکم وأعلم بصالحھما (فَلَا
 تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ) فی شھادتکم بأن تحابوا الغنی لرضاه أو الفقیر رحمة له ل (أَنْ) لا (تَعْدِلُوا) تیلوا
 عن الحق (وَإِنْ تَلَّوْا) تحرفوا الشھادة، وفی قراءۃ (تَلَّوْا) بحذف الواو الأولى تخفیفا (تَلَّوْا أَوْ
 تُعْرَضُوا) عن أدائها (فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا) فیجازیکم بہ .

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ
 مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (136)
 إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أزدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرْ لَهُمْ وَلَا
 لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا (137)

اے ایمان والو! قائم کرنے والے ہو جاؤ! عدل کو انصاف کو گواہی دینے والے حق کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اگرچہ
 یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو تم اس کے خلاف بھی گواہی دو یعنی تم حق کو برقرار رکھو اور اسے چھپاؤ نہیں یا یہ تمہارا اللہ تعالیٰ
 کے خلاف ہو یا قریبی رشتے داروں کے خلاف ہو اگر وہ شخص جس کے خلاف گواہی دی گئی ہے خوشحال ہو یا فقیر ہو تو بھی اللہ
 تعالیٰ ان دونوں کی بہ نسبت اس بات کا زیادہ حق دار ہے یعنی تم سے زیادہ حق دار ہے اور ان دونوں کی مصلحت کو زیادہ بہتر جانتا
 ہے لہذا تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو اپنی شہادت کے حوالے سے کہ تم خوشحال شخص کی رضا مندی کے حوالے سے اس سے
 محبت کرو یا غریب شخص پر رحم کرتے ہوئے (غلط گواہی دو) اس صورت میں کہ تم عدل سے کام نہ لو یعنی حق کو چھوڑ دو اور اگر تم
 ہیرا پھیری کرو گے یعنی گواہی میں کوئی غلطی کرو گے ایک قرأت کے مطابق اس کو لفظ ”تلاوا“ کے طور پر پڑھا گیا ہے جس میں
 ”و“ کو حذف کر دیا گیا ہے جس میں پہلی ”و“ کو تخفیف کے ہے حذف کر دیا گیا ہے یا تم اعراض کرو اس کی ادائیگی سے تو بے
 شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے اور وہ تمہیں جزا دے گا۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى
 رَسُولِهِ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم وهو القرآن (وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ مِنْ قَبْلُ) على الرسل بمعنى
 (الكتب) وفي قراءة بالبناء للفاعل في الفعلين (نَزَّلَ أَنْزَلَ) (وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ
 وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا) عن الحق .

اے ایمان والو! ایمان لاؤ! یعنی ایمان پر برقرار رہو اللہ پر اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر
 یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی یعنی یہ قرآن اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی یعنی دیگر رسولوں پر نازل کی
 گئیں یہاں پر لفظ کتاب کتب کے معنوں میں ہے ایک قرأت کے مطابق اس کو معروف فعل کے طور پر دونوں طرح پڑھا جا
 سکتا ہے یعنی نَزَّلَ اور أَنْزَلَ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا اس کے فرشتوں کا کتابوں کا اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار
 کرے گا تو وہ گمراہی میں بہت آگے چلا جائے گا اور حق سے دور ہو جائے گا۔

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا) بموسیٰ وهم اليهود (ثُمَّ آمَنُوا) بعبادة العجل (ثُمَّ كَفَرُوا) بعده (ثُمَّ
 كَفَرُوا) بموسیٰ (ثُمَّ أزدَادُوا كُفْرًا) بمحمد (ثُمَّ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ) ما أقاموا عليه (وَلَا يَهْدِيَهُمْ

بَشْرِ الْمُنْفِقِينَ بَانَ لَهُمْ عَذَابُ الْيَمَا (138)

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكٰفِرِينَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَيْتَفُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ

جَمِيْعًا (139)

وَكَذٰلِكَ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ

حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ رَضِيَ اَنْتُمْ اِذَا مَثَلْتُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنْفِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ

جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (140)

سَبِيْلًا) طَرِيْقًا اِلَى الْحَقِّ .

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے حضرت موسیٰ پر اس سے مراد یہودی ہیں پھر وہ ایمان لائے یعنی انہوں نے پھڑے کی پوجا شروع کر دی پھر انہوں نے اس کے بعد کفر کیا پھر انہوں نے کفر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پھر انہوں نے کفر میں مزید اضافہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا جب تک وہ اس بات کے قائل ہیں اور نہ ہی انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا یعنی حق کے راستے کی طرف۔

(بُشْر) اَخْبَرَ يَا مُحَمَّد (الْمُنْفِقِيْنَ بَانَ لَهُمْ عَذَابُ الْيَمَا) مَوْلًا هُوَ عَذَابُ النَّارِ .

بشارت دے دو یعنی خبر دے دو اے محمد! منافقین کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے یعنی درد دینے والا اس سے مراد

جہنم کا عذاب ہے۔

(الذِينَ) بَدَلْ اَوْ نَعْتٌ لِلْمُنْفِقِيْنَ (يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) لِمَا يَتَوَهَّمُوْنَ

فِيْهِمُ مِنَ الْقُوَّةِ (اَيْتَفُوْنَ) يَطْلُبُوْنَ (عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ) اسْتَفْهَامٌ اِنْكَارِيٌّ، اَي لَا يَجِدُوْنَهَا عِنْدَهُمْ (فَاِنَّ

الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا) فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَا يَنْالُهَا اِلَّا اَوْلِيَاؤُهُ .

وہ لوگ یہ لفظ بدل ہے یا منافقین کی صفت ہے جنہوں نے کافروں کو دوست بنا لیا ہے مومنوں کو چھوڑ کر کیونکہ وہ یہ سمجھتے

ہیں کہ ان کے اندر قوت پائی جاتی ہے کیا وہ لوگ تلاش کرتے ہیں یعنی طلب کرتے ہیں ان کے پاس عزت یہاں پر استفہام

انکار کے لئے ہے یعنی وہ انہیں ان لوگوں کے پاس نہیں ملے گی کیونکہ عزت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے لئے ہے دنیا میں بھی

اور آخرت میں بھی اور یہ عزت اللہ کے دوستوں کو ملے گی۔

(وَكَذٰلِكَ نَزَّلَ) بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُولِ (نُزِّلَ) (عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ) الْقُرْآنُ فِي سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

(اَنْ) مَخْفِئَةً وَاِسْمًا مَحْذُوفٌ، اَي اَنَّهُ (اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ) الْقُرْآنُ (يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا

تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ) اَي الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُسْتَهْزِئِيْنَ (حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ اِنْتُمْ اِذَا) اِنْ قَعَدْتُمْ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالَّذِي نَزَّلَ
 مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (136)
 إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أَزْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
 لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا (137)

اے ایمان والو! قائم کرنے والے ہو جاؤ! عدل کو انصاف کو گواہی دینے والے حق کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اگرچہ
 یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو تم اس کے خلاف بھی گواہی دو یعنی تم حق کو برقرار رکھو اور اسے چھپاؤ نہیں یا یہ تمہارا۔۔۔ اللہ
 کے خلاف ہو یا قریبی رشتے داروں کے خلاف ہو اگر وہ شخص جس کے خلاف گواہی دی گئی ہے خوشحال ہو یا فقیر ہو تو بھی اللہ
 تعالیٰ ان دونوں کی بہ نسبت اس بات کا زیادہ حق دار ہے یعنی تم سے زیادہ حق دار ہے اور ان دونوں کی مصلحت کو زیادہ بہتر جانتا
 ہے لہذا تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو اپنی شہادت کے حوالے سے کہ تم خوشحال شخص کی رضا مندی کے حوالے سے اس سے
 محبت کرو یا غریب شخص پر رحم کرتے ہوئے (غلط گواہی دو) اس صورت میں کہ تم عدل سے کام نہ لو یعنی حق کو چھوڑ دو اور اگر تم
 ہیرا پھیری کرو گے یعنی گواہی میں کوئی غلطی کرو گے ایک قرأت کے مطابق اس کو لفظ ”تلوا“ کے طور پر پڑھا گیا ہے جس میں
 ”و“ کو حذف کر دیا گیا ہے جس میں پہلی ”و“ کو تخفیف کے ہے حذف کر دیا گیا ہے یا تم اعراض کرو اس کی ادائیگی سے تو بے
 شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے اور وہ تمہیں جزا دے گا۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) (دوموا على الايمان) (بالله ورسوله) (والكتاب الذي نزل على
 رسوله) (محمد صلى الله عليه وسلم وهو القران) (والكتاب الذي انزل من قبل) (على الرسل بمعنى
 الكتب) (وفى قراءة بالبناء للفاعل فى الفعلين) (نزل انزل) (ومن يكفر بالله وملائكته وكتبه
 ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضللاً بعيداً) عن الحق.

اے ایمان والو! ایمان لاؤ! یعنی ایمان پر برقرار رہو اللہ پر اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر
 یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی یعنی یہ قرآن اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی یعنی دیگر رسولوں پر نازل کی
 گئیں یہاں پر لفظ کتاب کتب کے معنوں میں ہے ایک قرأت کے مطابق اس کو معروف فعل کے طور پر دونوں طرح پڑھا جا
 سکتا ہے یعنی نزل اور انزل اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا اس کے فرشتوں کا کتابوں کا اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار
 کرے گا تو وہ گمراہی میں بہت آگے چلا جائے گا اور حق سے دور ہو جائے گا۔

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا) (بموسى وهم اليهود) (ثم آمنوا) (بعبادة العجل) (ثم كفروا) (بعده) (ثم
 كفروا) (بعيسى) (ثم ازدادوا كفراً) (بمحمد) (لم يكن الله ليغفر لهم) (ولا ليهديهم)

بَشِيرِ الْمُنْفِقِينَ بَانَ لَهُمْ عَذَابُ الْيَمَا (138)

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ أَيْتَسَعُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ

جَمِيعًا (139)

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۗ زملے انکُم اِذَا مِثْلُهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنْفِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي

جَهَنَّمَ جَمِيعًا (140)

سَبِيلًا) طريقيًا إلى الحق .

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے حضرت موسیٰ پر اس سے مراد یہودی ہیں پھر وہ ایمان لائے یعنی انہوں نے پھڑے کی پوجا شروع کر دی پھر انہوں نے اس کے بعد کفر کیا پھر انہوں نے کفر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پھر انہوں نے کفر میں مزید اضافہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا جب تک وہ اس بات کے قائل ہیں اور نہ ہی انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا یعنی حق کے راستے کی طرف۔

(بَشِيرِ) أَخْبِر يَا مُحَمَّد (الْمُنْفِقِينَ بَانَ لَهُمْ عَذَابُ الْيَمَا) مؤلماً هو عذاب النار .

بشارت دے دو یعنی خبر دے دو اے محمد! منافقین کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے یعنی درد دینے والا اس سے مراد

جہنم کا عذاب ہے۔

(الذین) بدل أو نعت للمنافقين (يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ) لما يتوهمون

فيهم من القوة (أَيْتَسَعُونَ) يطلبون (عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ) استفهام إنکاری، آی لا يجدونها عندهم (فَإِنَّ

الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا) في الدنيا والآخرة ولا ينالها إلا أولياؤه .

وہ لوگ یہ لفظ بدل ہے یا منافقین کی صفت ہے جنہوں نے کافروں کو دوست بنا لیا ہے مومنوں کو چھوڑ کر کیونکہ وہ یہ سمجھتے

ہیں کہ ان کے اندر قوت پائی جاتی ہے کیا وہ لوگ تلاش کرتے ہیں یعنی طلب کرتے ہیں ان کے پاس عزت یہاں پر استفہام

انکار کے لئے ہے یعنی وہ انہیں ان لوگوں کے پاس نہیں ملے گی کیونکہ عزت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے لئے ہے دنیا میں بھی

اور آخرت میں بھی اور یہ عزت اللہ کے دوستوں کو ملے گی۔

(وَقَدْ نَزَّلَ) بالبناء للمفاعل والمفعول (نَزَّلَ) (عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ) القرآن في سورة الأنعام

(أَنْ) مخففة واسمها محذوف، آی أنه (إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ) القرآن (يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا

تَقْعُدُوا مَعَهُمْ) آی الكافرين والمستهزئين (حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ انكُم اِذَا) ان قعدتم

۱۰ الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فِتْحٌ مِّنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ رَسُولًا وَإِنْ كَانَ
لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۗ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا (۱۴۱)

معہم (مِثْلُهُمْ) فِي الْآثِمِ (إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا) کما اجتمعوا فی
الدنیا علی الکفر والاستهزاء .

تحقیق اس نے نازل کیا ہے اس لفظ کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے تم پر کتاب میں یعنی قرآن
میں یعنی ”سورۃ انعام“ میں یہاں پر لفظ اَنْ تَخْفِیْفُ کے ساتھ ہے اس کا اسم محذوف ہے یہ بات جب تم اللہ کی آیات کے
بارے میں یعنی قرآن کے بارے میں سنو کہ اس کا انکار کیا جا رہا ہے یا اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ
بیٹھو یعنی انکار کرنے والوں کے ساتھ اور مذاق اڑانے والوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں
اس صورت میں یعنی اگر تم ان کے ساتھ بیٹھے رہے تو تم ان کی مانند ہو جاؤ گے یعنی گناہ میں بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو
منافقوں کو سب کو جہنم میں اکٹھا کر دے گا جیسا کہ اس نے دنیا میں ان لوگوں کو کفر اور مذاق اڑانے میں اکٹھا کیا ہے۔

(الَّذِينَ) بدل من الذین (الَّذِينَ) قبله (يَتَرَبَّصُونَ) ينتظرون (بِكُمْ) الدوائر (فَإِنْ كَانَ لَكُمْ
فِتْحٌ) ظفر وغنیمۃ (مِنَ اللَّهِ قَالُوا) لكم (أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ) فی الدین والجهاد فأعطونا من الغنیمۃ
(وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ) من الظفر علیکم (قَالُوا) لهم (أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ) نستول (عَلَيْكُمْ) وانقدر
علی أخذکم وقتلکم فأبقینا علیکم؟ (وَ) أَلَمْ (نَنْعَمْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) أَنْ يظفروا بکم بتخذیلهم
ومراسلتکم بأخبارهم؟ فلنا علیکم البئۃ، قال تعالیٰ: (قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ) وبينهم (يَوْمَ الْقِيَامَةِ)
بأن یدخلکم الجنة ویدخلهم النار (وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا) طریقًا
بالاستئصال .

وہ لوگ یہ لفظ اس سے پہلے موجود لفظ الَّذِينَ کا بدل ہے جو انتظار کر رہے یعنی دیکھ رہے ہیں تمہارے لئے گردشوں کا
کہ اگر تمہیں فتح مل جائے یعنی کامیابی اور غنیمت حاصل ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو وہ لوگ یہ کہیں گے کیا ہم آپ لوگوں کے
ساتھ نہیں تھے دین میں بھی اور جہاد میں بھی، اس لئے آپ ہمیں غنیمت میں حصہ دیں اور اگر کافروں کو حصہ مل جائے یعنی
تمہارے خلاف کامیابی مل جائے تو وہ ان سے کہیں گے کیا ہم نے تمہارے خلاف مدد نہیں کی ہم تمہیں پکڑ سکتے تھے اور قتل بھی
کر سکتے تھے لیکن ہم نے تمہیں ایسے ہی رہنے دیا اور کیا ہم نے تمہیں مومنوں سے بچایا نہیں ہے کہ تمہارے خلاف کامیابی
حاصل کر کے تمہیں رسوا کرتے اور ان کی اطلاع تم تک نہیں پہنچائی تو ہمارا تم پر احسان ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۖ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَىٰ يُرَآءُونَ
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا (142)

مُذَبَذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ ۖ لَآ إِلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ ۗ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ
سَبِيلًا (143)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ
عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِينًا (144)

تمہارے درمیان اور ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا کہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا اور انہیں جہنم میں داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے یہ گنجائش نہیں رکھی (یعنی ایسا راستہ نہیں رکھا جس کے ذریعے وہ تمہیں مکمل طور پر ختم کر دیں) (إِنَّ الْمُنْفِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ) باظہار خلاف ما أبطنوه من الكفر ليدفعوا عنهم أحكامه الدنيوية (وَهُوَ خَادِعُهُمْ) مجازيهم على خداعهم فيفتضحون في الدنيا بإطلاع الله نبيه على ما أبطنوه ويعاقبون في الآخرة (وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ) مع المؤمنين (قَامُوا كَسَالَىٰ) متثاقلين (يُرَآءُونَ النَّاسَ) بصلاتهم (وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ) يصلون (إِلَّا قَلِيلًا) رياء۔

بے شک منافق لوگ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں یعنی جو کفر انہوں نے چھپایا ہوا ہے اس کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں تاکہ ان سے دنیاوی احکام دور رہیں اور وہ انہیں دھوکہ دیتا ہے یعنی ان کے دھوکے کا بدلہ دیتا ہے تو وہ دنیا میں رسوائی کا شکار ہو جائیں گے اس ذریعے سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس چیز کی اطلاع دے دی ہے جو وہ پوشیدہ رکھتے ہیں اور ان لوگوں کو آخرت میں عذاب دیا جائے گا اور جب وہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں یعنی مومنوں کے ساتھ تو وہ کاہلی کے عالم میں کھڑے ہوتے ہیں یعنی بوجھل محسوس کرتے ہوئے وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اپنی نمازیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے یعنی نماز ادا نہیں کرتے مگر یہ کہ بہت تھوڑی یعنی دکھاوے کے طور پر کرتے ہیں۔

(مُذَبَذَبِينَ) مترددین (بَيْنَ ذَلِكَ) الكفر والإيمان (لا) منسوبين (إِلَىٰ هَؤُلَاءِ آء) آى الكفار (وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ آء) آى المؤمنين (وَمَنْ يُضِلِلِ) ه (اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا) طريقًا إلى الهدى۔
وہ متذبذب ہیں یعنی تردد کا شکار ہیں اس کے درمیان یعنی کفر اور ایمان کے درمیان نہ تو وہ منسوب ہوتے ہیں ان لوگوں کی طرف یعنی کفار کی طرف اور نہ ہی ان لوگوں کی طرف یعنی اہل ایمان کی طرف اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے تم اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پاؤ گے یعنی ایسا راستہ جو ہدایت کی طرف لے جائے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا (145)
 إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ
 وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا (146)
 مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا (147)

عَلَيْكُمْ) بوالا تھم (سُلْطَنًا مُّبِينًا) برہانا بینا علی نفاقکم؟

اے ایمان والو! تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کے لئے
 بنا دو یعنی ان کافروں کے ساتھ دوستی کی وجہ سے واضح نشانی یعنی واضح دلیل جو تمہارے نفاق پر ہو۔

(إِنَّ الْمُنْفِقِينَ فِي الدَّرَكِ) المکان (الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ) وهو تعرها (وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا)
 مانعاً من العذاب .

بے شک منافق لوگ جہنم کے سب سے نیچے والے درک یعنی مکان میں ہوں گے اس سے مراد اس کا گہرائی کا سرا ہے
 اور تمہیں ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ملے گا جو ان سے عذاب کو روک دے۔

(إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا) من النفاق (وَأَصْلَحُوا) عملهم (وَاعْتَصَمُوا) وَثِقُوا (بِاللَّهِ) وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ
 لِلَّهِ) من الرياء (فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ) فيما يُؤْتونه (وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا) في
 الآخرة هو الجنة .

ماسوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کر لی نفاق سے اور انہوں نے اپنے عمل کو ٹھیک کر لیا اور انہوں نے مضبوطی سے
 تھام لیا یعنی یقین رکھا اللہ تعالیٰ پر اور اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر لیا دکھاوے سے تو یہ مومنوں کے ساتھ ہوں گے
 اس چیز میں جو انہیں عطا کی جائے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو عظیم اجر عطا کرے گا یعنی آخرت میں اور وہ اجر جنت
 ہوگا۔

(مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ) نعمه (وَآمَنْتُمْ) به والاستفهام بمعنى النفي أي لا يعذبكم
 (وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا) لأعمال المؤمنين بالإنابة (عَلِيمًا) بخلقه .

اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم اس کی نعمتوں کا شکر کرتے ہو اور اس پر ایمان لاتے ہو یہاں پر استفہام
 نفی کے معنی میں ہے یعنی وہ تمہیں عذاب نہیں دے گا اور اللہ تعالیٰ شکر قبول کرنے والا ہے یعنی مومنوں کے اعمال پر انہیں ثواب
 دے گا اور علم رکھنے والا ہے اپنی مخلوق کے بارے میں۔

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا (148) .
 إِنْ تَبَدُّوا خَيْرًا أَوْ تُخَفُّوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا قَدِيرًا (149)
 إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ
 وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۖ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا (150)
 أُولَٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا ۖ وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا (151)

(لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ) من أحد آی یعاقبه علیہ (إِلَّا مَنْ ظَلَمَ) فلا یؤاخذہ بالجہر بہ بآن یخبر عن ظلم ظالمہ ویدعو علیہ (وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا) لما یقال (عَلِيمًا) بما یفعل .
 اللہ تعالیٰ بلند آواز میں بری بات کو پسند نہیں کرتا یعنی کسی بھی شخص کی طرف سے اور وہ اس پر سزا دیتا ہے ماسوائے اس شخص کے جس پر ظلم کیا جائے تو اس کی بلند آواز پر وہ اس کا مواخذہ نہیں کرے گا اگر وہ اپنے ظالم کے ظلم کے بارے میں اطلاع دے اور اس کے خلاف بددعا کرے اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہے اس چیز کو جو کہی جائے اور جاننے والا ہے اس کو جو کہی جائے۔

(إِنْ تَبَدُّوا) تظہروا (خَيْرًا) من أعمال البر (أَوْ تُخَفُّوهُ) تعملوه سرًا (أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ) ظلم (فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا قَدِيرًا) .

اگر تم نمایاں کرو یعنی تم ظاہر کرو بھلائی کو یعنی نیکی کے کسی کام کو یا اسے پوشیدہ رکھو یعنی خفیہ طور پر اسے کرو یا تم کسی برائی کو معاف کر دو یعنی ظلم کو تو بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔

(إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ) بآن یؤمنوا بہ دونہم (وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ) من الرسل (وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ) منهم (وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ) الکفر والایمان (سَبِيلًا) طریقًا یذهبون إلیہ .

بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور وہ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں اور رسولوں پر نہ لائیں اور وہ یہ کہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں یعنی بعض رسولوں پر اور بعض کا یعنی رسولوں میں سے بعض کا انکار کرتے ہیں اور وہ لوگ یہ ارادہ کرتے ہوں کہ وہ اس کے درمیان یعنی کفر اور ایمان کے درمیان کوئی راستہ نکالیں یعنی ایسا طریقہ جسے وہ اختیار کر لیں۔

(أُولَٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا) مصدر مؤکد لمضمون الجملة قبلہ (وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا) ذاہانۃ وهو عذاب النار .

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَ لَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُم ط وَ كَانَ
اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (152)

يَسْئَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالُوا
أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ
فَعَفَوْنَا عَنْ ذَلِكَ وَ آتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطٰنًا مُّبِينًا (153)

یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت کافر ہیں یہ مصدر ہے جو سابقہ مضمون کی تاکید کے لئے آتا ہے اور ہم نے کافروں کے لئے
رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے یعنی رسوائی والا اس سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

(وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ) کلہم (وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ) بالنون والياء
(فِيؤْتِيهِمْ أَجْرَهُم) ثواب اعمالہم (وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا) لا اولیائہ (رَّحِيمًا) باہل طاعتہ۔

اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر یعنی سارے رسولوں پر ایمان لائے اور انہوں نے ان میں سے کسی ایک
کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا تو یہ لوگ وہ ہیں اگلے لفظ کو "ن" اور "ی" کے ساتھ (یعنی جمع متکلم اور واحد مذکر غائب کے صیغے
کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے) وہ انہیں ان کا اجر عطا کرے گا یعنی ان کے اعمال کا ثواب عطا کرے گا اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے
والا ہے اپنے دوستوں کی اور رحم کرنے والا ہے اپنے فرمانبرداروں کی۔

(يَسْئَلُكَ) یا محمد (أَهْلُ الْكِتَابِ) اليهود (أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ) جملةً كما أنزل
اللَّهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ تَعْنَتَا فَإِنْ اسْتَكْبَرْتَ ذَلِكَ (فَقَدْ سَأَلُوا) آيَ آبَائِهِمْ (مُوسَىٰ أَكْبَرَ) أعظم (مِنْ ذَلِكَ
فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً) عيانًا (فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ) البوت عقابًا لهم (بِظُلْمِهِمْ) حيث تعنتوا في
السؤال (ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ) إِلَهًا (مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ) المعجزات على وحدانية الله
(فَعَفَوْنَا عَنْ ذَلِكَ) ولم نستأصلهم (وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطٰنًا مُّبِينًا) تسلطًا بينًا ظاهرًا عليهم حيث أمرهم
بقتل أنفسهم توبة فآطاعوه۔

وہ تم سے سوال کرتے ہیں اے محمد! یعنی اہل کتاب یعنی یہودی کہ ان پر آسمان سے کتاب نازل کی گئی ایک ہی مرتبہ میں
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر نازل کی تھی وہ ایسا سرکشی کے طور پر کہتے ہیں اگر تمہیں یہ بات بری لگتی ہے تو انہوں نے
یعنی ان کے آباؤ اجداد نے موسیٰ سے اس سے زیادہ بڑی یعنی عظیم بات کا سوال کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو واضح طور
پر دکھاؤ یعنی آنکھوں کے ذریعے تو انہیں صاعقہ نے پکڑ لیا یعنی موت نے یہ ان کی سزا کے طور پر تھا ان کے ظلم کی وجہ سے یعنی
انہوں نے سوال کرتے ہوئے جس سرکشی کا مظاہرہ کیا تھا پھر انہوں نے پھڑکے کو بنا لیا یعنی معبود اس کے بعد کہ ان کے پاس

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ
وَآخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا (154)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقِّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ
بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا (155)

واضح نشانیاں آگئی تھیں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے معجزات آچکے تھے تو ہم نے ان سے درگزر کیا یعنی ہم نے انہیں سرے سے ختم نہیں کر دیا اور ہم نے موسیٰ کو واضح حکمرانی عطا کی ایسا تسلط جو واضح تھا اور ان پر غالب تھا جب موسیٰ نے انہیں توبہ کے طور پر اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے موسیٰ کی پیروی کی۔

(وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ) الجبل (بمیتاقہم) بسبب أخذ الميثاق عليهم ليخافوا فيقبلوه (وَقُلْنَا لَهُمْ) وهو مُظَلُّ عَلَيْهِمْ (ادخلوا الباب) باب القرية (سُجَّدًا) سجود انحناء (وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا) وفي قراءة بفتح العين وتشديد الدال (تعُدوا) وفيه إدغام التاء في الأصل في الدال أي لا تعتدوا (في السبت) باصطياد الحيتان فيه (وَآخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا) على ذلك فنقضوه.

اور ہم نے ان کے اوپر طور کو بلند کیا یعنی پہاڑ کو ان کے ساتھ پختہ عہد کے لئے یعنی اس پر ان سے عہد لینے کے لئے تاکہ وہ خوفزدہ رہیں اور اسے قبول کر لیں اور ہم نے ان سے کہا جبکہ وہ پہاڑ ان پر سایہ کئے ہوئے تھا کہ تم دروازے میں داخل ہونا یعنی بستی کے دروازے میں سے سجدے کی حالت میں یعنی جھکے ہوئے اور ہم نے ان سے کہا کہ تم آگے نہیں بڑھنا اس قرأت کے مطابق ”ع“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ذ“ پر شد ہوگی یعنی لفظ ”تَعْدُوا“ ہوگا اس میں اصل میں ”ت“ کو مدغم کر دیا جائے گا ”ذ“ میں یعنی تم حد سے تجاوز نہیں کرنا ہفتے کے دن کے بارے میں یعنی اس دن مچھلیوں کے شکار کرنے کے بارے میں اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا اس بارے میں لیکن انہوں نے اسے توڑ دیا۔

(فَبِمَا نَقْضِهِمْ) ما زائدة والباء للسببية متعلقة بمحذوف، أي لعناهم بسبب نقضهم (ميثاقهم) وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقِّ وَقَوْلِهِمْ (لَلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (قُلُوبُنَا غُلْفٌ) لَا تَعَى كَلَامِكَ (بَلْ طَبَعَ) ختم (اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ) فلا تعى وعظًا (فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا) منهم كعبد الله بن سلام وأصحابه.

اور ان کے توڑنے کی وجہ سے یہاں یہ ”ما“ زائدہ ہے اور ”ب“ سبب کے لئے ہے جو ایک محذوف فعل کے متعلق ہے یعنی ان کے اس عہد کو توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے اللہ تعالیٰ کی آیات کے انکار کرنے کی وجہ سے اور انبیاء کو ناحق طور پر قتل کرنے کی وجہ سے اور ان کے اس قول کی وجہ سے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ہمارے دل

وَبِكْفُرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا (158)

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۗ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۗ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا (157)

پردے میں ہیں یعنی وہ آپ کے کلام کو محفوظ نہیں رکھ سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے کفر کی وجہ سے مہر لگا دی ہے اس لئے وہ وعظ و نصیحت کو محفوظ نہیں رکھ سکتے ان میں سے بہت تھوڑے سے لوگ ایمان لائیں گے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ہیں۔

(وَبِكْفُرِهِمْ) ثانیاً بعیسی و کذر الباء للفصل بینہ و بین ما عطف علیہ (وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا) حیث رموها بالزنا .

اور ان کے کفر کی وجہ سے دوسری مرتبہ حضرت عیسیٰ (کا انکار کیا) یہاں پر ”ب“ کو تکرار کے ساتھ لایا گیا ہے تاکہ اس کے اور جس پر اس کا عطف کیا گیا ہے اس کے درمیان فرق کیا جاسکے اور ان کے حضرت مریم کے بارے میں عظیم بہتان کی وجہ سے یعنی انہوں نے جو سیدہ مریم پر زناء کا الزام لگایا تھا۔

(وَقَوْلِهِمْ) مفتخرین (إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ) فی زعمهم آی بجموع ذلك عذبناهم، قال تعالى تكذيباً لهم (وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ) المقتول والمصلوب - وهو صاحبهم - بعیسی آی ألقى الله عليه شبهه فظنوه إياه (وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ) آی فی عیسی (لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ) من قتله حيث قال بعضهم لما رأوا المقتول: الوجه وجه عیسی والجسد ليس بجسده فليس به، وقال آخرون: بل هو هو (مَا لَهُمْ بِهِ) بقتله (مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ) استثناء منقطع، آی لكن يتبعون فيه الظن الذي تخيلوه (وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا) حال مؤكدة لنفي القتل .

اور ان کا یہ کہنا جو فخریہ طور پر تھا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو مسیح ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں انہیں قتل کر دیا تھا یہ ان کے گمان کے لحاظ سے ہے ان سب چیزوں کی وجہ سے ہم نے انہیں عذاب دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جھٹلاتے ہوئے فرمایا ہے، ان لوگوں نے اسے یعنی حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اسے مصلوب کیا بلکہ یہ بات ان کے لئے مشتبہ کر دی گئی وہ شخص جسے قتل کیا گیا تھا جسے سولی پر لٹکایا گیا تھا تو وہ ان کا اپنا ہی ساتھی تھا اور وہ یہ سمجھے کہ عیسیٰ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی مشابہت ان پر ڈال دی تو انہوں نے اسے عیسیٰ گمان کیا بے شک وہ لوگ جنہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا یعنی عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کیا وہ اس کے حوالے سے شک کا شکار تھے جسے انہوں نے قتل کیا تھا ان میں سے بعض نے یہ کہا جب

بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (158)
 وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا (159)
 فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا (160)

انہوں نے مقتول کو دیکھا کہ اس کا چہرہ تو حضرت عیسیٰ کے چہرے جیسا ہے لیکن اس کا جسم حضرت عیسیٰ کی مانند نہیں ہے تو دوسروں نے کہا نہیں یہ وہی ہیں انہیں اس بارے میں یعنی ان کے قتل کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں یہ استثناء منقطع ہے یعنی وہ اس بارے میں اس گمان کی پیروی کرتے ہیں جو ان کا اپنا تخیل ہے انہوں نے یقینی طور پر اسے قتل نہیں کیا یہ حال ہے جو قتل کی نفی کی تاکید کے لئے ہے۔

(بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا) فی ملکہ (حَكِيمًا) فی صنعہ .

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (یعنی عیسیٰ کو) اپنی طرف بلند کر لیا اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنی ملکیت میں اور حکمت والا ہے اپنی صنعت میں۔

(وَإِنْ) ما (مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) أَحَدٍ (إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ) بعیسی (قَبْلَ مَوْتِهِ) آی الکتابی حین یعاین ملائکة الموت فلا ینفعه ایمانه أو قبل موت عیسی لما ینزل قرب الساعة کما ورد فی حدیث (وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ) عیسی (عَلَيْهِمْ شَهِيدًا) بها فعلوه لما بُعِثَ إِلَيْهِمْ .

اور اہل کتاب میں سے ہر ایک شخص اس پر یعنی عیسیٰ پر ایمان لے آئے گا اس کی موت سے پہلے یعنی اس کتابی کی جب وہ موت کے فرشتوں کو دیکھے گا لیکن اس وقت ایمان اسے فائدہ نہیں دے گا یا پھر اس سے مراد حضرت عیسیٰ کی اس وفات سے پہلے ہے جب وہ قیامت کے قریب (زمین پر) نازل ہونگے جیسا کہ حدیث میں موجود ہے اور قیامت کے دن یعنی عیسیٰ ان کے خلاف ہونگے۔

اس چیز کے بارے میں جو ان لوگوں نے ان کے ساتھ اس وقت سلوک کیا جب انہیں ان لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

(فَبِظُلْمٍ) آی فسبب ظلم (مِنَ الَّذِينَ هَادُوا) هم اليهود (حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ) ہی التی فی قوله تعالی (حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ) الآية (وَبِصَدِّهِمْ) الناس (عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ) دینه صدًا (كَثِيرًا).

تو ظلم کی وجہ سے یعنی ظلم کے سبب سے جو ان لوگوں نے کیا جو یہودی ہوئے اس سے مراد یہودی ہیں، ہم نے ان پر حرام کر دیا ان پاکیزہ چیزوں کو جو ان کے لئے حلال قرار دی گئی تھیں اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

وَآخِذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا (181)

لَكِنِ الرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ
أَجْرًا عَظِيمًا (182)

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۗ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا (183)

میں منقول ہیں ”ہم نے پنچے والے تمام (جانوروں) کو حرام قرار دیا“ اور ان لوگوں کے روکنے کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو اللہ
کے راستے سے یعنی اس کے دین سے جو زیادہ روکنا تھا۔

(وَآخِذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ) فِي التَّوْرَةِ (وَآكَلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ) بِالرِّشَا فِي الْحَكْمِ
(وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) مَوْلَانَا .

اور ان کے سود کھانے کی وجہ سے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا یعنی تورات میں اور ان کے لوگوں کے اموال باطل طریقے
سے کھانے کی وجہ سے یعنی فیصلہ کرتے ہوئے رشوت لے کر اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا
ہے یعنی جوالم پہنچائے گا۔

(لَكِنِ الرُّسُخُونَ) الثَّابِتُونَ (فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ) كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ (وَالْمُؤْمِنُونَ) الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارِ (يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ) مِنَ الْكُتُبِ (وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ) نَصَبَ عَلِيِّ
الْبَدْحِ وَقَرَىٰ بِالرَّفْعِ (وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ) وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ) بِالنُّونِ
وَالْيَاءِ (أَجْرًا عَظِيمًا) هُوَ الْجَنَّةُ .

لیکن ان میں سے علم میں رسوخ رکھنے والے یعنی مضبوط لوگ جیسے عبد اللہ بن سلام اور ایمان رکھنے والے یعنی مہاجرین و
انصار جو اس چیز پر ایمان رکھتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو تم سے پہلے نازل کیا گیا یعنی کتابیں اور نماز قائم کرنے
والے یہ مدح کی وجہ سے منسوب ہے اور ایک قرأت کے مطابق اس پر پیش پڑھی جائے گی اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اور اللہ
تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے لوگ ہم عنقریب انہیں عطا کریں گے اس لفظ کو ”ن“ اور ”نی“ یعنی غائب اور
متکلم کے صیغے کے طور پر پڑھا جاسکتا ہے، عظیم اجر اس سے مراد جنت ہے۔

(إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ) كَمَا (أَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ)

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ط وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى

تَكْلِيمًا (184)

رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَ مُنذِرِينَ لِنَّاسٍ لِنَّاسٍ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا

حَكِيمًا (185)

وإسحاق) ابنیہ (ويعقوب) ابن إسحاق (والأسباط) اولادہ (وعيسى وأيوب ويونس وهارون
وسليمان وإثينا) آباہ (داوود زبوراً) بالفتح اسم للكتاب المؤتى، والضم مصدر بمعنى مزبوراً آى
مكتوباً.

بے شک ہم نے تمہاری طرف وحی کیا جیسا کہ ہم نے نوح کی طرف اور اس کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف وحی کی
اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق پر دونوں اس کے بیٹے ہیں اور یعقوب یہ اسحاق کے بیٹے ہیں اور اسباط یعنی ان کی اولاد
اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون، سلیمان کی طرف وحی کی اور ہم نے اس کے والد داؤد کو زبور عطا کی۔ اس میں (ز) پر ”زبر“
پڑھی جائے گی یہ دی گئی کتاب کا نام ہے اگر اس پر پیش پڑھی جائے گی تو یہ مصدر ہوگا یعنی وہ چیز جو لکھی گئی ہے۔

(وَ) أَرْسَلْنَا (رُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ) روى أنه تعالى بعث

ثمانية آلاف نبي أربعة آلاف من بني إسرائيل وأربعة آلاف من سائر الناس قاله الشيخ في سورة
(غافر) (وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى) بلا واسطة (تَكْلِيمًا).

اور ہم نے بھیجا جن رسولوں کو ہم ان کے قصے اس سے پہلے تمہارے سامنے بیان کر چکے ہیں اور کچھ رسول وہ ہیں جن
کے قصے ہم نے تمہارے سامنے بیان نہیں کئے ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی مبعوث کئے جن میں سے
چار ہزار بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے ہیں اور چار ہزار دیگر لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں، یہ بات شیخ نے سورہ ”غافر“ کی تفسیر میں
بیان کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا یعنی کسی واسطے کے بغیر کلام کیا۔

(رُسُلًا) بدل من (رُسُلًا) قبلہ (مُبَشِّرِينَ) بالثواب من آمن (وَمُنذِرِينَ) بالعقاب من كفر
أَرْسَلْنَاهُمْ (لِنَّاسٍ لِنَّاسٍ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ) تقال (بَعْدَ) إِرسال (الرسول) إِلَيْهِمْ (فَيَقُولُوا رَبَّنَا
لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) فبعثناهم لقطع عذرهم (وَكَانَ اللَّهُ
عَزِيزًا) فِي ملكه (حَكِيمًا) فِي صنعہ.

وہ رسول یہ لفظ اس سے پہلے موجود لفظ ”رسل“ کا بدل ہے یہ خوشخبری دینے والے تھے ثواب کی، ایمان لانے والے کو
ڈرانے والے تھے عذاب سے، کفر کرنے والے کو ہم نے انہیں بھیجا تا کہ لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی حجت نہ رہے

لٰكِنَ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهُ بِعِلْمِيهِ وَالْمَلٰئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا (۱۶۶)
 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلٰلًا بَعِيْدًا (۱۶۷)
 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيْهِمْ طَرِيْقًا (۱۶۸)
 اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى اللّٰهِ يَسِيْرًا (۱۶۹)

یعنی ان کی طرف رسولوں کے بھیجے جانے کے بعد یہ نہ کہا جائے کہ وہ کہیں اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کسی رسول کو مبعوث کیوں نہیں کیا تاکہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور مومن ہو جاتے ان کے اس عذر کو ختم کرنے کے لئے ہم نے ان (رسولوں) کو مبعوث کیا اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنی بادشاہی میں حکمت والا ہے اپنی صنعت میں۔

وَنَزَلَ لَهَا سُّؤْلُ الْيَهُودِ عَنْ نُبُوْتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكُرُوْهُ (لٰكِنَ اللّٰهُ يَشْهَدُ) بِيْنِنِ نُبُوْتِكَ (بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ) مِنَ الْقُرْاٰنِ الْمَعْجَزِ (اَنْزَلَهُ) مُلْتَبِسًا (بِعِلْمِيهِ) اٰى عَالِمًا بِهِ اَوْ وَفِيْهِ عِلْمُهُ (وَالْمَلٰئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ) لَكَ اَيْضًا (وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا) عَلٰى ذٰلِكَ .

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب یہودیوں سے نبی اکرم کی نبوت کے بارے میں سوال کیا گیا اور انہوں نے اس کا انکار کیا لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے یعنی تمہاری نبوت کو بیان کرتا ہے اس چیز کے ذریعے جو اس نے تمہاری طرف نازل کی یعنی قرآن جو معجزے کی شکل میں ہے اس نے اسے نازل کیا اس حال میں کہ وہ ملا ہوا ہے اس کے علم کے ساتھ یعنی وہ اس کا علم رکھتا ہے یا اس میں اس کا علم موجود ہے اور فرشتے بھی یہ گواہی دیتے ہیں یعنی تمہارے حق میں اور گواہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کافی ہے یعنی اس بات پر۔

(اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) بِاللّٰهِ (وَصَدُّوا) النَّاسَ (عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) دِيْنَ الْاِسْلَامِ بِكُتْمِهِمْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ الْيَهُودُ (قَدْ ضَلُّوا ضَلٰلًا بَعِيْدًا) عَنْ الْحَقِّ .

بے شک وہ لوگ جنہوں نے اللہ کا انکار کیا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے یعنی دین اسلام سے روک دیا۔ حضرت محمد کی خصوصیات چھپا کر اس سے مراد یہودی ہیں وہ بہت زیادہ گمراہ ہو گئے یعنی حق سے (دور ہو گئے)

(اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) بِاللّٰهِ (وَظَلَمُوْا) نَبِيْهِ بِكُتْمَانِ نَعْتِهِ (لَمْ يَكُنِ) اللّٰهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيْهِمْ طَرِيْقًا (مِّنَ الطَّرِيقِ) .

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اللہ کا اور زیادتی کی اس کے نبی کے ساتھ کہ اس کی خوبی کو چھپایا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں کسی راستے کی طرف ہدایت دے گا۔

(اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ) اٰى الطَّرِيْقِ الْمَوْدِيْ اِلَيْهَا (خَالِدِيْنَ) مَقْدَرِيْنَ الْخُلُوْدِ (فِيْهَا) اِذَا دَخَلُوْهَا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ط وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (170)

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ط إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ط وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً ط إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ ط سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا (171)

(أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا) هِينًا .

صرف جہنم کا راستہ ہے یعنی جو راستہ اس کی طرف لے جائے گا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ہمیشہ رہنا طے شدہ ہے جب وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے آسان یعنی سہل ہے۔

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ) آی اہل مکہ (قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بِالْحَقِّ مِنْ) عند (رَبِّكُمْ فَآمِنُوا) بہ واقصدوا (خَيْرًا لَكُمْ) مما أنتم فیہ (وَإِنْ تَكْفُرُوا) بہ (فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) ملکًا وخلقًا وعبیدًا فلا یضرہ کفرکم (وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا) بخلقہ (حَكِيمًا) فی صنعہ بہم .

اے لوگو! یعنی مکہ والو! تمہارے پاس رسول آگیا یعنی حضرت محمد ﷺ حق کے ہمراہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم اس پر ایمان لاؤ اور اپنے لئے بھلائی کا ارادہ کرو جس میں تم ہو اور اگر تم انکار کرو گے اس کا تو بے شک آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے، ملکیت، تخلیق اور حکم کا پابند ہونے کے اعتبار سے اس لئے تمہارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اپنی مخلوق کے بارے میں اور حکمت والا ہے ان کے جو الے سے اپنی صنعت کے بارے میں۔

(يَا أَهْلَ الْكِتَابِ) الانجیل (لَا تَغْلُوا) تتجاوزوا الحد (فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا) القول (الْحَقَّ) من تنزیہہ عن الشریک والولد (إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا) أَوْصَلَهَا اللَّهُ (إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ) أَيْ ذُو رُوح (مِنْهُ) أَضِيفَ إِلَيْهِ تَعَالَى تَشْرِيفًا لَهُ وَلَيْسَ كَمَا زَعَبْتُمْ ابْنَ اللَّهِ أَوْ إِلَهًا مَعَهُ أَوْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ لِأَنَّ ذَا الرُّوحِ مَرْكَبٌ وَالْإِلَهِ مَنْزُهُ عَنِ التَّرْكِيبِ وَعَنْ نِسْبَةِ الْمَرْكَبِ إِلَيْهِ (فَتَأْمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا) الْإِلَهَةَ (ثَلَاثَةً) اللَّهُ وَعِيسَى وَأُمُّهُ (انْتَهَوْا) عَنْ ذَلِكَ وَآتُوا (خَيْرًا لَكُمْ) مِنْهُ وَهُوَ التَّوْحِيدُ (إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ) تَنْزِيهًا لَهُ عَنْ (أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) خَلْقًا وَمَلَكًا وَعَبِيدًا وَالْمَلَائِكَةَ تَنَافِي النُّبُوَّةِ (وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا)

لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ۖ وَمَنْ يَسْتَنْكِفَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا (172)

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَمَّا الَّذِينَ

شہیداً علیٰ ذلک .

اے اہل کتاب! یعنی انجیل والو! تم غلو نہ کرو یعنی حد سے تجاوز نہ کرو اپنے دین کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں صرف حق بات کہو یعنی اسے شریک اور اولاد سے پاک قرار دو بے شک مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کا کلیم ہے اور وہ اللہ کا رسول ہے اور اس کا کلمہ ہے جسے اس نے اس (مریم) کی طرف القاء کیا یعنی اسے دیا مریم کی طرف اور روح ہے یعنی روح والا ہے۔ اس کی طرف سے ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اس لیے کی گئی تاکہ ان کا شرف ظاہر ہو اس لئے نہیں کی گئی جیسا کہ تم سمجھتے ہو کہ وہ اللہ کا بیٹا ہے یا اس کے ہمراہ معبود ہے یا تین خداؤں میں سے ایک ہے۔ اس لئے کہ ہر روح والی چیز مرکب ہوتی ہے جبکہ معبود ذات ترکیب سے اور جس کے ساتھ ترکیب کی گئی ہو اس سے پاک ہوتی ہے اس لئے تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں اللہ تعالیٰ، عیسیٰ اور اس کی ماں، اس سے باز آ جاؤ اور تم اپنے لئے بھلائی اختیار کرو اس سے مراد توحید ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہی ایک معبود ہے وہ پاک ہے یعنی وہ اس چیز سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اسی کا ہے مخلوق ہونے، ملکیت ہونے اور حکم کا پابند ہونے کے اعتبار سے اور ملکیت بیٹا ہونے کے منافی ہے اور اللہ تعالیٰ وکیل ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی اس بات پر گواہ ہونے کے اعتبار سے۔

(لَنْ يَسْتَنْكِفَ) يتكبر ويأنف (المسيح) الذي زعمتم أنه إله عن (أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ) عند الله لا يستنكفون أن يكونوا عبيداً لله، وهذا من أحسن الاستطراد ذكر للرد على من زعم أنها آلهة أو بنات الله كما ردّ بها قبله على النصارى الزاعين ذلك المقصود خطابهم (وَمَنْ يَسْتَنْكِفَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا) في الآخرة .

اور وہ تکبر نہیں کرتے یعنی ناپسند نہیں کرتے یعنی صحیح جن کے بارے میں تم یہ گمان کرتے ہو کہ وہ معبود ہیں اس بات کو کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور نہ ہی مقرب فرشتے ایسا کرتے ہیں یعنی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب ہیں وہ اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ وہ اللہ کے بندے شمار ہوں یہ سب سے بہترین استدلال ہے جو ان لوگوں کی تردید کے لئے ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتے معبود ہیں یا اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ اس سے پہلے ان عیسائیوں کی تردید کی گئی جو مخصوص گمان رکھتے تھے یہاں مقصود انہیں مخاطب کرنا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بندگی کو ناپسند کرے اور خود کو بڑا سمجھے تو وہ ان سب لوگوں کو اپنی بارگاہ میں اکٹھا کرے گا یعنی آخرت میں۔

(فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ) ثواب أعمالهم (وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۗ)

اسْتَنْكفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيَعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا

نَصِيرًا (173)

يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ كُفْرًا مِّنْ رَبِّكُمُ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (174)

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا

مُسْتَقِيمًا (175)

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ

فَضْلِهِ (ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر) (وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكفُوا وَاسْتَكْبَرُوا) عن عبادته (فَيَعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) مؤلماً هو عذاب النار (وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ) أى غيره (وَلِيًّا) يدفعه عنهم (وَلَا نَصِيرًا) يمنعهم منه۔

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو وہ انہیں پورا اجر دے گا یعنی ان کے اعمال کا ثواب اور اپنے فضل کے تحت انہیں مزید وہ کچھ عطا کرے گا جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا جہاں تک نفرت کرنے والوں اور خود کو بڑا سمجھنے والوں کا معاملہ ہے یعنی اس کی بندگی کے حوالے سے تو وہ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ اس سے مراد جہنم کا عذاب ہے اور وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو ولی نہیں پائیں گے جو اس عذاب کو ان سے دور کر دے اور مددگار نہیں پائیں گے جو اس عذاب کو ان سے روک دے۔

(يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ كُفْرًا مِّنْ رَبِّكُمُ) حجة (مِن رَّبِّكُمْ) عليكم وهو النبي صلى الله عليه وسلم

(وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا) بَيِّنًا وَهُوَ الْقُرْآنُ .

اے لوگو! تمہارے پاس برہان آگئی یعنی حجت آگئی تمہارے پروردگار کی طرف سے جو تمہارے لئے ہے اس سے مراد نبی

اکرم ﷺ ہیں اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا اس سے مراد قرآن ہے۔

(فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا)

طريقًا (مُسْتَقِيمًا) هو دين الإسلام .

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو وہ عنقریب انہیں

اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا اس سے مراد دین اسلام ہے۔

(يَسْتَفْتُونَكَ) فِي الْكَلَالَةِ (قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) مرفوع بفعل يفسره (هَلَكَ)

مات (لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ) أى ولا والد وهو الكلاله (وَلَهُ أُخْتٌ) من أبوين أو آب (فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ

مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ط فَإِنْ كَانَتْ اِثْنَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثُ مِمَّا تَرَكَ ط وَإِنْ كَانُوا
إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ ط يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ط وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمٌ (۱۷۸)

وَهُوَ) آي الْاِخْ كَذَلِكَ (يَرِثُهَا) جَمِيعَ مَا تَرَكَت (إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ) فَإِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ ذَكَرٌ فَلَا شَيْءَ
لَهُ أَوْ أَنْثَى فَلَهُ مَا فَضَلَ عَنْ نَصِيبِهَا وَلَوْ كَانَتْ الْأَخْتُ أَوْ الْاِخْ مِنْ أُمَّ فَفَرْضُهُ السُّدُسُ كَمَا تَقَدَّمَ أَوَّلَ
السُّورَةِ (فَإِنْ كَانَتْ) آي الْاِخْتَانِ (اِثْنَيْنِ) آي فَصَاعِدًا لِأَنَّهَا نَزَلَتْ فِي جَابِرٍ وَقَدَمَاتٍ عَنْ أَخَوَاتٍ
(فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ) الْاِخْ (وَإِنْ كَانُوا) آي الْوَرِثَةُ (إِخْوَةٌ رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ) مِنْهُمْ (مِثْلُ
حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ) شُرَائِعَ دِينِكُمْ ل (أَنْ) لَا (تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) وَمِنْهُ
الْبِيرَاتُ رَوَى الشَّيْخَانُ عَنِ الْبِرَاءِ أَنَّهَا آخِرُ آيَةِ نَزَلَتْ آيٌ مِنَ الْفَرَائِضِ .

لوگ تم سے ”کلالہ“ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو اللہ تعالیٰ تمہیں ”کلالہ“ کے بارے میں حکم دیتا ہے اگر
کوئی مرد اس لفظ کو اس فعل کی وجہ سے مرفوع پڑھ گیا ہے جو اس کی وضاحت کرے گا فوت ہو جائے یعنی مر جائے اور اس کی
کوئی اولاد نہ ہو اور اس کا والد بھی نہ ہو اسے ”کلالہ“ کہتے ہیں اس کی کوئی بہن ہو جو ہوگی ہو یا باپ کی طرف ہو تو اسے اس
کے ترکے میں سے نصف ملے گا اور وہ یعنی بھائی اسی طرح اس بہن کا وارث بنے گا یعنی اس کے سارے ترکے کا اگر اس بہن
کی کوئی اولاد نہ ہو اگر اس بہن کی کوئی مذکر اولاد ہو تو بھائی کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر کوئی مؤنث اولاد ہو تو اس کے مخصوص حصے
کے بعد جو بچے گا وہ بھائی کو مل جائے گا، اگر اس کلالہ کی ماں کی طرف سے بہن یا کوئی بھائی ہو تو اسے چھٹا حصہ ملے گا جو اس
سورت کے آغاز میں پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، اگر وہ دو بہنیں ہوں یا اس سے زیادہ ہوں کیونکہ یہ آیت حضرت جابر کے بارے
میں نازل ہوئی تھی جو بہنوں کو چھوڑ کر مرے تھے تو ان دونوں کو دو تہائی حصہ ملے گا جو اس نے یعنی بھائی نے چھوڑا ہو اور اگر وہ
یعنی وراثت بہن بھائی ہوں یعنی مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو ان میں سے ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ یہ بات اللہ
تعالیٰ تمہارے لئے بیان کرتا ہے یعنی تمہارے دین کے شرعی احکام کو (بیان کرتا ہے) تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر شے کا علم
رکھتا ہے اور وراثت بھی اس میں شامل ہے شیخین نے حضرت براء کا یہ بیان نقل کیا ہے وراثت کے احکام سے تعلق رکھنے والی یہ
آیت نزول کے اعتبار سے سب سے آخر میں نازل ہوئی۔



سورۃ نور

وہی ثنتان او اربع و ستون ایۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ مَّ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱)
 الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ
 إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَشْهَدَ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (۲)

ہذہ (سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا) مخففة ومشددة لكثرة المفروض فيها (وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ

بَيِّنَاتٍ) واضحات الدلالات (لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ) بادغام التاء الثانية في الذال تتعظون .

یہ سورۃ جسے ہم نے نازل کیا ہے اور ہم نے اسے مقرر کیا ہے اس لفظ کو تخفیف کے ساتھ اور ”شد“ کے ساتھ دونوں طرح پڑھا گیا ہے کیونکہ اس میں موجود فرض حکم کثرت کے ساتھ ہے اور ہم نے اس میں نازل کی ہیں وہ آیات جو واضح ہیں یعنی دلالت کرنے کے اعتبار سے واضح ہیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو اس لفظ میں دوسری ”ت“ کو ”ذ“ میں مدغم کر دیا گیا ہے یعنی تم نصیحت حاصل کرو۔

(الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي) آی غیر المحصنين لرجبها بالسنة (وَال) فیما ذکر موصولة وهو مبتدأ

ولشبهه بالشرط دخلت الفاء في خبره وهو (فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدَةٍ) آی ضربة يقال

(جَلَدَهُ) ضَرَبَ جَلْدَهُ ويزاد على ذلك بالسنة تغريب عام، والرقيق على النصف ما ذكر (وَلَا

تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ) آی حکمہ بآن تتركوا شيئًا من حدهما (إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) آی يوم البعث في هذا تحريض على ما قبل الشرط وهو جوابه أو دال على جوابه

(وَلَيَشْهَدَ عَذَابُهُمَا) آی الجلد (طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ) قيل ثلاثة وقيل أربعة عدد شهود الزنا .

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد یعنی وہ لوگ جو محسن نہ ہوں کیونکہ ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم سنت سے

ثابت ہے اس لفظ میں موجود ”ال“ جو ذکر کیا گیا ہے وہ موصولہ ہے اور یہ مبتداء ہے یہ شرط کے ساتھ بھی مشابہت رکھتا ہے

کیونکہ اس کی خبر پر ”ف“ داخل ہوئی ہے اور وہ ”ف“ یہ ہے تو تم ان میں سے ہر ایک کو کوڑے لگاؤ سو کوڑے یعنی ضربیں یہ کہا

الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة والزانیة لا ینکحها الا زان او مشرکة وحرّم ذلك
على المؤمنین (3)

والذین یرمّون المحصنات ثم ینکحوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمین جلدة ولا تقبلوا لهم
شهادة ابداء واولئک هم الفاسقون (4)

جاتا ہے ”جلدہ“ یعنی اس نے اس کی جلد پر مارا اور اس میں ایک سال کی جلا وطنی کا اضافہ کیا جائے گا جو سنت سے ثابت ہے اور غلام کی سزا نصف ہوگی جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور تم ان دونوں کے ساتھ نرمی کا مظاہرہ نہ کرو اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں یعنی اس کے حکم کے بارے میں کہ تم ان کی حد میں سے کوئی چیز ترک کر دو اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اور آخرت کے دن پر یعنی دوبارہ زندہ ہونے پر اس میں ترغیب ہے اس چیز کی جو شرط سے پہلے ہے اور یہ اس کا جواب ہے یا اس کے جواب پر دلالت کرتا ہے اور ان دونوں کے عذاب یعنی کوڑے لگانے میں شامل ہو مومنوں کا ایک گروہ ایک قول کے مطابق تین ہونگے اور ایک قول کے مطابق چار ہونگے جو زنا کے گواہوں کی تعداد ہے۔

(الزانی لا ینکح) یتزوج (الا زانیة او مشرکة والزانیة لا ینکحها الا زان او مشرک) ای
المناسب لكل منها ما ذکر (وحرّم ذلك) ای نکاح الزوانی (على المؤمنین) الاخيار. نزل ذلك لما
هم فقراء المهاجرین أن یتزوجوا بغایا المشرکین وهن موسرات لینفقن علیهم فقیل التحريم
خاص بهن وقیل عام ونسخ بقوله تعالی (وانکحوا الایامی منکم)

زنا کرنے والا مرد نکاح نہ کرے یا شادی نہ کرے مگر صرف زنا کرنے والی عورت کے ساتھ یا مشرک عورت کے ساتھ
اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرے صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک
دوسرے کے لائق ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے حرام کیا گیا ہے یعنی زنا کرنے والوں کے ساتھ شادی کرنے کو مومنین کے
لئے یعنی نیک لوگوں کے لئے یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بعض غریب مهاجرین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بدکردار مشرک
عورتوں کے ساتھ شادی کر لیں تاکہ وہ عورتیں انہیں خرچ دیں ایک قول کے مطابق یہ حرمت خاص ہے ان خواتین کے ساتھ
اور ایک قول کے مطابق یہ عام ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے ذریعے منسوخ کیا گیا
”اور تم اپنے میں سے غیر شادی شدہ کنیزوں کی شادی کروادو“۔

(والذین یرمّون المحصنات) العفیفات بالزنا (ثم ینکحوا باربعة شهداء) علی زناهن
برؤیتهم (فاجلدوهم) ای کل واحد منهم (ثمین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة) فی شیء (ابداء
واولئک هم الفاسقون) لاتیانهم کبيرة.

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (5)

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ
بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (6)

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (7)

اور جو لوگ محضہ عورتوں پر الزام لگاتے ہیں یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگاتے ہیں پھر وہ اس پر چار گواہ پیش نہیں کرتے یعنی ان عورتوں کے زنا کے ارتکاب کے بارے میں جن کو انہوں نے دیکھا ہو تو تم ان لوگوں کو کوڑے لگاؤ یعنی ان میں سے ہر ایک کو لگاؤ اسی کوڑے اور تم ان کی شہادت (گواہی) کسی بھی چیز کے بارے میں قبول نہ کرنا ہمیشہ اور یہی وہ لوگ ہیں جو گنہگار ہیں کیونکہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

(إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا) عملہم (فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ) لهم قذفہم (رَحِيمٌ) بهم
بالہامہم التوبة فیہا ینتہی فسقہم وتقبل شہادتہم وقیل لا تقبل رجوعاً بالاستثناء إلی الجملة
الآخیرة

ماسوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنے عمل کی اصلاح کریں تو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے ان کی جو انہوں نے الزام لگایا ہے اور رحم کرنے والا ہے ان پر کہ انہیں توبہ کی توفیق دی اس سے ان کا فسق ختم ہو جائے گا اور ان کی شہادت قبول کی جائے گی ایک قول کے مطابق ان کا رجوع قبول نہیں کیا جائے گا اس صورت میں اس کا استثناء اس کے دوسرے جملے کے ساتھ ہوگا۔

(وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) بالزنا (وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ) علیہ (إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) وقع ذلك
لجماعة من الصحابة (فشهادة أحدهم) مبتدأ (أربع شهادات) نصب علی المصدر (باللہ إِنَّہ لَمِنَ
الصادقین) فیہا رمی بہ زوجته من الزنا .

وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر زنا کا الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس اس بارے میں چار گواہ نہیں ہوتے صرف ان کی اپنی ذات گواہ ہوتی ہے یہ واقعہ چند صحابہ کرام کے ساتھ پیش آیا تھا تو اس ایک شخص کی گواہی یہ لفظ مبتداء ہے چار گواہیاں شمار ہوگی اس کو مصور کے طور پر نصب دیا گیا ہے وہ اللہ کے نام کی گواہی دے گا کہ وہ سچا ہے اس بارے میں کہ اس نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہے۔

(وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ) فی ذلك وخبر المبتدأ تدفع عنه حد
القذف.

وَيَذَرُهَا عَنِ الْعَذَابِ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِينَ (۸)
 وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِينَ (۹)
 وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ (۱۰)
 إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۗ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۗ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۗ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۱)

اور پانچویں مرتبہ (وہ یہ کہے گا) کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو اس بارے میں یہ مبتداء کی خبر ہے اس صورت میں اس شخص سے حد قذف ختم کر دی جائے گی۔

(وَيَذَرُهَا) يدفع (عَنْهَا الْعَذَابِ) اِی حَدَّ الزَّانَا الَّذِي ثَبِتَ بِشَهَادَاتِهِ (أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِينَ) فیہا رماھا بہ من الزنا .

اور اس عورت سے عذاب یعنی زنا کی حد کو ختم کر دیا جائے گا جو اس شخص کے گواہی سے ثابت ہو گئی ہے اگر وہ چار مرتبہ اللہ کے نام پر اس بات کی گواہی دے کہ وہ شخص جھوٹا ہے جو اس نے اس عورت پر زنا کا الزام لگایا ہے۔

(وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِينَ) فی ذلک .

اور پانچویں مرتبہ (وہ یہ کہے گی) کہ اس عورت پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ شخص سچا ہو اس بارے میں۔

(وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ) بالستر فی ذلک (وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ) بقبولہ التوبة فی ذلک

وغیره (حَكِيمٌ) فیہا حکم بہ فی ذلک وغیره لیبین الحق فی ذلک وعاجل بالعقوبة من يستحقها .

اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہو اور اس کی رحمت نہ ہو یعنی اس معاملے میں پردہ پوشی کے حوالے سے تو بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے یعنی اس بارے میں بھی اور دیگر حوالوں سے بھی توبہ قبول کرنے والا ہے اور حکمت والا ہے اس چیز کے بارے میں جو اس نے اس بارے میں حکم دیا ہے یا دیگر جو حکم دیئے ہیں تاکہ وہ اس بارے میں حق کو واضح کر دے اور جو اس کا مستحق ہو اسے جلدی سزا دے دے۔

(إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ) أسوأ الكذب علی عائشة رضی اللہ عنہا، أمّ المؤمنین بقذفها (عُصْبَةٌ

مِّنْكُمْ) جماعة من المؤمنین قالت: حسان بن ثابت، وعبد اللہ بن ابی، ومسطح، وحنينة بنت جحش

(لَا تَحْسَبُوهُ) أيہا المؤمنون غیر العصابة (شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ) یاجرکم اللہ بہ، ویظهر

براءة عائشة ومن جاء معها منه وهو صفوان فإنها قالت: كنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

غزوة بعدما أنزل الحجاب، ففرغ منها ورجع ودنا من المدينة، وأذن بالرحیل لیلۃ فشیئت وقفیت

شأنی وأقبلت إلى الرجل فإذا عقدي انقطع - وهو بكسر البهلة : القلادة - فرجعت أتمسه وحبلوا هودجی - هو ما یركب فيه - علی بعیری یحسبوننی فیہ وكانت النساء خفافا إنما یأكلن العُلقة - هو بضم البهلة وسكون اللام : من الطعام : آی القلیل - ووجدت عقدي وجئت بعدما ساروا فجلست فی المنزل الذی كنت فیہ، وظننت أن القوم سیفقدوننی فیرجعون إلی فغلبتني عینای فنبت وكان صفوان قد عَرَسَ من وراء الجيش فأدَلَجَ - هما بتشديد الراء والذال آی نزل من آخر الليل للاستراحة - فسار منه فأصبح فی منزله فرآی سواد إنسان نائم - آی شخصه - فعرفنی حين رآنی، وكان یرانی قبل الحجاب، فاستيقظت باسترجاعه حين عرفنی - آی قوله : (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) - فخبرت وجهی بجلبابی - آی غطيته بالبلاءة - واللّه ما كلننی بكلمة ولا سمعت منه كلمة غیر استرجاعه حين أناخر راحلته ووطيء علی يدها، فركبتها فانطلق یقود بی الراحلة حتى آتينا الجيش بعدما نزلوا مؤغرين فی نحر الظهيرة - آی من أوغر واقفين فی مكان وغر، من شدة الحر - فهلك من هلك فی، وكان الذی تولى كبره منهم عبد الله بن أبی ابن سلول اه قولها رواه الشيخان قال تعالی : (لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ) آی علیه (مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ) فی ذلك (والذی تولى كِبْرَهُ مِنْهُمْ) آی تحمل معظمه فبدأ بالخوض فیہ وأشاعه وهو عبد الله بن أبی (لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ) هو النار فی الآخرة.

بے شک وہ لوگ جنہوں نے انک کا ارتکاب کیا یعنی جو سب سے بڑا جھوٹ تھا جو سیدہ عائشہ کے بارے میں تھا کہ ام المؤمنین پر جھوٹا الزام لگایا گیا، تم میں سے ایک گروہ نے یعنی اہل ایمان کی ایک جماعت نے سیدہ عائشہ فرماتی ہیں یہ لوگ حسان بن ثابت، عبد اللہ بن ابی، مسطح، حمنہ بنت جحش تھے تم اسے گمان نہ کرو یعنی اے ایمان والو! جو مذکورہ لوگوں کے علاوہ ہیں اپنے لئے بڑا بلکہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں اجر دے گا اور سیدہ عائشہ کی برأت کو ظاہر کر دے گا اور اس کی بھی جس پر اس کے ساتھ الزام لگایا اور وہ صفوان ہیں۔

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوئی یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے جب نبی اکرم اس جنگ سے فارغ ہو گئے اور واپس تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے ایک (مقام پر) آپ نے رات کے وقت پڑاؤ کا حکم دیا، میں گئی اور اپنی حاجت پوری کی جب میں پڑاؤ کی طرف واپس آرہی تھی تو میرا ہارٹوٹ گیا میں واپس آئی تاکہ اسے تلاش کروں اسی دوران لوگوں نے میرا ہودج میرے اونٹ پر رکھ دیا وہ یہ سمجھے کہ شاید میں اس کے اندر موجود ہوں ان دنوں میں خواتین دہلی پتلی ہوا کرتی تھیں کیونکہ وہ بہت تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں مجھے اپنا ہارٹل گیا اس کے بعد جب میں وہاں آئی تو وہ لوگ وہاں سے جا چکے تھے میں اسی جگہ پر ٹھہر گئی جہاں میں پہلے موجود تھی میں نے یہ گمان کیا

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا أَفْكٌ مُّبِينٌ (۱۲)
لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةٍ شُهَدَاءَ ۖ فَاذْلَمُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ (۱۳)

عنقریب لوگوں کو میری غیر موجودگی کا پتہ چل جائے گا تو وہ میرے پاس واپس آجائیں گے اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی صفوان لشکر کے پیچھے رات بسر کیا کرتے تھے انہوں نے ادلاج کیا یعنی رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کیا۔

پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے تو وہ اس جگہ پر پہنچے وہاں انہوں نے کسی کو سوتے ہوئے دیکھا انہوں نے مجھے دیکھا کیونکہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے انہوں نے جب مجھے پہچان کر انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں بیدار ہو گئی میں نے اپنی چادر اپنے چہرے پر رکھ لی یعنی اسے ڈھانپ لیا اللہ کی قسم! انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی اور میں نے بھی ان کی زبانی انا اللہ وانا الیہ راجعون کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی پھر انہوں نے جب اپنی اونٹنی کو بٹھایا اس کے پاؤں کو نیچے رکھا تو میں اس اونٹنی پر سوار ہو گئی وہ اس اونٹنی پر مجھے لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم لشکر تک پہنچ گئے جو دوپہر کے وقت ایک گرم جگہ پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے یہ لفظ اَوْغَرَ سے ماخوذ ہے اس سے مراد کسی شدید گرمی والی جگہ پر پڑاؤ کرنا ہے تو پھر میری وجہ سے جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا وہ ہلاکت کا شکار ہوا ان میں جس شخص نے زیادہ جرم کیا وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا (مصنف کہتے ہیں) یہ سیدہ عائشہ کا بیان ہے جسے شیخین نے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ان میں سے ہر ایک شخص کے لئے ہے یعنی اس پر ہوگا وہ جو گناہ اس نے کمایا ہے اس حوالے سے اور جس نے ان میں سے سب سے زیادہ غلطی کی یعنی زیادہ وبال اٹھایا اس نے اس کو شروع کیا اسے پھیلایا اور عبد اللہ بن ابی ہے اس کے لئے عظیم عذاب ہوگا جو آخرت میں جہنم کی شکل میں ہوگا۔

(لَوْلَا) هَلَا (إِذْ) حِينَ (سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ) آيَ ظَنَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا (خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا أَفْكٌ مُّبِينٌ) كَذِبٌ بَيْنٌ؟ فِيهِ التَّفَاتُ عَنِ الْخَطَابِ آيَ ظَنَنْتُمْ آيَهَا الْعَصْبَةَ وَقَلْتُمْ .
ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنی ذات کے بارے میں یہ گمان کیا یعنی انہوں نے ایک دوسرے کے لئے بھلائی کا گمان کیا انہوں نے (یہ کیوں نہیں کہا) کہ یہ واضح جھوٹ ہے یعنی واضح کذب ہے اس میں خطاب کی طرز تبدیل کی گئی ہے یعنی اے لوگو! تم نے یہ کیوں گمان نہیں کیا اور یہ کیوں نہیں کہا۔

(لَوْلَا) هَلَا (جَاءُوا) آيَ الْعَصْبَةَ (عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةٍ شُهَدَاءَ) شَاهِدُوهُ؟ (فَاذْلَمُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ) آيَ فِي حِكْمِهِ (هُمُ الْكَاذِبُونَ) فِيهِ .

ایسا کیوں نہیں ہوا یعنی انہوں نے اس پر چار گواہ کیوں پیش نہیں کئے جنہوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہوتا اگر وہ چار گواہ نہیں لے کر آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اس کے حکم سے جھوٹے ہونگے اس حوالے سے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۴)

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِالسِّنْتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ (۱۵)

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ (۱۶)
يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۱۷)

(وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ) ایہا العصبۃ او خضتمہ (فیه عذاب عظیم) فی الآخرة۔
اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو تم نے جو کیا ہے اس کی وجہ سے تمہیں چھو لیتا عظیم عذاب یعنی آخرت میں۔

(إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِالسِّنْتِكُمْ) ای یرویہ بعضکم عن بعض وحذف من الفعل إحدى التاءین واذ منصوب بسکم او بأفضتم (وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا) لا اثم فیہ (وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ) فی الاثم۔

جب تم اسے اپنی زبانوں سے لے رہے تھے یعنی ایک دوسرے کے حوالے روایت کر رہے تھے اس فعل میں سے ایک ”ت“ کو حذف کر دیا گیا ہے اور ”اذ منصوب“ ہوگا لفظ مَسَّكُمْ کی وجہ سے یا لفظ أَفَضْتُمْ کی وجہ سے اور جب تم اپنی زبانوں کے ذریعے وہ بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں علم نہیں ہے اور تم اسے ہلکا سمجھ رہے تھے یعنی اس میں کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بڑا ہے یعنی گناہ ہونے کے اعتبار سے۔

(وَلَوْلَا) ہلا (إِذْ) حین (سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ) ما ینبغی (لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ) هو للتعجب ہنا (هذا بهتان) کذب (عظیم)۔

اور ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا؟ یہ نہیں ہے یعنی ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ ہم اس بارے میں بات کریں تو پاک ہے یہ لفظ یہاں تعجب کے اظہار کے لئے ہے یہ بہتان ہے یعنی جھوٹ ہے عظیم۔

(يَعِظُكُمُ اللَّهُ) ینہاکم (أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ) تتعظون بذلك۔

اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ کرتا ہے یعنی تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اس طرح کی حرکت دوبارہ نہیں کرنا اگر تم مومن ہو تو تم اس سے نصیحت حاصل کرو۔

وَيَبِّئُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۱۸)

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ لَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط
وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (۱۸)

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رءُوفٌ رَحِيمٌ (۲۰)

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ط وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ ط وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي
مَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۲۱)

(وَيَبِّئُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ) فی الامر والنہی (واللہ علیہم) بہا یا امر بہ وینہی عنہ (حکیم) فیہ .
اور وہ تمہارے لئے آیات کو بیان کرتا ہے جو ”امر“ اور ”نہی“ سے تعلق رکھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس چیز کا وہ حکم
دیتا ہے یا جس چیز سے منع کرتا ہے اور اس بارے میں وہ حکمت والا ہے۔

(إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ) باللسان (فِي الَّذِينَ آمَنُوا) بنسبتها إليهم وهم العصابة
(لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا) بحد القذف (وَالْآخِرَةِ) بالنار لحق الله (وَاللَّهُ يَعْلَمُ) انتفاءها عنهم
(وَأَنْتُمْ) أيها العصابة بما قلتم من الإفك (لَا تَعْلَمُونَ) وجودها فيهم .

بے شک وہ لوگ جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ فحاشی یعنی زبانی طور پر مسلمانوں کے درمیان پھیل جائے یعنی اس کی
نسبت ان لوگوں کی طرف ہو اس سے مراد وہ مخصوص گروہ ہے ان کے لئے دنیا میں دردناک عذاب ہے جو حد قذف کی صورت
میں ہوگا اور آخرت میں بھی ہے جو اللہ کے حق کی وجہ سے جہنم کی شکل میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان افراد کا اس الزام سے
بری ہونا اور تم لوگ! یعنی اے مخصوص گروہ! تم نے جھوٹا الزام لگایا ہے تم لوگ علم نہیں رکھتے اس خامی کے ان لوگوں میں موجود
ہونے کا (جن پر تم نے الزام لگایا)

(وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ) أيها العصابة (وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رءُوفٌ رَحِيمٌ) بكم لعاجلكم

بالعقوبة

اور اگر اللہ تعالیٰ کا تم پر فضل نہ ہو اے مخصوص گروہ اور اس کی رحمت نہ ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ مہربان اور رحم کرنے والا
ہے تم پر کیونکہ وہ تمہیں جلدی سزا دے رہا ہے۔

(يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ) ای طریق تزیینہ (وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ) ای التبع (يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ) ای القبیح (وَالْمُنْكَرِ) شرعاً باتباعها (وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (22)

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ) أَيُّهَا الْعَصْبَةُ بَا قَلْتُمْ مِنَ الْإِفْكَ (مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا) أَيُّ مَا صَلَحَ وَطَهَّرَ مِنْ هَذَا الذَّنْبِ بِالتَّوْبَةِ مِنْهُ (وَلَكِنِ اللَّهُ يُزَكِّي) يَطْهَرُ (مَنْ يَشَاءُ) مِنَ الذَّنْبِ بِقَبُولِ تَوْبَتِهِ مِنْهُ (وَاللَّهُ سَمِيعٌ) بَا قَلْتُمْ (عَلِيمٌ) بَا قَصْدْتُمْ .

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یعنی اس کے آراستہ کئے ہوئے راستے کی اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرے گا تو بے شک یعنی پیروی کرنے والا برائی کا حکم دے گا یعنی خبیث چیز کا اور منکر کا یعنی جس کی پیروی شرعی طور پر (ممنوع) ہے اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہو اور اس کی رحمت نہ ہو تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکے اے وہ مخصوص گروہ تم نے جھوٹا الزام لگایا تھا یعنی وہ کبھی نیک نہ ہو اور پاک نہ ہو اس گناہ سے اس سے توبہ کے ذریعے لیکن اللہ تعالیٰ تڑکیہ کر دیتا ہے یعنی پاک کر دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے گناہ سے اس کی توبہ قبول کر کے اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہے جو تم کہتے ہو اور علم رکھنے والا ہے جو تم ارادہ کرتے ہو۔

(وَلَا يَأْتَلِ) يَحْلِفُ (أُولُوا الْفَضْلِ) أَيُّ أَصْحَابِ الْغِنَى (مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) لَا (يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ حَلْفِ أَنْ لَا يَنْفِقَ عَلَىٰ مَسْطَحٍ وَهُوَ ابْنُ خَالَتِهِ مَسْكِينٌ مَهَاجِرٌ بَدْرِيٌّ لَمَّا خَاضَ فِي الْإِفْكَ بَعْدَ أَنْ كَانَ يَنْفِقُ عَلَيْهِ، وَنَاسٌ مِنَ الصَّحَابَةِ أَقْسَمُوا أَنْ لَا يَتَصَدَّقُوا عَلَىٰ مَنْ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْإِفْكَ (وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا) عَنْهُمْ فِي ذَلِكَ (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) لِلْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَىٰ أَنَا أَحَبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي وَرَجَعَ إِلَىٰ مَسْطَحٍ مَا كَانَ يَنْفِقُهُ عَلَيْهِ .

اور قسم نہ اٹھائیں یعنی حلف نہ اٹھائیں فضیلت رکھنے والے یعنی صاحب حیثیت لوگ تم میں سے اور گنجائش والے یہ کہ وہ قریبی رشتے داروں کو غریب کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دیں گے یہ آیت حضرت ابو بکر کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ وہ مسطح پر خرچ نہیں کریں گے جو ان کے خالہ زاد بھائی تھے اور غریب مہاجر تھے جنہوں نے غزوہ بدر میں حصہ لیا تھا اس وقت جب وہ بھی واقع افک میں شامل ہو گئے تھے حالانکہ وہ پہلے ان پر خرچ کیا کرتے تھے اس کے علاوہ چند صحابہ اکرام نے بھی یہ قسم اٹھائی تھی کہ جس کسی نے افک میں حصہ لیا ہے وہ اس پر خرچ نہیں کریں گے ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں ان لوگوں سے جنہوں نے (افک میں حصہ لیا) اس بارے میں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے یعنی

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعُنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (23)

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (24)
يَوْمَئِذٍ يُوقِفُهُمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ (25)

مومنین کے لئے تو حضرت ابو بکر نے کہا تھا جی ہاں! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے تو انہوں نے دوبارہ مسطح کو پہلے کی طرح خرچ دینا شروع کر دیا۔

(إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ) بالزنا (المحصنات) العفائف (الغافلات) عن الفواحش بأن لا يقع في قلوبهن فعلها (المؤمنات) بالله ورسوله (لُعُنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ).
بے شک وہ لوگ جو الزام لگاتے ہیں زنا کا پا کدامن عورتوں پر جو غافل ہیں گناہوں سے یعنی ان کے دلوں میں اس کے ارتکاب کا خیال بھی نہیں آیا اور ایمان رکھتی ہیں اللہ اور اس کے رسول پر (ان پر الزام لگانے کی وجہ سے) دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے عظیم عذاب ہوگا۔

(يَوْمَ) ناصبه الاستقرار الذي تعلق به لهم (تَشْهَدُ) بالفوقانية والتحتانية (عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) من قول وفعل وهو يوم القيامة.
اس دن اس کو نصب اس استقرار نے دیا ہے جس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ گواہی دیں گے اس لفظ کو فوقانیہ اور تحتانیہ (یعنی غائب اور حاضر کے صیغے کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے)
ان کے خلاف ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو وہ عمل کیا کرتے تھے یعنی قول اور فعل سے تعلق رکھنے والا اور یہ قیامت کے دن ہوگا۔

(يَوْمَئِذٍ يُوقِفُهُمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ) يجازيهم جزاءه الواجب عليهم (وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ) حيث حقق لهم جزاءه الذي كانوا يشكون فيه ومنهم عبد الله ابن أبي والمحصنات هن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر في قذفهن توبة ومن ذكر في قذفهن أول سورة التوبة غيرهن.
اس دن جب اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دین کا حق کے مطابق بدلہ دے گا یعنی انہیں وہ جگہ دے گا جو ان پر واجب ہو چکی ہوگی اور وہ لوگ یہ بات جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور واضح کرنے والا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کی جزا کو عملی طور پر ثابت کر دے گا جس کے بارے میں انہیں شک تھا ان میں سے ایک عبد اللہ بن ابی ہے یہاں یہ ”محسنات“

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۚ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۗ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (26)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ۗ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (27)

سے مراد نبی اکرم کی ازواج ہیں ان پر الزام لگانے کے بارے کی کف میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اور سورۃ توبہ کے آغاز میں جن عورتوں پر الزام لگانے کے حوالے سے اس کا ذکر ہے اس سے مراد دیگر خواتین ہیں۔

(الخبیثات) من النساء ومن الکلمات (للخبیثین) من الناس (والخبیثون) من الناس (للخبیثات) ما ذکر (والطیبات) ما ذکر (للطیبین) من الناس (والطیبون) منهم (للطیبات) ما ذکر ای اللائق بالخبیث مثله وبالطیب مثله (أولئك) الطیبون والخیبات من النساء ومنهم عائشة وصفوان (مُبرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ) ای الخبیثون والخبیثات من الرجال والنساء فیهم (لَهُمْ) للطیبین والخیبات من النساء (مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ) فی الجنة، وقد افتخرت عائشة بأشیاء منها أنها خلقت طیبة ووعدت مغفرة ورزقاً کریماً۔

خبیث عورتیں یا خبیث باتیں، خبیث لوگوں کے لئے ہیں اور خبیث لوگ خبیث عورتوں کے لئے ہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور پاکیزہ عورتیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے پاکیزہ لوگوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ لوگ ان میں سے پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے یعنی خبیث اپنے مثل کے لائق ہے اور پاکیزہ اپنی مثل کے لائق ہے یہ لوگ یعنی پاکیزہ مرد اور پاکیزہ عورتیں جن میں حضرت عائشہ اور صفوان بھی شامل ہیں بری ہیں اس چیز سے جو وہ کہتے ہیں یعنی خبیث عورتیں اور خبیث مرد کہتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں (یعنی پاکیزہ مردوں اور پاکیزہ عورتوں کے بارے میں) ان کے لئے یعنی پاکیزہ مردوں اور پاکیزہ عورتوں کے لئے مغفرت ہے اور عزت والا رزق جنت میں سیدہ عائشہ بعض چیزوں پر فخر کیا کرتی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ انہیں طیبہ پیدا کیا گیا اور ان کے لئے مغفرت اور کریم رزق کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتی تستأذنوا) ای تستأذنوا (وتسلّموا علی أهلها) فیقول الواحد السلام علیکم أدخل؟ کما ورد فی حدیث (ذکم خیر لکم) من الدخول بغیر استئذان (لعلکم تذكرون) بادغام التاء الثانیة فی الذال خیریتہ فتعملون به۔

اے ایمان والو! ان گھروں میں داخل نہ ہو جو تمہارے گھر نہیں ہیں اس وقت تک جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کہہ دو کوئی شخص یہ کہے اسلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں جیسا کہ یہ بات حدیث میں موجود ہے یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (28)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ (29)

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۗ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (30)

ہے اجازت کے بغیر اندر داخل ہونے سے شاید کہ تم نصیحت حاصل کر لو اس میں دوسری ”ت کو“ ذ میں مدغم کر دیا گیا ہے یعنی تمہیں بتا دیا گیا ہے اب تم اس پر عمل کرو۔

(فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا) یا ذن لکم (فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ) بعد الاستئذان (ارجعوا فارجعوا هو) آی الرجوع (ازکی) آی خیر (لکم) من القعود علی الباب (والله بما تعملون) من الدخول باذنٍ وغیر اذنٍ (علیم) فیجازیکم علیہ۔

اگر اس گھر میں تم کسی کو نہ پاؤ جو تمہیں اجازت دیتا تو تم اس گھر میں داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ مل جائے اور اگر تم سے یہ کہہ دیا جائے یعنی اجازت مانگنے کے بعد واپس چلے جاؤ تو تم لوگ واپس چلے جاؤ وہ یعنی واپس جانا زیادہ پاکیزہ یعنی زیادہ بہتر ہے تمہارے لئے دروازے پر بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کے بارے میں جانتا ہے یعنی تم اجازت لے کر یا بغیر اجازت اندر جاتے ہوئے اور علم رکھتا ہے لہذا وہ تمہیں اس پر جزا دے گا۔

(لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ) آی منفعة (لکم) باستئذان وغیرہ کیبوت الربط والخانات والسبلة (والله يعلم ما تبدون) تظہرون (وما تکتبون) تخفون فی دخول غیر بیوتکم من قصد صلاح أو غیره، وسیأتی انہم إذا دخلوا بیوتہم یسلمون علی انفسہم۔

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم ان گھروں میں داخل ہو جاؤ جس میں کسی کی رہائش نہیں ہے لیکن اس میں متاع یعنی فائدہ ہے تمہارے لئے یعنی تم وہاں رہ سکتے ہو یا کوئی اور فائدہ ہے جیسا کہ جانور وغیرہ (کو باندھنے کی جگہ ہے) اور سرائے وغیرہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو دوسروں کے گھروں میں بھلائی کے ارادے کے ساتھ یا اس کے بغیر داخل ہونے سے اور عنقریب یہ حکم آئے گا کہ جب وہ لوگ اپنے گھروں میں داخل ہوں تو خود کو سلام کہیں۔

(قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ) عما لا یحلُّ لهم نظرہ، و من زائدة (و یحفظوا فروجہم)

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ
بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّبِيعِينَ غَيْرِ أُولِي الْأَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا
عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۗ وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ
جَمِيعًا يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (31)

عما لا يحل لهم فعله بها (ذلك أزكى) ای خیر (لهم إن الله خبير بما يصنعون) بالابصار والفروج
فیجازیہم علیہ۔

تم مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں ہر اس چیز سے جس کی طرف دیکھنا ان کے لئے جائز نہیں ہے
یہاں پر من زائدہ ہے اور وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اس چیز سے جس کا ارتکاب کرنا ان کے لئے جائز نہیں ہے یہ
زیادہ پاکیزہ ہے یعنی زیادہ بہتر ہے ان کے لئے بے شک اللہ تعالیٰ خبر رکھتا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں نگاہوں کے حوالے سے اور
شرم گاہوں کے حوالے سے تو وہ اس بات پر انہیں جزا دے گا۔

(وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ) عما لا يحل لهن نظره (وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ) عما لا
يحل لهن فعله بها (وَلَا يُبْدِينَ) يُظْهَرْنَ (زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) وهو الوجه والكفان فيجوز
نظره لأجنبي إن لم يخف فتنة في أحد وجهين، والثاني تحرم، لأنه مظنة الفتنة، ورجح حسناً
للباب (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ) أي يسترن الرؤوس والأعناق والصدور بالمقانع (وَلَا
يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ) الخفية، وهي ما عدا الوجه والكفين (إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ) جمع بعل، أي زوج (أَوْ
آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ
نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ) فيجوز لهم نظره إلا ما بين السرة والركبة فيحرم نظره لغير
الأزواج وخرج بنسائهن الكافرات فلا يجوز للسلمات الكشف لهن وشمل ما ملكت أيمانهن
العبيد (أَوِ التَّبِيعِينَ) في فضول الطعام (غَيْرِ) بالجر صفة والنصب استثناء (أُولِي الْأَرْبَةِ) أصحاب
الحاجة إلى النساء (مِنَ الرِّجَالِ) بأن لم ينتشر ذكر كل (أَوِ الطِّفْلِ) بمعنى الأطفال (الذين لم
يَظْهَرُوا) يطلعوا (على عورات النساء) للجماع فيجوز أن يبدين لهم ما عدا ما بين السرة والركبة
(وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ) من خلخال يتقعق (وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَأَمَّا نِكْمٌ ط إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ

آيَةُ الْمُؤْمِنُونَ) مَا وَقَعَ لَكُمْ مِنَ النَّظَرِ الْمَنْعُ مِنْهُ وَمِنْ غَيْرِهِ (لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) تَنْجُونَ مِنْ ذَلِكَ لِقَبُولِ التَّوْبَةِ مِنْهُ وَفِي الْآيَةِ تَغْلِيْبُ الذَّكَوْرَ عَلَى الْإِنَاثِ .

بے شک تم فرما دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں ہر اس چیز سے جس کی طرف دیکھنا ان کے لئے جائز نہیں ہے اور وہ اپنی شہ مگاہوں کی حفاظت کریں ہر اس عمل سے جس کا کرنا ان کے لئے جائز نہیں ہے اور وہ نمایاں نہ کریں یا ظاہر نہ کریں اپنی سات و ماسوائے اس کے جو ظاہر ہو جائے اس سے مراد چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں ہیں، اجنبی شخص کے لئے ان کی طرف دیکھنا جائز ہے اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو، دو میں سے ایک صورت میں اور دوسری صورت کے مطابق یہ بھی حرام ہے کیونکہ اس میں فتنے کا گمان ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے دروازے کو بند کرنے کے لئے اسی قول کو ترجیح دی گئی ہے اور ان خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنے گریبان پر اپنی چادریں رکھیں یعنی اپنے سر گردن سینے کو چادر سے ڈھانپ کر رکھیں اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں یعنی پوشیدہ ہی رکھیں اس سے مراد چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ جسم ہے اسے صرف اپنے شوہروں کے سامنے ظاہر کریں یہ لفظ "بعل" کی جمع ہے اس سے مراد شوہر ہے یا اپنے آباؤ کے سامنے یا اپنے شوہروں کے آباؤ اجداد کے سامنے یا اپنے بیٹوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے سامنے یا اپنے بھتیجوں کے سامنے یا اپنے بھانجوں کے سامنے یا اپنی خواتین کے سامنے یا ان کے سامنے جن کی وہ مالک ہیں تو ان کے لئے اس خاتون کی طرف دیکھنا جائز ہے البتہ ناف سے لے کر گھٹنے تک دیکھنا ان کے لئے بھی جائز نہیں ہے شوہر کے علاوہ کسی کے لئے بھی اس طرف دیکھنا حرام ہے۔ اس کے ذریعے کافر عورتیں خارج ہو جائیں گی مسلمان خواتین کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے سامنے بے پردہ ہوں اور جن کی وہ مالک ہیں ان میں غلام بھی شامل ہوں گے یا پھر پیچھے آنے والے یعنی جو کھانا کھانے کے لئے آتے ہیں جنہیں کوئی لالچ نہیں ہوتا یہاں پر لفظ غیر پر صفت کی وجہ سے زیر پڑھی گئی ہے یا پھر استثنیٰ کی وجہ سے اس پر زیر پڑھی جائے گی یہاں لالچ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں خواتین کی طلب نہیں ہوتی یعنی وہ مرد کہ جن کے جذبات منتشر نہیں ہوتے یا پھر بچے یہاں پر لفظ طفل اطفال کے معنی میں ہے جو ظاہر نہیں ہوتے یعنی واقف نہیں ہوتے خواتین کے پوشیدہ معاملات پر یعنی صحبت (کے بارے میں نہیں جانتے) تو ان خواتین کے لئے جائز ہے کہ وہ ان کے سامنے اپنے جسم کو ظاہر کر سکتی ہیں جو ناف اور گھٹنوں کے درمیان کے علاوہ ہو اور وہ اپنے پاؤں نہ ماریں تاکہ ان کی زینت جو ظاہر ہے وہ پتہ چل جائے یعنی پازیب نہ بجائیں اور تم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اے مومنو! اس چیز کے حوالے سے جو تم سے ممنوع نظر کے حوالے سے واقع ہو چکی ہو یا اس کے علاوہ جو کام ہیں تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ یعنی اس سے نجات پا جاؤ اپنی توبہ کے قبائل ہونے کی صورت میں اس آیت میں مردوں کا ذکر خواتین کے مقابلے میں تغلیب کے طور پر کیا گیا ہے۔

(وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ) جمع ايم توہی من لیس لها زوج بکرا کانت أو ثیبًا ومن لیس له

فَضْلِهِ ۖ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (32)

وَلَيْسَتَعْفِيفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِّنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ وَلَا
تُكْرَهُوا فَتِيَتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَفُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَنْ يُكْرِهِنَّ
فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (33)

زوج وهذا في الأحرار والحرائر (والصالحين) أي المؤمنين (مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ) و عِبَاد من
جموع عبد (إِنْ يَكُونُوا) أي الأحرار (فُقَرَاءَ يُغْنِيهِمُ اللَّهُ) بالتزوج (مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ) لخلقهم
(عَلِيمٌ) بهم .

اور تم اپنے میں سے "ایمائی" کا نکاح کرو اور وہ یہ لفظ "ایم" کی جمع ہے اس سے مراد وہ خاتون ہے جس کا شوہر نہ ہو خواہ
وہ کنواری ہو یا بیوہ یا طلاق یافتہ ہو اور یہ لفظ آزاد مردوں اور آزاد عورتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور نیک لوگوں یعنی اہل
ایمان جو تمہارے بندوں میں سے ہیں اور تمہارے کنیزوں میں سے ہیں لفظ "عباد" عبد کی جمع ہے اگر وہ ہوں یعنی آزاد لوگ
غریب ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں خوشحال کر دے گا شادی کرنے کے نتیجے میں اپنے فضل کے تحت اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے اپنی
مخلوق کے لئے اور علم رکھنے والا ہے ان کے بارے میں۔

(وَلَيْسَتَعْفِيفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا) أي ما ينكحون به من مهر ونفقة عن الزنا (حتى
يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ) يوسع عليهم (مِنْ فَضْلِهِ) فينكحون (والذين يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ) بمعنى المكاتب (مِمَّا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) من العبيد والإماء (فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) أي أمانة وقدرة على الكسب
لإداء مال الكتابة وصيغتها مثلًا: كاتبتك على ألفين في شهرين كل شهر ألف فإذا آديتها فأنت حر
فيقول قبلت (وَآتُوهُمْ) أمرٌ للسادة (مِنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ) ما يستعينون به في أداء ما التزموه
لكم، (وَلَا تُكْرَهُوا فَتِيَتِكُمْ) أي إمائكم (عَلَى الْبِغَاءِ) أي الزنا (إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا) تعففًا عنه، وهذه
الإرادة محل الإكراه فلا مفهوم للشرط (لَتَبْتَفُوا) بالإكراه (عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) نزلت في عبد
اللہ بن ابی کان یُکْرِهُ جواریه علی الکسب بالزنا (وَمَنْ يُكْرِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ) لهن (رَّحِيمٌ) بهن .

اور جو لوگ نکاح نہیں کر سکتے انہیں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے یعنی جو لوگ مہر اور نفقہ کے حوالے سے نکاح نہیں کر سکتے
انہیں زنا سے بچنا چاہئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دے یعنی انہیں فراخی عطا کر دے اپنے فضل کے تحت تو نکاح کر لیں

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ (۳۴)

اور وہ لوگ جو کتاب تلاش کرتے ہیں یہاں یہ لفظ مکاتبت کے معنی میں ہے ان لوگوں کے ساتھ جن کے وہ مالک ہیں یعنی جو غلام اور جو کنیریں ہیں تم ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لو اگر تم اس بارے میں بھلائی جانتے ہو یعنی امانت کا علم ہو اور کتابت کے مال کی ادائیگی کے لئے کمائی کرنے کی صلاحیت کا علم ہو مثلاً یہ کہو کہ میں تمہارے ساتھ دو ہزار روپے کے عوض میں دو مہینوں کا کتابت کا معاہدہ کرتا ہوں ہر مہینے ایک ہزار ادا کرنا ہوگا جب تم اسے ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو گے تو وہ جواب میں کہے کہ میں یہ قبول کرتا ہوں اور تم انہیں دو یہ حکم آقاؤں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے مال میں سے جو اس نے تمہیں دیا ہے یعنی جو ادائیگی تم نے ان پر لازم کی ہے اس بارے میں ان کی مدد کرو اور تم اپنی لڑکیوں کو یعنی کنیروں کو مجبور نہ کرو سرکشی پر یعنی زنا کرنے پر اگر وہ پاکدامنی اختیار کرنا چاہتی ہیں یہ ارادہ مجبور کرنے کے محل میں ہے یہ شرط کا مفہوم نہیں رکھتا تا کہ تم یعنی اس مجبور کرنے کے ذریعے دنیاوی فائدہ حاصل کر لو یہ آیت عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو اپنی کنیروں کو زنا کے ذریعے کمانے پر مجبور کرتا تھا اور جو انہیں مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور ہونے کے بعد ان کے لئے مغفرت کرنے والا ہے اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

(وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ) بفتح الياء وكسرها في هذه السورة، بَيْنَ فِيهَا مَا ذَكَرَ، أَوْ تَبَيَّنَةً (وَمَثَلًا) خَبْرًا عَجِيبًا وَهُوَ خَبْرُ عَائِشَةَ (مَنْ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ) أَي مِنْ جِنْسِ أَمْثَالِكُمْ أَي أَخْبَارِهِمُ الْعَجِيبَةَ كَخَبْرِ يُوسُفَ وَمَرْيَمَ (وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ) (لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ) الْخ (وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ) الْخ (يَعْظُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا) الْخ وَتَخْصِيصُهَا بِالْمُتَّقِينَ لِأَنَّهُمُ الْمُنْتَفِعُونَ بِهَا.

ہم نے تمہاری طرف واضح آیات نازل کی ہیں اس میں ”ی“ پر زبر بھی پڑھی جاسکتی ہے اور زیر بھی پڑھی جاسکتی ہے وہ آیات اس سورت میں ہیں اس میں یہ بات اس نے بیان کی ہے جو ذکر کی گئی ہے یا یہ اس چیز کو بیان کرتی ہیں اس کی مثال وہ عجیب خبر ہے جو سیدہ عائشہ کے بارے میں ہے ان لوگوں کے بارے میں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یعنی جو تم جیسے لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کی عجیب خبروں میں حضرت یوسف، حضرت مریم وغیرہ کا واقعہ ہے اور یہ پرہیزگار لوگوں کے لئے نصیحت ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

”تم ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دین کے حوالے سے کسی نرمی کا مظاہرہ نہیں کرنا“
(اس کے علاوہ یہ ہے) ”اور جب تم نے اس بارے میں سنا تو مومنوں نے یہ گمان کیوں نہیں کیا۔“

اس کے علاوہ یہ ہے ”اور جب تم نے اسے سنا تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا۔“

”اور اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ کرتا ہے کہ تم دوبارہ ایسا (نہ کرنا)“

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ
الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا
يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۖ نُورٌ عَلَى نُورٍ ۖ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَيَضْرِبُ اللَّهُ
الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۳۵)

یہاں پر پرہیزگاروں کو خاص اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

(اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) آی منورہا بالشمس والقمر (مَثَلُ نُورِهِ) آی صفتہ فی قلب المؤمن (كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ) ہی القندیل والمصباح السراج آی: الفتيلة الموقودة، والمشكاة الطاقة غير النافذة، آی الانبوبة فی القندیل (الزجاجه كائنها) والنور فيها (كوكب دري) آی مضى بكسر الدال وضها من الدرء بمعنى الدفع لدفعها الظلام، وبضها وتشديد الياء منسوب إلى الدر: اللؤلؤ (يوقد) المصباح بالماضي، وفي قراءة بمضارع أوقد مبنياً للفعول بالتحانية وفي أخرى توقد بالفوقانية، آی الزجاجه (من) زيت (شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية) بل بينها فلا يتمكن منها حر ولا برد مضرين (يكاذ زيتها يضيء ولو لم تمسه نار) لصفائه (نور) به (على نور) بالنار، ونور الله: آی هداه للمؤمن نور على نور الايمان (يهدى الله لنوره) آی دين الإسلام (من يشاء ويضرب) يبين (الله الامثال للناس) تقريباً لافهامهم ليعتبروا فيؤمنوا (والله بكل شئ عليم) ومنه ضرب الامثال .

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے یعنی انہیں سورج اور چاند کے ذریعے روشن کرنے والا ہے اس کے نور کی مثال یعنی مومن کے دل میں اس کی صفت اس مشکوٰۃ (طاق) کی طرح ہے جس میں چراغ موجود ہوتا ہے اور وہ چراغ ایک قندیل میں ہوتا ہے لفظ ”زجاجہ“ قندیل کو کہتے ہیں اور ”مصباح“ چراغ کو کہتے ہیں یعنی وہ فتیلہ جسے جلایا جاتا ہے اور مشکوٰۃ اس طاق کو کہتے ہیں جس میں کھڑکی نہیں ہوتی اس سے مراد قندیل کی وہ جگہ ہے (جہاں پر ہتی رکھی جاتی ہے) وہ قندیل یوں ہے یعنی اس میں روشن ہونے کے اعتبار سے یوں ہے جیسے وہ چمکدار ستارہ ہو یعنی روشن کرنے والا ہو اس میں ”ز“ پرزیر پڑھی جائے گی اور پیش بھی پڑھی جاسکتی ہے یہ لفظ ”الدرء“ سے ماخوذ ہے جس کا معنی دور کرنا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تاریکی کو دور کر دیتا ہے اور اس پر پیش بھی پڑھی جائے گی اور ”ی“ پر شد بھی پڑھی جائے گی اس صورت میں یہ لفظ ”در“ کی طرف منسوب ہوگا جس کا مطلب موتی ہے (اسے جلایا جاتا ہے) یعنی اس چراغ کو جلایا جاتا ہے یہ لفظ ماضی کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے اور ایک قرأت کے مطابق مضارع کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے اور اسے غائب اور

فِي بُيُوتِ الَّذِينَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ لَا يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (۳۶)
 رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ لَا يَخَافُونَ يَوْمًا
 تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (۳۷)

حاضر دونوں صیغوں کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے وہ قندیل اس مبارک درخت کے تیل سے جلتی ہے جو زمینوں سے جو مشرقی یا مغربی نہیں ہے بلکہ ان کے درمیان ہے اس لئے اس میں گرمی یا ٹھنڈک نہیں ہوتی جو نقصان دہ ہوتی ہیں اور اس کا تیل نمود روشن ہو سکتا ہے اگرچہ اسے آگ نہ بھی لگے کیونکہ وہ اتنا صاف ہوتا ہے یہ وہ نور ہے جو اس نور کے اوپر ہے جو آگ سے تعلق رکھتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے مومن کو اس کی ہدایت دی ہے یہ نور ایمان کے نور پر۔ اللہ تعالیٰ اس نور کے ذریعے یعنی دین اسلام کے ذریعے ہدایت دے دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور وہ بیان کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے لوگوں کے لئے مثالیں تاکہ ان کی سمجھ کے قریب ہو جائیں تاکہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں اور ایمان لے آئیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھتا ہے اس لئے اس نے مثالیں بیان کی ہیں۔

(فِي بُيُوتِ) متعلق بيسبح الآتي (أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ) تُعْظَمَ (وَيُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ) بتوحيده
 (يُسَبِّحُ) بفتح الموحدة وكسرهما :أى يُصَلِّي (لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ) مصدر بمعنى الغدوات :أى البكر
 (وَالْآصَالِ) العشائيا من بعد الزوال .

گھروں میں یہ لفظ ”يُسَبِّحُ“ کا متعلق ہے جو آگے آئے گا اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ بلند کیا جائے یعنی اس کی عظمت کا ذکر کیا جائے اور اس میں اس کا نام لیا جائے یعنی اس کی توحید کا تذکرہ کیا جائے اور اس کی پاکی بیان کی جائے اس کو زبر کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے اور زیر کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے یعنی نماز ادا کی جائے اس کے لئے (یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے) ان گھروں میں لفظ ”غُدُو“ مصدر ہے اس کا معنی غدوات ہے اس سے مراد صبح ہے اور ”الآصَال“ اس سے مراد شام ہے یعنی زوال کے بعد کا وقت ہے۔

(رِجَالٌ) فاعل يسبح بكسر الباء وعلى فتحها نائب الفاعل له ورجال فاعل فعل مقدر جواب
 سؤال مقدر كأنه قيل :من يسبحه؟ (لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ) أى شراء (وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ
 الصَّلَاةِ) حذف هاء إقامة تخفيف (وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ) تَضَطَّرِبُ (فِيهِ الْقُلُوبُ
 وَالْأَبْصَارُ) من الخوف، القلوب بين النجاة والهلاك، والأبصار بين ناحيتي اليمين والشمال :هو يوم
 القيامة .

وہ مرد یہ لفظ ”يُسَبِّحُ“ کا فاعل ہے جس میں ”ب“ پر زبر پڑھی جائے گی اور اگر اس پر زبر پڑھی جائے تو یہ اس کا

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (38)
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ مِّمَّ بَقِيَعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمَانُ مَاءً ۗ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا
 وَوَجَدَ اللَّهُ عِنْدَهُ فَوْقَهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ (39)

نائبفاعل ہوگا لفظ ”رجال“ فاعل ہے اس مقدر فعل کا جو جواب ہے ایک پوشیدہ سوال کا، گویا یہ کہا جائے کہ اس کی تسبیح کون بیان کرے گا؟ جنہیں غافل نہیں کرتی تجارت یعنی فروخت اور نہ ہی خرید اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے یہاں پر تخفیف قائم کرنے کے لئے ”ح“ کو حذف کر دیا گیا ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے وہ لوگ ڈرتے ہیں اس دن سے جب بدل جائیں گے یعنی مضطرب ہو جائیں گے اس دن میں دل اور آنکھیں خوف کی وجہ سے دل نجات اور ہلاکت کے درمیان (اضطراب کا شکار ہوں گے) اور آنکھیں دائیں اور بائیں کناروں کی طرف دیکھ رہی ہوں گی اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

(لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا) ای ثوابہ وأحسن بمعنى حسن (وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ) يقال فلان ينفق بغير حساب أي يوسع كأنه لا يحسب ما ينفقه .

اس لئے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے اس چیز کی جو انہوں نے عمل کئے ہیں یعنی انہیں ثواب عطا کرے یہاں پر احسن، حسن کے معنی میں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت انہیں مزید عطا کرے گا اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے حساب کے بغیر رزق عطا فرما دیتا ہے یہ کہا جاتا ہے فلاں حساب کے بغیر خرچ کرتا ہے یعنی وہ خرچ میں وسعت کرتا ہے گویا کہ وہ خرچ کرتے ہوئے حساب نہیں رکھتا۔

(وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ مِّمَّ بَقِيَعَةٍ) جمع قاع : أي في فلاة وهو شعاع يرى فيها نصف النهار في شدة الحر يشبه الماء الجاري (يَحْسَبُهُ) يظنه (الظمان) أي العطشان (مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا) ما حسبه كذلك الكافر يحسب أن عمله كصدقة ينفقه حتى إذا مات وقدم على ربه لم يجد عمله أي لم ينفقه (وَوَجَدَ اللَّهُ عِنْدَهُ) أي عند عمله (لَوْ فَاهِ حِسَابَهُ) أي جزاء عليه في الدنيا (والله سريع الحساب) أي المجازاة .

وہ لوگ جنہوں نے اپنے اعمال کا کفر کیا ان کی مثال اس سراب کی طرح ہے جو ایک بے آب و گیاہ میدان میں ہو یہ لفظ ”قاع“ کی جمع ہے یعنی وہ زمین جس میں کچھ (درخت وغیرہ) موجود نہ ہوں اس سے مراد وہ شعاع ہے جو عین دوپہر کے وقت شدید گرمی میں نظر آتی ہے اور بہتے ہوئے پانی کی مشابہہ محسوس ہوتی ہے، گمان کرتا ہے یعنی سمجھتا ہے پیاسا شخص اسے پانی اور جب وہ اس کے پاس آتا ہے تو اس کے پاس کوئی چیز نہیں پاتا جو اس نے گمان کی تھی کافر کی مثال بھی اسی طرح ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا عمل یعنی صدقہ کرنا اسے فائدہ دے گا یہاں تک کہ جب وہ مر جاتا ہے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اسے اس کا عمل نہیں ملتا یعنی اس کا فائدہ نہیں ملتا تو اللہ تعالیٰ کو وہ پاتا ہے اس کے پاس یعنی اپنے عمل کے پاس تو وہ

أَوْ كَظُلْمٍ فِي بَحْرِ لُجِّي يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ط ظُلْمَتْ بَعْضُهَا فَوْقَ
بَعْضٍ ط إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْذِبْ رَأْيًا ط وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ (40)
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ صَفَّتٍ ط كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ
وَتَسْبِيحَهُ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ (41)

اسے پورا حساب دے دیتا ہے یعنی اس کی جزا دنیا میں دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہے یعنی جلدی جزا دینے والا ہے۔

(أَوْ) الذین کفروا أعبأهم السینة (کظلمات فی بحر لُجی) عمیق (یغشاہ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ) آی المَوْج (مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ) آی المَوْج الثانی (سَحَابٌ) آی غیم، هذه (ظلمات بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ) ظلمة البحر وظلمة المَوْج الأول وظلمة الثانی وظلمة السحاب (إِذَا أَخْرَجَ) الناظر (يَدَهُ) فی هذه الظلمات (لَمْ يَكْذِبْ رَأْيًا) آی لم يقرب من رؤيتها (وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ) آی من لم يهده الله لم يهتد.

وہ لوگ جنہوں نے اپنے برے اعمال کی صورت میں کفر کیا ان کی مثال اس تاریکی کی طرح ہے جو سمندر میں ہو جو گہرا ہو یعنی عمیق ہو اسے ڈھانپ لے ایک مَوْج اوپر کی طرف سے اور اس کے اوپر ایک اور مَوْج ہو یعنی دوسری مَوْج ہو اور اس کے اوپر ایک سحاب یعنی بادل ہو یہ تاریکیاں ہیں جن میں سے ایک دوسری کے اوپر ہے یعنی سمندر کی تاریکی پہلی مَوْج کی تاریکی، دوسری مَوْج کی تاریکی اور بادل کی تاریکی جب نکالتا ہے یعنی دیکھنے والا شخص اپنے ہاتھ کو ان تاریکیوں میں تو وہ اسے نہیں دیکھ پاتا یعنی وہ اسے دیکھنے کے قابل نہیں رہتا اور جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے اسے نور نصیب نہیں ہو سکتا یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب نہ کرے وہ ہدایت حاصل نہیں کر سکتا۔

(أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) ومن التسبیح صلاة (والطیر) جمع طائر بین السماء والأرض (صافات) حال باسطات أجدحتهن (كُلٌّ قَدْ عَلِمَ) الله (صَلَاتُهُ وَتَسْبِيحُهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ) فیہ تعلیم العاقل .

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے تسبیح بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تسبیح میں نماز پڑھنا بھی ہے اور پرندے بھی (تسبیح کرتے ہیں) یہ لفظ "طائر" کی جمع ہے جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہوتے ہیں صف باندھ کر یعنی انہوں نے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کی نماز کو اور تسبیح کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اس چیز کے بارے میں جو وہ عمل کرتے ہیں یہاں پر عقل رکھنے والوں کا غلبے کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

وَاللّٰهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالۤیَّ اللّٰهِ الْمَصِیْرُ (42)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزِجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُوَلِّفُ بَیْنَهُ ثُمَّ یَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرٰی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلَالِیْهِ ۗ
وَيُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فِیْصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَیَصْرِفُهُ عَنِ مَّنْ یَّشَآءُ ۗ
یَكَاذُ سَنَا بَرْقِیْهِ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ (43)

یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۗ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ (44)

(وَاللّٰهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) خزائن المطر والرزق والنبات (وَالۤیَّ اللّٰهِ الْمَصِیْرُ) المرجع .
اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی یعنی بارش، رزق اور نباتات وغیرہ کے خزانے اور اللہ تعالیٰ کی
طرف ہی لوٹ کر جانا ہے یعنی واپس جاتا ہے۔

(اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزِجِیْ سَحَابًا) یسوقہ برفق (ثُمَّ یُوَلِّفُ بَیْنَهُ) یضم بعضہ الی بعض فیجعل
القطع المتفرقة قطعة واحدة (ثُمَّ یَجْعَلُهُ رُكَامًا) بعضہ فوق بعض (فَتَرٰی الْوَدْقَ) المطر (یَخْرُجُ
مِنْ خِلَالِیْهِ) مخارجہ (وَيُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ) زائدة (جِبَالٍ فِیْهَا) فی السماء بدل باعادة الجار (مِنْ
بَرَدٍ) ای بعضہ (فِیْصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَیَصْرِفُهُ عَنِ مَّنْ یَّشَآءُ ۗ) یقرب (سَنَا بَرْقِیْهِ) لبعانہ
(یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ) الناظرة له :ای یخطفها .

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادل کو چلاتا ہے یعنی اسے نرمی کے ساتھ لے جاتا ہے پھر وہ انہیں ایک دوسرے سے
ملا دیتا ہے یعنی ایک کو دوسرے میں ضم کر دیتا ہے اور متفرق ٹکڑوں کو ایک ٹکڑے کے اندر بنا دیتا ہے وہ اسے ”رکام“ بنا دیتا ہے
یعنی وہ ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں پھر تم ”ودق“ یعنی بارش کو دیکھتے ہو کہ وہ اس کے درمیان میں سے نکلتی ہے یعنی نکلنے
کی جگہ سے پھر وہ آسمان سے نازل کرتا ہے یہاں پہ لفظ ”من“ زائد ہے پہاڑ اس میں یعنی آسمان میں یہاں پہ (حرف) جار
کے عادی کے ذریعے بدل کا مفہوم پیدا کیا گیا ہے اولوں میں سے یعنی اس میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں پھر وہ اسے پہنچاتا
ہے جسے وہ چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے پھر دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی چمک آنکھوں کو لے جائے یعنی جو اسے دیکھ رہا ہو
یعنی اس کو اچک کر لے جائے۔

(یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ) ای یأتی بکل منها بدل الآخر (اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ) التقلیب (لَعِبْرَةً) دلالة
(لِّاُولِی الْاَبْصَارِ) لأصحاب البصائر علی قدرة اللّٰه تعالیٰ .

اللہ تعالیٰ رات اور دن کو تبدیل کر دیتا ہے یعنی ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی جگہ پر لے کر آتا ہے بے شک اس میں یعنی اس
تبدیلی میں عبرت ہے یعنی دلالت ہے بصارت رکھنے والوں کے لئے یعنی سمجھدار لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں۔

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ فَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَ مِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ
 وَ مِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (45)
 لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (46)
 وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّن بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَٰئِكَ
 بِالْمُؤْمِنِينَ (47)

(وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ) آئی حیوان (مِن مَّاءٍ) آئی نطفہ (فَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ) کالحویات
 والہوام (وَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ) کالانسان والطیر (وَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ) کالبہائم
 وَالْأَنْعَامِ (يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)۔

اور اللہ تعالیٰ نے ہر چوپائے کو پیدا کیا ہے یعنی ہر حیوان کو پانی سے یعنی نطفے سے ان میں سے کچھ وہ ہیں جو پیٹ کے بل
 چلتے ہیں جیسے سانپ ہیں اور دیگر حشرات الارض ہیں اور کچھ وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں جیسے انسان اور پرندے ہیں اور کچھ
 وہ ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں جیسے جانور اور چوپائے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے
 پر قدرت رکھتا ہے۔

(لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ) آئی بینات ہی القرآن (وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ) طریق
 (مُتَقِيمٍ) آئی دین الاسلام۔

ہم نے واضح آیات نازل کی ہیں یعنی جو واضح ہیں اس سے مراد قرآن پاک ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے مستقیم
 صراط یعنی راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے اس سے مراد دین اسلام ہے۔

(وَيَقُولُونَ) آئی المنافقون (آمَنَّا) صدقنا (بِاللَّهِ) بتوحیدہ (وَبِالرَّسُولِ) محمد (وَأَطَعْنَا) ہما
 فیما حکما بہ (ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ) يُعْرَضُ (فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّن بَعْدِ ذَلِكَ) عَنْهُ (وَمَا أُولَٰئِكَ) الْمَعْرُضُونَ
 بِالْمُؤْمِنِينَ) الْمَعْهُودِينَ الْمَوَافِقَ قُلُوبَهُمْ لِأَسْنَتِهِمْ۔

اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں یعنی منافق یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے یعنی ہم نے تصدیق کی اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کی توحید کی
 اور اس کے رسول پر یعنی حضرت محمد پر اور ہم نے پیروی کی ان دونوں کی جو ان دونوں نے حکم دیا ہے پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں
 یعنی اعراض کرتے ہیں یعنی ان میں سے ایک فریق اس کے بعد ایسا کرتا ہے حالانکہ وہ اعراض کرنے والے لوگ درحقیقت
 مومن نہیں ہیں یعنی جن کے ساتھ عہد کیا گیا ہو اور جن کے دل ان کی زبانوں کے مطابق ہوں۔

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ (48)

وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ (49)

أَفِئْتِ قُلُوبُهُمْ مَرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولَهُ ۗ بَلْ أَوْلَاكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ (50)

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۗ
وَأَوْلَاكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (51)

(وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ) المبلغ عنه (لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ) عن المجيء
إليه .

اور جب انہیں بلایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف جو اللہ کی طرف سے تبلیغ کرتا ہے تاکہ وہ ان
کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق اعراض کرتا ہے یعنی اس کی طرف آنے سے۔

(وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ) مسرعین طائعتین .

اور اگر ان کے پاس حق ہو تو وہ اس کی طرف اذعان کی حالت میں آئے یعنی تیزی سے فرمانبرداری کرتے ہوئے
آئیں۔

(أَفِئْتِ قُلُوبُهُمْ مَرَضٌ) کفر (أَمْ ارْتَابُوا) ای شکوا فی نبوتہ (أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
وَرَسُولَهُ) فی الحکم ای فیظلموا فیہ؟ لا (بَلْ أَوْلَاكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) بالإعراض عنه .

کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یعنی کفر ہے یا وہ لوگ شک کرتے ہیں یعنی اس کی نبوت میں شک کرتے ہیں یا وہ یہ
خوف رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے یعنی فیصلہ کرنے میں ان کے ساتھ زیادتی کریں گے نہیں!
بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں جو منہ پھیر لیتے ہیں۔

(إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ) ای: الْقَوْلُ اللَّائِقُ بِهِمْ (أَنْ
يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا) بِالْإِجَابَةِ (وَأَوْلَاكَ) حِينَئِذٍ (هُمُ الْمُفْلِحُونَ) الناجون .

بے شک ایمان والوں کا یہ کہنا ہوتا ہے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان
فیصلہ کریں یعنی ان کا یہ قول جو ان کے لائق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی یعنی ہم نے قبول کیا اور
یہی وہ لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں یعنی نجات پانے والے ہیں۔

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ (52)
 وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجْنَ ۗ قُلْ لَا تُقْسِمُوا بِطَاعَةِ مَعْرُوفَةٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ
 خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (53)

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۗ وَإِنْ
 تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۗ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ (54)

(وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَى اللَّهَ) يخافه (وَيَتَّقِهِ) بسكون الہاء وکسرہا بآن یطیعه
 (فأولئك هم الفائزون) بالجنتہ۔

اور جو شخص اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے یعنی اس سے خوف زدہ
 رہے اور اس سے بچے یعنی اس کی فرمانبرداری کرے اس میں ”ہ“ کو ساکن بھی پڑھا جاسکتا ہے اور ”زیر“ بھی پڑھی جاسکتی ہے
 تو یہی لوگ کامیاب ہیں جو جنت کی (کامیابی) حاصل کریں گے۔

(وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ) غایتہا (لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ) بالجہاد (لَيَخْرُجْنَ قُلْ) لہم (لَا تُقْسِمُوا
 طَاعَةَ مَعْرُوفَةٍ) للنبی خیر من قسبکم الذی لا تصدقون فیہ (إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) من
 طاعتکم بالقول ومخالفتکم بالفعل۔

اور وہ لوگ اللہ کے نام کی قسم اٹھاتے ہیں پوری شدت کے ساتھ کہ اگر تم انہیں حکم دو یعنی جہاد کرنے کا تو وہ لوگ ضرور
 نکلیں گے تم ان سے فرما دو تم لوگ قسم نہ اٹھاؤ، مناسب طریقے سے فرمانبرداری کرنا تمہارے اس قسم اٹھانے سے بہتر ہے جو
 سچی نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کے بارے میں باخبر ہے یعنی تمہاری زبانی فرمانبرداری اور تمہاری عملی مخالفت کے
 بارے میں جانتا ہے۔

(قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا) عن طاعته بحذف إحدى التاءین خطاب لہم
 (فإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ) من التبلیغ (وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ) من طاعته (وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى
 الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ) آی التبلیغ البین۔

تم فرما دو تم لوگ اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر وہ منہ پھیر لیں اس کی اطاعت سے یہاں پر ایک ”ت“
 کو حذف کر دیا گیا ہے یہ ان لوگوں سے خطاب ہے تو بے شک اس رسول پر وہ ذمہ داری ہے جس کا اسے پابند کیا گیا ہے یعنی
 تبلیغ اور تم پر وہ چیز لازم ہے جس کا تمہیں پابند کیا گیا ہے یعنی اس کی فرمانبرداری اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو تم ہدایت
 پا لو گے اور رسول کے ذمے صرف واضح طور پر پہچانا لازم ہے یعنی واضح تبلیغ لازم ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۗ
يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (55)
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا لَهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ (57)

(وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ) بدلًا عن الكفار
(كَمَا اسْتَخْلَفَ) بالبناء للفاعل والفعول (الذين مِنْ قَبْلِهِمْ) من بني إسرائيل بدلًا عن الجبابرة
(وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ) وهو الإسلام بأن يظهره على جميع الأديان ويوسع لهم في
البلاد فيملكونها (وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ) بالتخفيف والتشديد (مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ) من الكفار (أَمْنًا) وقد أنجز
الله وعده لهم بها ذكر وأثنى عليهم بقوله: (يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا) هو مستأنف في حكم
التعليل (وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ) الإنعام منهم به (فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) وأول من كفر به قتلة
عثمان رضي الله عنه فصاروا يقتتلون بعد أن كانوا إخوانًا.

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور انہیں زمین
میں خلیفہ بنائے گا کفار کی جگہ پر جیسا کہ اس نے خلیفہ بنایا، اس لفظ کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے ان
لوگوں کو جو ان سے پہلے یعنی بنی اسرائیل سے جنہیں جابر لوگوں کی جگہ بنایا گیا تھا اور وہ ان کے دین کو ضرور محفوظ کرے گا جس
سے وہ راضی ہے اس سے مراد اسلام ہے یعنی اسے تمام ادیان پر غالب کر دے گا اور ان لوگوں کو تمام علاقوں میں وسعت عطا
فرمائے گا اور وہ اس کے مالک ہو جائیں گے اور ان لوگوں کو تبدیل کر دے گا اس کو تخفیف اور تشدید کے ساتھ دونوں طرح
پڑھا جا سکتا ہے، ان کے خوف میں آنے کے بعد یعنی کفار کے حوالے سے جب وہ امن کی حالت میں آجائیں گے اللہ تعالیٰ
نے ان کے ساتھ کیے ہوئے اپنے وعدے کو پورا کیا جیسا کہ مذکور ہوا اور یہ کہہ کر ان کی تعریف کی جو اس نے فرمایا ہے وہ لوگ
میری عبادت کرتے ہیں اور وہ لوگ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے یہاں پر یہ جملہ مستأنف ہے جو تعلیل کے حکم میں ہے اور جو
شخص اس کے بعد بھی کفر کرے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والے انعام کا ان میں سے تو یہی لوگ فاسق ہیں اور سب
سے پہلے جس نے کفر کیا وہ حضرت عثمان کے قاتلین ہیں جو بھائی بھائی ہو جانے کے بعد ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرُّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اٰی رجااء الرحمة

تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ یعنی رحمت کی امید ہو۔

(لَا تَحْسَبَنَّ) بالفوقانية والتحتانية والفاعل الرسول (الذين كَفَرُوا مُعْجِزِينَ) لنا (فی)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۖ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ ۙ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّفُورٌ عَلَيْكُمْ ۚ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۵۸)

الارض) بان يفوتونا (وما واهم) مرجعهم (النار ولبس البصير) البرحة هي .
اور تم ہرگز گمان نہ کرو اسے غائب و حاضر دونوں طرح کے صیغے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے اس کے فاعل سے مراد نبی اکرم ہونگے ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے کفر کیا کہ وہ عاجز کرنے والے ہیں یعنی زمین میں کہ وہ ہمیں فوت کریں گے حالانکہ ان کا ٹھکانہ ان کے واپسی کی جگہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے یعنی واپسی کی جگہ ہے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) من العبيد والإماء (وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ) من الأحرار وعرفوا أمر النساء (ثلاث مرّات) في ثلاثة أوقات (من قبل صلوة الفجر وحين تضعون ثيابكم من الظهيرة) أي وقت الظهر (ومن بعد صلاة العشاء) ثلاث عورات لكم) بالرفع خبر مبتدأ مقدر بعده مضاف وقام المضاف إليه مقامه : أي هي أوقات، وبالنصب بتقدير أوقات منصوباً بدلاً من محل ما قبله قام المضاف إليه مقامه، وهي لإلقاء الثياب تبدوا فيها العورات (ليس عليكم ولا عليهم) أي المالك والصبيان (جناح) في الدخول عليكم بغير استئذان (بعدهن) أي بعد الأوقات الثلاثة، هم (طوافون عليكم) للخدمة (بعضكم) طائف (على بعض) والجملة مؤكدة لما قبلها (كذلك) كما بين ما ذكر (يبين الله لكم الآيات) أي الأحكام (والله عليم) بأمور خلقه (حكيم) بما دبره لهم، وآية الاستئذان قيل منسوخة وقيل لا، ولكن تهاون الناس في ترك الاستئذان .

اے ایمان والو! جو تمہارے زیر ملکیت ہیں یعنی جو غلام اور کنیریں انہیں تم سے اجازت مانگنی چاہئے اور وہ لوگ بھی جو ابھی تم میں سے بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے یعنی جو آزاد ہیں اور عورتوں کے معاملات سے واقف ہیں۔ تین مرتبہ یعنی تین اوقات میں صبح کی نماز سے پہلے اس وقت جب تم دوپہر کے وقت اپنے اضافی کپڑوں کو اتار دو یعنی ظہر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین اوقات تمہارے پوشیدگی کے ہیں یہ رفع کے ساتھ ہے اور مقدر مبتداء کی خبر ہے جس کے بعد مضاف ہے مضاف الیہ اس کا قائم مقام ہے یعنی ہی اوقات اور اوقات کو مقدر ماننے کی صورت میں اس پر زبر پڑھی جائے گی جو اپنے ماقبل کے محل کا بدل ہوگا اور مضاف الیہ اس کا قائم مقام ہوگا۔ یعنی کپڑے اتارنے کی وجہ سے تمہاری پوشیدہ چیزیں واضح

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (59)

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۗ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (60)

ہو جاتی ہیں تم پر اور ان پر کوئی گناہ نہیں ہے یعنی ان کے زیر ملکیت لوگوں پر اور بچوں پر کہ اگر وہ تمہارے ہاں آئیں اجازت لئے بغیر اس کے بعد یعنی ان تینوں اوقات کے بعد وہ لوگ جو تمہارے ہاں خدمت کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے پاس آتا ہے یہ جملہ پہلے والے کی تاکید کے لئے ہے اس طرح جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیات کو بیان کرتا ہے یعنی احکام کو بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اپنی مخلوق کے امور کے بارے میں اور حکمت رکھتا ہے جو اس نے ان کے لئے تدبیر کی ہے اجازت مانگنے والی آیت ایک قول کے مطابق منسوخ ہو گئی ہے اور ایک قول کے مطابق منسوخ نہیں ہوئی ہے اور لوگوں نے اجازت کے معاملے میں لاپرواہی کا مظاہرہ کر دیا ہے۔

(وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ) أَيُّهَا الْأَحْرَارُ (الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا) فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ (كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) أَيُّ الْأَحْرَارِ الْكِبَارِ (كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ).

اور جب تم میں سے بچے یعنی آزاد بچے بالغ ہو جائیں تو وہ اجازت ضرور لیں تمام اوقات میں جیسا کہ ان سے پہلے والے لوگ اجازت لیتے ہیں یعنی بڑی عمر کے آزاد لوگ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا ہے اور حکمت والا ہے۔

(وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ) قَعْدُنَ عَنِ الْحَيْضِ وَالْوَلَدِ لِكِبْرِهِنَّ (الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا) لِذَلِكَ (فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ) مِنَ الْجَلْبَابِ وَالرِّدَاءِ وَالْقِنَاعِ فَوْقَ الْعِمَارِ (غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ) مَظْهَرَاتٍ (بِزِينَةٍ) خَفِيَّةٍ كَقِلَادَةٍ وَسَوَارٍ وَخَلْخَالٍ (وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ) بَأَنْ لَا يَضَعْنَهَا (خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ) لِقَوْلِكُمْ (عَلِيمٌ) بِهَا فِي قُلُوبِكُمْ.

اور بیٹھی ہوئی خواتین یعنی جو بڑی عمر کی وجہ سے حیض اور اولاد سے مایوس ہو چکی ہیں وہ جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں اس وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ اپنے اضافی کپڑے اضافی چادر وغیرہ اور جو چادر کے اوپر رومال ہوتا ہے اسے اتار دیں جبکہ وہ ظاہر کرنے والی نہ ہوں زینت کو وہ زینت جو خفیہ ہوتی ہے جیسے ہار، کنگن اور پازیب ہے اور اگر وہ بچیں یعنی یہ کپڑے نہ اتاریں تو ان کے لئے زیادہ بہتر ہے اللہ تعالیٰ سننے والا ہے تمہارے قول کو اور علم رکھنے والا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكَتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبْرَكَةٌ طَيِّبَةٌ كَذَلِكَ بَيَّنَّ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (٥١)

(لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ) فی مؤاکلة مقابلہم (وَلَا) حرج (على أنفسكم أن تأكلوا من بيوتكم) ای بیوت اولادکم (أو بیوت آبائکم أو بیوت أمهاتکم أو بیوت إخوانکم أو بیوت أخواتکم أو بیوت أعمامکم أو بیوت عماتکم أو بیوت أخوالکم أو بیوت خالاتکم أو ما ملکتكم مفاتحه) ای خزنتموه لغيرکم (أو صديقکم) وهو من صدقکم فی مودته. البعنی يجوز الأكل من بيوت من ذکر وإن لم يحضروا ای إذا علم رضاهم به (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا) مجتمعين (أو أَشْتَاتًا) متفرقين، جمع شت، نزل فیمن تحرّج أن يأكل وحده وإذا لم يجد من يؤاکله يترك الأكل (فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا) لکم لا أهل بها (فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ) ای قولوا: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فإن الملائكة ترد عليكم وإن كان بها أهل فسلموا عليهم (تَحِيَّةً) مصدر حيا (مَنْ عِنْدَ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ) يُثَابَ عَلَيْهَا (كَذَلِكَ بَيَّنَّ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ) ای يفصل لکم معالم دينکم (لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ) لکی تفهوا ذلك.

کسی نابینا شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے اور کسی لنگڑے پر کوئی گناہ نہیں ہے اور بیمار پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالے اور تم پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے گھروں میں کھانا کھاؤ یعنی اپنی اولاد کے گھروں میں کھانا کھاؤ، اپنے آباؤ اجداد کے گھروں میں کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں میں کھاؤ یا اپنے بھائی کے گھروں میں کھاؤ یا اپنی بہنوں کے گھروں میں کھاؤ یا اپنے چچاؤں اور پھوپھیوں کے گھروں میں کھاؤ یا اپنے ماموؤں اور خالاؤں کے گھروں میں کھاؤ یا ان کے جن کی چابیوں کے تم مالک ہو یعنی تم نے دوسرے شخص کو اس کا خزانچی (یا نگران) مقرر کیا ہو یا دوستوں کے اور یہ وہ شخص ہے جو اپنی صحبت میں تمہارے ساتھ سچا ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے گھر میں کھانا کھانا جائز ہے اگرچہ وہ لوگ خود موجود نہ ہوں جب کہ ان کی اس بارے میں رضامندی کا علم ہو اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم لوگ اٹھتے ہو کر یا اجتماع کی صورت میں کھاؤ یا بکھر کر یعنی الگ ہو کر کھاؤ، یہ لفظ "اشتاتاً" لفظ "شت" کی جمع ہے یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو شخص اس بارے میں حرج محسوس کرتا تھا کہ وہ اکیلا کھائے اور جب اسے کوئی ساتھ کھانے والا نہیں ملتا تھا

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۗ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأَذَن لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (82)

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۗ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۗ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (83)

تو وہ کھانا ترک کر دیتا تھا اور جب تم گھروں میں یعنی اپنے گھروں میں داخل ہو یا جہاں پر کوئی موجود نہ ہو تو تم اپنے اوپر سلام کرو یعنی یہ کہو ہم پر سلام ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو کیونکہ فرشتے تمہیں جواب دیتے ہیں اور اگر گھر میں لوگ موجود ہوں تو تم انہیں سلام کرو لفظ تَحِيَّةٌ یہ لفظ حیات کا مصدر ہے، یہ سلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو برکت والا ہے پاکیزہ ہے اور اس پر ثواب دیا جائے گا، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو تم پر واضح کرتا ہے یعنی وہ تمہارے لئے تمہاری دینی تعلیمات کو الگ الگ بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ لو یعنی اس کا فہم حاصل کر لو۔

(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ) آي الرسول (على أمرٍ جامعٍ) كخطبة الجمعة (لَمْ يَذْهَبُوا) لعروض عذر لهم (حتى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ) أمرهم (فَأَذَن لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ) بالانصراف (وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ).

بے شک وہ مومن جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے وہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں یعنی رسول کے ساتھ کسی جامع معاملے میں جیسے جمعے کے خطبے کے معاملے میں تو وہ نہیں جاتے کسی کام کی وجہ سے جب تک اجازت نہ حاصل کر لیں۔ بے شک وہ لوگ جو تم سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ تم سے اپنے کسی معاملے کے بارے میں اجازت لیں تو تم ان میں سے جسے چاہو اجازت دے دو کہ وہ چلا جائے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت طلب کرو، بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

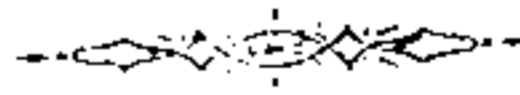
(لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا) بَأَن تَقُولُوا يَا مُحَمَّد، بَلْ قُولُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فِي لَيْلٍ وَتَوَاضِعٍ وَخَفِضِ صَوْتٍ (قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا) آي يخرجون من المسجد في الخطبة من غير استئذان خفية مستترين بشيء، (وقد) للتحقيق (فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ) آي اللّٰه أو رسوله (أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ) بلاء (أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) في الآخرة.

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ۗ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا
عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (84)

تم رسول کو اپنے درمیان اس طرح نہ بلاؤ جیسے ایک دوسرے کو بلاتے ہو یعنی تم یہ نہ کہو اب محمد، بلکہ یہ کہو اب اللہ کے نبی! اے اللہ کے رسول! نرمی سے اور پست آواز میں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان لوگوں کو جو کسی چیز کی آڑ میں کھسک جاتے ہیں یعنی وہ خطبے کے دوران مسجد میں سے اجازت لئے بغیر خفیہ طور پر کسی چیز کے پردے میں نکل جاتے ہیں "قد" یہ لفظ تحقیق کے لئے ہے انہیں بچنا چاہئے ان لوگوں کو جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں یعنی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی۔ اس چیز سے کہ انہیں کوئی فتنہ یعنی آزمائش نہ لاحق ہو جائے یا انہیں دردناک عذاب نہ لاحق ہو جائے یعنی آخرت میں ایسا ہو۔

(أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) مَلَكًا وَخَلْقًا وَعَبِيدًا (قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ) أَيُّهَا الْمَكْلُفُونَ (عَلَيْهِ) مِنَ الْإِيمَانِ وَالنَّفَاقِ (وَ) يَعْلَمُ (يَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ) فِيهِ التَّفَاتُ عَنِ الْخَطَابِ أَيْ مَتَى يَكُونُ (فَيُنَبِّئُهُمْ) فِيهِ (بِمَا عَمِلُوا) مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ (وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ) مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَغَيْرِهَا (عَلِيمٌ).

خبردار! آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ ملکیت اور مخلوق ہونے اور حکم کا پابند ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس میں تم ہو یعنی اے مکلف لوگو! جس ایمان یا نفاق کی حالت میں ہو وہ جانتا ہے اس دن کے بارے میں جس دن کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا یہاں پر خطاب کا طرز تبدیل کر دیا گیا ہے یعنی جب یہ ہوگا تو وہ انہیں بتا دے گا اس دن جو وہ عمل کیا کرتے تھے اچھا یا برا؟ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں یعنی ان کے اعمال کے بارے میں اور دیگر چیزوں کے بارے میں علم رکھنے والا ہے۔



سورة الاحزاب

مدینة وهى ثلاث وسبعون آية
(یہ مدنی سورہ ہے اور اس میں تہتر آیات ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (۱)

وَاطِعْ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (۲)

وَتَوَكَّلْ عَلٰى اللّٰهِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا (۳)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبِيْنَ فِىْ جَوْفِهِۦٓ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمْ اِلٰى تَظْهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهَاتِكُمْ ۗ

(یا ایہا النبی اتق اللہ) دُمُّ عَلَى تَقْوَاهُ (وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ) فیما یخالف شریعتک

(اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا) بہا یكون قبل كونه (حَكِيْمًا) فیما یخلقه .

اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہو یعنی اس کے تقویٰ پر برقرار ہو اور کافروں اور منافقین کی پیروی نہ کرو، اس چیز کے بارے میں جو وہ تمہاری شریعت کی مخالفت میں کرتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کا علم رکھتا ہے جو ہوگی اس کے ہونے سے پہلے (علم رکھتا ہے)

(وَاطِعْ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) اى القرآن (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا) وفى قراءۃ

(یعملون) بالتحثانہ .

اور تم پیروی کرو اس چیز کی جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی گئی ہے یعنی قرآن بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے، ایک قرأت کے مطابق اسے "تحتانیہ" کے طور پر یَعْمَلُوْنَ (یعنی جمع مذکر حاضر کی بجائے جمع مذکر غائب کے صیغے کے طور پر پڑھا جائے گا)

(وَتَوَكَّلْ عَلٰى اللّٰهِ) فى امرک (وكفى باللّٰه وکيلاً) حافظًا لك وامتہ تبع له فى ذلك كله .

اور تم اللہ پر توکل کرو اپنے معاملے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا رساز ہونے کے حوالے سے کافی ہے، یعنی تمہاری حفاظت کرنے کے حوالے سے اس تمام معاملے میں نبی اکرم کی امت آپ کی تابع شمار ہوگی۔

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَ كُمْ أَبْنَاءَ كُمْ ۚ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي
السَّبِيلَ (4)

(مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ) ردًا علی من قال من الکفار: إن له قلبین یعقل
بکل منهما أفضل من عقل محمد (وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ الْاِیَّاءَ) بهمزة ویا و بلا یاء (تَظَهَّرُونَ) بلا
آلف قبل الہاء وبہا، والتاء الثانیة فی الأصل مدغمة فی الظاء (مِنْهُنَّ) یقول الواحد مثلًا لزوجتہ:
أنت علی کظہر أُمی (أُمہاتکم) آی کالأمہات فی تحریرہا بذلک البعد فی الجاہلیة طلاقًا، وإنما
تجب بہ الکفارة بشرطہ کما ذکر فی سورة (المجادلة) (وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَ كُمْ) جمع دعوی وهو من
یدعی لغير أبیہ ابنا لہ (أَبْنَاءَ كُمْ) حقیقة (ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ) آی الیہود والبنافقین لما قالوا
لما تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش التی كانت امرأة زید بن حارثة الذی تبناہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قالوا تزوج محمد امرأة ابنہ، فاکذبہم اللہ تعالی فی ذلک (وَاللَّهُ يَقُولُ
الْحَقَّ) فی ذلک (وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ) سبیل الحق۔

اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دودل نہیں بنائے۔ یہ ان کفار کی تردید ہے جو یہ کہتے تھے کہ ان کے دودل ہیں۔
جن میں سے ہر ایک سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور اس حوالے سے وہ عقل میں نبی اکرم سے بہتر ہیں اور اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے)
تمہاری بیویوں کو نہیں بنایا یہاں پر لفظ ”اللائ“ ہمزہ اور ”ی“ کے ساتھ بھی ہے اور اس کے بغیر بھی۔ جن کے ساتھ تم ظہار
کرتے ہو اس میں ”ہ“ سے پہلے ”ا“ ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی اور اصل میں دوسری ”ت“ کو ”ظ“ میں مدغم کیا گیا ہے، ان
میں سے ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ تم میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح قابل احترام ہو، (اپنی ماؤں کے
ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے) یعنی وہ حرمت میں ماؤں کی طرح ہیں، زمانہ جاہلیت میں لوگ اسے طلاق شمار کرتے تھے لیکن اس کے
ذریعے صرف کفارہ لازم ہوتا ہے جو شرائط کے ہمراہ ہے جس کا ذکر سورة ”مجادلہ“ میں کیا گیا ہے۔

اور اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) نہیں بنایا ہے جن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے یہ لفظ ”دعی“ کی جمع ہے یہ اس شخص
کو کہا جاتا ہے جسے اس کے حقیقی باپ کی بجائے کوئی دوسرا شخص اپنے بیٹے کے طور پر بلائے، تمہارے بیٹے یعنی حقیقت کے
اعتبار سے یہ تمہاری بات ہے جو تمہارے منہ سے تعلق رکھتی ہے یعنی یہودیوں اور منافقین (کی بات) جب انہوں نے یہ کہا
جس وقت نبی اکرم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی جو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی
سابقہ اہلیہ تھیں جنہیں نبی اکرم نے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، انہوں نے یہ کہا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی
(سابقہ) بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کو غلط قرار دیا اور اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے یعنی اس

أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ
وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ^ط وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ^ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
رَحِيمًا (5)

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ^ط وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ
فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا^ط كَانَ ذَلِكَ فِي
الْكِتَابِ مَسْطُورًا (8)

بارے میں اور وہ راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے یعنی حق کے راستے کی طرف۔

(ادعوہم لأبائہم ہو أقسط) عدل (عند اللہ فان لم تعلموا آباءہم فإخوانکم فی الدین
وموالیکم) بنو عمکم (ولیس علیکم جناح فیما أخطأتم بہ) فی ذلک (ولكن) فی (ما تعدت
قلوبکم) فیہ وهو بعد النهی (وكان اللہ غفورًا) لما کان من قولکم قبل النهی (رحیمًا) بکم فی
ذلک

تم انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کے حوالے سے بلاویہ انصاف یعنی عدل کے زیادہ مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا پتہ نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور آزاد کردہ غلام ہیں۔ (مصنف کہتے ہیں یہاں لفظ
”موالیکم“ کا مطلب) چچا زاد ہے اور تم پر کوئی حرج نہیں اس چیز کے بارے میں جو تم غلطی سے کر لو اس حوالے سے لیکن
اس چیز کے بارے میں (حرج ہے) جو تم جان بوجھ کر کرو اس بارے میں یعنی اس کی ممانعت کے حکم کے بعد اور اللہ تعالیٰ
مغفرت کرنے والا ہے، ممانعت سے پہلے تمہاری کبھی ہوئی باتوں کی اور رحم کرنے والا ہے اس بارے میں تم پر۔

(النبی أولى بالمؤمنین من انفسہم) فیما دعاهم الیہ ودعتہم انفسہم الی خلافہ (وأزواجہ
أمہاتہم) فی حرمة نکاحہن (وأولوا الارحام) ذوو القرابات (بعضہم أولى ببعض) فی الارث (فی
کتاب اللہ من المؤمنین والہاجرین) ای من الارث بالایمان والہجرة الذی کان اول الاسلام
ففسخ (إلا) لکن (ان تفعلوا الی اولیائکم معروفاً) بوضیة فجائز (کان ذلک) ای نسخ الارث
بالایمان والہجرة بآرث ذوی الارحام (فی الکتاب مسطوراً) وأرید بالکتاب فی الموضعین اللوح
المحفوظ .

”نبی“ مؤمنین کے نزدیک ان کی جان سے زیادہ قریب ہیں اس بارے میں جس کی طرف انہوں نے ان لوگوں کو دعوت
دی اور ان کے نفس نے اس کے خلاف کی طرف بلایا اور اس (نبی) کی ازواج ان (مؤمنین) کی مائیں ہیں یعنی ان کے ساتھ

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا (7)

لَيَسْئَلَنَّ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا (8)

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ كُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا

شادی کرنے کے حرام ہونے کے اعتبار سے اور وہ رشتے دار ہیں یعنی قرابت دار ہیں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوگا یعنی وراثت میں۔ اللہ کی کتاب میں (یہ حکم موجود ہے) مومنین کے لئے اور ہجرت کرنے والوں کے لئے یعنی وراثت کے حکم کا تعلق ایمان اور ہجرت کے ساتھ ہے۔ جو ابتداء اسلام میں تھا پھر اسے منسوخ کر دیا گیا البتہ اگر تم اپنے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرو یعنی وصیت کرو تو یہ جائز ہے وہ تھا یعنی ایمان اور ہجرت کی وجہ سے وراثت کا حکم (منسوخ ہو گیا) قریبی رشتے داروں کو وارث قرار دینے (کے حکم کے ذریعے) کتاب میں لکھا ہوا، یہاں دونوں جگہ پر کتاب سے مراد ”لوح محفوظ“ ہے۔

(وَ) اذکر (إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ) حین أخرجوا من صلب آدم، كالدَّرَجِمْ ذَرَّةٌ: وہی أصغر النمل (وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ) بآن يعبدوا الله ويدعوا إلى عبادته، وذكر الخمسة من عطف الخاص على العام (وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا) شديدًا بالوفاء بما حُبِّلُوهُ وهو اليمين بالله تعالى.

اور یاد کرو جب ہم نے انبیاء سے پختہ عہد لیا اس وقت جب انہیں آدم کی پشت میں سے چیونٹیوں کی طرح نکالا گیا، یہ لفظ ”زر“ لفظ ”ذره“ کی جمع ہے جو چھوٹی چوٹی کو کہتے ہیں اور تم سے بھی (عہد لیا) اور نوح سے ابراہیم سے، موسیٰ سے، عیسیٰ بن مریم سے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دیں گے ان پانچ حضرات کا تذکرہ خاص کا عطف عام پر ہے اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا یعنی جسے پورا کرنے میں شدت اختیار کی جائے یعنی انہیں اس کا پابند کیا گیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم تھی۔

ثم أخذ البيثاق (يَسْأَلُ) الله (الصادقين عن صِدْقِهِمْ) في تبليغ الرسالة تبكيًا للكافرين بهم (وَأَعَدَّ) تعالیٰ (للكافرين) بهم (عَذَابًا أَلِيمًا) مؤلماً هو عطف على أخذنا.

پھر اس نے عہد لیا تاکہ وہ سوال کرے یعنی اللہ تعالیٰ سچے لوگوں سے ان کے سچ کے بارے میں یعنی رسالت کی تبلیغ کے حوالے سے تاکہ اس کے ذریعے کافروں کو خاموش کیا جاسکے اور اس نے تیار کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے کفر کرنے والوں کے لئے اس وجہ سے دردناک عذاب یعنی الم دینے والا، اس کا عطف لفظ ”اخذنا“ پر ہے۔

لَمْ تَرَوْهَا ط وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا (۸)
 إِذْ جَاءَ وَكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ
 وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونًا (۱۰)
 هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا (۱۱)

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ) من الكفار متحزون أيام
 حفر الخندق (فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا) من الملائكة (وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ) بالتاء
 من حفر الخندق، و (يعملون) بالياء من تحزيب المشركين (بَصِيرًا).
 اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب تمہارے پاس لشکر آگئے یعنی کفار جو مختلف
 لشکروں کی شکل میں تھے خندق کھودنے کے موقع پر، پس ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے یعنی
 فرشتے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو ملاحظہ فرما رہا تھا، اگر اس لفظ ”تعملون“ کو ”ت“ کے ساتھ پڑھا جائے (یعنی جمع مذکر حاضر
 کے صیغے کے طور پر) تو اس سے مراد خندق کھودنے والے لوگ ہونگے اور اگر اسے ”ی“ کے ساتھ پڑھا جائے (جمع مذکر
 غائب کے صیغے کے طور پر) تو اس سے مراد مشرکین کے لشکر (کے افراد) ہوں گے۔

(إِذْ جَاءَ وَكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ) من أعلى الوادي وأسفله من المشرق والمغرب
 (وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ) مالت عن كل شيء إلى عدوها من كل جانب (وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ) جمع
 حنجرة وهي منتهى الحلقوم من شدة الخوف (وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونًا) المختلفة بالنصر واليأس .
 جب وہ تمہارے پاس آئے تمہارے اوپر کی طرف سے تمہارے نیچے کی طرف سے یعنی وادی کے بالائی حصے کی طرف
 سے اور زیریں حصے کی طرف سے جو مشرق اور مغرب کی سمت میں ہے اور جب آنکھیں ٹیڑھی ہو گئیں یعنی ہر طرف سے ہٹ کر
 دشمن کی طرف لگ گئیں اور دل حلق تک پہنچ گئے یہ لفظ ”حناجر“ لفظ ”حجرة“ کی جمع ہے جو حلقوم کے آخری حصے کو کہتے ہیں یعنی
 خوف کی شدت کی وجہ سے ایسا ہوا اور تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں مخصوص گمان کیا یعنی مدد اور مایوسی کے حوالے سے
 اختلاف (والا گمان تھا)

(هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ) اختبروا ليتبين المخلص من غيره (وَزُلْزِلُوا) حُرِّكُوا (زِلْزَالًا
 شَدِيدًا) من شدة الخوف و الفزع .

اس مقام پر اہل ایمان کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا تاکہ پتہ چلایا جاسکے کہ اخلاص والا اور اخلاص کے بغیر کون ہے اور
 انہیں ہلایا گیا یعنی حرکت دی گئی تیزی سے ہلا کر یعنی خوف اور اندیشے کی شدت (کی شکل میں)

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا (۱۲)
 وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ
 إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا (۱۳)
 وَلَوْ دَخَلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سَأَلُوا الْفِتْنَةَ لَأْتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا (۱۴)

(و) اذکر (إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ) ضعف اعتقاد (مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ) بالنصر (إِلَّا غُرُورًا) باطلاً.

اور یاد کرو جب منافقین نے اور جن کے دلوں میں بیماری تھی یعنی کمزور عقیدہ انہوں نے یہ کہا اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا یعنی مدد کا وہ صرف غرور یعنی باطل (جھوٹا) تھا۔

(وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ) ای المنافقین (مَنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ) ہی أرض المدينة، ولم تصرف للعلمية ووزن الفعل (لَا مُقَامَ لَكُمْ) بضم الیم وفتحها: أي لا إقامة ولا مكانة (فارجعوا) إلى منازلکم من المدينة وكانوا خرجوا مع النبي صلى الله عليه وسلم إلى سلع جبل خارج المدينة للقتال (وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ) فی الرجوع (يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ) غیر حصينة يخشى عليها، قال تعالى: (وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن) ما (يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا) من القتال.

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے یعنی منافقین نے یہ کہا اے یثرب والو! اس سے مراد مدینے کی سرزمین ہے اسے منصرف کے طور پر نہیں پڑھا جاسکتا کیونکہ یہ علم بھی ہے اور فعل کے وزن پر بھی ہے، تمہارے لئے کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہے اس میں ”م“ پر پیش اور زبر دونوں پڑھے جاسکتے ہیں یعنی نہ ٹھہرنا ہے اور نہ ہی جگہ ہے تو تم لوٹ جاؤ مدینے میں اپنے گھروں کی طرف، یہ لوگ نبی اکرم کے ہمراہ جنگ کرنے کے لئے ”سلع“ پہاڑ تک آئے تھے جو مدینہ منورہ سے باہر ہے، تو ان میں سے ایک گروہ نے نبی سے اجازت مانگی یعنی واپس جانے کی، انہوں نے یہ کہا کہ ہمارے گھر محفوظ نہیں ہیں ان پر حملہ ہونے کا اندیشہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ گھر ”عورت“ (یعنی غیر محفوظ) نہیں ہیں وہ لوگ صرف فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں یعنی جنگ سے۔

(وَلَوْ دَخَلَتْ) ای المدينة (عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا) نواحيها (ثُمَّ سَأَلُوا) ای سألهم الداخلون (الفتنة) الشرك (لَأْتَوْهَا) بالمد والقصر: أي أعطوها وفعلوها (وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا).

اور اگر داخل ہو جاتے یعنی مدینہ منورہ میں ان پر اس کے کناروں کی طرف سے یعنی نواحی علاقے کی طرف سے پھر ان سے پوچھا جاتا یعنی داخل ہونے والے ان سے مطالبہ کرتے فتنے کا یعنی شرک کا تو وہ ضرور اس تک آتے اس کو ”مد“ کے ہمراہ

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُولُونَ إِلَّا دُبَارًا وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا (15) عن الوفاء به
 قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذَا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا (18)
 قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (17)
 قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ الْبَاسَ إِلَّا قَلِيلًا (18)

اور قصر کے طور پر پڑھا جاسکتا ہے یعنی وہ اسے دیتے (جب مد کے ساتھ ہو) یا وہ ایسا کرتے (جب وہ قصر کے طور پر ہو) انہوں نے اس کا صرف ذرا سی دیر کے لئے انتظار کرنا تھا۔

اور اس سے پہلے بھی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کے بارے میں سوال کیا جائے گا یعنی اسے پورا کرنے کے حوالے سے حساب لیا جائے گا۔

قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذَا (إِنْ فَرَرْتُمْ (لَا تُمَتَّعُونَ) فِي الدُّنْيَا
 بعد فرار کم (إِلَّا قَلِيلًا) بقیة آجالکم .

تم فرما دو فرار اختیار کرنا تمہیں فائدہ نہیں دے گا اگر تم موت یا قتل سے راہ فرار اختیار کرتے ہو اس صورت میں یعنی اگر تم فرار ہو جاؤ تو تمہیں تمہارے فرار ہونے کے بعد دنیا میں صرف تھوڑا سا فائدہ ملے گا جو تمہاری بقیہ زندگی (کی صورت میں ہوگا)
 (قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ) یجیرکم (مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا) هَلَاكًا وَهَزِيمَةً (أَوْ) یصیبکم بسوء إِنْ (أَرَادَ) اللَّهُ (بِكُمْ رَحْمَةً) خَيْرًا (وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ) آی غیبرہ (وَلِيًّا) یمنعہم (وَلَا نَصِيرًا) یدفع الضر عنہم .

تم فرما دو تمہیں کون بچائے گا یعنی تمہیں کون پناہ دے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر وہ تمہارے لئے برائی کا ارادہ کرے یعنی ہلاکت اور شکست کا یا پھر (کون) تمہیں برائی پہنچائے گا اگر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہارے لئے رحمت یعنی بھلائی کا ارادہ کرے وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ یعنی کسی اور کو نگران نہیں پائیں گے جو انہیں نفع دے اور مددگار نہیں پائیں گے جو ان سے تکلیف کو دور کرے۔

(قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ) الْمُثْبِطِينَ (مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ) تَعَالَوْا (إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ
 الْبَاسَ) الْقِتَالِ (إِلَّا قَلِيلًا) رِيَاءٌ وَسُعَّةٌ .

بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم میں سے روکنے والے ہیں یعنی منع کرنے والے ہیں اور اپنے بھائیوں سے یہ کہنے والے آؤ! یعنی ہماری طرف آ جاؤ اور تکلیف یعنی جنگ کی طرف بہت تھوڑے لوگ جاتے ہیں جو دکھاوے اور ریا کاری کے طور

أَشْحَةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِالسِّنَةِ حِدَادٍ أَشْحَةً عَلَى الْخَيْرِ ۖ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۗ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا (۱۸)

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۗ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَاءِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا (۲۰)

پرایسا کرتے ہیں۔

(أَشْحَةً عَلَيْكُمْ) بالمعاونة جمع شحيح : وهو حال من ضير يأتون (فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ) ای سكراته (فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ) وحيزت الغنائم (سَلَقُوكُمْ) آذوكم أو ضربوكم (بِالسِّنَةِ حِدَادٍ أَشْحَةً عَلَى الْخَيْرِ) ای الغنيمه يطلبونها (أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا) حقيقة (فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۗ وَكَانَ ذَلِكَ) الإحباط (عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا) بإرادته .

وہ تمہارے ساتھ بخل سے کام لیتے ہیں یعنی تعاون کرنے میں (أَشْحَةً) یہ لفظ ”شحیح“ کی جمع ہے اور یہ لفظ ”يَأْتُونَ“ کی ضمیر کا حال واقع ہو رہا ہے پھر جب خوف آجائے تو تم انہیں دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف دیکھیں گے ان کی آنکھیں ادھر ادھر گھوم رہی ہوں گی وہ اس طرح دیکھیں گے یا وہ گھومنا اس طرح ہوگا جس پر موت آجائے یعنی موت کی سختیاں آجائیں اور جب وہ خوف چلا جائے اور مال غنیمت اکٹھا ہو جائے تو وہ تمہیں طعنے دیں یعنی اذیت پہنچائیں اور مثالیں دیں۔ تیز زبانوں کے ذریعے گویا وہ بھلائی کے لالچی ہیں یعنی مال غنیمت طلب کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لائے یعنی حقیقت میں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کو ضائع کر دیا اور وہ یعنی ضائع کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے یعنی اس کے ارادے کے ہمراہ۔

(يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ) من الكفار (لَمْ يَذْهَبُوا) إلى مكة لخوفهم منهم (وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابَ) كَرَّةٍ أُخْرَى (يَوَدُّوا) يتسبوا (لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ) ای كائونون في البادية (يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَاءِكُمْ) أخباركم مع الكفار (وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ) هذه الكرة (مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا) رياء وخوفًا من التعبير .

وہ گروہوں کے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں یعنی کفار کے بارے میں کہ وہ لوگ نہیں گئے مکہ کی طرف ایسا ان کے خوف کی وجہ سے ہے اور اگر وہ گروہ آجائیں یعنی دوسری مرتبہ تو وہ یہ پسند کریں گے یعنی یہ آرزو کریں گے کاش وہ لوگ دیہات میں رہ رہے ہوتے یعنی دیہاتی زندگی بسر کرتے، وہ تم سے ہماری خبریں دریافت کریں گے یعنی کفار کے ساتھ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ
كَثِيرًا (21)

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَا
دَهُمُ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا (22)

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ
وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (23)

تمہارے (جنگ کے نتائج) اور اگر وہ تمہارے درمیان ہوتے اس مرتبہ بھی تو انہوں نے جنگ میں تھوڑا سا حصہ لینا تھا (وہ
بھی) دکھاوے کے طور پر یا شرمندگی کے خوف سے۔

(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ) بكسر الهمزة وضبها (حَسَنَةٌ) اقتداء به في القتال والثبات
في مواطنه (لِمَن) بدل من (كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ) يخافه (وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا) بخلاف
من ليس كذلك .

تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی سیرت) میں نمونہ ہے اس لفظ (اسوہ) کو ”ء“ پر زبر اور پیش دونوں طرح پڑھا جا سکتا
ہے، بہترین (نمونہ) یعنی جنگ کرنے میں ان کی پیروی کرنا اور اپنی جگہ پر ثابت قدم رہنا یہ اس شخص کے لئے ہے یہ لفظ
”من“ کا بدل ہے جو اللہ تعالیٰ کی امید رکھتا ہو یعنی اس کا خوف رکھتا ہو اور آخرت کے دن کا بھی اور وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے
ذکر کرتا ہو اس کے برعکس وہ شخص جو ایسا نہیں کرتا۔

(وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ) من الكفار (قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ) من الابتلاء
والنصر (يَصَدَّقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ) في الوعد (وَمَا زَادَهُمْ) ذلك (إِلَّا إِيمَانًا) تصديقًا بوعده الله
(وَتَسْلِيمًا) لآمره .

جب اہل ایمان نے (دشمن کے) لشکروں کو دیکھا یعنی کفار کے تو انہوں نے یہ کہا یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اور اس
کے رسول نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا یعنی اس آزمائش اور مدد کا تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول سچے ہیں اپنے وعدے میں اور
اس بات نے ان لوگوں کے ایمان میں یعنی اللہ کے وعدے کی تصدیق میں اضافہ ہی کیا اور اس کے حکم کی فرمانبرداری میں بھی
(اضافہ ہی کیا)

(مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) من الثبات مع النبي صلى الله عليه وسلم
(فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ) مات أو قُتِلَ في سبيل الله (وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ) ذلك (وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) في

لَيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (24)

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۗ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا (25)

وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرَبَقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا (26)

العهد، وهم بخلاف حال المنافقين .

اہل ایمان میں سے بعض وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھایا یعنی وہ نبی اکرم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی منت کو پورا کیا یعنی وہ فوت ہو گئے یا اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے اور بعض ان میں سے وہ لوگ ہیں جو اس کا انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی یعنی اس عہد میں اور یہ منافقین کی حالت کے برعکس ہیں۔

(لَيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ) بَأَنْ يَسِيْتَهُمْ عَلَى نِفَاقِهِمْ (أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ كَانَ غَفُورًا) لَمَنْ تَابَ (رَحِيمًا) به .

یہ اس لئے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور منافقین کو عذاب دے اگر وہ چاہے یعنی انہیں ان کے نفاق پر موت دے یا ان کو توبہ کی توفیق دے بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اس شخص کے لئے جو توبہ کرے اور رحم کرنے والا ہے اس شخص پر۔

(وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا) آيَ الْأَحْزَابِ (بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا) مرادہم من الظفر بالمؤمنين (وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ) بالريح والملائكة (وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا) على إيجاد ما يريدہ (عَزِيزًا) غالبًا على أمرہ .

اور اللہ تعالیٰ نے واپس کر دیا ان کفار کو یا ان کے لشکروں کو ان کی جلن کے ہمراہ وہ کسی بھلائی تک نہیں پہنچ سکے یعنی اپنی مراد کو نہیں پاسکے جو کامیابی کی شکل میں ہوتی، مومنین کے مقابلے میں اور اللہ تعالیٰ جنگ میں مومنین کی مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ میں مومنین کی کفایت کی، ہوا اور فرشتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ قوی ہے اس چیز کو نافذ کرنے میں جس کا وہ ارادہ کرے اور عزیز ہے یعنی غالب ہے اپنے فیصلے میں۔

(وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) آيَ قَرِيظَةَ (مِنْ صَيَاصِيهِمْ) حصونهم، جمع

وَأُورَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطْنُوهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا (27)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِيَزْوَاجِكِ إِن كُنْتَن تَرُدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْن أُمْتَعُكُنَّ وَأُسْرِحُكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا (28)

وَإِن كُنْتَن تَرُدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا (29)

صیصہ وهو ما یتحصن به (وَقَدَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرِّعْبَ) الخوف (فَرِيقًا تَقْتُلُونَ) منهم وهم المقاتلة (وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا) منهم: ای الذراری۔

اور اس نے نازل کیا ان لوگوں پر جنہوں نے (اہل کتاب نے) ان کی مدد کی یعنی قبیلہ قریظہ کے لوگوں نے اپنے قلعوں کے ذریعے یہ لفظ صیصہ کی جمع ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی پناہ میں آیا جائے اور اس نے ڈال دیا ان لوگوں کے دلوں میں خوف، ان میں سے ایک فریق کو تم نے قتل کیا اور یہ جنگجو لوگ تھے اور ایک فریق کو تم نے قیدی بنا لیا اس سے مراد ان کے بچے ہیں۔

(وَأُورَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطْنُوهَا) بعد وہی خیبر: أخذت بعد قريظة (وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا)۔

اور اس نے تمہیں زمین کا بستیوں کا اور اموال کا وارث بنایا اور اس زمین کا جسے تم نے روندنا نہیں ہے (یعنی جنگ نہیں کی) اس کے بعد اس سے مراد یہ خیبر کی زمین ہے جو قریظہ کے بعد قبضے میں لی گئی اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِيَزْوَاجِكِ) وَهُنَّ تَسَعُ وَطَلَبْنَ مِنْهُنَّ زِينَةَ الدُّنْيَا مَا لَيْسَ عِنْدَهُ (إِن كُنْتَن تَرُدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْن أُمْتَعُكُنَّ) ای متعة الطلاق (وَأُسْرِحُكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا) أطلقكن من غير ضرار۔

اے نبی! تم اپنی بیویوں سے کہہ دو یہ نوجواتین تھیں انہوں نے نبی اکرم سے دنیاوی آسائشوں سے متعلق ان چیزوں کا مطالبہ کیا جو (بظاہر) آپ کے پاس نہیں تھیں اگر تم دنیاوی زندگی چاہتی ہو اور اس کی آسائشیں چاہتی ہو تو آگے آؤ میں تمہیں متاع دیتا ہوں یعنی وہ جو طلاق کے وقت ساز و سامان دیا جاتا ہے اور میں تمہیں اچھے طریقے سے الگ کر دیتا ہوں یعنی کوئی نقصان پہنچائے بغیر تمہیں الگ کر دیتا ہوں۔

(وَإِن كُنْتَن تَرُدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ) ای الجنة (فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ)

يُنِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ يُضَعَّفُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۗ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا (30)

وَمَنْ يَقْنُتْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا (31)

يُنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا (32)

بارادۃ الآخرة (أَجْرًا عَظِيمًا) آى الجنة، فاخترن الآخرة على الدنيا.

اور اگر تم اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور آخرت کے گھر کا ارادہ کرتی ہو یعنی جنت کا تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی کرنے والی خواتین کے لئے تیار کیا ہے، آخرت کے ارادے کے تحت، عظیم اجر یعنی جنت، تو ان ازواج نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو اختیار کیا۔

(يُنِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ) بفتح الياء وكسرها :آى بُيِّنَتْ، او هي بينة (يُضَاعَفُ) وفي قراءة يَضَعْفُ بالتشديد، وفي أخرى نُضَعَفُ بالنون معه ونصب العذاب (لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ) ضعفى عذاب غيرهن :آى مثليه (وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا).

اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی واضح فحاشی کا ارتکاب کرے اس میں "ی" کے اوپر "زبر" بھی پڑھی جاسکتی ہے اور "زیر" بھی پڑھی جاسکتی ہے یعنی وہ چیز جسے واضح کر دیا گیا ہے یا جو واضح ہو تو اس کے لئے دو گنا ہوگا ایک قرأت کے مطابق اس کو يُضَعَفُ یعنی شد کے ہمراہ پڑھا جائے گا اور ایک قرأت میں اس کو نُضَعَفُ پڑھا جائے گا یعنی "ن" کے ہمراہ اس صورت میں لفظ عذاب پر "زبر" آئے گی اس کے لئے عذاب دو گنا یعنی دیگر خواتین کے مقابلے میں دو گنا یعنی دو کی مانند اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔

(وَمَنْ يَقْنُتْ) يطمع (مِنْكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ) آى مثلَى ثواب غيرهن من النساء، وفي قراءة بالتحتانية في تعمل ونوتها (وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا) في الجنة زيادة. اور جو قنوت کرے یعنی فرمانبردار ہو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور وہ نیک عمل کرے تو ہم اسے دو مرتبہ اجر دیں گے یعنی دیگر خواتین کے مقابلے میں دو گنا اجر اور ثواب، ایک قرأت کے مطابق لفظ تعمل اور نوتها میں قرأت تحانیہ ہوگی اور ہم نے اس کے لئے تیار کیا ہے معزز رزق یعنی جنت اس کے علاوہ بھی۔

(يُنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ) كجماعة (مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ) اللَّهُ فَإِنَّكُمْ أَعْظَمُ (فَلَا تَخْضَعْنَ

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (33)
 وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا (34)

بِالْقَوْلِ) للرجال (فِيطَمَعُ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ) نفاق (وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا) من غير خضوع .
 اے نبی کی بیویو! تم عام خواتین کی طرح نہیں ہو یعنی دیگر خواتین کے گروہ کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو
 کیونکہ تم زیادہ عظمت کی مالک ہو لہذا تم مردوں سے بات کرتے ہوئے نرمی سے بات نہ کرو کہ جس شخص کے دل میں بیماری یا
 نفاق ہو وہ کوئی لالچ کرے اور تم مناسب طریقے سے بات کرو یعنی کسی نرمی کے بغیر۔

(وَقَرْنَ) بکسر القاف وفتحها (فِي بُيُوتِكُنَّ) من القرار، وأصله: اقررن، بکسر الراء وفتحها
 من قررت بفتح الراء وكسرهما، نقلت حركة الراء إلى القاف وحذفت مع همزة الوصل (وَلَا
 تَبَرَّجْنَ) بترك إحدى التاءين من أصله (تَبَرَّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى) أي ما قبل الإسلام من إظهار
 النساء محاسنهن للرجال، والإظهار بعد الإسلام مذکور في آية (وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ
 مِنْهَا) (وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
 الْأَثْمَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ) أي نساء النبي صلى الله عليه وسلم (وَيُطَهِّرَكُمْ) منه (تَطْهِيرًا).
 ”اور ٹھہری رہو“ اس میں قرن کے قاف پر زیر اور زبردوں طرح سے ہے۔ ”اپنے گھروں میں“ یہ لفظ قرار سے ماخوذ
 ہے اور اصل میں یہ اقررن تھا یعنی ق پر زیر اور زبردوں طرح سے اور قررت سے بنا اس میں راء کی حرکت ”ق“ کو دے دی
 اور ہمزہ وصل کے ساتھ اسے بھی حذف کر دیا گیا۔

”اور تم بے پردہ نہ ہو“ اس میں دراصل تاء دو تھیں۔ ان میں سے ایک کو حذف کر دیا۔ ”پہلی جاہلیت کی بے پردگی کی
 طرح“ اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام سے قبل عورتیں مردوں کے سامنے اپنے حسن کا اظہار کیا کرتی تھیں لیکن اسلام نے اس
 سے روک دیا اور یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں اور نماز قائم کریں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ بے
 شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے۔ اے اہل بیت یعنی اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات
 اور تمہیں اس سے خوب اچھی طرح پاک کر دے۔

(وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ) القرآن (وَالْحِكْمَةِ) السنة (إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا)
 (خَبِيرًا) بجميع خلقه .

اور جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اسے یاد کرو یعنی قرآن پاک اور حکمت یعنی سنت اور بے شک

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ
وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ
وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَفِظِينَ وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ
مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (35)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (36)

اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور خبر رکھنے والا ہے اپنی تمام مخلوق کی۔

(إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ) الصَّادِقِينَ (وَالصَّادِقَاتِ)
(وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ) عَلَى الطَّاعَاتِ (وَالْخَاشِعِينَ) الْمُتَوَاضِعِينَ (وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ وَالْحَافِظَاتِ)
عَنِ الْحَرَامِ (وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً) لِلْعَاصِي (وَأَجْرًا عَظِيمًا)
عَلَى الطَّاعَاتِ .

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومنہ عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اطاعت کرنے والے سچے مرد اور سچی عورتیں یعنی ایمان میں سچے اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں یہ اطاعت پر صبر سے کار بند رہنا ہے اور خشوع یعنی تواضع کرنے والے مرد، خشوع یعنی تواضع کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم، ہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں یعنی حرام سے بچنے والے۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔ اللہ نے ان کے لئے بخشش تیار کر رکھی ہے ان کے گناہوں سے اور ان کے لئے بہت بڑا اجر بھی ہے ان کی عبادت کے عوض۔

(وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ)
فِي الْاِخْتِيَارِ (مِنْ أَمْرِهِمْ) خِلافِ أَمْرِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَحْشٍ وَأَخْتِهِ زَيْنَبَ،
خَطَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزِيدِ بْنِ حَارِثَةَ فَكْرَهَا ذَلِكَ حِينَ عَلِمَا لظَنُّهُمَا قَبْلُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا لِنَفْسِهِ، ثُمَّ رَضِيَ لِلآيَةِ (وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا) بَيْنَا،
فَنَزَّوَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزِيدَ، ثُمَّ وَقَعَ بِبَصْرَةَ عَلَيْهَا بَعْدَ حِينَ فُوقَ فِي نَفْسِهِ حُبَّهَا وَفِي

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي
نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا
زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۗ
وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا (۸۷)

نفس زید کراہتھا، ثم قال للنبي صلى الله عليه وسلم : أريد فراقها فقال : أمسك عليك زوجك
كما قال تعالى .

اور کسی مومن مرد اور عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو
انہیں پھر اختیار ہو (ان کیون) میں تاء بھی ہو سکتا ہے اور یاء بھی۔ اور خیرۃ سے مراد ہے اختیار یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کیخلاف کوئی اختیار۔ یہ آیت عبداللہ بن جحش اور ان کی بہن زینب بنت جحش کے بارے میں نازل
ہوئی۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا۔ جب انہیں زید بن حارثہ کا پتہ چلا تو
انہوں نے اس بات کو پسند نہ کیا کیونکہ انہیں یہ خیال گزرا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید اپنے لئے پیغام بھیجا ہے۔ پھر
جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ زید سے شادی کے لئے رضامند ہو گئے۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے تو وہ راہ سے بھٹک گیا صریح گمراہی۔ مبین کا مطلب
ہے بین واضح۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت زید سے کروادیا۔ پھر جب ایک عرصہ بعد نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت زینب کو دیکھا تو آپ کے دل میں ان کی محبت جاگ اٹھی اور (اس دوران) حضرت زید کے دل میں
(سیدہ زینب کے لیے) ناپسندیدگی پیدا ہو گئی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں زینب کو چھوڑنا چاہتا ہوں
لیکن آپ نے فرمایا: اپنی بیوی کو روکے رکھو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔

(وَإِذْ) منصوب باذکر (تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ) بالإسلام (وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) بالإعتاق تو هو
زيد بن حارثة، كان من سبي الجاهلية، اشتراه رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل البعثة وأعتقه
وتبناه (أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ) في أمر طلاقها (وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ) مظهره
من محبتها وأن لو فارقها زيد تزوجتها (وَتَخْشَى النَّاسَ) أن يقولوا تزوج زوجة ابنه (والله أَحَقُّ
أن تخشاه) في كل شيء وتزوجها ولا عليك من قول الناس، ثم طلقها زيد وانقضت عدتها. قال
تعالى : (فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا) حاجة (زوجناكها) لدخول عليها النبي صلى الله عليه وسلم

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۗ وَكَانَ أَمْرُ
اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا (38)

بغیر اذن و اشبع المسلمین خبزاً ولحمًا (لِکُمۡ لَا یَکُونُ عَلَی الْمُؤْمِنِیۡنَ حَرَجٌ فِیۡ اَزْوَاجِ اَدْعِیَانِهِمۡ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ) مقضیہ (مفعولاً)۔

واذ یہ اذکر کی وجہ سے مفتوحہ ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا جس پر اللہ نے انعام کیا اسلام سے اسے نواز کر۔ اور تم نے اس پر نعمت کی غلامی سے آزادی کی۔ یعنی زید بن حارثہ پر۔ وہ زمانہ جاہلیت میں قید ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے پہلے انہیں خرید لیا اور انہیں آزاد کر کے متبنی بنا لیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زید سے فرما رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اس کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ یعنی اس کی طلاق کے معاملے میں۔ اور آپ کے دل میں جو بات چھپی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ یعنی ان کے لئے جو آپ کے دل میں محبت تھی اسے اور یہ بات تھی کہ اگر ان کی حضرت زید سے علیحدگی ہو گئی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان سے نکاح کر لیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ محسوس ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لے پالک بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کر لیا اور اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ ہر معاملے میں اور تم اس سے نکاح کر لو لوگوں کی باتوں کی پرواہ کئے بغیر۔

چنانچہ حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور ان کی عدت ختم ہوئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: پس جب پورا کیا زید نے ان سے اپنی حاجت کو (یہاں ”و طر“ سے مراد ہے حاجت پوری کرنا) تو ہم نے اس کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اجازت طلب کئے بغیر ان کے پاس چلے آئے اور پھر تمام لوگوں کی روٹی اور گوشت سے ضیافت کی تاکہ اہل ایمان کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی (سابقہ) بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ ہو جبکہ وہ (بیٹے) اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں (یعنی انہیں طلاق دے چکے ہوں) اور اللہ تعالیٰ کا امر یعنی اس کا فیصلہ جیسے وہ چاہتا ہے ہو کر رہتا ہے۔

(مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ) اَحَلَّ (اللَّهُ لَهُ سُنَّةَ اللَّهِ) اٰی كَسَنَةَ اللّٰهِ، فَصَبَّ بِنَزْعِ
الْعَافِضِ (فِي الَّذِيۡنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ) مِنَ الْاَنْبِیَاءِ اَنْ لَا حَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ تَوْسِعَةً لَّهُمْ فِي النِّكَاحِ
(وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ) فَعَلَهُ (قَدَرًا مَّقْدُورًا) مَقْضِيًّا .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حوالے سے کوئی حرج نہیں ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے یعنی حلال قرار دیا ہے۔ اس کے لئے (یہ) اللہ تعالیٰ کی سنت ہے یعنی اس کی سنت کی مانند ہے۔ یہاں پر اس لفظ کو زبردینے والے حرف کی غیر موجودگی کی وجہ سے منصوب پڑھا گیا ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو پہلے گزر چکے ہیں یعنی جو انبیاء (پہلے گزر چکے ہیں) یعنی ان کے لئے اس

وَالَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا (39)
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمًا (40)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (41)

حوالے سے کوئی حرج نہیں تھا کیونکہ ان کے لئے (اس طرح کے) نکاح کی گنجائش تھی اور اللہ تعالیٰ کا امر یعنی اس کا فعل طے شدہ ہے جو مقدور ہے یعنی اس کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(الذین) نعت للذین قبلہ (یُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ) فلا یخشون مقالة الناس فيما أحل الله لهم (وکفی باللہ حسیباً) حافظاً لأعمال خلقه ومحاسبتهم . وہ لوگ یہ پہلے والے لوگوں کی صفت ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات کی تبلیغ کی اور اس سے ڈرتے رہے۔ وہ کسی سے نہیں ڈرے صرف اللہ سے ڈرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو چیز ان کے لئے حلال قرار دی تھی اس کے بارے میں وہ لوگوں کی باتوں سے نہیں ڈرے اور اللہ تعالیٰ حسیب ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی اپنی مخلوق کے اعمال کی حفاظت کرنے اور ان سے حساب لینے کے حوالے سے۔

(مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ) فلیس أباً زیداً وی والدہ فلا یحرم علیہ التزوج بزوجه
زینب (ولکن) کان (رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ) فلا یکون له ابن رجل بعده یکون نبیاً موفی قراء
ة بفتح التاء كآلة الختم : آی به ختموا (وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) منه بأن لا نسی بعده، وإذا نزل
السید عیسی یحکم بشریعتہ .

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے والد نہیں ہیں یعنی زید کے ابو نہیں ہیں یعنی اس کے والد نہیں ہیں اس لئے ان کے لئے اس کی اہلیہ زینب کے ساتھ شادی کرنا حرام نہیں ہے لیکن وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نبیوں (کے سلسلے) کو ختم کرنے والے ہیں لہذا ان کے بعد ان کا کوئی بیٹا نہیں ہوگا جو نبی ہو سکے۔ ایک قرأت کے مطابق ت پر زبر پڑھی جائے گی یعنی وہ آلہ (یعنی مہر) جس کے ذریعے مہر لگائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے کے بارے میں علم رکھتا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا اور حضرت عیسیٰ بھی جب نازل ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے۔

(یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً) .

اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔

وَسَبَّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (42)

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا (43)

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا (44)
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (45)
وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (46)

(وَسَبَّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا) اول النہار و آخرہ .

اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو یعنی دن کے ابتدائی اور آخری حصے میں۔

(هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ) آی یرحمکم (وملائکتہ) آی یرحمکم (لِيُخْرِجَكُم) لیدیم

إِخْرَاجَهُ إِيَّاكُمْ (مِنَ الظُّلُمَاتِ) آی الکفر (إِلَى النُّورِ) آی الایمان (وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا) .

وہی ہے وہ ذات جو تم پر رحمت نازل کرتی ہے یعنی تم پر رحم کرتی ہے اور اس کے فرشتے بھی یعنی وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں نکال دے یعنی وہ تمہیں ہمیشہ کے لئے دور کر دے تاریکیوں سے یعنی کفر سے۔ نور کی طرف (لے آئے) یعنی ایمان کی طرف اور وہ (اللہ تعالیٰ) اہل ایمان کے لئے (بطور خاص) رحم کرنے والا ہے۔

(تَحِيَّتُهُمْ) منہ تعالیٰ (يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ) بلسان الملائکة (وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا) هو الجنة .

سلام (کہا جائے گا) اس کی طرف سے جو برتر ہے اس دن جب وہ اس سے ملاقات کریں گے۔ لفظ سلام کے ذریعے

یعنی فرشتوں کی زبانی اور اس نے ان کے لئے عزت والا اجر تیار کیا ہے۔ یعنی جنت۔

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا) علی من أرسلت إليهم (وَمُبَشِّرًا) من صدقك بالجنة

(وَنَذِيرًا) منذرًا من كذبك بالنار .

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے تمہیں گواہ بنا کر بھیجا ہے یعنی ان لوگوں پر جن کی طرف تمہیں نازل کیا گیا ہے اور

خوشخبری دینے والا یعنی انہیں جنت کی خوشخبری دینے والا جو تمہاری تصدیق کرے اور ڈرانے والا یعنی انہیں جہنم سے ڈرانے والا

جو تمہاری تکذیب کرے۔

(وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ) إلى طاعته (بِإِذْنِهِ) بأمره (وَسِرَاجًا مُنِيرًا) آی مثلہ فی الہتداء بہ .

اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف یعنی اس کی فرمانبرداری کی طرف اس کے اذن کے تحت یعنی اس کے امر کے تحت اور

روشنی دینے والا سورج (یا چراغ) یعنی اس کی مانند اس حوالے سے کہ اس کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جائے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا (47)

وَلَا تَطْعِ الْكُفْرِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا (48)

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا فَمَتَّعُوهُنَّ وَسَرَخُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا (48)

يَأْتِيهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ أَخِيكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكِ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً

(وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا) هو الجنة .

اور تم بشارت دو اہل ایمان کو کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے اور وہ جنت ہے۔

(وَلَا تَطْعِ الْكُفْرِينَ وَالْمُنْفِقِينَ) فیما یخالف شریعتک (وَدَعْ) اترك (أَذَاهُمْ) لا تجازهم علیہ
الی ان تؤمر فیہم بأمر (وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ) فهو کافیک (وَكفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا) مفوضًا إلیہ .

اور تم کافروں اور منافقوں کی پیروی نہ کرو اس چیز کے بارے میں جو وہ تمہاری شریعت کی مخالفت کرتے ہیں اور تم چھوڑ دو یعنی ترک کر دو ان کی تکلیف دہ باتوں کو یعنی انہیں اس کا بدلہ نہ دو اس وقت تک جب تک تمہیں ان کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جاتا اور اللہ پر توکل کرو۔ وہ تمہارے لئے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ساز ہونے کے حوالے سے کافی ہے یعنی جب معاملہ اس کے سپرد کر دیا جائے۔

(يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ) وفي قراءة
تَمَسُّوهنَّ أی تجامعوهنَّ (فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا) تحصونها بالآقراء وغيرها
(فَمَتَّعُوهُنَّ) أعطوهن ما يستمتعن به، أی إن لم یسم لهن أصدقة وإلا فلهن نصف البسی فقط، قاله
ابن عباس، وعليه الشافعی (وَسَرَخُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا) خلوا سبيلهن من غیر إضرار .

اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں کے ساتھ نکاح کرو اور پھر انہیں چھوڑنے سے پہلے انہیں طلاق دے دو۔ ایک قرأت کے مطابق لفظ ”تَمَسُّوهنَّ“ ہے یعنی تمہارا ان کے ساتھ صحبت کرنا (یعنی اس سے پہلے) تو تمہارے حوالے سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہوگی جس کی تم گنتی کرو یعنی ”قروء“ وغیرہ کے حساب سے اسے شمار کر لو۔ تو تم انہیں متاع دو یعنی انہیں وہ چیزیں دو جسے وہ استعمال کر سکیں یعنی اس صورت میں اگر ان کے لئے مہر مقرر نہ کیا گیا ہو ورنہ انہیں صرف طے شدہ مہر کا نصف ملے گا۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے اور تم انہیں آرام سے الگ کر دو یعنی کوئی نقصان پہنچائے بغیر ان کا راستہ چھوڑ دو۔

مُؤْمِنَةٌ إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا ۖ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ
 قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ
 وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (50)

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحَلَّلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي أَتَيْتَ لِجُورِهِنَّ) (مهورهن) (وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا آفَاءَ
 اللَّهُ عَلَيْكَ) من الكفار بالسي كصفية وجويرية (وَبَنَاتِ عَيْكَ وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ وَبَنَاتِ خَالَكَ وَبَنَاتِ خَلَّتِكَ
 الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ) بخلاف من لم يهاجرن (وَأَمْرًا مُمِينَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ
 يَسْتَنْكِحَهَا) يطلب نكاحها بغير صداق (خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ) النكاح بلفظ الهبة من
 غير صداق (قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ) أي المؤمنین (فِي أَزْوَاجِهِمْ) من الأحكام بأن لا يزيدوا
 على أربع نسوة ولا يتزوجوا إلا بولي وشهود ومهر (و) فی (مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ) من الإماء بشراء
 وغيره بأن تكون الأمة من تحل لملكها، كالكتابية بخلاف المجوسية والوثنية، وأن تستبرأ قبل
 الوطاء (لِكَيْلَا) متعلق بما قبل ذلك (يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ) ضيق فی النكاح (وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا) فيما
 يعسر التحرز عنه (رَحِيمًا) بالتوسعة فی ذلك.

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں تمہاری وہ بیویاں جنہیں تم ان کا اجر یعنی مہر دے
 دیتے ہو اور تمہاری زیر ملکیت (وہ عورتیں) جو اللہ تعالیٰ نے مال نے کے طور پر تمہیں دی ہیں یعنی جو کفار قیدی ہو کر آئے تھے
 جیسے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھی کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالہ کی بیٹیاں
 جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی (یعنی) جنہوں نے ہجرت نہیں کی ان کا حکم مختلف ہے اور مومن عورت اگر اپنے آپ کو نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیتی ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کرے یعنی وہ مہر کے بغیر
 اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہے۔ (یہ اجازت) صرف تمہارے لئے ہے۔ دیگر اہل ایمان کے لئے نہیں ہے یعنی کسی مہر
 کے بغیر لفظ ہبہ کے ذریعے نکاح کرنا۔ ہم جانتے ہیں جو ہم نے مقرر کیا ہے۔ ان پر یعنی اہل ایمان پر ان کی بیویوں کے
 بارے میں یعنی جو احکام (لازم کئے ہیں) یعنی وہ چار سے زیادہ خواتین کے ساتھ (بیک وقت) شادی نہیں کر سکتے اور
 سرپرست گواہوں اور مہر کے بغیر بھی شادی نہیں کر سکتے۔

اور اس کے بارے میں جس کے تمہارے ہاتھ مالک ہوتے ہیں یعنی جو کنیزیں خرید کر یا کسی اور طریقے سے حاصل ہوتی
 ہیں بشرطیکہ وہ کنیز ہو جو (یعنی جس کے ساتھ صحبت کرنا) اس کے مالک کے لئے حلال ہو جیسے کتابیہ عورت جبکہ مجوسی اور بت
 پرست عورت کا حکم مختلف ہے۔ اسی طرح صحبت سے پہلے کنیز کا استبراء کروالیا جائے تاکہ تم پر کوئی حرج نہ ہو یہ لفظ متعلق ہے

تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤَىٰ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۗ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۗ
ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقْرَأَ عَيْنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا (51)

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ
يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا (52)

س سے پہلے کے پورے جملے کے اور (حرج سے مراد) نکاح کے معاملے میں تنگی ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے۔
س کی جس سے بچنا مشکل ہے اور رحم کرنے والا ہے یعنی اس معاملے میں کشادگی کے حوالے سے۔

(تُرْجَى) بالهمزة والياء بدلہ :تؤخر (مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ) اى ازواجك عن نوبتها (وَتُؤَىٰ) تضم
إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ) منهن فتأتيها (وَمَنِ ابْتَغَيْتَ) طلبت (مِمَّنْ عَزَلْتَ) من القسمة (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ)
ی طلبها وضها إِلَيْكَ، خَيْرَ فِي ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ كَانَ الْقِسْمَ وَاجِبًا عَلَيْهِ (ذَلِكَ) التخيير (أَدْنَى) أقرب إِلَى
أَنْ تَقْرَأَ عَيْنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ) ما ذكر المخير فيه (كُلَّهُنَّ) تأكيد للفاعل في
رضين (وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ) من أمر النساء والبيل إِلَى بعضهن، وإنما خيرناك فيهن تيسيرًا
ليك في كل ما أردت (وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا) بخلقهن (حَلِيمًا) عن عقابهن .

تم پیچھے کر دو یہ ہمزہ کے ساتھ ہے اور ”ی“ اس کے بدل کے طور پر ہے یعنی تم مؤخر کرو ان میں سے جسے چاہو یعنی اپنی
زواج میں سے کسی کی باری کو اور تم ملا لو یعنی ضم کر دو اپنے ساتھ جسے تم چاہو یعنی ان میں سے تو تم اس کے پاس چلے جاؤ اور
جسے تم تلاش کرو یعنی طلب کرو ان میں سے جنہیں تم نے الگ کیا ہے تقسیم کے حوالے سے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے یعنی اسے
طلب کرنے کے حوالے سے اور اپنے ساتھ چلانے کے حوالے سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار بعد میں دیا گیا۔
پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم واجب تھی یہ یعنی اختیار دینا ادنیٰ ہے یعنی زیادہ قریب ہے اس کے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی
ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں اور وہ راضی رہیں اس پر جو تم نے انہیں دیا ہے یعنی جس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا
گیا ہے اس کا جو تذکرہ کیا گیا ہے وہ سب یہ لفظ ”رضین“ میں موجود فاعل کی تاکید کے لئے ہے اور تمہارے دلوں میں جو ہے
اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے یعنی خواتین کے بارے میں اور ان میں سے کسی ایک کی طرف میلان کے حوالے سے (جو کچھ ہے)
یعنی ہم نے تمہیں تمہاری مراد کے مطابق آسانی دینے کے لئے تمہیں ان کے بارے میں اختیار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھنے
والا ہے اپنی مخلوق کے بارے میں اور بردبار ہے انہیں سزا دینے کے حوالے سے۔

(لَا يَحِلُّ) بالياء والياء (لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ) بعد التسم اللاتي اخترتك (وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ) بتك

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَظِيرِ بْنِ إِنَّهُ لَا وَلَكِنْ
 إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۗ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى
 النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۗ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ
 حِجَابٍ ۗ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۗ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنكِحُوا
 أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۗ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا (58)

إحدى التاءين في الأصل (بهن من أزواج) بأن تطلقهن أو بعضهن وتنكح بدل من طلقت (ولو
 أعجبتك حسنهن إلا ما ملكت بينك) من الإمام فتحل لك، وقد ملك صلى الله عليه وسلم بعدهن
 مارية وولدت له إبراهيم ومات في حياته (وكان الله على كل شيء رقيبًا) حفيظًا.

اور تمہارے لئے حلال نہیں ہیں۔ اس لفظ کو ”ی“ اور ”ت“ (یعنی غائب اور حاضر دونوں صیغوں) کے ساتھ پڑھا گیا
 ہے۔ خواتین اس کے بعد یعنی ان کو خواتین کے بعد جنہوں نے تمہیں اختیار کر لیا اور نہ ہی یہ کہ تم تبدیل کرو یہاں اصل میں دو
 میں سے ایک ”ت“ کو حذف کر دیا گیا ہے ان بیویوں کو یعنی انہیں یا ان میں سے کسی ایک کو طلاق دے کر جسے طلاق دی ہو
 اس کی جگہ کسی اور سے شادی کر لو۔ اگرچہ ان کی خوبصورتی تمہیں پسند آئے البتہ جو تمہاری زیر ملکیت ہیں (ان کا حکم مختلف
 ہے) یعنی کنیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے مالک بنے تھے اور
 انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تھا جن کا وصال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ظاہری زندگی میں ہو گیا اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا نگہبان یعنی حفاظت کرنے والا ہے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) فِي الدَّخُولِ بِالْدُعَاءِ (إِلَى طَعَامٍ)
 فَتَدْخُلُوا (غَيْرَ نَظِيرِ بْنِ) مُنْتَظَرِينَ (إِنَاهُ) نَضِجُهُ، مَصْدَرُ أَنِي يَأْنِي (وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا
 طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا) تَمَكُّثُوا (مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ) مِنْ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ (إِنَّ ذَلِكُمْ) الْبَكْثُ (كَانَ)
 يُؤْذَى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ) وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ (أَنْ يُخْرِجَكُمْ) (وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ) أَنْ يُخْرِجَكُمْ، أَيْ لَا يَتْرُكُ
 بَيَانَهُ مَوْقَرِيءَ يَسْتَحْيِي بِيَاءٍ وَاحِدَةً (وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ) أَيْ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَتَاعًا)
 فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ) سِتْرٌ (ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ) مِنَ الْخَوَاطِرِ الْمَرِيْبَةِ (وَمَا
 كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ) بِشَيْءٍ (وَلَا أَنْ تُنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا) إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ
 اللَّهِ (عَظِيمًا).

اے ایمان والو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں صرف اسی وقت داخل ہو جب تمہیں اجازت دی جائے یعنی اندر

إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (54)
 لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي آبَائِهِمْ وَلَا أَبْنَائِهِمْ وَلَا إِخْوَانِهِمْ وَلَا أبنَاءِ إِخْوَانِهِمْ وَلَا أَخَوَاتِهِمْ وَلَا
 نِسَائِهِمْ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ وَأَتَقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا (55)

آنے کے لئے بلایا جائے کھانے کے لئے تو تم آ جاؤ (اس حال میں کہ) تم نظر کرنے والے نہ ہو یعنی انتظار ظاہر کرنے والے نہ ہو اس کے پکنے یعنی تیار ہونے کا۔ یہ لفظ ”انی یانی“ کا مصدر ہے لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو تم اندر آ جاؤ اور جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ یعنی ٹھہر نہیں آ پس میں بات چیت کرنے کے لئے یعنی ایک دوسرے کے ساتھ۔

بے شک یہ یعنی ٹھہرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتا ہے وہ تم سے خیا کرتے ہیں کہ تمہیں نکال دیں لیکن اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا انہیں باہر نکالنے کے حوالے سے یعنی وہ اس کے بیان کو ترک نہیں کرتا۔ اس لفظ کو ”یستحی“ یعنی ایک ”ی“ کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے اور جب تم خواتین سے سوال کرو یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے کسی چیز کا تو تم حجاب یعنی پردے کے پیچھے سے ان سے مانگو۔ یہ تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔ شک میں مبتلا کرنے والے خیالات کے حوالے سے۔ اور تمہیں یہ حق نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچاؤ کسی بھی چیز کے ذریعے اور نہ ہی یہ کہ تم ان کے بعد کبھی بھی ان کی ازواج کے ساتھ نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک عظیم یعنی گناہ ہے۔

(إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ) مِنْ نِكَاحِهِمْ بَعْدَ (فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) فَوَجَازِيكُمْ

علیہ.

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یعنی بعد میں ان کے ساتھ نکاح کرنے کے حوالے سے تو بے شک اللہ ہر شے کے بارے میں علم رکھنے والا ہے تو وہ تمہیں اس کی جزا (یعنی سزا) دے گا۔

(لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي آبَائِهِمْ وَلَا أَبْنَائِهِمْ وَلَا إِخْوَانِهِمْ وَلَا أبنَاءِ إِخْوَانِهِمْ وَلَا أَخَوَاتِهِمْ وَلَا نِسَائِهِمْ) أَيْ الْمَوَاصِلَاتِ (وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ) مِنَ الْأَمَاءِ وَالْعَبِيدِ أَنْ يَرَوْهُنَّ وَيَكَلِّمُوهُنَّ مِنْ غَيْرِ حِجَابٍ (وَأَتَقِينَ اللَّهَ) لَهَا أَمْرَتُنَّ بِهِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا) لَا يَعْصِي عَلَيْهِ شَيْءٌ.

ان (ازواج) کے لئے کوئی حرج نہیں ہے ان کے آباء ان کے بیٹوں ان کے بھائیوں ان کے بھینچوں ان کے بھانجیوں ان کی خواتین یعنی مومن خواتین اور ان کی زیر ملکیت کے حوالے سے خواہ وہ کنیزیں ہوں یا غلام ہوں۔ یہ لوگ انہیں دیکھ سکتے ہیں اور حجاب کے بغیر ان سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ (اے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تم اللہ سے ڈرتی رہو اسی بارے میں جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے سے واقف ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (58)
 إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا (57)
 وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا كَتَبْنَا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا (58)
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَ أَرَاوَجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۗ ذَلِكَ أَدْنَىٰ
 أَنْ يُعْرَفْنَ فَكَانَ يُؤْذِينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (58)

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا) ای قولوا: اللہم صل علی سیدنا محمد وسلم۔
 بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کرتے ہیں اسے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور اہتمام کے ساتھ سلام بھیجو یعنی تم یہ پڑھو۔

اللہم صل علی محمد وسلم

”اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل کر!“

(إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) وهم الكفار يصفون الله بما هو معزّه عنه من الولد والشريك
 ويكذبون رسوله (لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) أبعدهم (وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا) ذا إهانة وهو
 النار۔

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں اس سے مراد کفار ہیں جو اللہ تعالیٰ کو اولاد اور شریک وغیرہ سے موصوف کرتے ہیں جن سے وہ پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کرے گا یعنی انہیں (اپنی رحمت سے) دور کر دے گا اور اس نے ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے یعنی اہانت والا یعنی جہنم۔

(وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا كَتَبْنَا) يرمونهم بغير ما عملوا (فَقَدْ احْتَمَلُوا
 بُهْتَانًا) تحمّلوا كذبًا (وَإِثْمًا مُّبِينًا) بيتنا۔

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دیتے ہیں ان کے کسی جرم کے بغیر یعنی ان پر وہ الزام لگاتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیا تو وہ بہتان کا بوجھ اٹھاتے ہیں یعنی جھوٹ کا وزن اٹھاتے ہیں اور واضح یعنی بین گناہ کا بھی۔

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَ أَرَاوَجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ) جسے جلباب
 وہی الملاءة التي تشتعل بها المرأة، أي يرخين بعضها على الوجوه إذا خرجن لحاجتهن إلا عيناً

لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِبَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا (۸۰)

مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقُفُوا أُخْذُوا وَقُتِلُوا تَقْتِيلًا (۸۱)

واحدة (ذلك أدنى) أقرب إلى (أن يُعرفن) بأنهن حرائر (فلا يُؤذین) بالتعرض لهن بخلاف الإمام فلا يغطين وجوههن، فكان المنافقون يتعرضون لهن (وكان الله غفوراً) لما سلف منهن من ترك الستر (رحيمًا) بهن إذ سترهن.

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی ازواج بیٹیوں اور مومن خواتین سے کہہ دو کہ وہ اپنی بڑی چادریں اپنے اوپر ڈالے رکھیں۔ یہ لفظ ”جلباب“ کی جمع ہے یعنی وہ چادر جسے عورت اوڑھتی ہے یعنی وہ خواتین جب کسی کام سے باہر نکلیں تو اس چادر کا کچھ حصہ اپنے چہرے پر بھی ڈال دیں البتہ ایک آنکھ کی جگہ چھوڑ دیں۔ یہ ادنیٰ ہے یعنی اس کے زیادہ قریب ہے کہ انہیں پہچان لیا جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور انہیں اذیت نہ پہنچائی جائے یعنی ان سے تعرض نہ کیا جائے، کینروں کا حکم اس سے مختلف ہے وہ اپنے چہروں کو نہیں ڈھانپتی تھیں اور منافقین ان سے تعرض کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے یعنی اس کی جو پردہ ترک کرنے کے حوالے سے ان خواتین سے پہلے سرزد ہوا اور رحم کرنے والا ہے یعنی ان خواتین پر جب وہ پردہ کر لیں۔

(لَئِنْ) لام قسم (لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ) عن نفاقهم (وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ) بالزنى (وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ) المؤمنین بقولهم: قد آتاكم العدو وسراياكم قتلوا أو هزموا (لَنُغْرِبَنَّكَ بِهِمْ) لنسلطنك عليهم (ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ) يساكنونك (فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا).

قسم سے اگر یہاں پر ”ل“ قسم کے لئے ہے منافقین باز نہیں آتے یعنی اپنے نفاق سے اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یعنی زنا کا اور مدینہ میں جو جھوٹ پھیلاتے ہیں یعنی اہل ایمان کے درمیان یہ کہہ کر کہ دشمن تم تک پہنچنے والا ہے یا جو مہم تم نے بھیجی تھی وہ سب مارے گئے یا شکست کھا گئے تو ہم تمہیں ان پر قابو دیں گے یعنی ہم تمہیں ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ تمہارے پڑوس میں نہیں رہ سکیں گے یعنی تمہارے ساتھ نہیں رہ سکیں گے اس میں مگر یہ کہ تھوڑے دن۔

ثم يخرجون (مَلْعُونِينَ) مُبْعِدِينَ عن الرحمة (أَيْنَمَا ثُقُفُوا) أُخْذُوا وَقُتِلُوا تَقْتِيلًا) أي الحكم فيهم هذا على جهة الأمر به.

پھر انہیں نکالا جائے گا ملعون کر کے یعنی رحمت سے دور کر کے وہ جہاں کہیں ملیں یعنی پائے جائیں انہیں پکڑا جائے اور سختی سے قتل کیا جائے یعنی ان کے بارے میں یہ حکم امر کے طور پر ہے (جس پر عمل لازم ہے)

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا (62)
يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ
قَرِيبًا (63)

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا (64)
خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَا يَجِدُونَ وِلْيًا وَلَا نَصِيرًا (65)
يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ (66)

(سُنَّةَ اللَّهِ) آئی سنَّ اللہِ ذلک (فی الذین خَلَوْا مِنْ قَبْلُ) من الآممہ الماضیة فی منافقیہہ
المرجفین (وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا) منه .

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے جاری کیا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر چکے ہیں یعنی سابقہ امتوں پر ان
کے منافقین کے بارے میں جو اہل ایمان کے درمیان جھوٹی باتیں پھیلا کر تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی
نہیں پاؤ گے یعنی اس کی طرف سے۔

(يَسْئَلُكَ النَّاسُ) آئی اہل مکہ (عَنِ السَّاعَةِ) متی تکون؟ (قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا
يُدْرِيكَ) یعلمک بھا؟ آئی أنت لا تعلمها (لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ) توجد (قَرِيبًا).

لوگ تم سے سوال کرتے ہیں یعنی اہل مکہ قیامت کے بارے میں کہ وہ کب واقع ہوگی تم فرما دو اس کا علم اللہ کے پاس
ہے اور تمہیں کیا پتہ؟ یعنی کیسے علم ہو سکتا ہے؟ اس کا یعنی تمہیں اس کا علم نہیں ہے شاید وہ ہو یعنی پائی جائے قریب۔

(إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكٰفِرِينَ) ابعدهم (وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا) نارًا شدیدة یدخلونہا .
بے شک اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے کافروں پر یعنی انہیں دور کر دیا ہے اور اس نے ان کے لئے ”سعیر“ تیار کیا ہے یعنی
شدید آگ جس میں وہ داخل ہوں گے۔

(خالدین) مقدرًا خلودہم (فِيهَا أَبَدًا لَا يَجِدُونَ وِلْيًا وَلَا نَصِيرًا) یحفظہم عنہا (وَلَا نَصِيرًا) یدفعہا
عنہم

وہ ہمیشہ رہیں گے یعنی ان کا ہمیشہ رہنا طے شدہ ہے اس میں ابد تک اور وہ نہیں پائیں گے کوئی مددگار جو اس (آگ)
سے ان کی حفاظت کرے اور نہ ہی نصیر جو اس (آگ) کو ان سے دور کر دے۔

(يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا) للتنبیہ (لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ).

جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ ہوں گے اور وہ کہیں گے اے کاش! یہ تنبیہ کے لئے ہے۔ ہم نے اللہ

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلًا (۵۷)

رَبَّنَا إِنَّهُمْ ضَعُفَيْنَ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَهُمْ لَعْنَا كَبِيرًا (۵۸)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا (۵۸)

تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ہوتی اور ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی ہوتی۔

(وَقَالُوا) ای الاتباع منهم۔ (رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا) وفی قراءۃ ساداتنا جمع الجمع (وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلًا) طریق الہدی۔

اور وہ کہیں گے یعنی ان میں سے جو پیروکار ہیں وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں کی اطاعت کی۔ ایک قرأت کے مطابق اس لفظ کو ”ساداتنا“ پڑھا جائے گا یعنی ”جمع الجمع“ کے طور پر۔ اور اپنے بڑوں کی تو انہوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا یعنی ہدایت کے راستے سے۔

(رَبَّنَا إِنَّهُمْ ضَعُفَيْنَ مِنَ الْعَذَابِ) ای مثلیٰ عذابنا (وَالْعَنَهُمْ) عَذَبَهُمْ (لَعْنَا كَبِيرًا) عَدَدُهُ مَوْفَى قِرَاءَةً (كَبِيرًا) بِالْمَوْحِدَةِ: آی عظیمًا۔

اے ہمارے پروردگار! تو انہیں دگنا عذاب دے یعنی ہمارے عذاب کا دو مثل اور تو ان پر لعنت کر یعنی عذاب دے ایسی لعنت جو بکثرت ہو یعنی تعداد کے اعتبار سے اور ایک قرأت کے مطابق اسے ایک نکتے کے ساتھ پڑھا گیا ہے یعنی عظیم ہو۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا) مع لبيكم (كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى) بقولهم مثلاً بما يمنعه أن يفعل معنا إلا أنه آذر (فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا) بآن وضع ثوبه على حجر ليفتسل ففر الحجر به حتى وقف بين ملاء من بني إسرائيل، فأدركه موسى فأخذ ثوبه فاستتر به فرأوه لواء آذرة به وهي نفخة في الخصية (وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا) ذا جاه مومنا أودى به نبينا صلى الله عليه وسلم أنه قسم قسماً فقال رجل: هذه قسمة ما أريد بها وجه الله تعالى فغضب النبي صلى الله عليه وسلم من ذلك وقال: يرحم الله موسى لقد أودى بأكثر من هذا فصبر رواه البخاري۔

اے ایمان والو! تم نہ ہو جانا یعنی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان لوگوں کی مانند جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دی مثلاً یہ کہہ کر یہ ہمارے ساتھ غسل اس لئے نہیں کرتے کیونکہ ان کے خصیوں میں عیب ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے بری ظاہر کر دیا جو انہوں نے کئی یعنی انہوں نے اپنے کپڑے غسل کرنے سے پہلے ایک پتھر پر رکھے تو وہ پتھر انہیں لے کر دوڑ پڑا اور بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے درمیان آ کر ٹھہر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس تک پہنچے اور اپنے کپڑے پکڑ کر

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70)

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (71)
 إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ
 حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (72)

اپنی پردہ پوشی کی۔ اس دوران ان لوگوں نے انہیں دیکھ لیا کہ انہیں ”ادرت“ کی بیماری نہیں ہے۔ یہ بھی پھولنے کو کہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وجیہہ ہیں یعنی وقار کے مالک ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اذیت پہنچائی گئی ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مال تقسیم کر رہے تھے تو ایک شخص بولا: اس تقسیم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر غضبناک ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (صواباً)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی یعنی درست بات کرو۔

(يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ) يعقبها (وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ) وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

عَظِيمًا (نال غایۃ مطلوبہ)

وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کو درست کر دے گا یعنی انہیں قبول کر لے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے تو اس نے بڑی کامیابی کو حاصل کر لیا یعنی مطلوب کی انتہا تک پہنچ گیا۔

(إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ) الصلوات وغيرها مما في فعلها من الثواب وتركها من العقاب (على

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ) بآن خلق فيها فهنا ونطقاً (فأبين أن يحملنها وأشفقن) خفن (منها وحملها الإنسان) آدم بعد عرضها عليه (إنه كان ظلوماً) لنفسه بما حمله (جهولاً) به .

بے شک ہم نے اس امانت کو یعنی نمازوں اور ان کے علاوہ دیگر اعمال کو جنہیں کرنے پر ثواب ملتا ہے اور ترک کرنے پر عذاب ہوتا ہے آسمانوں زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا یعنی ان میں شعور اور گویائی پیدا کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ ڈر گئے یعنی خوف زدہ ہو گئے اس سے اور انسان سے اسے اٹھالیا یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے جب اسے ان کے سامنے پیش کیا گیا بے شک وہ (یعنی انسان) ظالم ہے یعنی اپنے آپ کے لئے اسے اٹھانے کے حوالے سے اور

لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (73)

ناواقف ہے اس حوالے سے۔

(لِيُعَذِّبَ اللَّهُ) اللام متعلقہ بعرضنا المترتب عليه حمل آدم (الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ
وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ) المضیعین الامانة (وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) المؤدین الامانة
(وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا) للمؤمنین (رَحِيمًا) بهم۔

تا کہ اللہ تعالیٰ عذاب دے یہاں پر "ن" لفظ "عرضنا" سے متعلق ہے جس پر حضرت آدم علیہ السلام کا (اس بوجھ کو)
اٹھانا مترتب ہے۔ منافق مردوں، منافق عورتوں، مشرک مردوں، مشرک عورتوں کو (عذاب دے) جنہوں نے اس امانت کو
ضائع کیا اور وہ کرم کرے مومن مردوں اور مومن عورتوں پر جنہوں نے امانت کو ادا کیا اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے یعنی
مومنین کی اور رحم کرنے والا ہے یعنی ان پر۔



سورة الحجرات

مدنیة ثمانی عشرة اية

(یہ مدنی سورت ہے اور اس میں اٹھارہ آیات ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْدِمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۱)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (۲)

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْدِمُوْا) من قدم بمعنى تقدم أى لا تتقدموا بقول ولا فعل (بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ) المبلغ عنه، أى بغير اذنها (وَاَتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ) لقولكم (عَلِیْمٌ) بهدلكم نزلت فى مجادلة أبى بكر وعمر رضی اللہ عنہما عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فى تأمیر الأقرع بن حابس أو القعقاع بن معبد۔

اے ایمان والو! آگے نہ بڑھو یہ لفظ "قدم" سے ماخوذ ہے اور تقدم کے معنی میں ہے یعنی تم عملی طور پر اور ربانی طور پر آگے بڑھنے کی (کوشش نہ کرو) اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچ کرنے والے ہیں یعنی ان دونوں کی اجازت کے بغیر (ایسا نہ کرو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے تمہاری باتوں کو اور جاننے والا ہے تمہارے کام کو۔ یہ آیت حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی بحث کے بارے میں نازل ہوئی جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اقرع بن حابس یا قعقاع بن معبد کو امیر مقرر کرنے کے بارے میں کی تھی۔

ونزل فیمن رفع صوته عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ) اذا نطقتم (فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) اذا نطق (وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ) اذا ناجيتوه (كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ) بل دون ذلك إجلالاً له (اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ) أى خشية ذلك يذفع الجهر

إِنَّ الَّذِينَ يُغْضُونَ أَسْوَأَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (3)

إِنَّ الَّذِينَ يُنَافِقُونَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (4)

المذکورین۔

یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی آواز کو بلند کیا تھا۔ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو جب تم بات کرو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے جب وہ بات کر رہے ہوں اور تم انہیں اس طرح سے نہ بلاؤ جب تم انہیں پکارتے ہو جس طرح ایک دوسرے کو بلائے ہو بلکہ ان کی تعظیم کرتے ہوئے دوسرے طریقے سے مخاطب کرو (یا بلکی آواز میں مخاطب کرو) ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے یعنی اس آواز کو بلند کرنے اور بلانے کے طریقے کے حوالے سے ڈرتے ہوئے جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

ونزل لمن كان يعفص صوته عند النبي صلى الله عليه وسلم كآبي بكر وعمر وغيرهما رضي الله عنهم (إِنَّ الَّذِينَ يُغْضُونَ أَسْوَأَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ) اختبر (اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ) اُی لتظهر منهم (لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ) الجنة.

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی آواز پست کرتے تھے جیسے حضرت ابو بکر حضرت عمر اور دیگر حضرات۔ بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کا امتحان لیا ہے یعنی خیر معلوم کی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کی تقویٰ کے لئے یعنی تقویٰ کو ان سے ظاہر کر دے۔ ان لوگوں کے لئے عظیم اجر ہے اور بخشش ہے۔

ونزل في قوم جاؤوا وقت الظهيرة والنبي صلى الله عليه وسلم في منزله فنادوه (إِنَّ الَّذِينَ يُنَافِقُونَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ) حجرات نساءه صلى الله عليه وسلم جمع حجرة وهي ما يعبر عليه من الأرض بهائط ونحوه وكان كل واحد منهم نادى خلف حجرة لأنهم لم يعلموه في آي حجرة، معاندة الأعراب بكلمة وجفاء (أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ) فيها فعلوه معك الرقيم وما يناسبه من العظيمة.

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو دوپہر کے وقت آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے بلند آواز میں پکارا (ارشاد ہادی تعالیٰ ہے) بے شک وہ لوگ جو تمہیں حجرے کے باہر سے بلائے ہیں اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے حجرات ہیں۔ لفظ حجرہ کی پہلی ہے اور اس سے مراد زمین کا وہ حصہ ہے

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (5)
يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنِيءٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا عَلَى مَا
فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (8)

جسے چار دیواری کے ذریعے محفوظ کر دیا جائے۔ ان لوگوں میں سے ہر ایک نے آپ کو ہر ایک حجرے کے باہر سے بلایا کیونکہ انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ آپ اس وقت کون سے حجرے میں ہیں اور انہوں نے دیہاتوں کے مخصوص انداز میں بدتمیزی کے ساتھ بلایا تھا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے اس چیز کے بارے میں جو وہ کر رہے ہوتے ہیں اور آپ کی بلند شان کے بارے میں نہیں جانتے۔ لہر جو مناسب تعظیم ہے اس کے بارے میں بھی نہیں جانتے۔

(وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا) انہم فی محل رفع بالابتداء، وقيل فاعل لفعل مقدر، أي ثبت (حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) لمن تاب منهم .

اور اگر وہ صبر سے کام لیں۔ یہ محل رفع میں ہے مبتدا ہونے کی وجہ سے اور ایک قول کے مطابق یہ محذوف فعل ثبت کا فاعل ہے یعنی یہ بات ثابت ہے یہاں تک کہ آپ نکل کر ان کے پاس جائیں تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے رجم کرنے والا ہے اس شخص کے لئے جو ان میں سے توبہ کر لے۔

ونزل في الوليد بن عقبة وقد بعثه النبي صلى الله عليه وسلم إلى بني المصطلق مصدقا فخافهم لئلا كانت بينه وبينهم في الجاهلية فرجع وقال إنهم منعوا الصدقة وهبوا بقتله فهم النبي صلى الله عليه وسلم بغزوهم فجاؤوا منكبين ما قاله عنهم (يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنِيءٍ) خبر (فَتَبَيَّنُوا) صدقه من كذبه، وفي قراءة لا تكفوا من الثبات (أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا) مفعول له أي خشية ذلك (بِجَهَالَةٍ) حال من الفاعل أي جاهلين (فَتُصْحَبُوا) تصيروا (عَلَى مَا فَعَلْتُمْ) من العطاء بالقوم (نادمين) وأرسل صلى الله عليه وسلم إليهم بعد عودهم إلى بلادهم خالدا فلم ير فيهم إلا الطاعة والعجز فأخبر النبي صلى الله عليه وسلم بذلك .

یہ ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کی طرف بھیجا تھا تاکہ ان سے صدقات وصول کرے۔ اسے ان لوگوں کی طرف سے زیادتی کا اندیشہ ہوا کیونکہ اس کے اور ان قبیلوں والوں کے درمیان زمانہ جاہلیت سے اختلاف چلا آ رہا تھا وہ واپس آیا اور بولا: انہوں نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ صحابہ کرام نے ان کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کا فیصلہ کیا تو وہ لوگ آئے اور انہوں نے اس بات کا انکار کیا جو اس شخص نے ان لوگوں کے حوالے سے بیان کی تھی۔

وَأَعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۗ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ
الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (7)

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق شخص خبر لے کر تمہارے پاس آئے یعنی اطلاع لے کر تو تم تحقیق کر لو اس کے بیچ یا جھوٹ ہونے کی۔ ایک قرأت کے مطابق لفظ ”فتببتوا“ ہے جو لفظ ثبات سے ماخوذ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم پر حملہ کر دو یہ مفعول لہے یعنی اس بات سے بچتے ہوئے جہالت کی وجہ سے یہ لفظ فاعل کا حال ہے یعنی ناواقفیت کی حالت میں تو تم ہو جاؤ گے یعنی بن جاؤ گے نام وہ جو تم نے کیا ہے اس کے اوپر یعنی کسی قوم کے ساتھ جو غلطی کی وجہ سے کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اپنے علاقے واپس چلے جانے کے بعد ان کی طرف حضرت خالد کو بھیجا تو حضرت خالد نے ان میں صرف اطاعت اور بھلائی ہی پائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حوالے سے آگاہ کیا۔

(وَأَعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ) فَلَا تَقُولُوا الْبَاطِلَ فَإِنَّ اللَّهَ يَخْبِرُهُ بِالْحَالِ (لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ) الَّذِي تَخْبِرُونَ بِهِ عَلَىٰ خِلَافِ الْوَاقِعِ فَيُرْتَبِ عَلَىٰ ذَلِكَ مَقْتَضَاهُ (لَعَنِتُّمْ) لَا تَنْتَمِ دُونَهُ إِثْمَ التَّسَبُّبِ إِلَى الْمَرْتَبِ (وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ) حَسَنَهُ (فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ) اسْتَدْرَاكٌ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى دُونَ اللَّفْظِ لِأَنَّ مِنْ حَبَّبَ إِلَيْهِ الْإِيمَانَ الْخَرِ غَايِرَتِ صِفَتِهِ صِفَةٌ مِنْ تَقَدُّمِ ذِكْرِهِ (أُولَٰئِكَ هُمُ) فِيهِ التَّفَاتُ عَنِ الْخَطَابِ (الرَّاشِدُونَ) الثَّابِتُونَ عَلَى دِينِهِمْ .

یہ بات جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے اور تم جھوٹی بات نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقت حال کے بارے میں اطلاع کر دے گا۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لے جو تم انہیں اطلاع دیتے ہو جو خلاف واقعہ ہوتی ہیں اور وہ اس کے مقتضی پر عمل کرے تو تم لوگ گنہگار ہو جاؤ گے وہ گنہگار نہیں ہوں گے چونکہ یہاں پر سبب بننے کو نتیجے کا گناہ مقرر کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب کر دیا ہے اور اسے آراستہ کر دیا ہے یعنی خوشنما کر دیا ہے تمہارے دلوں میں اور اس نے تمہارے لیے کفر کو اور گناہ کو ناپسند کیا ہے۔ یہ معنوی اعتبار سے استدراک ہے اور لفظی اعتبار سے نہیں ہے کیونکہ جس شخص کے لئے ایمان کو محبوب کر دیا جائے اس شخص کی صفات اس شخص کی صفت سے مختلف ہو جاتی ہیں جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں یہاں خطاب کی طرف التفات ہے جو ہدایت یافتہ ہیں یعنی اپنے دین پر ثابت ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۵)

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَلَوْا فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا
الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (۵)

(فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ) مصدر منصوب بفعله المقدر، أى أفضل (وَنِعْمَةً) منه (وَاللَّهُ عَلِيمٌ) بهم
(حَكِيمٌ) فى انعامه عليهم .

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے یہ مصدر ہے اور محذوف فعل کا منصوب ہے یعنی افضل اور یہ اس کی طرف سے نعمت
ہے اور وہ علم رکھنے والا ہے ان لوگوں کے بارے میں اور حکمت والا ہے ان پر انعام کرنے کے حوالے سے۔

(وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) الآیة، نزلت فى قضية هى أن النبى صلى الله عليه وسلم ركب
حصارًا ومضى على ابن أبى فبال الحمار فسد ابن أبى أنفه فقال ابن رواحة نوالله لبول حماره أطيب
ريحًا من مسكك، فكان بين قوميهما ضرب بالأيدي والنعال والسعف (اقتتلوا) جمع نظرًا إلى
المعنى لأن كل طائفة جماعة موقريء اقتتلنا (فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا) ثنى نظرًا إلى اللفظ (فَإِنْ بَغَتْ)
تعدت (إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ) ترجع (إِلَى أَمْرِ اللَّهِ) الحق (فَإِنْ فَاءَتْ
فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ) بالإنصاف (وَأَقْسِطُوا) أعدلوا (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ).

اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ یہ آیت ایک مقدمے کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے۔ آپ ”ابن ابی“ کے پاس سے گزرے۔ گدھے نے پیشاب کر دیا تو ابن ابی نے اپنی ناک
کے اوپر کپڑا رکھ لیا تو ابن رواحہ نے کہا اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تمہاری مشک کی خوشبو سے
زیادہ خوشبودار ہے تو اس بات پر لوگوں کے درمیان ہاتھوں لائھیوں اور جوتوں کے ذریعے لڑائی ہو گئی (ارشاد باری تعالیٰ ہے)
اگر وہ آپس میں لڑ پڑیں اس کو معنی کا لحاظ کرتے ہوئے جمع کے طور پر لایا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک گروہ ایک جماعت تھا
اور ایک قرأت کے مطابق اس کو لفظ ”اقتلتا“ بھی پڑھا گیا ہے تو ان کے درمیان صلح کرادو تو یہاں پر لفظ کے اعتبار سے تشبیہ کا
لفظ لایا گیا ہے۔ پس اگر کوئی سرکشی اختیار کرے یعنی حد سے تجاوز کرے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کیخلاف تو اس سے
لڑو جو حد سے تجاوز کرتا ہو یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے یہاں پر لفظ تفسیٰ ترجیح کے معنی میں ہے جس کا مطلب لوٹنا ہے۔ اللہ
تعالیٰ کے حکم کی طرف یعنی حق کی طرف تو اگر وہ لوٹ آئیں تو ان دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کروادو اور انصاف
کرو یعنی عدل سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۱۰)
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ
 عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقِ
 بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۱۱)

(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ) فی الدین (فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ) إذا تنازعا، وقزیء إخوتکم
 بالفوقانیة (واتقوا الله لعلکم تُرحمُونَ)۔

بے شک اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دینی اعتبار سے تو تم صلح کروا دو اپنے بھائیوں کے درمیان جب وہ
 آپس میں لڑ پڑیں اس کو "ت" کے ساتھ یعنی بین اخوتکم بھی پڑھا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی صلح کروانے کے
 معاملے میں تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ) الآية نزلت فی وفد تبیم حین سخرُوا من فقراء السليين كعبار
 وصهيب، والسخرية: الازدراء والاحتقار (قَوْمٌ) أي رجال منكم (مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا
 مِّنْهُمْ) عند الله (وَلَا نِسَاءٌ) منكم (مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ) لا
 تعيبوا فتعابوا، أي لا يعيب بعضكم بعضًا (وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّقَابِ) لا يدعو بعضكم بعضا بلقب
 يكرهه، ومنه يا فاسق يا كافر (بِئْسَ الْأَسْمُ) أي المذكور من السخرية واللمز والتنابز (الفسوق
 بَعْدَ الْإِيمَانِ) بدل من الاسم لإفادة أنه فسق لتكرره عادة (وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ) من ذلك (فَأُولَٰئِكَ هُمُ
 الظالمون)۔

اے ایمان والو! مذاق نہ اڑاؤ۔ یہ آیت بنو تبیم کے وفد کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب انہوں نے غریب مسلمانوں
 حضرت عمار اور حضرت صہیب کا مذاق اڑایا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: مذاق نہ کرو یہاں پر حریت کا مطلب ایک
 دوسرے کو حقیر سمجھنا ہے۔ کوئی ایک گروہ یعنی تم میں سے ایک گروہ کسی دوسرے گروہ کو ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں یعنی
 اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور نہ ہی عورتیں یعنی تم میں سے دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ہوسکتا ہے کہ وہ عورتیں ان سے بہتر
 ہوں اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو یعنی تم ایک دوسرے کے اوپر کوئی عیب نہ لگاؤ کہ تمہارا عیب بیان کیا جائے۔ اس سے مراد
 یہ ہے کہ ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے بھی یاد نہ کرو یعنی ایسے القاب سے نہ بلاؤ جو
 ناپسندیدہ ہوں۔ جن میں اے فاسق اور اے کافر کہنا شامل ہے۔ برا نام اس سے مراد مذاق طعنہ زنی اور برے القاب سے
 پکارتا ہے فسق ہے۔ ایمان لانے کے بعد یہاں پر لفظ فسوق الاسم کا بدل ہے تاکہ یہ مقصد حاصل ہو جائے کہ اگر کوئی شخص

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (۱۲)
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (۱۳)

عادت کے طور پر اس طرح کرتا رہے تو وہ فسق ہو جاتا ہے اور جو شخص توبہ نہ کرے برے عمل سے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ) ای مآثم وهو كثير كظن السوء بأهل الخير من المؤمنين وهم كثير بخلافه بالفساق منهم فلا إثم فيه في نحو ما يظهر منهم (وَلَا تَجَسَّسُوا) حذف منه إحدى التاءين : لا تتبعوا عورات المسلمين ومعايبهم بالبحث عنها (وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا) لا يذكره بشيء يكرهه وإن كان فيه (أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا) بالتخفيف والتشديد أي لا يحسن به (فَكَرِهْتُمُوهُ) أي فاغتيابه في حياته كأكل لحمه بعد مماته وقد عرض عليكم الثاني فكرهتموه فاکر هو الأول (واتقوا الله) أي عقابه في الاغتياب بأن تتوبوا منه (إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ) قابل توبة التائبين (رَّحِيمٌ) بهم .

اے ایمان والو! بکثرت گمان کرنے سے بچو! بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ یعنی گناہ میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اس سے مراد نیک مومنوں کے بارے میں بدگمانی کرنا ہے اور یہ بہت بری بات ہے اور اس کے برعکس مسلمانوں کے بارے میں ایسی بدگمانی گناہ نہیں ہے ان کاموں کے حوالے سے جو ان سے ظاہر ہوتے ہیں اور تم تجسس نہ کرو۔ اس میں ایک ت کو حذف کر دیا گیا ہے یعنی مسلمانوں کی پوشیدہ باتوں اور عیب جاننے کی کوشش نہ کرو تا کہ تم ان کے بارے میں بحث کرو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے یعنی ایسی بات کے ساتھ اس کا تذکرہ نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔ اگرچہ وہ اس میں موجود ہو۔ کیا کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ یہاں پر لفظ میتنا کوشد کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے یعنی وہ اس بات کا احساس نہیں کرتا پس تم اس بات کو پسند نہیں کرو گے یعنی زندگی میں اس شخص کی غیبت کرنا بالکل اس طرح ہے جیسے مرنے کے بعد اس شخص کا گوشت کھانا ہے تو جب تم دوسری بات کو ناپسند کرتے ہو تو پہلی کو بھی اسی طرح ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی غیبت کرنے کے معاملے میں جو عذاب ہوگا اس سے بچنے کی کوشش کرو اور اس سے توبہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے یعنی توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور رحم کرنے والا یعنی ان لوگوں پر۔

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ) آدم وحواء (وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا) جمع شعب بفتح

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ط
وَأَنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۴)

الشین هو أعلى طبقات النسب (وَقَبَائِلَ) هي دون الشعوب وبعدها العنائر ثم البطون ثم الأفخاذ ثم الفصائل آخرها مثاله خزيمه :شعب، كنانة قبيلة .قریش عبارة بكسر العين قصي :بطن، هاشم فخذ .العباس فصيلة (لِتَعَارَفُوا) حذف منه إحدى التاء ين ليعرف بعضكم بعضا لا لتفاخروا بعلو النسب، وإنما الفخر بالتقوى (إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَى إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ) بكم (خَيْرٌ) نبواطنكم.

اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے ایک مرد سے اور ایک عورت سے یعنی حضرت آدم اور حضرت حوا سے۔ اور ہم نے تمہیں قبیلوں کی شکل میں بنایا ہے۔ یہاں پر لفظ شعوب شعب کی جمع ہے۔ ش پر زبر پڑھی جائے گی اور اس سے مراد نسب کا سب سے اعلیٰ ترین طبقہ ہے اور شعوب سے نیچے قبیلہ ہوتا ہے اس کے بعد عمار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد بطون ہیں اس کے بعد افخاذ ہیں پھر فصائل ہیں جو سب سے آخر میں ہیں۔

اس کی مثال یہ ہے خزیمہ شعب ہے کنانہ قبیلہ ہے قریش عمارہ ہے اس میں ع پر زبر پڑھی جائے گی۔ قصی بطن ہے اور ہاشم فخذ ہے۔ عباس فصیلہ ہے (یہ اس لیے بنائے ہیں) تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان جاؤ یہاں پر ایک ت کو حذف کیا گیا ہے تاکہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کو جان لے اس لیے نہیں کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے میں نسب کی بلندی کے اعتبار سے فخر کرو کیونکہ فخر صرف تقویٰ کی وجہ سے کیا جاسکتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا ہے اور خبر رکھنے والا ہے تمہارے باطن کے بارے میں۔

(قَالَتِ الْأَعْرَابُ) نفر من بنی آسد (الْمَنَّا) صدقنا بقلوبنا (قُلْ) لهم (لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا) آی انقدنا ظاهراً (وَلَمَّا) آی لم (يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ) إلى الآن لكنه يتوقع منكم (وَأَنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ) بِالْإِيمَانِ وَغَيْرِهِ (لَا يَلِتْكُمْ) بِالْهَمْزِ وَتَرْكِهِ وَبِإِبْدَالِهِ الْفَا :لا ينقصكم (مِنْ أَعْمَالِكُمْ) من ثوابها (شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ) لِلْمُؤْمِنِينَ (رَحِيمٌ) بهم .

دیہاتی یہ کہتے ہیں اس سے مراد بنو اسد کا ایک گروہ ہے ہم ایمان لائے یعنی ہم نے اپنے دلوں کے ذریعے تصدیق کی تم ان سے فرمادو کہ تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ تم لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ یعنی ظاہری طور پر اطاعت کی ہے اور جب ایسا ہے کہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ابھی تک۔ لیکن اس کی تم سے توقع کی جاسکتی ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی ایمان کے ذریعے یا اس کے علاوہ تو کمی نہیں ہوگی۔ اس میں لفظ ہمزہ کو پڑھا جاسکتا ہے اور ترک

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (15)

قُلْ أَتَعْلَمُونَ اللَّهُ بِدِينِكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (18)

يَمُنُونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۗ قُلْ لَا تَمُنُوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ ۗ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (17)

بھی کیا جاسکتا ہے الف کی شکل میں بدل کر یعنی وہ کمی نہیں کرے گا تمہارے اعمال میں سے یا اس کے ثواب کے اعتبار سے کسی بھی چیز کی۔ بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے مومنوں کی اور رحم کرنے والا ہے ان پر۔

(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ) آی الصادقون فی ایمانہم کہا صرح بہ بعد (الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا) لم يشكوا فی الإیمان (وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) فجهادهم يظهر بصدق ایمانہم (أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ) فی ایمانہم، لا من قالوا آمنا ولم يوجد منهم غیر الإسلام۔
بے شک اہل ایمان! یعنی جو لوگ اپنے ایمان میں سچے ہوں جیسا کہ اس کے بعد اس کی تصدیق کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر انہوں نے شک نہیں کیا یعنی اپنے ایمان کے بارے میں شک کا شکار نہیں ہوئے اور انہوں نے اپنی جانوں کے ذریعے اور اموال کے ذریعے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو ان کا یہ جہاد ان کے ایمان کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہی لوگ سچے ہیں اپنے ایمان کے حوالے سے نہ کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ ان سے صرف اسلام کا اظہار ہوتا ہے۔

(قُلْ) لہم (أَتَعْلَمُونَ اللَّهُ بِدِينِكُمْ)؟ مضغف علم بمعنی شعر آی أَتَشْعِرُونَهُ بِنَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فِي قَوْلِكُمْ آمَنَا (وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)۔
تم فرمادو یعنی ان سے کیا تم اللہ تعالیٰ کو بتاؤ گے اپنے دین کے بارے میں؟ یہ لفظ علم سے باب تفعیل کے وزن پر ہے اور یہ شعور کے معنی میں ہے۔ کیا تم اسے یہ شعور دلاؤ گے کہ تم اپنے قول "امنا" کے ذریعے کس حالت میں ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(يَمُنُونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا) من غیر قتال بخلاف غیرہم من أسلم بعد قتالہ منهم (قُلْ لَا تَمُنُوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ) منصوب بنزع الخافض الباء ويقدر قبل أن فی البوضعیین (بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) فی قولکم آمنا۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۸)

لوگ تم پر احسان کرتے ہیں وہ اسلام لائے ہیں یعنی کسی جنگ کے بغیر جبکہ اس کے برعکس دوسرے لوگ وہ ہیں جو ایمان لائے تھے آپ کے ساتھ جنگ کرنے کے بعد۔ تم فرمادو تم لوگ مجھ پر اپنے اسلام کے ذریعے احسان نہ کرو۔ اسے منصوب ہا گیا ہے کیونکہ نصب دینے والی ”ب“ کو وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے اور یہاں پر دونوں جگہ پر ”آن“ سے پہلے یہ مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی ہے اگر تم سچے ہوئے اپنے قول ”اٰمَنَّا“ کے حوالے سے۔

(إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) آئی ما غاب فیہما (وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) بالیاء

التاء لا یشفی علیہ شیء منہ۔

بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے غیب کے بارے میں یعنی جو بھی ان دونوں میں غیب کی حالت میں ہے اور اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے اس چیز کو جو تم عمل کرتے ہو اس کو ”ی“ اور ”ت“ کے ساتھ (غائب اور حاضر) سے پڑھا گیا ہے۔ اس پر اس میں سے کوئی بھی چیز چھپی نہیں ہے۔



سورة الضحیٰ

مکیہ احدی عشرۃ ایۃ ولما نزلت کبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسن تکبیر اخرها وروی الامر به خاتمتها وخاتمة کل سورة بعدها وهو اللہ اکبر او لا اله الا اللہ واللہ اکبر۔ یہ کی سورت ہے اور اس میں گیارہ آیات ہیں۔ جب یہ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تھی لہذا اس کے آخر میں تکبیر کہنا سنت ہے۔ اور اس کے بعد آنے والی ہر سورت کے آخر میں (تکبیر کہنا سنت ہے) تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہے یا لا اله الا اللہ واللہ اکبر کہنا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالضُّحٰی ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۝ وَ لَآ اٰخِرَةَ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاٰوَلٰی ۝
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۝ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاوٰی ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی ۝ وَوَجَدَكَ
عَاثِلًا فَاَغْنٰی ۝ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تُقْهَرُ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرُ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثُ ۝

(وَالضُّحٰی) آئی اول النهار او کله .

(وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی) غطی بظلامه او سکن .

(مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی) ترکک یا محمد (رَبُّكَ وَمَا قَلٰی) ابغضک . نزل هذا لما قال الکفار عند تأخ

الوحی عنه خمسة عشر یومًا : ان ربه ودَّعه وقلاه .

(وَلَآ اٰخِرَةَ خَیْرٌ لَّكَ) لما فیها من الکرامات لك (مِنَ الْاٰوَلٰی) الدنيا .

(وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ) فی الآخرة من الخیرات عطاء جزیلًا (فَتَرْضٰی) فقال صلی اللہ علیہ

وسلم اذن لا ارضی وواحد من امتی فی النار اِلی هنا تم جواب القسم بشبتین بعد منفیین .

(اَلَمْ یَجِدْكَ) استفهام تقریر آئی وجدک (یَتِیْمًا) بفقد أبیک قبل ولادتک او بعدها (فَاوٰی) بار

ضیک اِلی عبک اَبی طالب .

(وَوَجَدَكَ ضَالًّا) عبا أنت علیہ الآن من الشریعة (فَهَدٰی) اِی فهداک اِلیها .

(وَوَجَدَكَ عَائِلًا) فقيرًا (فَأَغْنَى) أَغْنَاكَ بِمَا قَنَعَكَ بِهِ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَغَيْرَهَا. وَفِي الْحَدِيثِ: لَيْسَ

الغنى كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس .

(فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ) بِأَخْذِ مَالِهِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ .

(وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ) تَزَجْرُهُ لِفَقْرِهِ .

(وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ) عَلَيْكَ بِالنَّبُوءَةِ وَغَيْرِهَا (فَحَدِّثْ) أَخْبِرْ . مُحَمَّدٌ ضَمِيرُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي بَعْضِ الْأَفْعَالِ رِعَايَةً لِلْفَوَاصِلِ .

چاشت کی قسم! اس سے مراد دن کا ابتدائی حصہ ہے یا پورا دن مراد ہے اور رات کی قسم! جب وہ ڈھانپ لے یعنی جب وہ اندھیرے کی وجہ سے ہر چیز پر پردہ ڈال دے یا سکون کی حالت میں آجائے۔ تم کو نہیں چھوڑا ہے یعنی تمہیں ترک نہیں کیا ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارے پروردگار نے اور نہ ہی اس نے تمہیں ناپسند کیا ہے یعنی تم سے بغض نہیں رکھا۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کفار نے 15 دن تک وحی نازل نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہا کہ اس کے پروردگار نے اسے چھوڑ دیا اور اسے ناپسند کیا ہے اور تمہاری آنیوالی گھڑی تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ یعنی اس میں جو تمہارے لیے عزت و احترام ہوگا پہلے والی گھڑی سے یعنی دنیا سے۔

اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں عطا کرے گا یعنی آخرت میں وہ بھلائی جو عظیم عطا ہوگی تو تم راضی ہو جاؤ گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی جہنم میں ہوگا۔ یہاں پر دو منفی جملوں کے بعد دو مثبت باتوں کے ذریعے قسم کا جواب دے دیا گیا ہے۔

کیا اس نے تمہیں نہیں پایا؟ یہاں پر استفہام کسی بات کو پختہ کرنے کے لئے ہے یعنی اس نے تمہیں پایا ہے یتیم۔ یعنی تمہاری ولادت سے پہلے یا بعد میں تمہارے والد موجود نہیں تھے تو اس نے پناہ دی یعنی تمہیں تمہارے چچا ابو طالب تک پہنچا دیا اور اس نے تمہیں پایا "عائل" اس حوالے سے جس پر اب تم شریعت کے حوالے سے گامزن ہو اس نے تمہاری رہنمائی کی یعنی اس شریعت کی طرف تمہاری رہنمائی کی۔

اور اس نے تمہیں پایا حاجت مند یعنی غریب اور پھر اس نے تمہیں خوشحال کر دیا یعنی تمہیں خوشحال کیا اس حوالے سے کہ مال غنیمت اور اس طرح کی دیگر چیزوں کے ذریعے قناعت حاصل کی اور حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ خوشحال ہونے کا مطلب مال زیادہ ہونا نہیں ہے بلکہ اصل خوشحالی نفس کا بے نیاز ہونا ہے۔

جہاں تک یتیم کا معاملہ ہے تو تم اس پر غصہ نہ کرو یعنی اس کا مال نہ لو اور دیگر حوالے سے (نہ جھڑکو)۔

جہاں تک مانگنے والے کا تعلق ہے تو تم اسے جھڑکو نہیں یعنی اس کی غربت کی وجہ سے اسے ڈانٹو نہیں۔

جہاں تک تمہارے پروردگار کی نعمت کا تعلق ہے جو اس نے نبوت وغیرہ کے حوالے سے تم پر کی ہے تو تم اسے بیان کرو یعنی اس کی خبر دو یہاں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ضمیر کو حذف کیا گیا ہے بعض افعال میں تاکہ "فواصل" کا خیال رکھا جاسکے۔

سورة الانشراح

مکیہ ثمان آیات

یہ نکی سورت ہے اس میں آٹھ آیات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۚ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۚ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۚ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۚ
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۚ وَالِی رَّبِّكَ فَاَرْغَبْ ۚ

(اَلَمْ نَشْرَحْ) استفہام تقریر آی شرحنا (لَكَ) یا محمد (صَدْرَكَ) بالنبوۃ وغیرہا؟

(وَوَضَعْنَا) حططنا (عَنكَ وِزْرَكَ)۔

(الَّذِیْ اَنْقَضَ) اَثقل (ظَهْرَكَ) وهذا كقوله تعالى: (لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ)

(وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) بآن تُذكر مع ذكرى فى الأذان والإقامة والتشهد والخطبة وغیرہا۔

(فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ) الشدة (يُسْرًا) سهولة۔

(اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا) والنبي صلى الله عليه وسلم قاسى من الكفار شدة، ثم حصل له اليسر

بنصره عليهم۔

(فَاِذَا فَرَغْتَ) من الصلاة (فانصب) اتعب فى الدعاء۔

(وَالِی رَّبِّكَ فَاَرْغَبْ) تضرع۔

کیا ہم نے کھول نہیں دیا یہاں پر استفہام نے بات کو پختہ کر دیا ہے یعنی ہم نے کھول دیا ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارے سینے کو یعنی نبوت وغیرہ کے ذریعے۔

اور ہم نے ہٹا دیا ہے یعنی اتار دیا ہے تم سے تمہارے بوجھ کو۔ جس نے بھاری کیا تھا یا ثقیل کیا تھا تمہاری پشت کو اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مانند ہے۔

”تا کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کر دے تمہاری اور تمہارے گزشتہ ذنب کی“۔

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا یعنی اذان و اقامت، تشهد خطبے وغیرہ میں، میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر

کیا جائیگا۔

بے شک ”عسر“ کے ساتھ ”یسر“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی طرف سے بہت سختی برداشت کی تھی۔ پھر آپ کو ان کی خلاف مدد کی شکل میں آسانی نصیب ہوئی۔ جب تم فارغ ہو جاؤ یعنی نماز سے تو نصب کرو یعنی اہتمام کے ساتھ دعا کرو اور تم اپنے پروردگار کی طرف رغبت رکھو یعنی اس کی بارگاہ میں گڑ گڑاؤ۔



سورة التین

مکیة او مدنیة ثمان آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں آٹھ آیات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالْتِّیْنِ وَالزَّیْتُونِ ۝ وَطُورِ سِیْنِیْنَ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝
ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا
یُكْذِبُكَ بَعْدَ الْاٰیٰتِ ۝ اَلِیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝

(والتین والزیتون) آی الباکولین او جبلین بالشام ینبتان الباکولین .

(وَطُورِ سِیْنِیْنَ) الجبل الذی کلم اللہ تعالیٰ علیہ موسیٰ، ومعنی (سینین) الباریک او الحسن

بالاشجار البشرة .

(وهذا البلد الامین) مکه لامن الناس فیها جاهلیة وإسلامًا .

(لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ) تعدیل لصورتہ .

(ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ) کناية عن الهرم والضعف فینقص عمل المؤمن

عن زمن الشباب، ویكون له أجره بقوله تعالیٰ :

(إِلَّا) آی لکن (الذین اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ) مقطوع بوفی الحدیث

إذا بلغ المؤمن من الکبر ما یعجزه عن العمل کتب له ما کان یعمل

(فَمَا يُكَذِّبُكَ) أَيُّهَا الْكَافِرُ (بَعْدُ) أَيُّ بَعْدَ مَا ذَكَرَ مِنْ خَلْقِ الْإِنْسَانِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ. ثُمَّ رَقَّةٌ إِلَى
أَرْدَلِ الْعَبْرِ الدَّالِ عَلَى الْقُدْرَةِ عَلَى الْبَعْثِ (بِلِلْدِينِ) بِالْجِزَاءِ الْمَسْبُوقِ بِالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ؟ أَيُّ مَا
يَجْعَلُكَ مَكْذِبًا بِذَلِكَ وَلَا جَاعِلَ لَهُ؟

(أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ)؟ أَيُّ هُوَ أَقْضَى الْقَاضِيْنَ وَحَكَمَهُ بِالْجِزَاءِ مِنْ ذَلِكَ. وَفِي
الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَاتَيْنِ إِلَى آخِرِهَا فَلْيَقُلْ: بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ
انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم! اس سے مراد یا تو کھائی جانے والی دو چیزیں ہیں یا شام میں موجود دو پہاڑ ہیں جن (میں)
پیدا ہونے والوں پھلوں کو) کھایا جاتا ہے اور طور سینا کی قسم! اس سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے
کلام کیا تھا اور سینین کا مطلب مبارک ہے یا اچھا پھلدار درخت ہے اور اس امین شہر کی قسم! اس سے مراد مکہ ہے کیونکہ زمانہ
جاہلیت اور زمانہ اسلام میں امن کی حالت میں رہتے ہیں۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے جنس انسان کو یعنی اچھی شکل میں اور
بالکل مناسب بنائی ہے پھر ہم نے اسے لوٹا دیا سب سے پست حالت میں۔ یہ کنایہ ہے اس کے بوڑھے ہونے اور کمزور
ہونے کی طرف تو اس وقت مومن کا عمل جوانی کے عالم میں کم ہو جاتا ہے لیکن اس کے لئے اجر ہوگا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی
وجہ سے۔

ماسوائے ان لوگوں کے یعنی لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے۔ انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لئے ایسا ثواب ہوگا جو ختم
نہیں ہوگا یعنی منقطع نہیں ہوگا۔ حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ جب مومن بوڑھا ہو جاتا ہے اور عمل کرنے سے عاجز ہو جاتا
ہے تو اس کے نامہ اعمال میں وہی عمل لکھا جاتا ہے جو وہ پہلے کیا کرتا تھا۔ تو کیا بات تمہیں جھٹلانے پر مجبور کرتی ہے۔ اے کافر!
اس کے بعد یعنی اس کے بعد؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کی بہترین شکل میں تخلیق کیے جانے کا ذکر کیا تو اسے انتہائی عمر تک پہنچانے
کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے۔ دین کا (انکار کرنا) یعنی جزا کا جو دوبارہ
زندہ کیے جانے اور حساب سے پہلے ہوگی یعنی کس بات نے تمہیں اس بات کو جھٹلانے پر مجبور کیا اور تم ایسا نہیں کر سکتے۔ کیا اللہ
تعالیٰ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔ وہ سب سے عظیم فیصلہ کرنے والا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اس کا بدلہ
دے گا۔ حدیث میں یہ بات موجود ہے۔

”جو شخص سورۃ والتین کو پوری پڑھ لے گا تو پھر یہ کہے: جی ہاں! میں اس بات پر گواہی دینے والوں میں شامل
ہوں۔“



سورة العلق

مکہ تسع عشرة اية صدرها الى ما لم يعلم ما نزل من القرآن ذلك بغار حراء
یہ مکئی سورت ہے۔ اس میں انیس آیات ہیں۔ اس کے آغاز میں ”مالا یعلم“ تک قرآن پاک میں سب سے پہلے
نازل ہوئی تھی جو غار حراء میں نازل ہوئی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكٰفِرٌ ۝ اَنْ رَّاهُ اسْتَفْسِفٰ ۝ اِنِّ اِلٰى رَبِّكَ الرَّجْعِي ۝ اَرَأَيْتَ
اِذَا صَلَّى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلَّى ۝ اَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ عَلٰى الْهُدٰى ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَأَيْتَ اِنْ
كَذَّبَ وَتَوَلٰى ۝ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنّٰصِيَةِ ۝ نٰصِيَةِ كٰذِبَةٍ
خٰطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ سَنَدْعُ الزّبٰنِيَةَ ۝ كَلَّا لَا تَطْعُهُ وَاَسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝

(اِقْرَأْ) اوجد القراءۃ مبتدئا (باسم ربك الذي خلق) الخلائق .

(خلق الانسان) الجنس (من علق) جمع علقۃ وهي القطعة اليسيرة من الدم الغليظ .

(اِقْرَأْ) تاكيد للاول (وربك الاكرم) الذي لا يوازيه كريم حال من ضمير اِقْرَأْ .

(الذي علم) الخط (بالقلم) واول من خط به ادریس عليه السلام .

(علم الانسان) الجنس (ما لم يعلم) قبل تعليمه من الهدى والكتابة والصناعة وغيرها .

(كَلَّا) حَقًّا (اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكٰفِرٌ) .

(اَنْ رَّاهُ) اى نفسه (استغنى) بالبال . نزل في ابي جهل و رآى علمية و استغنى مفعول ثان و اَنْ

رآه مفعول له .

(اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ) يا انسان (الرجعى) اى الرجوع تخويف له فيجازى الطاغى بها يستحقه .

(اَرَأَيْتَ) فى مواضعها الثلاثة للتعجب (الذى ينهى) هو ابو جهل .

(عَبْدًا) هو النبى صلى الله عليه وسلم (اِذَا صَلَّى) .

(أَرَاءُ يَتَّانِ إِن كَانَ) آئی النہی (علی الہدی).

(أَوْ) للتقسیم (أَمَرَ بالتقوی).

(أَرَاءُ يَتَّانِ إِن كَذَّبَ) آئی النہی النبی (وتولی) عن الإیمان.

(أَلَمْ يَعْلَمَ بِأَنَّ اللَّهَ يَرِي) ما صدر منه، آئی يعلمه فيجزيه عليه، آئی اعجب منه يا مخاطب

من حيث نهيه عن الصلاة ومن حيث إن النهي على الهدى أمر بالتقوى، ومن حيث إن النهي مكذب متول عن الإیمان.

(كَلَّا) ردع له (لَئِن) لام قسم (لَمْ يَنْتَه) عما هو عليه من الكفر (لَنْسَفَعًا بالناصية) لَنْجُرَنَّ

بناصيته إلى النار.

(نَاصِيَةٍ) بدل نكرة من معرفة (كاذبة خاطئة) وصفها بذلك مجاز والمراد صاحبها.

(فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ) آئی اهل نادیہ وهو مجلس يتخذ ليتحدث فيه القوم، وكان قال للنبي صلى

الله عليه وسلم - لما انتهره حيث نهاه عن الصلاة :- لقد علمت ما بها رجل أكثر ناديةً مني لأهلانٍ عليك هذا الوادي إن شئت خيلاً جرداً ورجالاً مردداً.

(سَدَّعُ الزبانية) الملائكة الغلاظ الشداد لإهلاكه. في الحديث : لو دعا نادية لأخذته الزبانية

عياناً

(كَلَّا) ردع له (لَا تُطْعُهُ) يا محمد في ترك الصلاة (واسجد) صل لله (واقترب) منه بطاعته.

تم پڑھو یعنی قرأت وجود میں لاؤ ابتداء کرتے ہوئے اپنے پروردگار کے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس نے

پیدا کیا ہے مخلوقات کو۔

اس نے انسان کو یعنی جنس انسان کو پیدا کیا ہے۔ "علق" کے ذریعے یہ لفظ علاقہ کی جمع ہے اس سے مراد گاڑھے خون کا

جھوٹا سا قطرہ ہے۔

تم قرأت کرو یہ پہلے کی تاکید کے لئے ہے۔ وہ تمہارا پروردگار بڑا کرم کرنے والا ہے۔ وہ یعنی کوئی بھی شخص کریم ہونے

کے اعتبار سے اس کے مانند نہیں ہو سکتا۔ یہ لفظ اقراء کی ضمیر کا حال ہے۔

وہ جس نے علم دیا ہے یعنی خط کے ذریعے۔ قلم کے ذریعے اور سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنا شروع کیا تھا۔

اس نے انسان کو یعنی جنس انسان کو علم دیا اس چیز کے بارے میں جو وہ نہیں جانتا تھا یعنی اس کے اس شخص کو ہدایت

کتابت، کاریگری وغیرہ کی تعلیم دینے سے پہلے۔

درحقیقت بے شک انسان سرکشی کرتا ہے۔

جب وہ دیکھتا ہے اس کو یعنی اپنے آپ کو کہ وہ بے نیاز ہے مال کے اعتبار سے۔ یہ آیت ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور لفظ ”رأی“ کا مطلب جاننا ہے اور ”اِسْتَعْنَى“ یہ دوسرا مفعول ہے اور ”اَنْ رَاكَ“ مفعول الیہ ہے۔ بے شک تمہارے پروردگار کی طرف ہی یعنی اے انسان لوٹنا ہے یعنی رجوع کرنا ہے اور یہ خوف دلانے کے لئے ہے کہ پروردگار سرکشی کرنے والے کو اس کے مطابق بدلہ دے گا۔

کیا تم نے دیکھا ہے تینوں جگہ پر تعجب کا اظہار کرنے کے لئے اس شخص کو جو منع کرتا ہے اس سے مراد ابو جہل ہے۔ اور بندے سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب وہ نماز ادا کرتا ہے۔

کیا تم نے دیکھا ہے اگر وہ ہو یعنی جسے منع کیا گیا ہے ہدایت کے اوپر یا یہ تقسیم کے لئے ہے۔ وہ ہدایت کرتا ہو پرہیزگاری کی۔

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو جھٹلا دے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے والا اور منہ موڑے یعنی ایمان سے۔

کیا وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس چیز کو جو اس سے صادر ہو رہی ہے یعنی اے مخاطب اسے اس کا علم ہے اور وہ بدلہ اسے دے گا یعنی اے مخاطب اس کے اوپر حیرانگی کا اظہار کرو کہ وہ نماز سے روکتا ہے اور جس کو وہ روک رہا ہے وہ ہدایت کے اوپر ہے اور وہ پرہیزگاری کا حکم دیتا ہے اس اعتبار سے کہ منع کرنے والا شخص جھٹلا رہا ہے اور ایمان سے منہ پھیر رہا ہے۔

یہ اس کی ردع کے لئے ہے یہاں پر لقمہ کے لئے ہے۔

اگر وہ باز نہ آیا یعنی جس کفر پر ہے تو ہم اس کی پیشانی کو پکڑ لیں گے یعنی اس کی پیشانی کے ذریعے گھسیٹ کر اسے جہنم میں لے جائیں گے۔

”پیشانی“ یہاں پر معرفہ کے بدل پر نکرہ آیا ہے یہ پیشانی کے لئے ہے جو جھوٹ بولنے والی ہے اور خطا کرنے والی ہے۔ اس کو مجازی طور پر موصوف کیا گیا ہے۔ اس سے مراد پیشانی کا مالک شخص ہے

تو وہ اپنی مجلس کو یعنی اپنی مجلس میں شریک لوگوں کو۔ اس سے مراد وہ مجلس ہے جسے وہ اس لیے اختیار کر رہا ہے تاکہ وہ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر سکے جیسا کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا جب اس نے آپ کو جھڑکا تھا اور نماز پڑھنے سے روکا تھا۔ کیا تم جانتے ہو یہاں پر مجھ سے زیادہ بڑی مجلس کسی اور شخص کی نہیں ہوتی۔ میں چاہوں تو تمہارے خلاف اس وادی کو گھڑ سواروں کے ساتھ اور جوان مردوں کے ساتھ بھردوں

تو ہم اپنے محافظوں کو بلا لیں گے یعنی وہ فرشتے جو سخت ہیں اور شدید ہیں تم کو ہلاک کرنے کے لئے۔ حدیث میں یہ الفاظ ہیں اگر وہ مجلس کے افراد کو بلا لیتا تو فرشتے سب کے سامنے اس کو پکڑ لیتے۔

”کلا“ یہ اس کی ردع کے لئے ہے تم اس کی اطاعت نہ کرو یعنی اے محمد! نماز ترک کرنے کے حوالے سے۔ سجدہ کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے نماز ادا کرو۔ قربت حاصل کرو یعنی فرمانبرداری کے ذریعے اس کا قرب حاصل کرو۔

سورة القدر

مکیة او مدنیة خمس او ست آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اس میں پانچ یا شاید چھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا اَدْرَاکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنْزَلُ الْمَلَائِکَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ ۚ سَلَمٌ ۗ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۚ

(اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ) آی القرآن جملة واحدة من اللوح المحفوظ الى السماء الدنيا (فی لَیْلَةِ الْقَدْرِ) آی

الشرف والعظم .

(وَمَا اَدْرَاکَ) اَعْلَمکَ یا محمد (مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ) تعظیم لسانها وتعجیب منه .

(لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ) لیس فیها لیلة القدر فالعمل الصالح فیها خیر منه فی ألف

شهر لیست فیها .

(تَنْزَلُ الْمَلَائِکَةُ) بحذف إحدى التاءین من الأصل (والروح) آی جبریل (فِیْهَا) فی اللیلة

(بِاِذْنِ رَبِّهِمْ) بأمره (مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ) قضاہ اللہ فیها لتلك السنة إلى قابل و مِنْ سببِة بمعنى الباء .

(سَلَمٌ ۗ هِیَ) خبر مقدم ومبتدأ (حتی مَطْلَعِ الْفَجْرِ) بفتح اللام وكسرها إلى وقت طلوعه .

جعلت سلامًا لكثرة السلام فیها من الملائكة لا تهرّب بؤم من ولا بؤمنة إلا سلمت علیه .

بے شک ہم نے اس کو نازل کیا یعنی قرآن کو ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف (نازل کیا)۔

شب قدر میں یعنی شرف اور عظمت والی (رات میں)

اور تمہیں کیا معلوم یعنی تمہیں کس نے بتایا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کہ شب قدر کیا ہے؟ یعنی یہ اس (رات) کی عظمت

کے اظہار کے لئے اور حیرانگی کے اظہار کے لئے۔ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی جن میں شب قدر موجود نہ ہو تو

اس رات میں کوئی نیک عمل کرنا ان ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں یہ رات موجود نہ ہو۔

فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اس میں اصل میں دو میں سے ایک "ت" کو حذف کر دیا گیا ہے اور روح بھی (نازل ہوتا

ہے) یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام اس میں یعنی اس رات میں۔ اپنے پروردگار کے اذن کے تحت یعنی حکم کے تحت ہر حوالے

سے یعنی اللہ تعالیٰ اس رات میں اس سال سے اگلے سال تک کے فیصلے (فرشتوں کو بتا) دیتا ہے۔ یہاں پر ”من“ سمیت کے لئے ہے اور ”باء“ کے معنی میں ہے۔ یہ سلامتی والی ہے۔ یہ مقدم خبر ہے اور مبتداء یہ ہے یہاں تک کہ صبح صادق طلوع ہو جائے۔ اس میں ”ل“ پر زبر بھی پڑھی جاسکتی ہے یعنی اس کے طلوع ہونے کے وقت تک میں نے اسے سلامتی والا بنایا ہے کیونکہ اس میں فرشتوں کی طرف سے بکثرت سلام کیا جاتا ہے جو بھی مومن (مرد یا عورت) گزرتے ہیں تو فرشتے انہیں سلام کرتے ہیں۔

سورة البينة

مکیة ومدنیة تسع آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں نو آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِيَهُمُ الْبَیِّنَةُ، رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً، فِیْهَا كُتِبَ قِیْمَةٌ، وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاءَ تَهُمُ الْبَیِّنَةُ، وَمَا اَمْرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقِیْمَةِ، اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ، اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ، جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتٌ عَدْنٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ۗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۗ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهُ.

(لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا مِنْ) للبیان (اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِیْنَ) اے عبادۃ الاصنام : عطف علی اهل (مُنْفَكِّیْنَ) خبر یکن، اے زائلین عبا ہم علیہ (حَتّٰی تَاْتِيَهُمُ) اے اَتھم (البینة) اے الحجۃ الواضحة وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم .
(رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ) بدل من البینة وهو النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً) من الباطل .

(فِيهَا كُتِبَ) أَحْكَامُ مَكْتُوبَةٍ (قِيَّةً) مُسْتَقِيمَةً، أَيْ يَتْلُو مَضْمُونِ ذَلِكَ وَهُوَ الْقُرْآنُ، فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ .

(وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ) فِي الْإِيمَانِ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ) أَيْ هُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ الْقُرْآنُ الْجَائِي بِهِ مَعْجَزَةٌ لَهُ، وَقَبْلَ مَجِيئِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا مَجْتَمِعِينَ عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ إِذَا جَاءَ فَحَسَدَهُ مِنْ كَفَرِ بِهِ مِنْهُمْ .

(وَمَا أَمَرُوا) فِي كِتَابِهِمُ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ (إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ) أَيْ يَعْبُدُوهُ فَحَذَفَتْ أَنْ وَزِيدَتْ اللَّامُ (مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ) مِنَ الشَّرْكِ (حُنَفَاءً) مُسْتَقِيمِينَ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ إِذَا جَاءَ فَكَيْفَ كَفَرُوا بِهِ؟ (وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ) الْبِلَّةِ (الْقِيَّةِ) الْمُسْتَقِيمَةِ .

(إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا) حَالٌ مُقَدَّرَةٌ أَيْ مُقَدَّرًا خَلُودُهُمْ فِيهَا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى (أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ) .

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ) الْخَلِيقَةِ .

(جَزَاءُ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ) إِقَامَةٌ (تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ) بِطَاعَتِهِ (وَرَضُوا عَنْهُ) بِثَوَابِهِ (ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ) خَافَ عِقَابَهُ فَانْتَهَى عَنْ مَعْصِيَتِهِ تَعَالَى .

نہیں تھے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا یہاں پر ”من“ بیان کے لئے ہے اہل کتاب میں سے اور مشرکین میں سے یعنی بتوں کی پوجا کرنے والوں میں سے۔ اس کا عطف ہے لفظ اہل پر اور چھوڑنے والے یہ لفظ یکن کی خبر ہے یعنی جس (نظریے) پر وہ ہیں اسے ترک کرنے والے۔ یہاں تک کہ آجائے گی ان کے پاس یعنی ان کے پاس آجائے گی یعنی ان کے پاس آگئی۔

”البینہ“ یعنی واضح حجت جو حضرت محمد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں۔ یہ لفظ البینہ کا بدل ہے اور اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ تلاوت کرتے ہیں پاکیزہ صحیفوں کی یعنی جو باطل سے پاک ہیں۔ اس میں کتابیں ہیں یعنی احکام ہیں جو تحریر کئے گئے ہیں اور وہ تلاوت کرتے ہیں اس مضمون کو یعنی اس سے مراد قرآن ہے تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس پر ایمان لے آئے اور کچھ نے ان کا انکار کیا اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی وہ مختلف گروہوں میں تقسیم نہیں ہوئے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے حوالے سے مگر یہ کہ اس کے بعد ہوئے جب ان کے پاس البینہ آگئی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگئے یا قرآن آگیا جسے آپ ساتھ لے کر آئے ہیں اور جو آپ کا معجزہ ہے۔ آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہ لوگ ایمان لانے کے حوالے سے اکٹھے ہوئے تھے لیکن جب آپ تشریف لائے تو جس نے آپ کا انکار کیا اس

نے حسد کی وجہ سے ایسا کیا۔ انہیں صرف یہی حکم دیا گیا یعنی ان کی کتاب تورات میں اور انجیل میں کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں یعنی اس کی بندگی کریں۔ یہاں پر ”آن“ کو حذف کر دیا گیا ہے اور ”ل“ کو زائد کر دیا گیا ہے۔ دین کے اعتبار سے اس کے لئے خالص رہتے ہوئے یعنی شرک سے (بچتے ہوئے) حفاء کے طور پر یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت محمد کے دین پر مستقیم رہتے ہوئے جب حضرت محمد تشریف لے آئے تو کیسے انہوں نے اس کا انکار کیا اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی دین یعنی ملت سیدھی راہ ہے۔

بے شک وہ لوگ جنہوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا اور مشرکین میں سے بھی وہ جہنم کی آگ میں ہونگے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ”مقدرہ“ کا حال ہے یعنی ان کا اس میں ہمیشہ رہنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے کر دیا گیا ہے اور یہ لوگ مخلوق میں سب سے برے ہیں۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔ وہ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں یہاں پر لفظ بریہ کا مطلب مخلوق ہے۔ ان کی جگہ ان کے پروردگار کے نزدیک جنت عدن ہے یعنی جہاں رہائش ہوگی۔ جس کے نیچے نہریں جاری ہوتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا ان کی فرمانبرداری کی وجہ سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہونگے۔ اس کے اجر و ثواب کی وجہ سے یہ اس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈر جائے اور اس کی ناراضگی سے خوفزدہ رہے اور اس کی نافرمانی سے باز آ جائے۔

سورة الزلزلة

مکیة او مدنیة تسع آیات

یہ سورت مکی ہے یا مدنی ہے اور اس میں نو آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَاۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَنْفَالَهَاۙ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَاۙ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ
اَخْبَارَهَاۙ بَانَ رَبُّكَ اَوْحٰى لَهَاۙ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْۙ فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهُۥۙ وَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهُۥۙ

(اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ) حرکت لقیام الساعة (زِلْزَالَهَا) تحریکها الشدید المناسب لعظمتها۔

(وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَنْفَالَهَا) کنوزها وموتاهها فالقتها علی ظهرها۔

(وَقَالَ الْإِنْسَانُ) الْكَافِرُ بِالْبَعْثِ (مَا لَهَا) ؟ انْكَارًا لِتِلْكَ الْحَالَةِ .

(يَوْمَئِذٍ) بَدَلٌ مِنْ إِذَا وَجَوَابُهَا (تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا) تَخْبِرُ بِمَا عَمِلَ عَلَيْهَا مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ .

(بِأَنَّ) بِسَبَبِ أَنْ (رَبِّكَ أَوْحَى لَهَا) أَيَّ أَمْرٍهَا بِذَلِكَ . وَفِي الْحَدِيثِ : تَشْهَدُ عَلَيَّ كُلُّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

بِكُلِّ مَا عَمِلَ عَلَيَّ ظَهَرُهَا

(يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ) يَنْصَرِفُونَ مِنْ مَوْقِفِ الْحِسَابِ (أَشْتَاتًا) مُتَفَرِّقِينَ فَآخِذٌ ذَاتَ الْيَمِينِ إِلَى

الْجَنَّةِ وَآخِذٌ ذَاتَ الشِّمَالِ إِلَى النَّارِ (لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ) أَيَّ جَزَاءِهَا مِنْ الْجَنَّةِ أَوْ النَّارِ .

(فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ) يَرَى ثَوَابَهُ .

(وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) يَرَى جَزَاءَهُ .

جب زمین میں زلزلہ آئے گا یعنی اسے قیامت قائم ہونے کے وقت حرکت دی جائے گی اس کا زلزلہ یعنی اس کی شدید حرکت جو اس کی عظمت کے مناسب ہے اور زمین اپنے بوجھ کو باہر نکال دے گی یعنی اپنے خزانوں کو اور اپنے مردوں کو اور انہیں اپنی پشت پر رکھ لے گی۔

اور انسان کہے گا یعنی کافر شخص زندہ ہوتے وقت کہے گا یہ کیا ہے؟ یعنی وہ ایسی حالت کا انکار کرے گا۔ اس دن یہ بدل ہے اذاکا اور اس کا جواب ہے وہ (زمین) اپنی خبریں بیان کرے گی یعنی وہ بتائے گی کہ اس کے اوپر اچھائی یا برائی میں سے کیا عمل کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے یعنی اس سبب کی وجہ سے کہ تمہارے پروردگار نے اسے وحی کی ہوگی۔ اسے اس بات کا حکم دیا گیا ہوگا۔ ایک حدیث میں یہ ارشاد ہے وہ ہر بندے اور کنیز کے خلاف گواہی دے گی۔ ہر چیز کے بارے میں جو اس نے اس زمین کی پشت پر عمل کیا تھا۔ اس دن لوگ واپس آئیں گے یعنی حساب کے لئے کھڑے ہونے والے مقام سے واپس آئیں گے "اشتات" کے طور پر یعنی متفرق طور پر کسی نے دائیں ہاتھ کو اختیار کرنا ہے وہ جنت کی طرف جائے گا اور کوئی بائیں ہاتھ کو پکڑے گا اور وہ جہنم کی طرف جائے گا تاکہ وہ لوگ اپنے اعمال کو دیکھ لیں۔ یعنی جنت اور جہنم کی شکل میں اپنی جگہ کو دیکھ لیں تو جس شخص نے ذرے کے وزن جتنا عمل کیا ہوگا یعنی چھوٹی چھوٹی کیونٹی کے وزن جتنا بھلائی کا تو وہ بھی دیکھ لے گا یعنی اس کے ثواب کو دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرے کے وزن جتنی برائی کی ہوگی وہ اس کے بدلے کو دیکھ لے گا۔



سورة العاديات

مکیة او مدنیة احدی عشرة اية

یہ نکی ہے یا شاید مدنی سورت ہے اور اس میں گیارہ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالْعَدِيَّتِ صَبْحًا فَالْمُورِيَّتِ قَدْحًا فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا إِنَّ
الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ وَإِنَّ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ
مَا فِي الْقُبُورِ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ

(والعاديات) الخيل تعدو في الغزو وتصبح (صَبْحًا) هو صوت أجوافها إذا عدت .
(فالموريات) الخيل توری النار (قَدْحًا) بحوافرها إذا سارت في الأرض ذات الحجارة بالليل
(فالمغيرات صَبْحًا) الخيل تغير على العدو وقت الصبح بإغارة أصحابها .
(فأثرن) هيجن (به) بكان عدوهن أو بذلك الوقت (نَقْعًا) غباراً الشدة حرکتھن .
(فوسطن به) بالنقع (جَمْعًا) من العدو، أي صرن وسطه، وعطف الفعل على الاسم لأنه في
تأويل الفعل أي واللاتي عدون فأورين فأغرن .

(إِنَّ الْإِنْسَانَ) الكافر (لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ) لكفور يجحد نعمته تعالى .
(وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ) أي كنوده (لَشَهِيدٌ) يشهد على نفسه بصنعه .
(وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ) أي البال (لَشَدِيدٌ) أي لشديد الحب له فيبخل به .
(أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ) أثير وأخرج (مَا فِي الْقُبُورِ) من الموتى أي بعثوا .
(وَحُصِّلَ) بين وأفرز (مَا فِي الصُّدُورِ) القلوب من الكفر والإيمان .
(إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ) لعالم فيجازيهم على كفرهم . أعيد الضير جمعاً نظراً لمعنى
الإنسان، وهذه الجملة دلت على مفعول يعلم أي إنا نجازيه وقت ما ذكر .وتعلق خبر ب يومئذ
وهو تعالى خبر دائماً لأنه يوم المجازاة .

قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی! یعنی وہ گھوڑے جو جہاد میں دوڑتے ہیں جو سینے سے آواز نکالتے ہیں یعنی یہ سینے کی آواز ہے جب وہ دوڑتے ہیں یہ اس وقت نکلتی ہے۔

پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں یعنی وہ گھوڑے آگ نکالتے ہیں۔ اپنے سُم مار کر جب وہ پتھریلی زمین پر چلتے ہیں یعنی وہ گھوڑے جو صبح کے وقت اپنے سواروں کے ہمراہ دشمن پر حملہ کرتے ہیں تو وہ اڑاتے ہیں تو اس کا مطلب بھیج یعنی اڑانا اس کے ذریعے یعنی اپنے دشمن کی جگہ پر یا اس وقت پر غبار (اڑاتے ہیں) اپنی شدید حرکت کی وجہ سے پھر وہ اس کے ہمراہ یعنی اس غبار کے ہمراہ اس کے درمیان میں جاتے ہیں ”جمعا“ سے مراد دشمن ہے یعنی وہ ان کے درمیان میں ہو جاتے ہیں یہاں پر فعل کا عطف اسم ہے کہ وہ فعل کی تاویل میں ہے کہ جب دوڑتے ہیں آواز نکالتے ہیں اور حملہ کرتے ہیں۔

بے شک انسان یعنی کافر شخص اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرہ ہے جو اپنے پروردگار کی نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا۔

اور بے شک وہ اس بات پر یعنی اپنے ناشکرے پن پر گواہ ہے اپنے آپ کے خلاف اپنے کیے کی گواہی دے گا۔

اور بے شک وہ بھلائی کی محبت میں یعنی مال کی محبت میں شدید ہے یعنی اسے شدید محبت ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتا ہے۔

کیا وہ علم نہیں رکھتا کہ جب اٹھایا جائے گا اور نکالا جائے گا اس چیز کو جو قبروں میں ہے اور حاصل کیا جائیگا یعنی بیان کر دیا جائیگا وہ جو سینوں کے اندر ہے کفر یا ایمان۔

بے شک ان کا پروردگار ان کے بارے میں اس دن خبر رکھتا ہوگا یعنی وہ انہیں جاننے والا ہے اور ان کے کفر کا بدلہ وہ انہیں دے گا۔ ضمیر کا اعادہ جمع کے طور پر کیا گیا ہے۔

لفظ ”انسان“ کے معنی کی رعایت کرتے ہوئے یہ جملہ دلالت کرتا ہے یَعْلَمُ کے مفعول پر یعنی ہم اس کی جزا دیں گے اس وقت جس کا تذکرہ کیا گیا ہے اور لفظ خبیر متعلق ہے لفظ یَوْمَئِذٍ کے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ خبیر ہے لیکن اس دن جو کہ بدلہ کا دن ہوگا اس کے لیے بطور خاص اس کا تذکرہ کیا۔



سورة القارعة

مکیة ثمان آیات

یہ سورت مکی ہے اور اس میں آٹھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۚ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۚ وَتَكُونُ

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ . فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ . فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ . وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِينُهُ . فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ . وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَّةُ . نَارٍ حَامِيَةٍ .

(القارعة) ای القیامة التي تقرع القلوب بأهوالها .

(مَا الْقَارِعَةُ) تهویل لشأنها، وهما مبتدأ وخبر :خبر القارعة .

(وَمَا أَدْرَاكَ) أعلمك (مَا الْقَارِعَةُ) زيادة تهویل لها و ما الأولى مبتدأ وما بعدها خبره، و ما

الثانية وخبرها في محل المفعول الثاني لأدري .

(يَوْمَ) ناصبة دل عليه القارعة، أي تقرع (يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ) كفوغاء الجراد

المنتشر يوج بعضهم في بعض للحيرة إلى أن يُدْعَوْا لِلْحِسَابِ .

(وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ) كالصوف المندوف في خفة سيرها حتى تستوى مع

الأرض .

(فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ) بأن رجحت حسناته على سيئاته .

(فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ) في الجنة، أي ذات رضا بأن يرضاها أي مرضية له .

(وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ) بأن رجحت سيئاته على حسناته .

(فَأُمُّهُ) فسكنه (هَآوِيَةٌ) .

(وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَّةُ) أي ما هاوية .

هي (نَارٌ حَامِيَةٌ) شديدة الحرارة وهاء هِيَّةٌ للسكت تثبت وصلًا ووقفًا . وفي قراءة تحذف

وصلًا .

دہلا دینے والی یعنی وہ قیامت جو ہولناک ہونے کی وجہ سے دلوں کو لرزادے گی۔

وہ دہلا دینے والی چیز کیا ہے یہ اس کی ہولناکی کی طرف اشارہ ہے اور نہ دونوں مبتدا اور خبر ہیں اور القارعة کی خبر ہے

اور تمہیں کیا پتہ یعنی کیا علم کہ دہلا دینے والی چیز کیا ہے یہ اس کی ہولناکی کا مزید تذکرہ ہے اور اس میں پہلا "ما" مبتدا

ہے اور اس کے بعد والی "ما" خبر ہے۔ دوسرا "ما" اور اس کی خبر ادری کے مفعول ثانی کے محل میں ہے۔

اس دن یہ منصوب ہے اس لفظ القارعة دلالت کرتا ہے یعنی وہ چیز جو دہلائے گی۔ لوگ ہونگے یوں جیسے پھیلے ہوئے پتنگے

ہوتے ہیں یعنی پھیلے ہوئے ٹڈی دل کا لشکر وہ ایک دوسرے کے اوپر گر رہے ہوں گے حیرت کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ انہیں

حساب کے لئے بلایا جائیگا۔

اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہونگے یعنی وہ اون جسے دُھنا گیا ہو اور وہ چلنے میں ہلکی ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ زمین کے اوپر آ جاتی ہے۔

پس جس شخص کا نامہ اعمال بھاری ہوگا یعنی جس کی نیکیاں اس کے گناہوں سے وزنی ہوں گی۔
پس وہ شخص راضی رہنے والی زندگی میں ہوگا یعنی جنت میں ہوگا کہ وہ اس سے راضی ہوگا یعنی وہ اس کے لئے پسندیدہ ہو گی۔

اور جن لوگوں کا نامہ اعمال ہلکا ہوگا یعنی ان کے گناہ ان کی نیکیوں سے بھاری ہونگے
تو اس کا ٹھکانہ یعنی اس کا مسکن حاویہ (جہنم) ہوگا

اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہے یعنی حاویہ سے مراد کیا ہے یہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے یعنی شدید گرمی والی یہاں پر لفظ حاویہ میں موجود "ہ" سکتے کے لئے ہے۔ وصل اور وقف دونوں صورتوں میں یہ ثابت رہے گی۔ ایک قرأت کے مطابق وصل کی صورت میں یہ حذف ہو جائے گی۔

سورة التكاثر

مکیہ ثمان آیات

یہ سورت مکی ہے اور اس میں آٹھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الْهٰکُمْ التَّکٰثُرُۙ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَۙ ۚ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِۙ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَۙ ۚ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِۙ ۚ ثُمَّ لَتَسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِۙ

(اَلْهٰکُمْ) شَغْلُکُمْ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ (التکاثر) التفاخر بِالْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَالرِّجَالِ .

(حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ) بَانَ مَتَمَّ فِدْفِغْتُمْ فِیْهَا اَوْ عَدَدْتُمْ الْمَوْتِی تِکَاثُرًا .

(کَلَّا) رَدَعٌ (سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) .

(ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) سَوْءٌ عَاقِبَةٌ تَفَاخَرُکُمْ عِنْدَ النِّزَعِ، ثُمَّ فِی الْقَبْرِ .

(کَلَّا) حَقًّا (لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ) اٰی عَلَمًا یَقِیْنًا عَاقِبَةُ التَّفَاخُرِ مَا اِشْتَغَلْتُمْ بِهٖ .

(لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ) النَّارِ جَوَابِ قَسْمٍ مَّحْذُوفٍ یُحْذَفُ مِنْهُ لَامُ الْفِعْلِ وَعَیْنُهُ وَالْقِیْتُ حَرَّ کَتَّهَا

علی الراء .

(ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا) تاکید (عَيْنَ اليقين) مصدر :لَانَ رَأَى وعَايَن، بمعنى واحد .

(ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ) حذف منه نون الرفع لتوالی النونات وواو ضمير الجمع للقاء الساكنين (يَوْمَئِذٍ) يوم رؤيتها (عَنِ النعيم) ما يلتذ به في الدنيا من الصحة والفراغ والأمن والطعم والشرب وغير ذلك .

تمہیں غافل کر دیا یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے مشغول کر دیا ہے کثرت نے یعنی اموال، اولاد اور مردوں کی حوالے سے ایک دوسرے پر فخر کرنے نے۔

یہاں تک کہ تم قبر کی زیارت کرو یعنی تم مر جاؤ گے اور تمہیں دفن کر دیا جائیگا یا تم اپنے مردوں کو زیادہ شمار کرو گے۔ ہرگز نہیں یہ ردع کے لئے ہے یعنی عنقریب تم جان جاؤ گے۔

پھر ہرگز نہیں عنقریب تم جان جاؤ گے یعنی تمہارے ایک دوسرے پر فخر کرنے کا برا انجام کیا ہے پھر قبر میں۔ درحقیقت تم جان جاؤ گے یقینی علم یعنی ایسا علم جو یقینی ہو جو ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے کا انجام ہوگا اس نے تمہیں مشغول رکھا۔

پھر تم ضرور ”ججیم“ کو دیکھو گے یعنی آگ کو۔ یہ محذوف قسم کا جواب ہے اور اس میں سے ”لام فعل“ کو حذف کر دیا گیا ہے اور ع کو بھی اور اس کی حرکت ”ز“ کو دے دی گئی ہے۔

پھر تم اسے ضرور بالضرور دیکھو گے۔ یہ تاکید کے لئے ہے عین یقین کے ساتھ یہ مصدر ہے کیونکہ لفظ رَأَى اور لفظ عَايَن ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے

پھر تم سے سوال کیا جائے گا یہاں پر نون رفع کو محذوف کر دیا گیا ہے کیونکہ نون ایک دوسرے کے بعد آ رہے ہیں اور ”و“ ضمیر جمع کو بھی کیونکہ یہاں پر دونوں ساکن اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس دن یعنی جس دن اسے دیکھو گے۔ نعمتوں کے بارے میں یعنی دنیا میں انسان، صحت، فراغت، امن، کھانے پینے وغیرہ کے حوالے سے جن چیزوں سے لذت حاصل کرتا تھا۔



سورة العصر

مکیة او مدنیة تسع آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

وَالْعَصْرِ (الدھر، او ما بعد الزوال إلى الغروب، أو صلاة العصر .

(اِنَّ الْاِنْسَانَ) الجنس (لَفِيْ خُسْرٍ) فی تجارتہ .

(اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ) فلیسوا فی خسران (وَتَوَاصَوْا) اوصی بعضهم بعضاً

(بالحق) ای الایمان (وَتَوَاصَوْا بالصبر) علی الطاعة وعن العصیة .

عصر یعنی زمانے کی قسم ہے یا زوال کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کے وقت کی یا اس سے مراد نماز عصر ہے۔

بے شک انسان یعنی جنس انسان خسارے میں ہے تجارت کے اعتبار سے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے

نیک عمل کیے یہ لوگ خسارے میں نہیں ہیں جنہوں نے وصیت کی یعنی ان میں سے ایک نے دوسرے کو تلقین کی حق کی یعنی ایمان

کی اور انہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی یعنی اطاعت کے اوپر (گامزن رہنے) اور نافرمانی (سے بچنے کی تلقین کی)۔

سورة الهیزة

مکیة او مدنیة تسع آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں نو آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَيَسْأَلُ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝ يَحْسَبُ اَنْ مَّالَهُ اَخْلَدَهُ ۝ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي

الْحُطْمَةِ ۝ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْحُطْمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوَقَّدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْنِدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ

مُؤَصَّدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

(وَيْلٌ) کلمة عذاب، أو واد في جهنم (لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ) ای كثير الهمز واللمز، أي الغيبة .
نزلت فيمن كان يغتاب النبي صلى الله عليه وسلم والمؤمنين كأمية بن خلف والوليد بن المغيرة
وغيرها .

(الذی جمع) بالتخفيف والتشديد (مَالًا وَعَدَّةً) أحصاه وجعله عدّة لحوادث الدهر .

(يَحْسَبُ) لجهله (أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ) جعله خالدًا لا يموت .

(كَلًّا) ردع (لِيُنْبَذَنَّ) جواب قسم محذوف أي ليطرحن (في الحطبة) التي تحطم كل ما ألقى

فيها .

(وَمَا أَدْرَاكَ) أعلمك (مَا الحطبة) .

(نَارُ اللَّهِ الموقدة) المسعرة .

(التي تَطَّلِعُ) تشرف (عَلَى الْأَفْتِدَةِ) القلوب فتحرقها وألمها أشد من ألم غيرها للطفها .

(إِنَّهَا عَلَيْهِمْ) جمع الضمير رعاية لمعنى كل (مُؤَصَّدَةٌ) بالهمز وبالواو بدلها مطبقة .

(فِي عَمَدٍ) بضم الحرفين وبفتحهما (مُتَدَدَةٌ) صفة لما قبله فتكون النار داخل العمدة .

بربادی ہے یہ لفظ عذاب کے لئے استعمال ہوتا ہے یا جہنم کی ایک وادی ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جو منہ پر عیب بیان کرے اور غیر موجودگی میں عیب بیان کرے یعنی بکثرت سامنے اور غیر موجودگی میں عیب چینی کرتا ہو یعنی غیبت کرتا ہو۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کی غیبت کیا کرتے تھے جیسے امیہ بن خلف وولید بن مغیرہ وغیرہ۔ وہ شخص جس نے جمع کیا اس کو تخفیف اور شد کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ مال کو یعنی اس کی گنتی کی اور اسے شمار کیا اور اسے زمانے کے حادثات سے بچنے کا ذریعہ سمجھا۔ وہ یہ گمان کرتا تھا اپنی جہالت کی وجہ سے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا یعنی اسے ایسا بنادے گا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اور اسے موت نہیں آئے گی۔ ہرگز نہیں یہ رفع کے لئے ہے۔ انہیں پھینکا جائے گا یہ محذوف قسم کا جواب ہے یعنی انہیں ضرور ڈالا جائے گا یعنی اس میں جو ہر چیز کو توڑ دیتی ہے جو بھی اس میں ڈالی جاتی ہے اور تمہیں کیا پتہ یعنی کیا علم کہ وہ کیا چیز ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آگ ہے جو جلائی گئی ہے بھڑکائی گئی ہے۔ جو جھانکے گی یعنی آئے گی دلوں پر یعنی قلوب پر اور انہیں جلا دے گی اور اس کی تکلیف دیگر اعضاء کی تکلیف کے مقابلے میں زیادہ شدید ہوتی ہے کیونکہ یہ لطیف ہوتا ہے۔ بے شک وہ ان لوگوں پر یہاں پر جمع کی ضمیر ہے تاکہ ”سُكِّلَ“ کے معنی کی رعایت کی جاسکے بند کر دی جائے گی۔ یہاں پر لفظ ہمزہ کے ذریعے ہے لیکن اسے ”و“ سے بدل دیا گیا ہے یعنی جس چیز کو طبق کے طور پر رکھا گیا ہو۔

ستونوں میں ان دونوں حروف پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اور زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ لَبَّ لَبَّ یہ اپنے سے پہلے لفظ کی صفت ہے وہ آگ ان ستونوں کے اندر ہوگی۔

سورة الفیل

مکیہ خمس آیات

یہ سورت مکی ہے اور اس میں پانچ آیات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ . اَلَمْ یَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلِ . وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا
اَبَابِیْلَ . تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلِ . فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوْلٍ .

(اَلَمْ تَرَ) استفہام تعجب ای اعجب (كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ) ہو (محمود) .
واصحابہ : ابرہہ ملك الیمن وجیشہ، بنی بصرہ كنیسہ لیصرف إليها الحاج عن مكة، فأحدث
رجل من كنانة فیها ولطخ قبلتها بالعدرة احتقارًا لها فحلف ابرهه لیهدم الكعبة، فجاء مكة
بجیشہ علی اخیال مقدمها (محمود) فحين توجهوا لهدم الكعبة أرسل الله تعالى علیهم ما قصه
فی قوله :

(اَلَمْ یَجْعَلْ) ای جعل (كَيْدَهُمْ) فی هدم الكعبة (فی تَضْلِیْلِ) خسار وهلاك ؟
(وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ) جماعات جماعات ؟ قیل لا واحد له كاساطیر، وقیل واحده :
أبول أو إبال أو إبیل كعجول ومفتاح وسکین .

(تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلِ) طین مطبوخ .
(فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوْلٍ) كورق زرع اكلته الدواب وداسته وأفنته ای أهلكهم الله تعالى
كل واحد بحجره المكتوب علیه اسمه، وهو أكبر من العدسة وأصغر من الحبة . یخرق البیضة
والرجل والفیل ویصل إلى الارض . وكان هذا عام مولد النبی صلی الله علیه وسلم .

کیا تم نے نہیں دیکھا یہ سوال تعجب کرنے کے لئے ہے۔ یعنی تم اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرو۔ کہ کیسا سلوک کیا
تمہارے پروردگار نے اصحاب فیل کے ساتھ۔ فیل سے مراد محمود نامی ہاتھی ہے اور اس کے اصحاب سے مراد یمن کا بادشاہ ابرہہ
ہے اور اس کا لشکر ہے۔ ابرہہ نے بصرہ میں ایک گرجا بنایا تاکہ حاجی مکہ کو چھوڑ کر اس کی طرف جائیں تو بنی کنانہ سے تعلق

رکھنے والے ایک شخص نے اس میں پیشاب اور پاخانہ کر دیا اور اس گندگی کو اس کی دیواروں پر مل دیا تاکہ اسے حقیر قرار دے تو ابرہہ نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا دے گا تو وہ اپنے لشکر کو لے کر مکہ کی طرف آیا اور اس کے آگے ہاتھی چل رہے تھے جن میں سب سے آگے محمود تھا تو جب وہ خانہ کعبہ کو گرانے کی طرف متوجہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اس چیز کو بھیج دیا جس کا قصہ اس نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے۔

”کیا اس نے نہیں بنا دیا۔ اس نے بنا دیا ان کے ”مکر“ کو یعنی خانہ کعبہ کو گرانے کے منصوبے کو ”تھلیل“ یعنی خسارہ اور ہلاکت اور اس نے بھیجا ان لوگوں کے اوپر ابابیل کو گروہوں کی شکل میں۔ ایک قول کے مطابق اس لفظ کی کوئی واحد نہیں ہوتی جیسے لفظ ”اساطیر“ کی کوئی واحد نہیں ہوتی۔ ایک قول کے مطابق اس کی واحد ابول، ابال یا ابیل ہے جیسے لفظ عجول ہوتا ہے اور لفظ مفتاح ہوتا ہے اور جیسے لفظ سکین ہوتا ہے۔ اس نے ان لوگوں کے اوپر کنکریوں کی طرح کے پتھر برسائے یعنی جو پکائی گئی مٹی سے بنتے ہیں تو اس نے انہیں یوں کر دیا جیسے کھایا ہوا بھوسہ ہوتا ہے یعنی اس کھیت کا پتہ جسے کسی جانور نے کھا لیا ہو اور پھر اسے اپنے پاؤں کے نیچے روند کر خراب کر دیا ہو یعنی اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو اس پتھر کے ذریعے ہلاکت کا شکار کر دیا جس پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا اور وہ پتھر مسور کے دانوں سے بڑا اور چنے کے دانوں سے چھوٹا تھا اور یہ لوہے کی ٹوپی، آدمی اور ہاتھی کو پھاڑ کر زمین تک چلا جاتا تھا۔ یہ واقعہ اس سال ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی۔

سورة القريش

مكية او مدنية اربع ايات

یہ سورت مکی ہے یا مدنی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَا يَلْفُ قُرَيْشٍ ۚ اِلَيْهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۚ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۚ الَّذِيْ اَطَعْتَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَّاَمْنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۚ

(لایلاف قریش).

(لایلاف) تاکید وهو مصدر آلف بالمد (رِحْلَةَ الشِّتَاءِ) إِلَى الْيَمَنِ (وَ) رِحْلَةَ (الصَّيْفِ) إِلَى

الشَّامِ فِي كُلِّ عَامٍ يَسْتَعِينُونَ بِالرَّحْلَتَيْنِ لِلتَّجَارَةِ عَلَى الْمَقَامِ بِمَكَّةَ لِعُدْمَةِ الْبَيْتِ الَّذِي هُوَ فخرهم،

وہم ولد النضر بن کنانہ .

(فَلْيَعْبُدُوا) تعلق بہ ل ایلاف والفاء زائدة (رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ).

(الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ) آئی من آجلہ (وَأَمَّنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ) آئی من آجلہ وکان یصیبہم

الجوع لعدم الزرع ببكة وخافوا جيش الفيل .

قریش کی رغبت کی وجہ سے ان کی وہ رغبت یہ تاکید ہے اور لفظ ”الف“ کا مصدر ہے اور یہ مد کے ساتھ آتا ہے جو سردیوں کے سفر کے لئے ہے جو یمن کی طرف ہوتا ہے اور گرمیوں کے سفر کے لئے ہے جو شام کی طرف ہوتا ہے اور یہ ہر سال ہوتے ہیں اور وہ لوگ ان دونوں سفروں کے ذریعے تجارت میں مدد لیتے ہیں تاکہ وہ مکہ میں رہائش رکھ سکیں اور بیت اللہ کی خدمت کر سکیں اور یہ ان کے لئے فخر کا باعث ہے اور اس سے مراد نضر بن کنانہ کی اولاد ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ عبادت کریں یہ لفظ متعلق ہے ”ایلاف“ کے اور اس میں ”ف“ زائد ہے اس گھر کے پروردگار کی۔ وہ جو انہیں کھلاتا ہے بھوک کی حالت میں یعنی اس کی وجہ سے اور وہ انہیں امن میں رکھتا ہے انہیں خوف کے حوالے سے یعنی اس کی وجہ سے ورنہ وہ انہیں بھوک بھی پہنچا سکتا ہے کیونکہ مکہ میں کھیتی باڑی نہیں ہوتی اور انہیں ہاتھیوں کے لشکر کا خوف بھی ہو سکتا ہے۔

سورة الماعون

مکیة او مدنیة او نصفها ونصفها ست او سبع آیات

یہ سورت مکمل طور پر مکی ہے یا شاید مدنی ہے یا نصف مکی ہے اور نصف مدنی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّينِ . فَلِذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ . وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ .

قَوْلٍ لِلْمُصَلِّينَ . الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ . الَّذِينَ هُمْ يُرْآءُونَ . وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ .

(أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّينِ) بالجزاء والحساب، آئی هل عرفته وإن لم تعرفه .

(فذلك) بتقدير هو بعد الفاء (الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ) آئی يدفعه بعنف عن حقه .

(وَلَا يَحْضُ) نفسه ولا غيره (عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ) آئی اطعامه . نزلت في العاصي بن وائل و

الوليد بن المغيرة .

(قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ).

(الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ) غافلون یؤخرونها عن وقتها.

(الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ) فی الصلاة وغیرها.

(وَيَسْتَعُونَ الْبَاعُونَ) كالإبرة والفأس والقدر والقصة.

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین یعنی یوم حساب اور یوم جزاء کو جھٹلاتا ہے یعنی کیا تم اسے جانتے ہو یا تم اسے نہیں جانتے تو یہ وہ شخص ہے یہ ”تقدیری“ اعتبار سے ”سو“ ہے جو ”ف“ کے بعد ہے جو یتیم کو پرے کرتا ہے اور اسے دور کر دیتا ہے یعنی اس کے حق سے اسے دور کرتا ہے اور وہ ترغیب نہیں دیتا اپنے آپ کو بھی اور دوسرے کو بھی مسکین کو کھانا کھلانے کی (یعنی مسکین کو کھانا کھلانے کی) یہ آیت عاص بن وائل یا شاید ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

تو بربادی ہے ان نمازیوں کے لئے۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں یعنی وہ ان سے غافل ہیں اور ان کے وقت سے زیادہ تاخیر سے ادا کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دکھاوے کے لئے ایسا کرتے ہیں یعنی نماز میں بھی اور دیگر اعمال میں بھی اور یہ لوگ منع کرتے ہیں برتنے کی چیزوں کو جیسے سوئی، کلباڑا، ہنڈیا، پیالہ (یعنی وہ کسی کو نہیں دیتے)



سورة الكوثر

مکیة او مدنیة ثلاث آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ. إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْآبَتْرُ.

(إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ) یا محمد (الکوثر) ہو نہر فی الجنة وهو حوضه تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتُهُ، والكوثر :

الخیر الكثير من النبوة والقرآن والشفاعة ونحوها.

(فَصَلِّ لِرَبِّكَ) صلاة عيد النحر (وانحر) نسكك.

(إِنَّ شَانِكَ) آی مبغضك (هُوَ الْآبَتْرُ) المنقطع عن كل خير، أو المنقطع العقب. نزلت فی

العاصی بن وائل سبی النبی صلی اللہ علیہ وسلم :آبَتْرُ، عند موت ابنه القاسم.

بے شک ہم نے تمہیں عطا کیا یعنی اے محمد! کوثر! اس سے مراد جنت میں موجود ایک نہر ہے یا یہ آپ کا حوض ہے جس پر آپ کی امت آئے گی اور الکواثر خیر کثیر کو کہتے ہیں جیسے نبوت، قرآن پاک اور شفاعت وغیرہ۔
تو تم اپنے پروردگار کے لئے نماز ادا کرو یعنی عید قربان کے موقع پر نماز ادا کرو اور قربانی کرو اپنے قربانی کے جانور کی۔
بے شک تمہارا دشمن یعنی تم سے بغض رکھنے والا وہ "ابتر" ہوگا یعنی ہر بھلائی سے منقطع ہو جائے گا یا اس کی اولاد باقی نہیں رہے گی۔ یہ آیت عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوئی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا تھا۔ اس وقت جب آپ کے صاحبزادے قاسم انتقال کر گئے تھے۔

سورة الكافرون

مکیة او مدنیة ست آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں چھ آیات ہیں۔

نزلت لما قال رهط من المشركين للنبي صلى الله عليه وسلم تعبد الهتنا سنة ونعبد الهك سنة اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھی جب مشرکین کے ایک گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ایک سال ہمارے معبودوں کی پوجا کریں اور ہم ایک سال آپ کے معبود کی عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۚ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۚ

(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ).

(لَا أَعْبُدُ) فی الحال (مَا تَعْبُدُونَ) من الأصنام.

(وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ) فی الحال (مَا أَعْبُدُ) وهو الله تعالى وحده.

(وَلَا أَنَا عَابِدٌ) فی الاستقبال (مَا عَبَدْتُمْ).

(وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ) فی الاستقبال (مَا أَعْبُدُ) علم الله منهم أنهم لا يؤمنون، وإطلاق ما على

الله على وجه المقابلة.

(لَكُمْ دِينُكُمْ) الشُّرْكَ (وَلِيَ دِينِ) الْإِسْلَامِ مَوْهَذَا قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْحَرْبِ مَوْحَذَفِ يَاءِ الْإِضَافَةِ الْقِرَاءَةُ السَّبْعَةُ وَقَفًّا وَوَصَلًّا مَوْأَثْبَتَهَا يَعْقُوبُ فِي الْحَالِيْنَ .
 اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔
 تم فرما دو اے کافرو! میں عبادت نہیں کروں گا یعنی کسی بھی حال میں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو یعنی ان بتوں کی اور نہ ہی تم لوگ عبادت کرو گے اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے جو وحدہ لا شریک ہے اور نہ ہی میں عبادت کروں گا مستقبل میں بھی جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ ہی تم عبادت کرو مستقبل میں بھی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو ان کے بارے میں یہ بات معلوم تھی کہ وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور لفظ ”ما“ اللہ تعالیٰ کے لئے مطلق کے طور پر استعمال ہوا ہے اور یہ مقابلے کے طور پر ہے۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے جو شرک ہے اور میرے لیے میرا دین ہے جو اسلام ہے اور یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب آپ کو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہاں پر اضافت میں ”ی“ کو حذف کیا گیا ہے۔ سات قاریوں کے نزدیک وصل اور وقف دونوں صورتوں میں جبکہ یعقوب نامی قاری نے اس کو دونوں حالتوں میں برقرار رکھا ہے۔

سورة النصر

مدنیة ثلاث آیات

یہ مدنی سورت ہے اور اس میں تین آیات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ . وَ رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا . فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا .

(إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ) نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی أعدائہ (وَ الْفَتْحُ) فتح مکة .

(وَ رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ) ای الإسلام (أَفْوَاجًا) جماعات بعد ما کان یدخل فیہ

واحد واحد، وذلك بعد فتح مکة جاءه العرب من أقطار الأرض طائعين .

(فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ) ای متلبسًا بحمده (وَ اسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) وکان صلی اللہ علیہ وسلم

بعد نزول هذه السورة يكثّر من قول : سبحان الله وبحمده، أستغفر الله وأتوب إليه ، وعلم بها أنه قد اقترب أجله، وكان فتح مكة في رمضان سنة ثمان . وتوفي صلى الله عليه وسلم في ربيع الأول سنة عشر .

جب اللہ کی مدد آگئی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے دشمنوں کیخلاف اور فتح بھی آگئی یعنی فتح مکہ بھی آگئی اور تم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں یعنی اسلام میں افواج کی شکل میں یعنی جماعتوں کی شکل میں یعنی وہ ایک ایک کر کے اس میں داخل ہو رہے ہیں اور یہ فتح مکہ کے بعد ہوا جب عرب زمین کے مختلف کونوں سے فرمانبردار ہوتے ہوتے آپ کے پاس آ گئے۔ اگر تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرو یعنی اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کو شامل رکھو اور اس سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کے نزول کے بعد بکثرت یہ پڑھا کرتے تھے۔

سبحان الله وبحمده، أستغفر الله وأتوب إليه

”اللہ کی ذات پاک ہے حمد اس کے لئے مخصوص ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

اس سورت سے آپ کو پتہ چل گیا تھا کہ آپ کے وصال کا وقت قریب ہے فتح مکہ رمضان کے مہینے میں ۸ھ ہجری میں ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ربیع الاول کے مہینے میں ۱۰ھ ہجری میں ہوا۔



سورة لهب

مکیة خمس آیات

یہ سورت مکی ہے اور اس میں پانچ آیات ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ . مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ . سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ . وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ . فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ .

(تَبَّتْ) خسرت (يَدَا أَبِي لَهَبٍ) ای جبلتہ، وعبر عنها باليدین مجازاً لأن أكثر الأفعال تزاوّل

بہما، وهذه الجملة دعاء (وَتَبَّ) خسر هو، وهذه خبر كقولهم: أهلكه الله وقد هلك مولما خوفه
النبي بالعذاب فقال: إن كان ما يقول ابن أخي حُفًّا فإني أفتدى منه بمالي وولدي نزل:

(مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ) أَي كسبه، أَي ولده وَأَغْنَىٰ بِمَعْنَى يَغْنَى .

(سَيَصِلِي نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ) أَي نَنْهَبُ وَتَوْقِدُ فِيهَا مَالَ تَكْنِيْتُهُ لِتَلْهَبَ وَجْهَهُ إِشْرَاقًا وَحِمْرَةً .

(وامراته) عطف على ضمير يصلي سَوَّغَهُ الْفَصْلُ بِالْمَفْعُولِ وَصَفْتَهُ، وَهِيَ أُمُّ جَبِيلَ (حَبَالَةً)

بالرفع والنصب (الحطب) الشوك والسعدان تَلْقِيَهُ فِي طَرِيقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(فِي جَبِيدِهَا) عِنْقُهَا (حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ) أَي لِيَفَّ . وَهَذِهِ الْجُمْلَةُ حَالٌ مِنْ حَبَالَةِ الْحَطَبِ الَّذِي هُوَ

نَعْتٌ لِامْرَأَتِهِ أَوْ خَبْرٌ مُّبْتَدَأً مُّقَدَّرٌ .

برباد ہو گئے یعنی خسارے کا شکار ہو گئے ابو لہب کے دونوں ہاتھ یعنی اس کا پورا وجود۔ یہاں پر مجازی طور پر دونوں ہاتھوں کے ذریعے تعبیر کی گئی ہے کیونکہ اکثر افعال انہی دونوں ہاتھوں کے ذریعے انجام دیئے جاتے ہیں اور یہ جملہ دعا کے طور پر ہے اور وہ خسارے کا شکار ہو گیا یہ اس کی خبر ہے جیسا کہ لوگ یہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاکت کا شکار کیا اور وہ ہلاک ہو گیا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عذاب سے خوف دلایا تو وہ بولا میرا بھتیجا جو کہہ رہا ہے اگر وہ صحیح ہے تو میں اس کے بدلے میں اپنا مال اور اپنی اولاد فدیے کے طور پر دے دوں گا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کا مال اور اس نے جو کمایا ہے۔ وہ اسے بے نیاز نہیں کر سکے گا یعنی اس کی اولاد۔ یہاں پر اغنیٰ لفظ یعنی کے معنی میں ہے۔ عنقریب وہ پہنچ جائے گا آگ تک جو انگاروں والی ہے یعنی اسے اس میں جلایا جائیگا تو یہ اس کا انجام ہے جو اس نے کینیت اختیار کی تھی اس کے چہرے کی چمک اور سرخی کی وجہ سے اور اس کا عطف ضمیر کے اوپر ہے جو لفظ یصلی کے اندر ہے۔ مفعول اور اس کی صفت میں فصل کی وجہ سے یوں لایا گیا ہے۔ وہ عورت ام جہیل ہے اور وہ اٹھانے والی ہے اس کو رفع اور نصب دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے لکڑیوں کے گٹھے کو یعنی کانٹوں کو اور سعدان نامی بوٹی کو جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں ڈال دیا کرتی تھی اس کی گردن میں ”مسد“ سے بنی ہوئی رسی ہے یعنی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی۔ یہ جملہ ”حبالۃ الحطب“ کا حال بن رہا ہے جو اس عورت کی صفت کے طور پر آیا ہے یا پھر یہ مقدر مبتدا کی خبر ہے۔



سورة الاخلاص

مکیة او مدنیة اربع او خمس آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں چار یا شاید پانچ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فاللہ خبر ہو و احد بدل منه او خبر ثان .

(اللہ الصمد) مبتداً وخبر :آی المقصود فی الحوائج علی الدوام .

(لَمْ يَلِدْ) لانتفاء مجانسته . (وَلَمْ يُولَدْ) لانتفاء الحدوث عنه .

(وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) آی مکافئاً ومبائلاً و له متعلق ب كفوًا وقُدِّم عليه لانه محطُ

القصد بالنفی، وَاخِرَ اَحَدٌ وَهُوَ اسْمٌ يَكُنْ عَنْ خَبَرِهَا رَعَايَةً لِلْفَاصِلَةِ .

تم فرما دو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ یہاں پر لفظ ”اللہ“ خبر ہے ہو کی۔ اور احد اس کا بدل بن رہا ہے یا دوسری خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے یہ مبتدا اور خبر ہے یعنی ہمیشہ ہر ضرورت میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اس نے کسی کو جنم نہیں دیا کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس نہیں ہے اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا ہے کیونکہ اسے کوئی حادث لاحق نہیں ہو سکتا اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے یعنی کوئی اس کے برابر اور اس کی مثل نہیں ہے۔ یہاں پر لفظ ”لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا“ سے متعلق ہے اور اسے اس سے مقدم کیا گیا ہے تاکہ نفی سے جو مقصود ہے اس کا مرکز صرف وہی ذات ہے اور لفظ احد کو موخر اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ وہ ”يَكُنْ“ کا اسم ہے۔ اس کو اس کی خبر سے موخر کیا گیا ہے تاکہ فصل کا خیال رکھا جاسکے۔



سورة الفلق

مکیة او مدنیة خمس آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اس میں پانچ آیات ہیں

نزلت هذه والتي بعدها لما سحر لبيد اليهودي النبي صلى الله عليه وسلم في وتر به احدى عشرة عقدة فاعلمه الله بذلك فاحضر بين يديه صلى الله عليه وسلم وامر بالتعوذ بالسورتين فكان كلما قرأ آية منهما انحلت عقدة ووجد خفة حتى انحلت العقد كلها وقام كأنما نشط من عقال.

سورة الفلق اور سورة الناس وقت نازل ہوئی تھی جب لبيد نامی یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اس نے ایک دھاگے میں گیارہ گرہیں لگائی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بارے میں اطلاع دی اور وہ جگہ بھی بتادی اور فرشتوں نے اس جگہ کو آپ کے سامنے کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت کی کہ آپ ان دونوں سورتوں کے ذریعے دم کریں۔ آپ جب بھی ان میں سے ایک آیت پڑھتے تھے تو ان میں سے ایک گرہ کھل جاتی تھی اور آپ کو آسانی محسوس ہوتی تھی یہاں تک کہ وہ تمام گرہیں کھل گئیں اور آپ یوں ہو گئے جیسے آپ کو (رسی سے) آزاد کیا گیا ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

(قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) الصبح .

(مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) من حیوان مکلف و غیر مکلف و جہاد کاسم و غیر ذلک .

(وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ) آئی اللیل اِذَا اَظْلَمَ ، اَو الْقَبْرِ اِذَا غَاب .

(وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثِ) السواحر تنفث (فِي الْعُقَدِ) التي تعقدھا فی الخیط تنفخ فیھا بشیء تقوله

من غیر ریق بوقال الزمخشری معہ کبنات لبيد المذكور .

(وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ) اَظْهَرَ حَسَدَهُ وَعَمِلَ بِمَقْتَضَاةِ كَلْبِیْدِ الْمَذْكُورِ مِنَ الْيَهُودِ الْحَاسِدِينَ

للنبي صلى الله عليه وسلم، وذكر الثلاثة الشامل لها ما خلق بعدها لشدة شرها .

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمان اور رحیم ہے۔

تم فرما دو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کو پیدا کرنیوالی ذات سے لفظ فلق کا مطلب صبح ہے۔ ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے یعنی وہ مکلف حیوان ہو یا غیر مکلف ہو یعنی جمادات کو جیسے زہر اور اس کے علاوہ دیگر چیزیں اور اندھیرا ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوب جائے یعنی وہ رات جب تاریک ہو جائے یا جب چاند غروب ہو جائے اور پھونکنے والی عورتوں کے شر سے بھی سحر کرنے والے لوگوں سے جو پھونک مارتے ہیں گرہوں میں یعنی جو انہوں نے دھاگوں میں گرہیں لگائی ہوئی ہوتی ہیں اور جس میں وہ پھونک مارتے ہیں جو تھوک کے بغیر ہوتی ہے زمخشری نے یہ بات کہی ہے کہ وہ تھوک کے ساتھ ہوتی ہے جس طرح لبید کی بیٹیاں جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔ حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے یعنی اپنے حسد کو ظاہر کرے اور وہ عمل کرے جو اس کا تقاضا ہے یعنی وہ لبید ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے جو حسد کرنیوالے یہودیوں میں سے ایک تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کا ذکر کیا ہے جو اس میں شامل تھے ان کے شرکی شدت کی وجہ سے ان کے بعد ان جیسے پیدا نہیں کئے گئے۔



سورة الناس

مکیة او مدنیة ست آیات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں چھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُّوَسْوِسُ
فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) خالقہم و مالکہم خُصُو بِالذِّكْرِ تَشْرِیْفًا لَهُمْ وَ مَنَاسِبَةً لِلاِسْتِفَادَةِ مِنْ

شَرِّ الْوَسْوَاسِ فِیْ صُدُوْرِهِمْ .

(مَلِكِ النَّاسِ) .

(اِلٰهِ النَّاسِ) بَدَلَانِ اَوْ صِفَتَانِ اَوْ عَطْفًا بَيَانٍ وَاظْهَرَ الْبِضَافِ اِلَيْهِ فِیْهِمَا زِیَادَةُ لِلْبَيَانِ .

(مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ) اِی الشَّیْطٰنِ سَمِی بِالْحَدِثِ لِكَثْرَةِ مَلَاسِئَتِهِ لَهُ (الْخَنَّاسِ) لِاَنَّهُ یَعْنَسُ

ويتأخر عن القلب كلما ذكر الله .

(الَّذِي يُوسُوسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ) قلوبهم إذا غفلوا عن ذكر الله .

(مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ) باين للشيطان الموسوس انه جنى أو انسى ، كقوله تعالى : (شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ) أو من الجنة بيان له (والناس) عطف على (الوسواس) وعلى كل شمل شر لبيد وبناته المذكورين ، واعتراض الأول بأن الناس لا يوسوس في صدورهم الناس إنما يوسوس في صدورهم الجن ، وأجيب بأن الناس يوسوسون أيضاً بمعنى يليق بهم في الظاهر ثم تصل وسوستهم إلى القلب وتثبت فيه بالطريق المؤدى إلى ذلك والله تعالى أعلم .

تم فرما دو میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں یعنی ان کے خالق اور مالک کی۔ یہاں پر بطور خاص انسانوں کا ذکر ان کے شرف کی وجہ سے کیا گیا ہے اور مناسبت یہ بھی ہے کہ لوگوں کے شر سے پناہ مانگی جا رہی ہے جو ایک دوسرے کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ یہ دونوں بدل ہیں اور یہ دونوں صفت ہیں یا یہ دونوں عطف بیان ہیں اور مضاف کو ظاہر کر دیا گیا ہے ان دونوں کے اندر تاکہ بیان زیادہ ہو۔ وسوسے ڈالنے والوں کے شر سے یعنی وہ شیطان جسے حدیث سے موسوم کیا گیا ہے چونکہ وہ بکثرت اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ دبتا ہے یعنی اس لیے کہ سکتا ہے اور دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں کے اندر وسوسے ڈالتا ہے یعنی اس وقت جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں۔ جنوں میں سے اور انسانوں میں سے یہ بیان ہے کہ یہ شیطان ہے جو دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ یہ جن میں ہو سکتا ہے اور انسان بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے : شیاطین الانس والجن (انسانوں اور جنوں سے تعلق رکھنے والے شیاطین) یا اس کا تعلق صرف جنوں سے بھی ہو سکتا ہے جو اس کا بیان ہوگا اور لفظ الناس کا عطف وسواس کے اوپر ہوگا یا ہر وہ چیز جو لیبید اور اس کی بیٹیوں کے شر پر مشتمل ہو۔ جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

پہلی بات پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ لوگ دوسرے لوگوں کے سینوں میں وسوسے نہیں ڈالتے بلکہ لوگوں کے سینوں میں وسوسے تو جنات ڈالتے ہیں جس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ لوگ بھی ایک دوسرے کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں اس معنی کے اعتبار سے جو ظاہر کے اندر اس کے لائق ہو تو پھر وہ وسوسہ دل تک پہنچ جاتا ہے اور وہاں پر ثابت رہ جاتا ہے۔ اس طریقے کے اعتبار سے جو اس کی طرف لے کر جا رہا ہو۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تمت بالخیر

جہانگیر

تنظیم المدارس

اہل سنت پاکستان کے نصاب کے مطابق

انتخاب

مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر
آدام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ولبالیہ



زبیہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

شبیر برادرز

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ خَلِيَّتِهِ وَسَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کا بیان

1- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَكَ كُتْبِيهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاةِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرَائِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ فِيهِ وَإِذَا رَأَيْتُ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصَّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ الْآيَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اس دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے اس پر سفر کا کوئی نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا اور ہم میں سے کوئی ایک بھی اسے پہچانتا نہیں تھا یہاں تک کہ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے گھٹنوں سے ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پہ رکھے اور بولا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر اس کی

گنجائش ہو تو بیت اللہ کا حج کرو وہ شخص بولا: آپ نے سچ فرمایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہمیں اس شخص پر حیرانگی ہوئی کہ وہ شخص نبی اکرم ﷺ سے سوال کر رہا تھا اور پھر خود ہی اس کی تصدیق بھی کر رہا تھا پھر وہ شخص بولا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: (ایمان سے مراد یہ ہے) تم اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور تم اچھی یا بُری تقدیر پہ ایمان لاؤ وہ شخص بولا: آپ نے سچ فرمایا ہے پھر وہ شخص بولا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: (احسان سے مراد یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو کہ جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے وہ شخص بولا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے اس کا علم سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں ہے وہ شخص بولا: آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس کی چند بڑی نشانیاں یہ ہیں) کنیر اپنے آقا کو جنم دے گی اور تم برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، غریب لوگوں، بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کر رہے ہوں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا کچھ دیر گزری تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو سوال کرنے والا شخص کون تھا میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے اور تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے کچھ اختلاف کے ہمراہ روایت کیا ہے اس روایت میں یہ الفاظ ہیں تم برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، گونگے، بہرے لوگوں کو جب زمین کا حکمران دیکھو (تو یہ قیامت کی نشانی ہوگی) اور پانچ چیزیں وہ ہیں ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی۔

”بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے۔“ (الایۃ) (متفق علیہ)

2- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْإِسْلَامِ عَلَيَّ خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ وَصَوَّمَ رَمَضَانَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

رقم 2 - اخرجه البخاری 49/1 حدیث رقم 8 و مسلم فی صحیحہ 46/1 حدیث (16.21) والسنانی فی سننہ 107/8 حدیث رقم 5061

والترمذی فی الجامع الصحیح 8/5 حدیث رقم 2609 واحمد فی السند 26/2

3- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں ان میں سب سے زیادہ فضیلت والا شعبہ اس بات کا اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا سب سے کمتر (شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (متفق علیہ)

4- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو ترک کر دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ (خطیب تبریزی فرماتے ہیں) یہ بخاری کے الفاظ ہیں مسلم کے الفاظ یہ ہیں (راوی بیان کرتے ہیں) ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا مسلمان زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

5- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اس کی اولاد بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (متفق علیہ)

6- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدِيهِنَّ حَلَاوَةٌ الْإِيمَانِ مَنْ

رقم 3 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 114/1 حدیث رقم 50 و مسلم 39/1 حدیث رقم 9

رقم 4 - اخرجہ البخاری 53/1 حدیث رقم 10 و مسلم 65/1 حدیث (4165) و ابو داؤد فی سننہ 9/3 حدیث رقم 2481 والنسائی فی سننہ 105/8 حدیث رقم 4996 و احمد 187/2

رقم 5 - اخرجہ البخاری 58/1 حدیث رقم 14 و مسلم فی صحیحہ 68/1 حدیث (44/79) والنسائی فی سننہ 114/8 حدیث رقم 5013 و ابن ماجہ فی سننہ 26/1 حدیث رقم 68 و احمد فی مسندہ 207/3

رقم 6 - اخرجہ البخاری 60/1 حدیث رقم 18 و مسلم فی صحیحہ 66/1 حدیث (43.67) والنسائی 96/8 حدیث رقم 4988 والترمذی 16/5 حدیث رقم 2644 و ابن ماجہ 1338/2 حدیث رقم 4033 و احمد فی مسندہ 172/3

كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَدَا الْأَيْحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ
تَعَدَّ أَنْ انْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆☆ انھی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس شخص میں موجود ہوں گی ان کی وجہ سے وہ شخص ایمان کی حلاوت پالے گا وہ شخص جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور جو شخص کسی بندے سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے اور جو شخص کفر کی طرف واپس جانے کو اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نجات دی ہو اسی طرح ناپسند کرے جیسے اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ (متفق علیہ)

7- وَعَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طُعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے راضی ہو گیا۔ (یعنی ان پر ایمان لایا)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

8- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ أُرْسِلَتْ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اس امت سے تعلق رکھنے والا جو بھی یہودی یا عیسائی شخص میرے بارے میں سنے اور پھر وہ اس حالت میں مر جائے کہ وہ اس چیز پر ایمان نہ لایا ہو جس کے ہمراہ مجھے معبود کیا گیا ہے تو وہ شخص جہنمی ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

9- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أُمَّةٌ يَطَّأُهَا فَآذَابَهَا فَآذَابَهَا فَحَسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَآحَسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا

رقم 7 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 62/1 حدیث رقم (3456) والترمذی 18/5 حدیث 2623 و احمد فی مسندہ 208/1

رقم 8 - اخرجہ مسلم 134/1 حدیث رقم (153-240)

رقم 9 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 190/1 حدیث 97 مسلم فی صحیحہ 134/1 حدیث (154-241) والترمذی 424 حدیث رقم

1116 والدارمی فی سننہ 206/2 حدیث رقم 2244 احمد فی المسند 402/4

فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ (متفق علیہ)

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین لوگ ایسے ہیں جنہیں دو گنا اجر ملے گا ایک اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر حضرت محمد پر ایمان لایا دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے اور وہ شخص جس کی کوئی کینہ ہو وہ اس کے ساتھ صحبت کرتا ہو وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھی طرح سے ادب سکھائے اسے تعلیم دے اور اچھے طریقے سے تعلیم دے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے اس شخص کو بھی دو گنا اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

10- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
إِلَّا أَنْ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ

★★ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون (یعنی جان) اور اموال کو محفوظ کر لیں گے البتہ اسلام کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔ (متفق علیہ)

تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اسلام کا حق باقی رہے گا۔

11- وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَآكَلَ فَبِيحْتًا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي دِمَّتِهِ (زَوَادُ الْبَخَارِيِّ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہماری نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کو کھائے وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذمے کو خراب کرنے کی کوشش نہ کرو۔ (اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے)۔

12- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ

رقم 10 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 75/1 حدیث 25 و مسلم 53/1 حدیث (22.36) و ابو داؤد فی سننہ 101/3 حدیث 2641 و الترمذی حدیث رقم 2641 والنسائی 78/7 حدیث 3973 و ابن ماجہ حدیث رقم 78 و الدارمی 287/2 حدیث 2446 و احمد 345/2 الا ان الاربعة لم يرووه عن ابن عمر بل عن ابى هريرة و انس

رقم 11 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 496/1 حدیث رقم 391 و رواہ النسائی 105/8 حدیث 4997 سنن ابی داؤد 14.15

رقم 12 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 261/3 حدیث رقم 1397 و مسلم فی صحیحہ 44/1 حدیث 14.15

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وُلِّي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اور بولا: آپ میری کسی ایسے عمل کے بارے میں رہنمائی کیجئے جب میں اسے انجام دوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو وہ شخص بولا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں ان میں سے کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے اسے اس شخص کو دیکھ لینا چاہئے۔ (متفق علیہ)

13- وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِكَ قَالَ قُلْ أَمِنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِيمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات ارشاد فرمائیے کہ آپ کے بعد میں اس کے بارے میں کسی اور سے سوال نہ کروں۔ (ایک روایت میں لفظ ”آپ کے علاوہ“ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم یہ کہو! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

14- وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرِ الرَّاسِ نَسَمِعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَدُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ قَالَ وَذَكَرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ قَالَ فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رقم 13 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 65/1 حدیث 38.62 والترمذی بلفظ اخر 524/4 حدیث 2410 و ابن ماجہ 1314/2

حدیث 3972 و احمد فی المسند 413/3

رقم 14 - اخرجہ البخاری 196/1 حدیث رقم 64 و مسلم فی صحیحہ 404 حدیث 118 و رواہ ابو داؤد 372/1

☆☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی آواز کی بھٹناہٹ سنائی دے رہی تھی لیکن وہ جو کہہ رہا تھا ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہا تھا جب وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا تو وہ شخص اسلام کے بارے میں سوال کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں (پڑھنا فرض ہے) اس شخص نے دریافت کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ کوئی اور (نماز ادا کرنا) بھی لازم ہے؟ آپ نے جواب دیا: نہیں۔ البتہ اگر تم نوافل (ادا کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے روز رکھنا (تم پر فرض ہے) وہ شخص بولا: کیا ان کے علاوہ (کوئی اور روزے) بھی مجھ پر لازم ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں البتہ اگر تم نفلی (روزے رکھنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ مجھ پر کوئی (ادائیگی) لازم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں البتہ اگر تم نفلی (صدقہ کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ان میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا (متفق علیہ)

15- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اتُّوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مِنَ الْوَفْدِ قَالُوا رَبِيعَةَ قَالَ مَرَحِبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرِ خَزَائِيًّا وَلَا نَدَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارٍ مُضْرٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَضَلَّ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَ نَاوَنْدُخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحَدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحَدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاقَامُ الصَّلَاةَ وَإِتَاءَ الزَّكَاةَ وَصِيَامَ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمْسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالذَّبَابِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَاتِ وَقَالَ أَحْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَ كُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب عبد القیس (قبیلے کا وفد) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی قوم ہے یا کہاں کا وفد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ”ربیعہ“ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قوم کو (راوی کو شک ہے ہے یا شاید یہ لفظ ہے) اس وفد کو کسی ندامت اور شرمندگی کے بغیر خوش آمدید! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینے میں حاضر ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار کا ایک قبیلہ ”مضر“ حائل ہے آپ ہمیں ایسا حکم دیں جو فیصلہ کن ہو اور ہم اسے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو بتادیں اور

اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے مشروبات کے بارے میں سوال کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے انہیں چار باتوں کی ہدایت کی اور چار چیزوں سے منع کیا آپ نے انہیں ہدایت کی کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھیں پھر آپ نے دریافت کیا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچویں حصے کو ادا کرنا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا۔ حلتہم، ذبائہ، نقیہ، مزفت، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں یاد کر لو اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کی اطلاع دے دینا (یہ لفظ بخاری کے ہیں)۔

16- وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِفُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَرِّقْ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعَنَا عَلَى ذَلِكَ (متفق عليه) .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت آپ کے ارد گرد کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے میرے (ہاتھ پر) یہ بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے۔ زنا نہیں کرو گے اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی طرف سے بنا کر کسی پہ جھوٹا الزام نہیں لگاؤ گے اور نیکی کی نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو شخص اس کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا اور جو شخص ان میں سے کسی ایک (جرم) کا ارتکاب کرے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر وہ چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے آپ کے (دست مبارک) پر اس بات کی بیعت کر لی۔ (متفق علیہ)

17- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرِ إِلَى

رقم 16 - اخرجہ البخاری 64/1 حدیث رقم 18، مسلم 1333/3 حدیث 41، الترمذی 36/4 حدیث 1438 والنسائی

160/7 حدیث 4205 و احمد فی السند 314/5

رقم 17 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 485/1 حدیث رقم 304، مسلم 86/1 حدیث 79/132 و الترمذی عن ابی ہریرة 11/5

حدیث رقم 2613 و بن ماجہ عن ابن عمر 1326/2 حدیث 4003

الْمُصَلِّي فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ نِسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْفِرْنَ اللَّعْنَ وَتُكْفِرْنَ الْبَعِشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَ دِينٍ أَذْهَبَ لِلْبِ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ أَحَدٍ لَكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا شاید عید الفطر کے دن عید کاہ تشریف لے گئے آپ خواتین کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: اے خواتین! تم (بکثرت) صدقہ کیا کرو کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے خواتین نے عرض کی اس کی وجہ کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کثرت سے لعنت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو؟ میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے ایسی ناقص مخلوق نہیں دیکھی ہے۔ سمجھاؤ عقل مند آدمی کی عقل کو رخصت کر دیتی ہے ان خواتین نے عرض کی ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایک عورت کی گواہی ایک مرد کی گواہی کا نصف نہیں ہوتی؟ خواتین نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ان کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے پھر آپ نے دریافت کیا: جب عورت حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو وہ نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا ترک نہیں کر دیتی؟ خواتین نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان کے دین کی کمی کا حصہ کا ہے۔ (متفق علیہ)

18- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَ شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوَلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَ سُبْحَانِي أَنْ اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آدم کا بیٹا میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں ہے اور وہ مجھے بُرا کہتا ہے حالانکہ اسے اس کا بھی حق نہیں۔ جہاں تک اس کے میری تکذیب کرنے کا تعلق ہے تو وہ اس کا یہ کہنا ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اسے دوبارہ اسی طرح زندہ نہیں کرے گا جیسا کہ پہلے کیا تھا۔ حالانکہ اسے پہلی مرتبہ پیدا کرنے کے مقابلے میں دوسری مرتبہ زندہ کرنا میرے لئے زیادہ آسان ہے اور اس کا مجھے بُرا کہنا اس کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے، میں ”احد“ ہوں بے نیاز ہوں میں نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی مجھے جنم دیا اور کوئی بھی میرا ہمسر نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ الفاظ ہیں اس کے مجھے برا کہنے سے مراد اس کا یہ قول ہے کہ میری اولاد ہے میں پاک ہوں اس بات سے کہ میری کوئی بیوی ہو یا اولاد ہو اس احادیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

19- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الذَّهْرَ وَأَنَا الذَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ابن آدم مجھے اذیت دیتا ہے جب وہ زمانے کو برا کہتا ہے کیونکہ میں زمانہ ہوں کیونکہ وقت میرے دست قدرت میں ہے اور میں دن اور رات کو تبدیل کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

20- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ يَدْعُونَ لَهُ الْوَالِدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی اذیت ناک بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی اور نہیں ہے۔ لوگ اس کے لئے اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ پھر بھی انہیں عافیت دیتا ہے اور انہیں رزق عطا کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

21- وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْخِرَةَ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مِنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَلَّمُوا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کا پچھلا حصہ موجود تھا آپ نے فرمایا: اے معاذ! تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق کہ وہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ جو بندہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ اسے عذاب نہ دے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں کو نہ دوں؟

رقم 19 - اخرجہ البخاری 573/8، حدیث رقم 4826، مسلم 1762/4، حدیث 2246.2، ابو داؤد 523/5، حدیث رقم 5273، احمد فی السند 272/2

رقم 20 - اخرجہ البخاری 511/1، حدیث 6099، مسلم فی صحیحہ 2160/4، حدیث 2804.49، احمد فی السند 401/4

رقم 21 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 58/6، حدیث 2856، مسلم فی صحیحہ 58/1، حدیث 30.48، الترمذی 26/5، حدیث رقم 2643، ابن ماجہ فی سنہ 1435/2، حدیث 4296

آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں یہ خوشخبری نہ دو ورنہ وہ اس پر اکتفاء کریں گے۔ (متفق علیہ)

22- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا إِذَا اتَّكَلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کی یا رسول میں حاضر ہوں آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں! ایسا تین مرتبہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں وہ سچے دل سے یہ گواہی دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم حرام کر دیتا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں یہ خوشخبری لوگوں کو نہ دوں؟ تاکہ وہ یہ خوشخبری حاصل کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں وہ اسی پر اکتفاء کر لیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) گناہ سے بچنے کے لئے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت یہ حدیث بیان کی تھی۔ (متفق علیہ)

23- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أبيضٌ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور آپ سو رہے تھے پھر میں جب دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور پھر اس حالت میں فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے

رقم 22 - اخرجہ البعاری فی صحیحہ 226/1 حدیث 128 و مسلم 61/1 حدیث 32.58

رقم 23 - البعاری فی صحیحہ 283/10 حدیث رقم 5827 و مسلم فی صحیحہ 95/1 حدیث رقم 94.153 و احمد فی المسند

168/5

عرض کیا اگر چہ وہ زانی ہو اور چور ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو۔ میں نے دریافت کیا: اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو۔ میں نے پھر عرض کی اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو۔ اگر چہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تھے تو ساتھ یہ بھی کہا کرتے تھے: اگر چہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ (متفق علیہ)

24- وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ أُمَّتِهِ وَكَلِمَتُهُ الْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے کثیر کے بیٹے اس کا کلمہ ہیں۔ جسے اس نے بی بی مریم کی طرف القاء کیا تھا اور اس کی طرف سے آئی ہوئی ”روح“ ہیں اور جنت اور جہنم حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کا عمل کیسا ہی کیوں نہ ہو؟ (متفق علیہ)

25- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَا بَايِعَكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ يَغْفِرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيثَانِ مَرْوِيَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَلَى الشِّرْكِ وَالْآخِرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي سَنَذُكُرُهُمَا فِي بَابِ الرِّيَاءِ وَالْكَبْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: آپ اپنا ہاتھ آگے کیجئے تاکہ میں آپ کے دست اقدس پر بیعت کروں آپ نے اپنا دایاں دست مبارک آگے کیا میں نے اپنے ہاتھ کو سمیٹے رکھا۔ آپ نے دریافت کیا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک شرط رکھوں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: یہ کہ (اللہ تعالیٰ) میری مغفرت کر دے۔ نبی

رقم 24 - اخرجه البخارى 474/6 حديث رقم 3435 و مسلم 57/1 حديث 28.36 و احمد في المسند 314/5 والنسائي في اليوم

والليلة ص 603 حديث 1130

رقم 25 - اخرجه مسلم 112/1 حديث رقم 121.192 و احمد في المسند 205/4

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اسلام پہلے موجود (تمام تر گناہوں کو ختم کر دیتا ہے) اور ہجرت (پہلے موجود تمام تر گناہوں) کو ختم کر دیتی ہے اور حج پہلے موجود تمام (تر گناہوں کو ختم کر دیتا ہے) اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

یہ دونوں احادیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں جن کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں شرک کرنے والوں“ اور دوسری (حدیث) ”کبریائی میری چادر ہے۔“ ہم ان دونوں احادیث کو ریا، اور تکبر کے ابواب میں بیان کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے چاہا۔

کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

26- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنِّي نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (رواه البخاري)

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے تبلیغ کرو خواہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت کر دیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرے گا اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

27- وَعَنْ سَمْرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ وَالْمُغِيرَةَ بِنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ (رواه مسلم)

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میری طرف سے کوئی ایسی بات بیان کرے جس کے بارے میں اسے پتہ ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

28- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

رقم 26 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 496/6 حدیث رقم 3461 و اخرجہ الترمذی فی السنن 39/5 حدیث رقم 2669 و احمد فی المسند 159/2

رقم 27 - اخرجہ مسلم فی مقدمہ صحیحہ 9/1 و اخرجہ الترمذی عن المغیرة فی سننہ 35/5 حدیث رقم 2662 و ابن ماجہ فی مقدمہ سننہ 15/1 حدیث رقم 39 عن سمرۃ و حدیث رقم 41 عن المغیرة و اخرجہ احمد فی المسند عن سمرۃ 14/5 و عن المغیرة 250/4

وَأَنَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے بھلائی کا ارادہ کرے اس دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔ بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔

(متفق علیہ)

29- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ

وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ بھی کانوں کی طرح ہوتے ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانہیں ہوتی ہیں زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہوں گے جبکہ وہ (دین) کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

30- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ

اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا يُعَلِّمُهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے اس مال کو حق کی راہ میں خرچ کرنے کی (توفیق عطا) کی ہو۔ اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہے اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔

(متفق علیہ)

31- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ

عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ أَلَمِنُ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رقم 28 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 163/1 حدیث رقم 1037.100 و الدارمی فی سننہ 85/1 حدیث رقم 224 و مالک بعضہ فی

الموطا 900/2 حدیث 8 و احمد فی المسند عن معاویة 92/4 و رواہ عن ابن عباس الترمذی 28/5 حدیث رقم 2645 وقال حسن

صحیح و احمد فی مسندہ 308/1 و الدارمی 85/1 حدیث رقم 225 و اخرجہ ابن ماجہ عن ابی ہریرة 220/1 حدیث رقم 220

رقم 29 - اخرجہ مسلم من حدیث طویل 2031/4 حدیث 2638.160 اما لفظ خیارہم فی الجاہلیة خیارہم فی الاسلام اذا لقہوا

لہو متفق علیہ من حدیث ابی ہریرة قبل یا رسول اللہ من اکرم الناس" اخرجہ البخاری فی صحیحہ 287/6 حدیث رقم 2859

و مسلم فی صحیحہ 1848/4 حدیث 2878-168

رقم 30 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 165/1 حدیث رقم 73 و اخرجہ مسلم فی صحیحہ 559/1 حدیث رقم 816-268 و اخرجہ

احمد فی المسند 482/1

رقم 31 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1255/3 حدیث 1631.14 و ابو داؤد 300/3 حدیث رقم 2880 و النسائی فی السنن 251/6

حدیث رقم 3651 و الترمذی 660/3 حدیث رقم 1376 و احمد فی المسند 372/2

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے اور وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔)

32- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَسَّ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَحِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي مَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے قیامت کے دن کی کوئی تکلیف دور کرے گا اور جو شخص کسی تک دست کو آسانی فراہم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص کسی ایسے راستے پہ چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے اور جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں آپس میں اس کا درس دیتے ہیں تو ان پہ سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کا عمل کمزور ہو اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

33- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ أَسْتُشْهِدَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَةً وَفَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّىٰ اسْتُشْهِدْتُ

رقم 32 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2074/4 حدیث رقم 2699.38 واخرج البخاری بعض الفاظہ 97/5 حدیث رقم 2442 واخرجہ ابو داؤد الی واللہ فی عون العبد 234/5 حدیث رقم 4946 واخرجہ الترمذی 179/5 حدیث رقم 2945 وابن ماجہ 82/1 حدیث 225 واحمد فی المسند 252/2

رقم 33 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 153/3 حدیث 1905.152 واخرجہ والنسائی فی سننہ 23/6 حدیث رقم 3137 واخرجہ احمد فی المسند 322/2

قَالَ كَذِبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمْرٌ بِهِ فَسُحِبَ عَلَيَّ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ
وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَى بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ
الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذِبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ إِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ
لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمْرٌ بِهِ فَسُحِبَ عَلَيَّ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَاعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأَتَى بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكَتُ مِنْ سَبِيلٍ
تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذِبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمْرٌ بِهِ
فَسُحِبَ بِهِ عَلَيَّ وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کا حساب ہوگا ان میں ایک وہ شخص ہوگا جو شہید ہو گیا تھا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا اور جب وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا وہ جواب دے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ تم نے جنگ اس لئے کی تھی تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ بہادر آدمی ہے تو وہ کہہ دیا گیا پھر اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو اسے چہرے کے بل گھیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ شخص اٹھے گا جس نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن کو پڑھا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا جب وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا کیا ہے۔ وہ جواب دے گا کہ علم حاصل کیا اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔ تم نے علم اس لئے حاصل کیا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ تم ایک عالم ہو اور قرآن اس لئے پڑھا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ قاری صاحب ہے تو کہہ دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دے گا۔ اس کو چہرے کے بل گھیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (تیسرا) وہ شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے کشادگی عطا کی ہو اور ہر طرح کا مال عطا کیا ہو اس شخص کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا جب وہ پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے اس کو عوض میں کیا کیا ہے۔ وہ شخص جواب دے گا جس بھی طریقے سے مال کو خرچ کرنا تجھے پسند تھا میں نے ہر اس طریقے سے تیری رضا کے لئے خرچ کیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ تم نے ایسا اس لئے کیا تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ بخئی آدمی ہے وہ کہہ دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دے گا تو اسے چہرے کے بل گھیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

34- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ

رقم 34 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 193/1 حدیث 100 و مسلم فی صحیحہ 2058/4 حدیث رقم 2673.13 و اخرجہ الترمذی

فی سننہ 30/5 حدیث رقم 2652 و ابن ماجہ فی السنن 20/1 حدیث رقم 52 و احمد فی المسند 162/2

إِنزَاعًا يَنْزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَفْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ لوگوں سے اسے چھین لے گا۔ بلکہ وہ علماء کو قبض کرنے کے ذریعے اس علم کو قبض کرے گا۔ یہاں تک جب وہ کسی بھی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ جاہل لوگوں کو اپنا پیشوا بنائیں گے۔ ان لوگوں سے سوال کیے جائیں گے وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (متفق علیہ)

35- وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ دِدْتُ إِنَّكَ ذَكَرْتَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمْلِكُمْ وَأَنْتُمْ أَنْتَحَوْلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہر جمعرات کے دن وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے ان کی خدمت میں عرض کی۔ اے ابو عبدالرحمن میری یہ خواہش ہے کہ آپ روز ہمیں وعظ کیا کریں۔ انہوں نے فرمایا: میں ایسا اس لئے نہیں کرتا ہوں کہ کہیں میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار نہ کر دوں! وعظ کے معاملے میں تمہارا خیال رکھتا ہوں بالکل اسی طرح جیسے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ہم اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔ (متفق علیہ)

36- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تَفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی بات ارشاد فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے تھے یہاں تک وہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے جب آپ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو انہیں تین مرتبہ سلام کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

37- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أُبْدِعَ

رقم 35 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 162/1 حدیث رقم 68 و اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2173/4 حدیث رقم 2821.83 و اخرج الترمذی نحوه 130/5 حدیث رقم 2855 و احمد فی المسند 378/1
رقم 36 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 188/1 حدیث رقم 95 و اخرجہ الترمذی مع تقدیم و تاخیر فی سننہ 68/5 حدیث رقم 2723
رقم 37 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1506/3 حدیث رقم 1893/133 و ابو داؤد فی سننہ 346/5 حدیث رقم 5129 و الترمذی فی السنن 40/5 حدیث رقم 2671 و احمد فی المسند 120/4

بِئْسَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی میری سواری تھک چکی ہے آپ مجھے سواری کے لئے کچھ دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ (حاضرین میں موجود) ایک صاحب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس شخص کی رہنمائی اس شخص کی طرف کر سکتا ہوں۔ جو اسے سواری دے سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بھلائی کے کام کی طرف رہنمائی کرے۔ اس کو بھلائی کو انجام دینے والے کے برابر اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

38- وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُتُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَا أَفَازَنْ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللَّهَ وَالتَّنْظُرُ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعٍ بُرِّهِ مِنْ صَاعٍ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَنْصَارِ بَصْرَةَ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعُ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دن کے ابتدائی حصے میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ جنہوں نے پٹھے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ عام سی سادہ چادریں اوڑھی ہوئی تھی۔ گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھی۔ ان میں سے اکثریت کا تعلق بلکہ وہ سب ہی مضر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ جب ان کے فقر وفاقہ کو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ اندر تشریف لے گئے پھر باہر آئے۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ آپ نے نماز ادا کی پھر خطبہ دیتے ہوئے۔ ارشاد فرمایا: (یہ آیت

رقم 38 - اخرجہ مسلم فی الصحیح 704/2 حدیث رقم 1017.69 و اخرجہ النسائی فی السنن و اخرج نحوه الترمذی فی السنن

75/5 حدیث رقم 2554 و اخرج نحوه الترمذی فی السنن 42/5 حدیث رقم 2675 و اخرج فی المسند 359/4

(پڑھی)

”اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے۔“

یہ آیت یہاں تک پڑھی ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے“

اور آپ نے یہ آیت بھی پڑھی جو سورہ حشر میں ہے۔

”اس اللہ سے ڈرو اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیار کیا ہے۔“

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے اپنے ”جو“ کا ایک صاع اپنی کھجوروں کا ایک صاع صدقہ کرے یہاں تک کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا: خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ادا کرے۔ (اے صدقہ ضرور کرنا چاہئے)

راوی بیان کرتے ہیں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ایک تھیلا اٹھا کر لایا جو اس کے لئے اٹھانا مشکل ہو رہا تھا پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے لوگ چیزیں لانے لگے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک ڈھیر اناج کا اور ایک ڈھیر کپڑوں کا دیکھا۔ یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ خوشی سے سونے کی مانند دمک اٹھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے گا اسے اس کا اجر ملے گا اور جتنے بھی لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے اس کا اجر بھی اسے ملے گا۔ حالانکہ ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقے کا آغاز کرے۔ اسے اس کا گناہ ہوگا اور اس کے بعد جتنے لوگ عمل کریں گے ان کا گناہ بھی اس شخص کو ہوگا اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

39- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دِمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدُ كُرِّ حَدِيثٍ مُّعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے گا اس کا وبال آدم کے پہلے بیٹے کے سر ہوگا۔ وہ اس خون میں برابر کا شریک ہوگا کیونکہ وہی وہ شخص تھا جس نے قتل کا آغاز کیا تھا۔ (متفق علیہ)

خطیب تبریزی بیان کرتے ہیں عنقریب ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کو اس باب میں نقل کریں گے جس میں اس امت کے ثواب کا تذکرہ ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

رقم 39 - اخرجہ البخاری 364/6 حدیث رقم 3335 واخرجہ مسلم فی صحیحہ 1303/3 حدیث رقم 1677/27 واخرجہ

الترمذی یف السنن 41/5 حدیث رقم 2673 واخرجہ ابن ماجہ فی السنن 873/2 حدیث رقم 3616 واحمد فی المسند 383/1

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنائز کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَ ثَوَابِ الْمَرِيضِ

بیمار کی عیادت کرنا اور بیمار کا ثواب

40- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَعَوَّدُوا الْمَرِيضَ وَفَكَّوْا الْعَانِي. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی عیادت کرو۔ قیدی کو رہائی دلاؤ۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

41- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازہ کے ہمراہ جانا۔ دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔

42- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقَيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدْ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رقم 40 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 112/10 حدیث رقم 5649 و الدارمی 294/2 حدیث رقم 2465 و احمد فی السند 394/4

رقم 41 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 112/3 حدیث رقم 1240 و مسلم فی صحیحہ 1704/4 حدیث رقم 2162-4 و ابوداؤد

288/5 حدیث رقم 5030 و ابن ماجہ 461/1 حدیث رقم

رقم 42 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1705/4 حدیث رقم 2162-5 و النسائی 53/4 حدیث رقم 1930 و ابن ماجہ 461/1 حدیث رقم

1433

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ چھ حقوق ہیں۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا: جب تم اس سے ملو تو سلام کرو جب وہ تمہیں دعوت دے تو دعوت قبول کرو اور جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلب گار ہو تو اس کی خیر خواہی کرو اور جب وہ چھینکنے کے بعد اللہ کی حمد بیان کرے تو اس کا جواب دو اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ہمراہ جاؤ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

43- وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَابْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذِّيْبَاجِ وَالْمِثْرَةَ الْحَمْرَاءَ وَالْقَيْسِيَّ وَابْنَةَ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَنِ الشَّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء بن العازب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے منع کیا تھا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے سلام کا جواب دینے۔ جنازے کے ہمراہ جانے۔ دعوت قبول کرنے۔ چھینک مارنے والے کو جواب دینے، قسم اٹھانے والے کی قسم پوری کروانے اور مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا تھا اور آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، استبرق، دیباچ اور میثرہ حمراء اور قسی (مختلف اقسام کے ریشمی کپڑے) اور سونے کے برتن استعمال کرنے سے منع کیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا کیونکہ جو شخص دنیا میں اس میں پینے کا وہ شخص آخرت میں اس میں نہیں پی سکے گا۔

44- وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اس وقت تک وہ جنت کے باغ میں ہوتا ہے جب تک واپس نہ آ جائے۔

45- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رقم 43 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 112/3 حدیث رقم 1239 و مسلم فی صحیحہ 1635/3 حدیث رقم 2066-3 والترمذی فی

السنن 158/5 حدیث رقم 2809 والنسائی 54/4 حدیث رقم 1939

رقم 44 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1989/4 حدیث رقم 2528-41 والترمذی فی السنن 299/3 حدیث رقم 967 و ابن ماجہ

463/1 حدیث رقم 1442 و احمد فی المسند 279/5

رقم 45 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1990/4 حدیث رقم 5569-43

يَا ابْنَ اَدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدَّنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوذُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ مَا عَلِمْتَ اَنْ عَبِدِي
 فَلَانَا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدَّتَهُ لَوْ جَدَّتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ اَدَمَ اسْتَطَعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ
 يَا رَبِّ كَيْفَ اطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطَعَمَكَ عَبِدِي فَلَانَ فَلَمْ تُطْعِمَهُ اَمَا
 عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اطْعَمْتَهُ لَوْ جَدَّتْ ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ اَدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ
 اسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبِدِي فَلَانَ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدَّتْ ذَلِكَ
 عِنْدِي. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں علم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے اللہ! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں جب کہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کہا تجھے علم نہیں تھا اگر تو اسے کھانا دیتا کہ اس کا اجر و ثواب مجھ سے پالینا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پینے کیلئے پانی مانگا تھا لیکن تو نے پلایا نہیں وہ بندہ عرض کرے گا۔ اے اللہ! میں تجھے کیسے پانی پلا سکتا ہوں تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو تو نے اسے پانی نہیں دیا۔ اگر تو اسے پلا دیتا تو اس کا اجر و ثواب مجھ سے پالیتا۔ اس حدیث کو حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

46- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَىٰ أَعْرَابِيٍّ يَعْوُذُهُ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَىٰ مَرِيضٍ يَعْوُذُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمِي تَفُورٌ عَلَىٰ شَيْخٍ كَبِيرٍ تَزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس اس کی عیادت کرنے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا۔ کہ جب بھی آپ کسی بیمار کے پاس جاتے تھے تو یہ فرماتے تھے: کوئی بات نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ طہارت کا باعث بنے گی۔ آپ نے اس دیہاتی سے یہی کہا کہ کوئی بات نہیں! اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری طہارت کا باعث بنے گی۔ وہ شخص بولا: نہیں یہ تو بخار ہے جو بوڑھے آدمی کو لاحق ہوا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے دم لے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

47- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ

بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَاشِفَاءِ إِلَّا شِفَاءَكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم میں سے کوئی بیماری ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اپنا دایاں دست مبارک پھیرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے: ”اے تمام جہانوں کے پروردگار! اس بیماری کو ختم کر دے اور شفا عطا کر دے تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا عطا کر جو بیماری بالکل نہ رہنے دے۔“

48- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاصْبِعِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَرْبَةً أَرْضَنَا بِرَيْقَةٍ بَعْضِنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کوئی شخص بیمار ہو جاتا یا کسی کو کوئی زخم یا کوئی پھوڑا نکل آتا تو نبی اکرم ﷺ اپنی انگلی کے ذریعے یہ پڑھتے تھے۔ اللہ کے نام سے (برکت حاصل کرتے ہوئے) اپنی زمین کی مٹی اپنے میں سے ایک شخص کے تھوک کے ہمراہ لگا (رہا ہوں) تاکہ ہمارے اس بیمار کو ہمارے پروردگار کے اذن کے تحت شفا نصیب ہو جائے۔ (متفق علیہ)

49- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ

فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوقَى فِيهِ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمَعْوِذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحُ بِبِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمَعْوِذَاتِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تھے تو اپنے اوپر دم کرتے تھے اور اپنا دست مبارک پھیرا کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو میں معوذات پڑھ کر دم کیا کرتی تھی وہی معوذات جو نبی اکرم ﷺ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اور میں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس کو ہی پھیرا کرتی تھی۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ معوذتین پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

رقم 47 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 131/10 حدیث رقم 5875 و مسلم فی صحیحہ 1271/4 حدیث رقم 1291-48 و ابو داؤد فی

السنن 217/4 حدیث رقم 3890 والترمذی 303/3 حدیث رقم 978 و ابن ماجہ 517/1 حدیث رقم 1619 و احمد فی المسند 78/1

رقم 48 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 208/10 حدیث رقم 5745 و مسلم فی صحیحہ 1724/1 حدیث رقم 2194-54 و ابو داؤد فی

السنن 219/4 حدیث رقم 3895 و ابن ماجہ 1163/2 حدیث رقم 3521 و احمد فی المسند 93/6

رقم 49 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 208/10 حدیث رقم 5745 و مسلم فی صحیحہ 1724/4 حدیث رقم 2194-54 و ابو داؤد فی

السنن 219/4 حدیث رقم 3895 و ابن ماجہ 1163/2 حدیث رقم 3521 و احمد فی المسند 93/6

50- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس درد کی شکایت کی جو انہوں نے اپنے جسم میں محسوس کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پہ رکھو جہاں تمہارے جسم میں درد ہو رہا ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ یہ جملہ پڑھو: ”میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کے وسیلے سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگ رہا ہوں جو میں پارہا ہوں اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں“۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری اس تکلیف کو ختم کر دیا۔
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

51- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرَائِيلَ أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اسْتَكْبَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ پیار ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو وہ بولے:
”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کرتا ہوں۔ ہر چیز کے شر (بچانے کے لیے) جو آپ کو اذیت دے ہر جان کے شر سے یا ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آپ کو دم کرتا ہوں“۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

52- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَعِيذُكُمْ كَمَا بَكَلِمَتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَأَمَّةٍ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا

رقم 50 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1728/4 حدیث 2186-40 و ابن ماجہ فی السنن 1185/2 حدیث رقم 3527 و احمد فی السند 160/6

رقم 51 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 8718/4 حدیث رقم 2186-40 و ابن ماجہ فی السنن 1185/2 حدیث رقم 3527 و احمد فی السنن 160/6

رقم 52 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 308/7 حدیث رقم 3371 و الترمذی فی السنن 346/4 حدیث رقم 2060 و ابن ماجہ 1163/2 حدیث رقم 3525 و احمد فی السند 270/1

إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ نُسُخِ الْمَصَابِيحِ بِهِمَا عَلَى لَفْظِ التَّشْبِيهِ .

☆☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں دم کیا کرتے تھے۔ ”میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کے وسیلے سے پناہ میں دیتا ہوں! شیطان سے اور تکلیف دہ چیز سے اور ہر خراب کرنے والی آنکھ سے“ نبی اکرم ﷺ بیان کرتے تھے کہ تمہارے والد یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کلمات کے ذریعے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور ”مصابیح“ کے اکثر نسخوں میں لفظ ”بہما“ ہے۔ یعنی تشبیہ کے طور

پر ہے۔

53- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبِّ

مِنَهُ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ جس شخص کے لئے بھلائی کا ارادہ کرے وہ اس تک پہنچا دیتا ہے (یا اُسے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

54- وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا

وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنَ وَلَا آذَى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆☆ انہی سے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے: جس مسلمان کو درد، تھکاوٹ، غم، حزن، اذیت اور تکلیف لاحق ہوتی ہے یہاں تک کے کوئی کاٹنا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

55- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسْتُهُ

بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعَگَا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِنِّي أُوعَكُ

كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى

مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَلْحُظُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رقم 53 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 103/10 حدیث رقم 5645

رقم 54 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 103/10 حدیث رقم 5641 و مسلم فی صحیحہ 1992/4 حدیث رقم 2573-52 والترمذی

فی السنن 298/3 حدیث رقم 966

رقم 55 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 111/10 حدیث رقم 5648 و مسلم فی صحیحہ 1992/4 حدیث رقم 2571-45 والدارمی فی

السنن 408/2 حدیث رقم 2771 واحمد فی المسند 381/1

☆☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بخار میں مبتلا تھے۔ میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو چھوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہے۔ مجھے یوں بخار ہوتا ہے جسے تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو دو گنا اجر ملتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جس بھی مسلمان کو بیماری کے حوالے سے اذیت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

56- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بِالْوَجْعِ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تکلیف ہوتی ہو۔

57- وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَامِنَتِي وَذَاقَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ

لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ اس وقت میرے پہلو اور ٹھوڑی کے درمیان (یعنی سینے کے ساتھ لگے ہوئے تھے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب مجھے کبھی بھی کسی بھی شخص کے لیے موت کی شدت ناپسندیدہ نہیں ہوگی۔

58- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ

مِنَ الزَّرْعِ تُفَيْئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَ أَجْلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْدِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ الْجَعْفُفُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیت کی اس نرم فصل کی طرح ہے جسے آندھیاں آ کر ہلا دیتی ہیں کبھی جھکا دیتی ہیں اور کبھی سیدھا کر دیتی ہیں یہاں تک کہ اس کا آخری وقت آجاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جسے کوئی چیز ہلاتی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ایک ہی مرتبہ اسے جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

رقم 58 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 110/10 حدیث رقم 5848 و مسلم فی صحیحہ 1990/4 حدیث رقم 2570-44 وابن ماجہ

فی السنن 518/1 حدیث رقم 1822 واحمد فی السند 173/6

رقم 57 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 103/1 حدیث رقم 5843 و مسلم فی صحیحہ 2183/4 حدیث رقم 281-59 والدارمی فی

السنن 400/2 حدیث رقم 2749 واحمد فی السند 454/3

59- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرزَّةِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ .

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کی مثال کھیت کی طرح ہے۔ ہوائیں چل کر اسے ادھر ادھر ہلاتی رہتی ہیں۔ مؤمن بھی ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے۔ جب کہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو حرکت نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اسے کاٹ لیا جاتا ہے۔

60- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لِكَ تُزْفِرِينَ قَالَتْ الْحُمَى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تُسَبِّي الْحُمَى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ حَبَّتِ الْحَدِيدِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا۔ تمہیں کیا ہوا؟ کیوں بے چین ہو رہی ہو؟ اس نے عرض کی: بخار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو۔ کیونکہ یہ اولاد آدم کی خطاؤں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے۔ جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

61- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مَقِيمًا صَحِيحًا . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے حق میں اسی کی مانند اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ مقیم حالت میں یا صحت مندی کی حالت میں (نیک اعمال) سرانجام دیا کرتا تھا۔

62- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ كُلِّ مُسْلِمٍ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: اعمون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔ متفق علیہ

63- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ

رقم 59 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 103/10 حدیث رقم 5644 و مسلم فی صحیحہ 1163/4 حدیث رقم 2809-58 و الترمذی فی السنن 138/5 حدیث رقم 2866

رقم 60 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1993/4 حدیث رقم 4575-53

رقم 61 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 136/6 حدیث رقم 2996

رقم 62 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 180/10 حدیث رقم 5732 و مسلم فی صحیحہ 1522/3 حدیث رقم 1916-166

وَالْمَبْطُونُ وَالْفَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہداء پانچ قسم کے ہیں: طاعون کے باعث مرنے والا پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا ڈوب کر مرنے والا کسی چیز کے نیچے آ کے مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

64- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَعْذُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ فِيمَكَ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَصِيْبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے اللہ کے رسول سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے مجھے بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ اسے جس پر چاہے بھیج دیتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لئے رحمت بنا دیا ہے جو شخص طاعون میں مبتلا ہو کر صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید سے اپنے علاقے میں ٹھہرا رہے اور اسے اس بات کا علم ہو کہ اسے وہی مصیبت لاحق ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھ دی ہے تو اس شخص کو شہید کی مانند اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

65- وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی طرف بھیجا گیا تھا (راوی کا شک ہے یا) تم سے پہلے لوگوں کی طرف بھیجا گیا تھا جب تمہیں اس کے بارے میں پتہ چلے کہ یہ کسی سرزمین پہ موجود ہے تو تم وہاں نہ جانا اور اگر یہ اس زمین پر آ جائے جہاں تم موجود ہو تو تم اس جگہ کو چھوڑ کر نکلنا نہیں۔ (متفق علیہ)

66- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتِي ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنِي . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رقم 63 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 192/10 حدیث رقم 2829 و مسلم فی صحیحہ 1521/3 حدیث رقم 1914-163 والنسائی

فی السنن 98/4 حدیث رقم 2054 والدارمی 273/2 حدیث رقم 2413 واحمد فی المسند 489/3

رقم 64 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 192/10 حدیث رقم 5734

رقم 65 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 245/12 حدیث رقم 6973 و مسلم فی صحیحہ 1736/4 حدیث رقم 2218-92 واحمد فی

المسند 182-1

رقم 66 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 116/10 حدیث رقم 5653 واحمد فی المسند 144/3

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں یعنی (آنکھوں) کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتے ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں ان دونوں کے عوض میں اسے جنت عطا کر دوں گا۔ (راوی کہتے ہیں) ان دو سے مراد دو آنکھیں ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهِ

موت کی تمنا کرنا اور اسے یاد کرنا

67- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَامًا حَسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَّادَ خَيْرًا وَإِمَامًا مُسِينًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے کیونکہ وہ اگر نیک ہوگا تو ہو سکتا ہے کہ اس کی بھلائی میں اضافہ ہو جائے اور اگر گناہ گار ہوگا تو ہو سکتا ہے کہ وہ کوشش کرے (یعنی اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لے۔) اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

68- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ أَنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَأَنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرَهُ إِلَّا خَيْرًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ ان سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے۔ کیونکہ جب وہ فوت ہو جائے گا تو اس کی امید ختم ہو جائے گی اور مؤمن کی زندگی اس کی بھلائی میں اضافے کے باعث ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

69- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرِّ آصَابِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَأَعْلَافًا لِقُلِّ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی ایک شخص ہرگز کسی

رقم 67 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 128/10 حدیث رقم 5673 والنسائی فی السنن 2/4

رقم 68 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2065/4 حدیث رقم 2682-13

رقم 69 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 127/10 حدیث رقم 5671 و مسلم فی صحیحہ 2064/4 حدیث رقم 2680-10 و ابو داؤد فی

السنن 480/3 حدیث رقم 3108 والترمذی 302/3 حدیث رقم 971 والنسائی 3/4 حدیث رقم 1821 و ابن ماجہ 1425/2 حدیث

رقم 4265 واحمد فی المسند 101/3

لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ایسا کرنے پر بہت زیادہ مجبور ہو جائے تو یہ دعا کرے کہ اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ۔ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے موت دے دینا۔

70- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْبَعُضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنُكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بِشْرَ بَعْدَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهُ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكْرَهُ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس شخص سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ نے یہ عرض کی ہم لوگ تو موت کو پسند نہیں کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے۔ بلکہ جب مؤمن کی موت قریب آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور اس کی عطا کردہ بزرگی کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت اس کے نزدیک اپنے سامنے موجود اس سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کے سامنے موت آتی ہے تو اسے سزا کے بارے میں بتایا جاتا ہے اس وقت اس کے نزدیک اپنے سامنے موجود اس چیز سے ناپسندیدہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں منقول یہ الفاظ ہیں: موت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے آتی ہے۔

71- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ

رقم 70 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 357/11 حدیث رقم 6507 و مسلم فی صحیحہ 2065/4 حدیث رقم 2684/15 و الترمذی فی السنن 480/4 حدیث رقم 2309 والنسائی 10/4 حدیث رقم 1838 والدارمی 402/2 حدیث رقم 2756 ومالك فی البوطا 240/1 حدیث 50 من كتاب الجنائز واحمد السند 107/3

رقم 71 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 362/11 حدیث رقم 6512 و مسلم فی صحیحہ 656/2 حدیث رقم 950-61 والنسائی فی السنن 48/4 حدیث رقم 1930 ومالك فی البوطا 241/1 حدیث رقم 54 من كتاب الجنائز واحمد فی السند 296/5

مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ
وَالدَّوَابُّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے راحت حاصل کر لی ہے یا اس سے راحت حاصل ہو گئی ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے راحت حاصل کرنے اور اس سے راحت حاصل ہونے سے کیا مراد ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن دنیا کی پریشانی اور تکالیف سے راحت حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت (کی آغوش) میں چلا جاتا ہے اور گناہ گار بندے سے دوسرے لوگ علاقے درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

72- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا
كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرَ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرَ
الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے میرے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا مسافر ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب شام ہو جائے تو تم صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت کو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی کو غنیمت سمجھو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

73- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ
أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جو بھی شخص مرنے لگے اسے (اس وقت) اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

رقم 72 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 229/11 حدیث رقم 6414 والترمذی فی السنن 490/4 حدیث رقم 2333 و ابن ماجہ

1378/2 حدیث رقم 4114 واحمد فی المسند 24/2

رقم 73 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2205/4 حدیث رقم 2877-81 وابوداؤد فی السنن 484/3 حدیث رقم 3113 و ابن ماجہ

1395/2 حدیث رقم 4167 واحمد فی المسند 293/3

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

جب کسی شخص کی موت کا وقت آجائے تو اس کے پاس کیا پڑھنا چاہئے

74- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرنے والوں (یعنی مرنے کے قریب لوگوں) کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

75- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی بیمار یا میت (یعنی قریب مرگ) آدمی کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پہ آمین کہتے ہیں۔

76- وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ اجْرِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْلُ بَيْتِ هَاجِرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ ان سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کو بھی کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ اس دعا کو پڑھے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے اے اللہ تو مجھے اس مصیبت کا اجر عطا کر اور اس کے بدلے میں زیادہ بہتر چیز عطا کر دے“ (جب کوئی شخص یہ دعا پڑھے گا) اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس سے زیادہ بہتر چیز عطا کر دے گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب میرے (شوہر) حضرت ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ سوچا کہ حضرت ابو سلمہ سے زیادہ بہتر اور کون مسلمان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان کے گھرانے نے سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی لیکن پھر میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ

رقم 74 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 631/2 حدیث رقم 916/1 و ابو داؤد فی السنن 487/3 حدیث رقم 3117 والترمذی فی السنن

306/3 حدیث رقم 976 والنسائی 5/4 حدیث رقم 1826 وابن ماجہ 464/1 حدیث رقم 1445 واحمد فی المسند 3/3

رقم 75 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 633/2 حدیث رقم 919-6 و ابو داؤد فی السنن 486/3 حدیث رقم 4115 والترمذی فی السنن

307/3 حدیث رقم 977 والنسائی 4/4 حدیث رقم 1825 وابن ماجہ 365/1 حدیث رقم 1447 واحمد فی المسند 306/6

رقم 76 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 231/2 حدیث رقم 918-3 و ابو داؤد فی السنن 488/3 حدیث رقم 3119

نے ان کے بعد مجھے نبی اکرم ﷺ عطا کر دیئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

77- وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصْرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ البَصْرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلِيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلِيَّ مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنُورْ لَهُ فِيهِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ابوسلمہ کے پاس آئے اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بند کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے یہ سن کر ان کے اہل خانہ نے رونا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بارے میں بھلائی کی دعا کیا کرو۔ کیونکہ تم لوگ جو کچھ بھی کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت کر دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجے کو بلند کر دے اور پیچھے رہنے والوں کا حامی و ناصر ہو اور ہماری اور اس کی مغفرت کر دے اے تمام جہانوں کے پروردگار اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو نورانی کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

78- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوَفِّي سُجِّي بِيْرِدِ حَبْرَةٍ .

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کو یمنی چادروں میں ڈھانپ (یعنی کفن) دیا گیا۔ (متفق علیہ)

رقم 77 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 634/2 حدیث رقم 920-7 و ابو داؤد فی السنن 487/3 حدیث رقم 3117 و ابن ماجہ 367/1

حدیث رقم 1454

رقم 78 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 113/3 حدیث رقم 1241 و مسلم فی صحیحہ 651/2 حدیث رقم 942-48 و ابو داؤد فی

السنن 489-3 حدیث رقم 3120 و احمد فی المسند 153/6

رقم 79 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 130/3 حدیث رقم 1254 و مسلم فی صحیحہ 646/2 حدیث رقم 939-36 و ابو داؤد فی

السنن 503/3 حدیث رقم 3642 و الترمذی 315/3 حدیث رقم 990 و النسائی 28/4 حدیث رقم 1881 و ابن ماجہ 468/1 حدیث

رقم 1458 و مالک فی الموطا 222/1 حدیث رقم 2 من کتاب الجنائز و احمد فی المسند 84/5

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهِ

میت کو غسل دینا اور اسے کفن دینا

79- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْنًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنِّي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ اشْعِرْنَهَا أَيَّاهُ وَفِي رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَأَبْدَأَنَّ بِمِيَا مِنْهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور یا کچھ کافور شامل کر دینا اور جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو بتایا آپ نے اپنی چادر ہماری طرف بڑھائی اور فرمایا اسے اس میں لپیٹ دو ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں تم اسے طاق تعداد میں غسل دینا۔ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ اور دائیں طرف کے اعضاء سے آغاز کرنا اور ان میں بھی وضو کے اعضاء سے آغاز کرنا سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں اور ان کی پشت کی طرف کر دیا۔ متفق علیہ۔

80- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحْوِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "سحول" نامی جگہ کے بنے ہوئے تین سفید یعنی سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ اس میں کوئی قمیص یا عمامہ شامل نہیں تھا۔

81- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ.

رقم 80 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 135/3 حدیث رقم 1264 و مسلم فی صحیحہ 649/2 حدیث رقم 941-45 و ابو داؤد فی السنن 506/3 حدیث رقم 3151 و الترمذی 321/3 حدیث رقم 996 و النسائی 35/4 حدیث رقم 1898 و ابن ماجہ 472/1 حدیث رقم 1469 و مالک فی البوطا 223/1 حدیث رقم 5 من کتاب الجنائز و احمد فی المسند 93/6

رقم 81 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 651-2 حدیث رقم 943-49 و ابو داؤد فی السنن 505/3 حدیث رقم 3184 و الترمذی 320/3 حدیث رقم 995 و ابن ماجہ 473/1 حدیث رقم 1474 و النسائی فی السنن 33/4 حدیث رقم 1895 و احمد فی المسند 295/3

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھا کفن دینا چاہئے اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

82- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطِيبٍ وَلَا تَحْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدُ كُرِّ حَدِيثِ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ فِي بَابِ جَمَاعِ الْمُنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اس کی اونٹنی نے اسے برادیا وہ حالت احرام میں تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے دو ہی کپڑوں میں کفن دینا اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہیں ڈھانپنا کیونکہ قیامت کے دن جب اسے زندہ کیا جائے گا تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔ (خطیب تبریزی کہتے ہیں) عنقریب ہم حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کریں گے۔ جو مناقب کے باب میں آئے گی۔ اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر رونے کا بیان

83- عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظَنُرًا لِإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ زَا بَرَاهِيمَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اتَّبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزُنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رقم 82 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 137/3 حدیث رقم 1267 و مسلم فی صحیحہ 865/2 حدیث رقم 93-1206 و الترمذی فی السنن 286/3 حدیث رقم 951 والنسائی 39/4 حدیث رقم 1904 وابن ماجہ 1030/2 حدیث رقم 3084 والدارمی 71/2 حدیث رقم 1852 واحمد فی المسند 215/1

رقم 83 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 172/3 حدیث رقم 1303 و مسلم فی صحیحہ 106/4 حدیث رقم 62-2315 و ابو داؤد فی السنن 293/3 حدیث رقم 3126 و ابن ماجہ 558/1 حدیث رقم 1589 واحمد فی المسند 194/3

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دائی کامیاں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو پکڑا انہیں بوسہ دیا۔ انہیں سوگھا اس کے بعد پھر ایک مرتبہ ہم ان کے ہاں گئے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اس وقت مرنے کے قریب تھے نبی اکرم ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی رورہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! یہ وہ رحمت ہے پھر آپ نے کوئی اور بات کی اور پھر ارشاد فرمایا: آنکھیں رورہی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہتے ہیں۔ جس سے ہمارا پروردگار راضی ہے۔ اے ابراہیم! تمہاری جدائی میں ہم غمگین ہیں۔

84- وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَاتَنَا فَأَرْسَلْتُ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَارْسَلْتُ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَآبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ قَفَاصَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنِ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ. (متفق عليه)

☆☆ حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی نے آپ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہونے والا ہے۔ آپ میرے ہاں تشریف لائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام بھیجوایا اور یہ پیغام دیا کہ بیشک اللہ تعالیٰ جو اس نے واپس لے لیا وہ اسی کی ملکیت ہے اور جو عطا کرے وہ بھی اس کی ملکیت ہے۔ اس کی بارگاہ میں ہر چیز کا ایک طے شدہ وقت ہے اس لئے تمہیں صبر سے کام لینا چاہئے اور ثواب کی امید رکھنی چاہئے۔ ان صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجوایا اور قسم دی کہ آپ ضرور ان کے ہاں تشریف لے جائیں نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر حضرات ساتھ تھے۔ اس بچے کو نبی اکرم ﷺ کے خدمت میں لایا گیا۔ اس وقت اس کا سانس اکھڑ کے آ رہا تھا نبی اکرم ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کس وجہ سے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

85- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رقم 84 - أخرجه البخاری فی صحیحہ 151/3 حدیث رقم 1204 د مسلم فی صحیحہ 635/2 حدیث رقم 923-11 و ابو داؤد السنن

492/3 حدیث رقم 3125 والنسائی 21/4 حدیث رقم 1868 واحمد فی السند 204/5

رقم 85 - أخرجه البخاری فی صحیحہ 175/3 حدیث رقم 1304 د مسلم فی صحیحہ 636/2 حدیث رقم 924-12

وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوا لَا يَأْرَسُوَلَّ اللَّهُ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بَكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِبُ بِهَذَا وَإِشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ بِرَحْمٍ وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرنے ان کے ہاں تشریف لائے آپ کے ہمراہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے جب آپ ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے انہیں بے ہوشی کی حالت میں پایا تو دریافت کیا، کیا یہ فوت ہو چکے ہیں۔ (گھر والوں) نے عرض کی، نہیں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے جب حاضرین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور سے سن لو! بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے یا دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا بلکہ وہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا: یا (اس کی) وجہ سے رحم کرتا ہے۔

اور بے شک کوئی میت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے گھر والوں کے رونے کے ہمراہ اس پر عذاب نازل ہو رہا ہوتا ہے۔

86- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گال پیٹے گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

87- وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَعْمَى عَلَى أَبِي مُوسَى فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيٌّ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ)

☆☆ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ ان کی اہلیہ ام عبداللہ آئیں اور رونے لگی۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو وہ بولے کیا تمہیں علم نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کیا کرتے تھے جو شخص سرمند والے چلائے یا (گریبان) پھاڑ دے۔ میں اس سے بری ہوں۔ (متفق علیہ یہ لفظ مسلم کے ہیں۔)

رقم 86 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 163/8 حدیث رقم 1294 و مسلم فی صحیحہ 99/1 حدیث رقم 103-165 و الترمذی فی

السنن 324/3 حدیث رقم 999 والنسائی 20/4 حدیث رقم 1262 وابن ماجہ 504/1 حدیث رقم 1584 واحمد فی السند 432/1

رقم 87 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 165/3 حدیث رقم 1296 و مسلم فی صحیحہ 100/1 حدیث رقم 104-167 والنسائی فی

السنن 20/4 حدیث رقم 1863 و ابن ماجہ 505/1 حدیث رقم 1586

88- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطْرَانٍَ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں چار معاملات زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ انہیں چھوڑتے نہیں ہیں۔ نسب پر فخر کرنا، دوسرے کے نسب پر طعن کرنا۔ ستاروں کی وجہ سے بارش کی امید رکھنا اور نوحہ کرنا نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: اگر نوحہ کرنے والی کوئی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرتی تو جب قیامت کے دن اسے اٹھایا جائے گا۔ اس وقت اس کے جسم پر تار کول کی قمیص ہوں گی اور خارش والی چادر ہوگی اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

89- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفِي فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفِكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر سے کام لو اس خاتون نے عرض کی آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔ کیونکہ آپ کو میری طرح کی مصیبت لاحق نہیں ہوئی ہے۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی پہچانتی نہیں تھی بعد میں اسے بتایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی تھے۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آئی۔ وہاں اسے کوئی دربان نظر نہیں آیا اس خاتون نے عرض کی میں آپ کو پہچانتی نہیں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر صدے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

90- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ

رقم 88 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 644/2 حدیث رقم 934-29 واحد فی المسند 342/5

رقم 89 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 148/3 حدیث رقم 1283 و مسلم فی صحیحہ 637/2 حدیث رقم 926-15 و ابو داؤد فی

السنن 491/3 حدیث رقم 3124 والنسائی 22/4 حدیث رقم 1869 والترمذی 313/3 حدیث رقم 987 و ابن ماجہ 509/1 حدیث

رقم 1596 واحد فی المسند 130/3

رقم 90 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 541/11 حدیث رقم 8656 و مسلم فی صحیحہ 2028/4 حدیث رقم 2632-150 و الترمذی

فی السنن 374/3 حدیث رقم 1060 والنسائی 25/4 حدیث رقم 1875 و ابن ماجہ 512/1 حدیث رقم 1603 و مالک فی الموطأ

235/1 حدیث رقم 38 من کتاب الجنائز واحد فی المسند 239/2

فَلْيَجُ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ وہ صرف قسم پوری کرنے کے لئے جہنم میں داخل ہوگا۔

91- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ كُنَّ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَالِدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْ اثْنَانِ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَلْغُوا الْحِنْتَ .

☆☆ انہی کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تم خواتین میں سے جس کسی کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان پر ثواب امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی ان خواتین میں سے ایک نے عرض کی: اگر دو بچے ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر ملے گا)۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اور ان دونوں حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تین ایسے بچے (فوت ہوئے) ہوں جو بالغ نہ ہوئے ہوں۔

92- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جِزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِحْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہیں کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے ہاں میرے اس مومن بندے کی جزا جنت کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ جب میں دنیا سے تعلق رکھنے والی اس کی محبوب چیز (اولاد) کو قبضے میں کر لوں اور پھر وہ اس پر ثواب کی امید رکھے (تو اس کی جزا جنت کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے) اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کرنا

93- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا

رقم 91 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 288/3 حدیث رقم 1381 و مسلم فی صحیحہ 2028/4 حدیث رقم 151-2632، الترمذی فی السنن 379/3 حدیث رقم 1059 والنسائی 25/4 حدیث رقم 1873 و ابن ماجہ 512/1 حدیث رقم 1604 و مالک فی الموطأ 235/1 حدیث رقم 39 من کتاب الجنائز واحد فی السند 510/2

رقم 92 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 241/11 حدیث رقم 6422 والنسائی 23/4 حدیث رقم 1871 و احمد فی السند 417/2

رقم 93 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 272/2 حدیث رقم 977-106 و اخرجہ ابو داؤد فی السنن 98/4 حدیث رقم 3698 والنسائی فی السنن 89/4 حدیث رقم 2032 واحد فی السند 145/1

وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاْمَسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت سنبھال کر رکھنے سے منع کیا تھا اب تم جتنے عرصے تک مناسب سمجھو اسے سنبھال کر رکھو میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید تیار کرنے سے منع کیا تھا اب تم اسے تمام برتنوں میں پی (یعنی تیار کر) سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز نہ پینا۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

94- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكِي مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ اسْتَأذِنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأذِنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فُزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی آپ رونے لگے آپ نے اپنے آس پاس موجود لوگوں کو بھی رُلا دیا آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کروں تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی پھر میں نے اُس سے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کر لوں تو مجھے اجازت مل گئی تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں، اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

95- وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَقُّونَ نَسَأَلُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے جب قبرستان جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

”تم پر سلام ہو اے اس بستی کے مومنوں اور مسلمانوں! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں“، اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

رقم 94 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 671/2 حدیث رقم 978-108 و ابو داؤد فی السنن 557/3 حدیث رقم 3234 والنسائی 90/4

حدیث رقم 2034 وابن ماجہ 501/1 حدیث رقم 1572 و احمد فی المسند 441/2

رقم 95 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 271/2 حدیث رقم 957-104 و ابن ماجہ فی السنن 494/1 حدیث رقم 1547 و احمد فی المسند

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

96- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

97- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کو خواب میں شب قدر آخری عشرے کی سات راتوں میں (سے کوئی ایک) دکھائی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ آخری سات دنوں کے بارے میں تمہارے خوابوں میں اتفاق ہے تو جو شخص اس رات کو تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (متفق علیہ)

98- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمِسُّوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں رمضان کے آخری عشرے میں اسے یعنی شب قدر کو تلاش کرو جب نو دن رہ جائیں، جب سات دن رہ جائیں اور جب پانچ دن رہ جائیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

رقم 96 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 259/4 حدیث رقم 2017 و مسلم فی صحیحہ 828/2 حدیث رقم 1169-219 و ابو داؤد فی السنن 111/2 حدیث رقم 1385 و الترمذی 158/3 حدیث رقم 792 و مالک فی البوطا 319/1 حدیث رقم 10 من کتاب الاعتکاف و احمد فی المسند 50/6

رقم 97 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 258/4 حدیث رقم 2015 و مسلم فی صحیحہ 822/2 حدیث رقم 1165-25 و مالک فی البوطا 321/1 حدیث رقم 14 من کتاب الاعتکاف و احمد فی المسند 17/2

رقم 98 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 280/4 حدیث رقم 2021 و ابو داؤد فی السنن 110/2 حدیث رقم 1383 و الترمذی 160/3 حدیث رقم 794 و الدارمی 44/2 حدیث رقم 1781 و مالک فی البوطا 320/1 حدیث رقم 13 من کتاب الاعتکاف

99- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قَبَّةٍ تَرْكِيَّةٍ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتَيْتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْآخِرَ فَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ انْسَيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مَنْ صَبَّحَتْهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالتَّمِسُوهَا فِي كُلِّ وَتَرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ قَبْضَتِ عَيْنَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ أَحَدِي وَعِشْرِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَالِثٍ وَعِشْرِينَ (رِوَاةٌ مُسْلِمًا)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تھا پھر آپ نے دوسرے عشرے میں ایک ترکی خیمے میں اعتکاف کیا پھر آپ نے اپنا سروہاں سے نکالا اور فرمایا میں نے اس رات کو تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا پھر میرے پاس (فرشتہ) آیا اور مجھے بتایا کیا کہ یہ (شب قدر) آخری عشرے میں ہوگی تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کرنا ہو وہ آخری عشرے میں اعتکاف کرے کیونکہ مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی لیکن پھر یہ مجھے بھلا دی گئی تاہم یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں اس کے بعد والی صبح میں پانی اور منی میں سجدہ کر رہا ہوں تو تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں اسی رات بارش نازل ہوگئی مسجد کی چھت تخت کی طرح تھی وہ ٹپکنے لگی میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس اکیسویں صبح میں آپ کی مبارک پیشانی پر پانی اور گیلی مٹی کا نشان موجود تھا۔ ابتدائی حصے کو امام مسلم بیہودہ نے روایت کیا ہے۔ بقیہ حصہ امام بخاری کا نقل کردہ حضرت عبداللہ بن انیس کی روایت میں ہے۔ یہ تیسویں رات ہے

100- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصَبُّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَتِنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ

رقم 99 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 256/4 حدیث رقم 2016 و مسلم فی صحیحہ 824/2 حدیث رقم 1167-213 و ابو داؤد فی

السنن 109/2 حدیث رقم 1382 و مالک فی الموطأ 319/1 حدیث رقم 9 من کتاب الاعتکاف

رقم 100 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 828/2

يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں جو شخص سارا سال (رات کے وقت) نوافل ادا کرتا رہے وہ شب قدر کو پا سکتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے ان کا مقصد یہ ہوگا کہ لوگ (صرف ایک مخصوص رات پر) تکیہ نہ کر لیں ورنہ وہ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ یہ رات رمضان میں ہوتی ہے اور یہ آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے پھر انہوں نے کسی استثناء کے بغیر قسم اٹھا کر یہ کہا کہ وہ (یعنی شب قدر) ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ (زر بن جیش کہتے ہیں) میں نے کہا اے ابوالممنذرا! آپ کس بنیاد پر یہ کہہ سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی علامت (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے) اس کی نشانی کی وجہ سے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب وہ (یعنی سورج) اُس دن طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع (میں شدت) نہیں ہوتی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

101- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرے میں جتنے اہتمام کے ساتھ عبادت کرتے تھے دوسرے کسی وقت میں اتنا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

102- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيزْرَهُ وَآخَى لَيْلَهُ وَآيَقَطَ أَهْلَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب (رمضان کا آخری) عشرہ آجاتا تو آپ کمر ہمت باندھ لیتے اور آپ رات بھر عبادت کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔ (متفق علیہ)

رقم 101 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 88/2 حدیث رقم 1175/8 و ابن ماجہ فی السنن 882/1 حدیث رقم 1767 واحد فی السنن 82/8

رقم 102 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 269/4 حدیث رقم 2024 و مسلم فی صحیحہ 882/2 حدیث رقم 1174-7 والنسائی فی السنن 217/3 حدیث رقم 1639 و ابن ماجہ 882/1 حدیث رقم 1769 واحد فی السنن 41/6

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

قرآن کے فضائل

103- عَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔ (بخاری)

104- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ

أَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِي بِنَاقَتَيْنِ كَوْمًا وَيُنِ فِي غَيْرِائِهِمْ وَلَا يَقْطَعِ رَحِمٍ
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُوا أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ وَأَرْبَعِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعِ وَمِنْ أَعْدَادِ هُنَّ مِنَ الْإِبِلِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے ہم اس وقت صفہ میں موجود تھے آپ نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص یہ پسند کرے گا کہ وہ روزانہ ”بطحان“ یا ”عقیق“ جائے اور وہاں سے دو موٹی تازی اونٹنیاں کسی گناہ یا زیادتی کے بغیر لے آئے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب اس کو پسند کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر کسی شخص کا مسجد جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی دو آیات کی تعلیم دینا یا دو آیات پڑھنا اس شخص کے لئے دو اونٹیوں سے زیادہ بہتر ہے اور تین (آیات پڑھنا) تین (اونٹنیاں ملنے سے) بہتر ہے اور چار (آیات پڑھنا) اس کے لئے چار (اونٹنیاں ملنے سے) بہتر ہے اور اسی حساب سے (آیات پڑھنا) اونٹ (ملنے سے) بہتر ہے۔ (صحیح مسلم)

رقم 103 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 73/9 حدیث رقم 5027 و ابو داؤد فی السنن 147/2 حدیث رقم 1452 والترمذی 161/5

حدیث رقم 2889 وابن ماجہ 76/1 حدیث رقم 211 والدارمی 528/2 حدیث رقم 3387 واحمد فی المسند 57/1

رقم 104 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 552/1 حدیث رقم 803-281 و ابو داؤد فی السنن 149/2 حدیث رقم 1458

105- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ حَبِّ أَحَدِكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يُجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلْفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَوَتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلْفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک یہ پسند کرے گا کہ جب وہ اپنے گھر جائے تو وہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں پائے ہم نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کا نماز میں تین آیات پڑھنا اس کے لئے تین موٹی تازی حاملہ اونٹیوں (کے ملنے) سے بہتر ہے۔ (صحیح مسلم)

106- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر (نامہ اعمال) لکھنے والے معزز نیک (فرشتوں) کے ہمراہ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتے ہوئے اٹکتا ہو اور اسے اس بارے میں مشکل پیش آتی ہو اس کو دو گنا اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

107- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو طرح کے آدمیوں پر رشک کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس میں سے خرچ کرتا رہے۔ (متفق علیہ)

108- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي

رقم 105 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 552/1 حدیث رقم 802-250 وابن ماجہ فی السنن 1243/2 حدیث رقم 3782 والدارمی 523/2 حدیث رقم 3314 واحمد فی المسند 397/2

رقم 106 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ حدیث رقم 4937 و مسلم فی صحیحہ 549/1 حدیث رقم 798-244 و ابو داؤد فی السنن 148/2 حدیث رقم 1454 والترمذی 175/5 حدیث رقم 2904 و ابن ماجہ 1242/2 حدیث رقم 3779 والدارمی 537/2 حدیث رقم 3368 واحمد فی المسند 48/6

رقم 107 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 73/9 حدیث رقم 5025 و مسلم فی صحیحہ 558/1 حدیث رقم 815-268

رقم 108 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 555/9 حدیث رقم 5427 و مسلم فی صحیحہ 549/1 حدیث رقم 797-243 و ابو داؤد فی السنن 166/5 حدیث رقم 4829 و اخرجہ الترمذی 138/5 حدیث رقم 2885 والنسائی 124/8 حدیث رقم 5028 و ابن ماجہ 77/1 حدیث رقم 214 والدارمی 535/2 حدیث رقم 3383 واحمد فی المسند 397/4

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلَ الْأُتْرُجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلَ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمِثْلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلَ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ الْمُوْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَأَلَا تُرْجَةِ وَالْمُوْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَأَلْتَمْرَةِ

☆☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مومن قرآن پڑھتا ہو اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہ پڑھتا ہو وہ کھجور کی طرح ہوتا ہے جس کی خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن نہ پڑھتا ہو اس کی مثال اندرائن کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہو اس کی مثال ریحانہ کی مانند ہوتی ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں (یہ الفاظ ہیں) جو مومن قرآن پڑھتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے اور جو مومن قرآن نہ پڑھتا ہو لیکن اس پر عمل کرتا ہو اس کی مثال کھجور کی طرح ہے۔

109- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کچھ لوگوں کو سر بلندی عطا کرے گا اور کچھ کو اس کی وجہ سے پست کر دے گا۔ (صحیح مسلم)

110- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَجَالَتْ فَسَكَتَتْ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ وَلَمَّا آخَرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ لَمَّا شَفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَّابِحِي وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَذَرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ بَلْكَ الْمَلَائِكَةُ ذَنَّتْ لِعَصْرِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا ضَبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا

رقم 109 - أخرجه مسلم في صحيحه 559/1 حديث رقم 817-279 و ابن ماجه 79/1 حديث رقم 218 والدارمي 536/2 حديث رقم

886

رقم 110 - أخرجه البخاري في صحيحه 63/9 حديث رقم 5016 و مسلم في صحيحه 548/1 حديث رقم 798-242

تَوَارِي مِنْهُمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلٌ فَخَرَجْتُ عَلَى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک مرتبہ وہ رات کے وقت سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑے نے اچھلنا شروع کر دیا وہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی رُک گیا پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا وہ خاموش ہوئے تو وہ بھی ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو وہ پھر اچھلنے لگا انہوں نے پڑھنا ختم کیا کیونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب موجود تھا انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہ گھوڑا اسے نقصان نہ پہنچا دے۔ بچے کو پرے کرنے کے بعد انہوں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک ساہبان نظر آیا جس میں چراغ سے موجود تھے۔

اگلے دن صبح انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تمہیں پڑھتے رہنا چاہئے تھا اے ابن حضیر! تمہیں پڑھتے رہنا چاہئے تھا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ اندیشہ ہو گیا تھا کہ وہ یحییٰ پر پاؤں نہ دے دے کیونکہ یحییٰ اس کے قریب موجود تھا میں یحییٰ کی طرف آیا اور پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو وہاں ایک ساہبان سا موجود تھا جس میں چراغ سے موجود تھے۔ میں باہر آیا یہاں تک کہ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی انہوں نے عرض کی، نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کی وجہ سے قریب آگئے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح لوگ بھی انہیں دیکھ لیتے اور وہ ان کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہتے۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ مسلم کے الفاظ میں ہے۔ وہ فضا میں بلند ہو گیا۔ یہ الفاظ متکلم کے صیغے خَرَجْتُ کی جگہ ہیں۔

111- وَعَنِ الْبُرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَالِي جَانِبِهِ حِصَانٌ مَّرْبُوطٌ بِشَاطِنِينَ فَتَعَشَّتُهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوًا وَتَدْنُوًا وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَتَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک صاحب سورہ کہف کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا ان کے پاس دو رسیوں میں بندھا ہوا تھا۔ انہیں ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ جو قریب سے قریب تر آتا گیا۔ گھوڑا بے چین ہونے لگا۔ اگلے دن صبح وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سکینت تھی جو قرآن (کی تلاوت) کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی۔ (متفق علیہ)

112- وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رقم 111 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 57/9 حدیث رقم 5011 و مسلم صحیحہ 547/1 حدیث رقم 795/240 والترمذی فی

السنن 148/5 حدیث رقم 2885 واحد فی السند 281/4

رقم 112 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 54/9 حدیث رقم 5006 والترمذی فی السنن 143/5 حدیث رقم 2875 والنسائی 139/4

والنسائی 139/4 حدیث رقم 913 واحد فی السند 211/4

وَسَلَّمَ فَلَمْ أَجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا عِلْمَ لَكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا میں آپ کے پاس نہیں گیا۔ (نماز ختم کرنے کے بعد) میں آپ کے پاس آیا۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے؟
”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو جواب دو جب وہ تمہیں بلائیں۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہارے مسجد سے باہر جانے سے پہلے تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ (جب ہم مسجد سے) باہر جانے لگے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرماتا تھا میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت کے بارے میں بتاؤں گا۔
(نبی اکرم ﷺ نے) فرمایا: (وہ سورت) الحمد لله رب العالمین ہے۔

یہی ”السبع المثانی“ اور ”قرآن عظیم“ ہے جو مجھے دیا گیا۔ (صحیح بخاری)

113- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔ (صحیح مسلم)

114- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْرَأُ وَالْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ أَقْرَأُوا الزُّهْرَاءَ وَبَيْنَ الْبَقَرَةِ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غِيَابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا أَقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَهٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا اور (بطور خاص) دو چمکدار سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن یوں آئیں گی جیسے یہ دو بادل ہیں یا دو

رقم 113 - اخراجہ مسلم فی صحیحہ 539/1 حدیث رقم 780-212 والترمذی فی السنن 145/5 حدیث رقم 2877

رقم 114 - اخراجہ مسلم فی صحیحہ 553/1 حدیث رقم 804-252 واحمد فی السنن 154/4

ساتبان ہیں یا پرندوں کی دو قطاریں ہیں اور دونوں اپنے پڑھنے والے کے بارے میں (یعنی اس کی شفاعت کیلئے) بحث کریں گی۔
سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے اختیار کرنا برکت ہے اور اسے چھوڑ دینا حسرت ہے اور باطل لوگ اس (کو پڑھنے) کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (صحیح مسلم)

115- وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَعَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ كَانَهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظِلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَانَهُمَا فُرْقَانٍ مِّنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ تَحَاجَّانِ عَنِ صَاحِبَيْهِمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن قرآن کو اور قرآن کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل بھی کرتے تھے سب سے آگے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی یوں جیسے یہ دونوں دو بادل ہیں یا دو سیاہ سایہ دار چیزیں ہیں جن کے درمیان کچھ روشنی ہے یا یہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں (یعنی ان کی شفاعت کے لئے) بحث کریں گی۔ (صحیح مسلم)

116- وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ اتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ اتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمندر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری پاس موجود اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمندر! کیا تم جانتے ہو! تمہارے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کی:
یہ آیت اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (خوشی کے اظہار کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر (ہاتھ) مارا اور فرمایا: اے ابوالمندر! تمہیں اس (بات کا) علم ہونے پر مبارک ہو۔ (صحیح مسلم)

رقم 115 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 554/1 حدیث رقم 805-253 والترمذی فی السنن 147/4 حدیث رقم 2883 والدارمی 543/2

حدیث رقم 3391 واحمد فی السند 361/5

رقم 116 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 556/1 حدیث رقم 810-258 و ابو داؤد فی السنن 151/2 حدیث رقم 1410 و احمد السند

142/5

117- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاتَانِي ابْتِجَاعًا يَحْتَوَانِ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَاحًا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتَوَانِ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَاحًا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتَوَانِ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْخِرُّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ وَتَعَلَّمَ مَنْ تُخَاطَبُ مِنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَلِكَ شَيْطَانٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت کے لئے مقرر کیا ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے اناج میں سے مٹھی بھر کے اٹھانا شروع کیا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا وہ بولا میں ضرورت مند آدمی ہوں بال بچے دار ہوں اور مجھے (اناج کی) شدید ضرورت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اپنی شدید ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا تھا عنقریب وہ دوبارہ آئے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ ”عنقریب وہ دوبارہ آئے گا“ کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا میں اس

کی گھات میں رہا وہ آیا اور اناج اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول کی خدمت میں پیش کروں گا وہ بولا آپ مجھے چھوڑ دیں۔ کیونکہ میں ضرورت مند آدمی ہوں اور مجھ پر بال بچوں کی ذمہ داری ہے میں آئندہ نہیں آؤں گا مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہاری قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس نے اپنی شدید ضرورت اور بال بچوں کا تذکرہ کیا تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا تھا وہ دوبارہ آئے گا۔

میں اس کا انتظار کرنے لگا وہ آیا اور اناج اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا یہ تیسری مرتبہ ہے تم نے کہا تھا کہ دوبارہ نہیں آؤ گے، لیکن تم پھر آ گئے وہ بولا، آپ مجھے چھوڑ دیں میں آپ کو کچھ کلمات سکھاتا ہوں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع عطا کرے گا۔

جب آپ اپنے بستر پر جائیں تو آیہ الکرسی پڑھیں یعنی اللہ لا الہ الا هو الٰہی القیوم یہ آیت پوری پڑھ لیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) صبح تک آپ کے ساتھ رہے گا اور شیطان آپ کے پاس نہیں آسکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی اس نے یہ کہا تھا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے یہ بات تم سے سچ کہی ویسے ہے وہ جھوٹا، کیا تم جانتے ہو؟ ک تین دن سے تمہارا مخاطب کون تھا؟ میں نے عرض کی، نہیں آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (صحیح بخاری)

118- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ لَنَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتُح الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَشِرْ بُنُورِينَ أَوْ تَيْتَهُمَا لَمْ يُوتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران انہوں نے اوپر کی طرف سے ایک شدید آواز سنی تو اپنا سر اٹھایا اور بولے آسمان کا یہ دروازہ جو آج کھلا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا پھر اس دروازے میں سے ایک فرشتہ اترتا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے یہ فرشتہ جو زمین کی طرف نازل ہوا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا (وہ فرشتہ حاضر خدمت ہوا اور) سلام کر کے بولا: آپ کو دو نوروں کے ملنے کی خوشخبری ہو یہ دونوں آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دیئے گئے (ایک) سورہ فاتحہ دوسرا سورہ بقرہ کی آخری آیات اور دونوں میں سے جو بھی حرف آپ پڑھیں گے (اس میں جس چیز کا تذکرہ ہوگا) وہ آپ کو مل جائے گی۔ (صحیح مسلم)

119- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتَانِ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ
مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کو جو شخص رات کے وقت پڑھ لے گا۔ یہ دونوں (رات بھر اس کی حفاظت کے لئے) کافی ہوں گی۔ (متفق علیہ)

120- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ
سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ”سورہ کہف“ کی ابتدائی دس آیات کو یاد کر لے گا وہ دجال (کے شر) سے محفوظ ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم)

121- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعِزُّكُمْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ
قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ لوگوں نے عرض کی (باقاعدگی سے) ایک تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

قل هو الله احد اي تہائی قرآن کے برابر ہے۔

اس روایت کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

122- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لَا صَحَابَهُ فِي

رقم 119 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 317/7 حدیث رقم 4008 و مسلم فی صحیحہ 555/1 حدیث رقم 807-255 والترمذی فی السنن 147/5 حدیث رقم 2881 و ابن ماجہ 435/1 حدیث رقم 1368 والدارمی 542/2 حدیث رقم 3388 واحمد فی السنن 118/4

رقم 120 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 551/1 حدیث رقم 809-257 و ابو داؤد فی السنن 497/3 حدیث رقم 4323 والترمذی 149/5 حدیث رقم 2886 واحمد فی السنن 196/5

رقم 121 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 556/1 حدیث رقم 811-259 و ابو داؤد فی السنن 152/2 حدیث رقم 1461 والترمذی 153/5 حدیث رقم 2896 والنسائی 171/2 حدیث رقم 996

رقم 122 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 347/13 حدیث رقم 7375 و مسلم فی صحیحہ 557/1 حدیث رقم 813-263 والنسائی فی السنن 170/2 حدیث رقم 993

صَلَوْتِهِمْ فَبَخْتِمُ بَقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَأَلُوهُ لَأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو ایک مہم کے نگران کے طور پر بھیجا وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے آخر میں قل هو الله احد (باقاعدگی کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا؟ لوگوں نے اس سے دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے اس لئے مجھے اسے پڑھنا اچھا لگتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

123- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِذَا

حُبَّكَ أَيَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اس سورت (یعنی) قل هو الله احد سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس سے محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے معنوی طور پر روایت کیا ہے۔

124- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ

يُرْمِلُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے غور نہیں کیا کہ آج رات جو آیات نازل ہوئی ہیں ان کی مثل کبھی دیکھی نہیں گئی (وہ آیات) قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔ (صحیح مسلم)

125- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ

ثُمَّ نَفَسَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدُ كُرْحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ

رقم 123 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 253/2 حدیث رقم 774 والترمذی فی السنن 156/5 حدیث رقم 2901

رقم 124 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 558/1 حدیث رقم 814-264 والترمذی فی السنن 157/5 حدیث رقم 2902 والنسائی 158/2

حدیث رقم 954

رقم 125 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 62/9 حدیث رقم 5017 والترمذی فی السنن 441/5 حدیث رقم 3402 وابن ماجہ 1275/2

حدیث رقم 3875 واحمد فی المسند 116/6

المِعْرَاجُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: روزانہ رات کے وقت جب نبی اکرم ﷺ بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک مارتے (یعنی دم کرتے) اور قل هو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ان دونوں (ہتھیلیوں) پر (پھونک مارتے تھے) اور پھر آپ کے جسم مبارک پر جہاں تک آپ کے ہاتھ جاتے انہیں پھیر لیتے آپ سب سے پہلے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے تھے اور پھر جسم کے سامنے والے حصے پر (پھیرتے تھے)۔ آپ ایسا تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم معراج سے متعلق باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث نقل کریں گے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو معراج ہوئی۔

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

دَعَاوِلُ كَابِيَان

126- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَرِّبَةَ أَقْصَرُ مِنْهُ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک (مخصوص) مستجاب دعا ہوتی ہے اور ہر نبی نے اسے پہلے (یعنی دنیا میں ہی) کر لیا لیکن میں نے اپنی (مخصوص) دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کے لئے سنبھال لیا ہے اور وہ (دعا) ہر اس شخص کو نصیب ہوگی، میری امت سے تعلق رکھنے والا جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھتا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے جبکہ بخاری کی روایت مختصر ہے۔

127- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيَّتُهُ شَتَمْتُهُ لَعْنَتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَوَةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ

رقم 126 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 99/11 حدیث رقم 6304 و مسلم فی صحیحہ 1414/1 حدیث رقم 338 والترمذی فی السنن 238/5 حدیث رقم 3672 وابن ماجہ 1440/2 حدیث رقم 2307 مع تغییر بسيط والدارمی 422/2 حدیث رقم 2805 واحمد فی السند 326/2

رقم 127 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 170/11 حدیث رقم 6361 و مسلم فی صحیحہ 2007/4 حدیث رقم 2600-88 واحمد فی السند 317/2

يَوْمَ الْقِيَمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میں نے تجھ سے یہ عہد لیا جس کی تو خلاف ورزی نہیں کرے گا میں ایک بشر ہوں جس بھی مسلمان کو (غلطی سے) میں اذیت پہنچاؤں یا برا کہوں یا اس پر لعنت کروں یا اسے کوڑے ماروں (اور وہ اس کا مستحق نہ ہو) تو اسے اس کے لئے دعائے رحمت تڑکیہ کا باعث اور قربت کا ذریعہ بنا دینا جس کی وجہ سے قیامت کے دن تو اس شخص کو اپنا قرب عطا کرے۔ (متفق علیہ)

128- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ

شئت ارحمني إِنْ شئت ارزقني إِنْ شئت وليعزم مسألته إِنْه يفعل مايشاء لا مكره له (رواه البخاري)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی کوئی شخص دعا کرے تو وہ یہ ہرگز نہ کہے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخشش دینا اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کرنا اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا کرنا اس (آدمی کو) مانگتے ہوئے یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ (صحیح بخاری)

129- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ

شئت ولكن يعزم وليعظم الرغبة فإن الله لا يتعاظمه شيء أعطاه (رواه مسلم)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص دعا مانگے تو یہ نہ کہے۔
”اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دینا“۔

بلکہ پورے عزم اور رغبت کے ساتھ (دعا مانگے) کیونکہ کچھ بھی عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے مشکل نہیں ہے۔
اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

130- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ

رَحِمَ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَابْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ (رواه مسلم)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا رشتہ داری کو ختم کرنے کے لئے دعا نہیں کرتا یا پھر جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ کہے میں نے دعا کی میں نے دعا کی (یعنی کئی مرتبہ دعا کی) لیکن میرا خیال ہے میری دعا قبول نہیں ہوگی۔ ایسے وقت میں وہ حسرت (مایوسی) کا شکار ہو کر دعا کرنا

رقم 128 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 139/11 حدیث رقم 6338 و مسلم فی صحیحہ 2083/4 حدیث رقم 678-7

رقم 129 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2088/4 حدیث رقم 2735-9

رقم 130 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2088/4 حدیث رقم 2735-9

چھوڑ دے۔ (صحیح مسلم)

131- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ
بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكَ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ
بِمِثْلِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی
غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (دعا کرنے والے) کے سرہانے ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ جب وہ
شخص اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ یہ دعا کرتا ہے:

”(اے اللہ! تو اس دعا کو) قبول فرما! (اے بندے!) تجھے بھی اس کی مانند (بھلائی) نصیب ہو۔“ (صحیح مسلم)

132- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا
عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنِ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَذِكْرَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آپ کو بددعا نہ دو اپنی اولاد
کو بددعا نہ دو اپنے اموال کو بددعا نہ دو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی اس گھڑی کے موافق ہو جاؤ
جس میں جو بھی مانگا جائے مل جاتا ہے تو تمہاری وہ (بددعا) قبول ہو جائے۔ (صحیح مسلم)
(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) اور مسلم کی کتاب الزکوٰۃ میں حضرت ابن عباس سے یہ روایت ہے: مظلوم کی بددعا سے بچو۔

كِتَابِ اسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کے اسماء کا بیان

133- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا

رقم 131 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2094.4 حدیث رقم 2732-86 و ابن ماجہ فی السنن 966/2 حدیث رقم 2895 واحد فی
المسند 195/5

رقم 132 - اخرجہ ابو داؤد فی السنن 88/2 حدیث رقم 1532

رقم 133 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 214/11 حدیث رقم 6410 و مسلم فی صحیحہ 2062/4 حدیث رقم 2677-5 واحد فی
المسند 267/2

مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ وَهُوَ وَتَرِيحُ الْوَتْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں، یعنی ایک کم سو جو شخص انہیں یاد کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی دوسری فصل

134- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ

اسْمًا مَّنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُدِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِي الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمَقْدِمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُنْتَعَالِ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنتَقِمُ الْغَفُورُ الرَّؤُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمَغْنِيُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص انہیں یاد کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا (وہ نام درج ذیل ہیں) وہ اللہ تعالیٰ جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، وہ بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا، حقیقی بادشاہ (برائیوں سے) پاک، بے عیب، امن دینے والا، نگران، غالب، زبردست، عظمت والا، پیدا کرنے والا، جان ڈالنے والا، صورت بنانے والا، بہت زیادہ بخشنے والا، زبردست، بہت زیادہ عطا کرنے والا، بہت زیادہ رزق عطا کرنے والا، بہت زیادہ کثادگی عطا کرنے والا، علم والا (رزق) نکل کرنے والا، کشادہ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت میں مبتلا کرنے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، عدل کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، بردبار، عظمت والا، مغفرت کرنے والا، شکر قبول کرنے والا، بلند بڑا (سب کی) حفاظت کرنے والا (سب کو) روزی دینے والا (سب کے لیے) کفایت کرنے والا، بلندی والا، مہربان، نگہبان (دعا میں) قبول کرنے والا، وسعت والا

رقم 134 - اخرجہ الترمذی فی السنن 192/5 حدیث رقم 3574

حکمت والا، محبت کرنے والا، بزرگی کا مالک (مردوں کو) زندہ کرنے والا، حاضر و ناظر، حق، کارساز، قوت والا، زبردست، مددگار، لائق حمد، علم میں رکھنے والا، پہلے (پیدا) کرنے والا، دوبارہ (پیدا کرنے والا) زندگی دینے والا، موت دینے والا (بذات خود) زندہ سب کو قائم رکھنے والا، پانے والا، بزرگی والا، ایک، یکتا، بے نیاز، قدرت والا، اقتدار والا، پہلے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے، سب کے بعد، ظاہر ہونے والا، چھپا ہوا، متولی، عظمت والا، اچھا سلوک کرنے والا، بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، معاف کر دینے والا، مہربان، بادشاہی کا مالک، جلال اور اکرام والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، غنی کرنے والا، روکنے والا، ضرر پہنچانے والا، نفع دینے والا، نور، ہدایت دینے والا (کسی سابقہ مثال کے بغیر) ایجاد کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث (نگہبان) (اچھائی گو) پسند کرنے والا، صبر (برداشت) کرنے والا۔

اس روایت کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ”دعوات کبیر“ میں نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ

سبحان الله، الحمد لله، لا اله الا الله اور الله اکبر (پڑھنے کا ثواب)

135- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعُ

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَفِي رِوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَابِيهِنَّ بَدَأَتْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل کلمات چار ہیں:

سبحان الله، الحمد لله، لا اله الا الله اور الله اکبر۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں:

سبحان الله، الحمد لله، لا اله الا الله اور الله اکبر۔

تم ان میں سے جسے مرضی پہلے پڑھ لو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم)

136- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ أَلْوَلَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ

رقم 136 - أخرجه الرواية الأولى البخاری تعليقاً 888/11 باب 19 من كتاب الايمان والذود والخرجه ابن ماجه في السنن 1289/2

حدیث رقم 3811 واحمد في السند 10/6 والخرجه الرواية الثانية مسلم في صحيحه 1685/3 حدیث رقم 2187-12

رقم 136 - أخرجه البخاری في صحيحه 208/11 حدیث رقم 8408 و مسلم في صحيحه من حدیث طويل 2071/4 حدیث رقم

2881/28 واحمد في السند 375/2

لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (یعنی ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے)۔ (صحیح مسلم)

137- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے گا اس کے تمام گناہ ختم ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مانند ہوں۔ (متفق علیہ)

138- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمات زبان پر بلکہ ہیں۔ میزان میں بھاری ہیں۔ رحمن کے پسندیدہ ہیں (وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ (متفق علیہ)

139- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے افضل کلمہ کون سا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ (صحیح مسلم)

بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

استغفار اور توبہ کا بیان

140- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ

رقم 137 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 206/11 حدیث 6405 و مسلم فی صحیحہ من حدیث طویل 2071/4 حدیث رقم 2691-28 واحد فی المسند 375/2

رقم 138 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 566/11 حدیث رقم 6682 و مسلم فی صحیحہ 2072/4 والترمذی فی السنن 174/5 حدیث رقم 3534 و ابن ماجہ 1251/2 حدیث رقم 3806 واحد فی المسند 232/2

رقم 139 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2093/4 حدیث رقم 2731-83

إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرُ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں روزانہ ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

141- وَعَنْ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغَانُ عَلَيَّ قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت الاعرابی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

142- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ (اپنے گناہ کا) اعتراف کرنے کے بعد توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

143- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

باب: صبح و شام اور سوتے وقت کیا پڑھا جائے؟

144- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا

رقم 140 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 101/11 حدیث رقم 6307 و ابن ماجہ فی السنن 1254/2 حدیث 3816 و احمد فی المسند 341/2

رقم 141 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2075/4 حدیث رقم 2702-41 و احمد فی المسند 411/5

رقم 142 - اخرجہ البخاری 431/7 حدیث رقم 4141 و مسلم فی صحیحہ 2129/4 حدیث رقم 277-56

رقم 143 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2076/4 حدیث رقم 2703-43 و احمد فی المسند 506-2

رقم 144 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 11 / حدیث رقم 6365 و مسلم فی صحیحہ 2088/4 حدیث رقم 2723-74

وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں شام کے وقت نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے۔

”ہماری شام ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی (یعنی روئے زمین) میں بھی شام ہوگئی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے ساتھ مخصوص ہے اور حمد بھی اسی کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس میں موجود چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور اس میں موجود چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! میں کاہلی بڑھاپے زیادہ عمر کی خرابی دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت بھی یہی دعا پڑھتے تھے (تاہم اس کے آغاز میں یہ الفاظ مختلف ہوتے ہیں)

اصبحنا واصبح الملك لله

(ہماری صبح ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی (یعنی روئے زمین پر بھی صبح ہوگئی)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

”اے میرے پروردگار میں جہنم میں (ہونے والے) عذاب اور قبر میں (ہونے والے) عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ (صحیح مسلم)

الْأَدْعِيَةُ الْمُتَفَرِّقَةُ

مختلف دعائیں!

145- وَعَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مُضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ

رقم 145 - أخرجه البغاري في صحيحه 13 / حديث رقم 7394 و أبو داؤد في السنن 311/4 حديث رقم 5049 والترمذي في السنن

164/5 حديث رقم 3477 و ابن ماجه في السنن 1277/2 حديث رقم 3880 و احمد في المسند 153/5

تَحْتِ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيُ وَإِذَا سَتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا
وَالِيهِ النُّشُورُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت (سونے کے لئے) بستر پر آتے تھے تو
(لیٹ کر) اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔
”اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے فوت ہوتا ہوں۔ (یعنی سو جاتا ہوں) اور زندہ ہوتا
ہوں (یعنی بیدار ہوتا ہوں)۔“

جب آپ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں موت دینے (یعنی سلانے) کے بعد زندگی دی (یعنی
بیدار کیا) اور اسی کی طرف حشر ہوگا۔“

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا، امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

(مخصوص) اوقات کی دعائیں

الفصل الأول پہلی فصل

146- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ
أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ
يُضْرَهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی ایک اپنی اہلیہ کے پاس
(صحبت کرنے کے لئے) جاتے ہوئے یہ دعا پڑھ لے۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو رزق (یعنی
اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔“

تو اگر اس وقت ان کے مقدر میں اولاد ہوئی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (متفق علیہ)

رقم 146 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 235/6 حدیث رقم 3271 و مسلم فی صحیحہ 1058/2 حدیث رقم 1234-116 و اخرجہ

ابو داؤد فی السنن 249/2 حدیث رقم 2161 و الترمذی 277/2 حدیث رقم 1098 و ابن ماجہ 618/1 حدیث رقم 1919 و الدارمی

195/2 حدیث 2212

147- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ - (متفق عليه)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ غم کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے جو عظمت والا اور بردبار ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں کا پروردگار ہے اور زمین کا پروردگار ہے اور معزز عرش کا پروردگار ہے۔ (متفق علیہ)

148- وَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرْدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَ أَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ إِلَّا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ - (متفق عليه)

☆☆ حضرت سلیمان بن صردی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دو افراد کے درمیان تکرار ہو گئی ہم بھی اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک شخص دوسرے کو نہایت غضب کی حالت میں برا کہہ رہا تھا اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک کلمے کا پتہ ہے اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو جو (غصہ) اسے آیا ہوا ہے اس سے رخصت ہو جائے گا۔

”میں مردود شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

لوگوں نے اس شخص سے کہا کیا تم نے سنا نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے: وہ بولا میں کوئی پاگل نہیں ہوں (یعنی میں نے سن لیا ہے)۔ (متفق علیہ)

149- وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ

رقم 147 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 145/11 حدیث رقم 6345 و مسلم فی صحیحہ 2092 حدیث رقم 2730-83 و الترمذی فی السنن 159/5 حدیث رقم 3496 و ابن ماجہ 1278/2 حدیث رقم 3883

رقم 148 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 518/10 حدیث رقم 6115 و اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2015/4 حدیث رقم 2610-19 و ابو داؤد 248/4 حدیث رقم 4780 و الترمذی فی السنن 167/5 حدیث رقم 3516 و احمد فی المسند 240/5

رقم 149 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 350/6 حدیث رقم 3303 و مسلم فی صحیحہ 2092/4 حدیث رقم 2729-82 و اخرجہ ابو داؤد 328/4 حدیث رقم 5102 و الترمذی فی السنن 171/5 حدیث رقم 3524

رَأَى شَيْطَانًا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی چیخ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر (چیخ مارتا ہے) اور جب تم گدھے کو ریختے ہوئے سنو تو شیطان مردود کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

150- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعْضِ حَارِجَاتِ إِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِلْ لَنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَا دَفِيهِنَّ ابْنُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہوتے وقت سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے۔

”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس (سواری) کو مسخر کیا حالانکہ ہم اس پر قابو نہیں پاسکتے تھے اور بیشک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس سفر کے دوران نیکی پر ہیزگاری اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو۔

اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے (یعنی کم کر دے)۔
اے اللہ! اس سفر کے دوران تو ہی مددگار ہے اور (ہماری غیر موجودگی میں) اہل خانہ کا تو ہی نگران ہے۔
اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت، تکلیف، دہ منظر اور مال یا اہل خانہ میں کسی خرابی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(راوی بیان کرتے ہیں) جب آپ واپس تشریف لاتے تو بھی یہی دعا پڑھتے تاہم اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے۔
”ہم رجوع کرنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔“ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

151- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنَ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

رقم 150- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 978/2 حدیث رقم 1342-425 و ابو داؤد فی السنن 34/3 حدیث رقم 2602

رقم 151 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 979/2 حدیث رقم 1343-462 والترمذی فی السنن 161/5 حدیث رقم 3502 وابن ماجہ

1279/2 حدیث رقم 3888 والدارمی فی السنن 373/2 حدیث رقم 2672 واحمد فی السنن 82/5

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں، نبی اکرم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سفر کی تنگی، بری حالت میں واپسی، فائدے کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا، اہل خانہ یا مال کے بارے میں برے منظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

152- وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا فَقَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کر کے یہ کلمات پڑھے۔

”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی ہر اس چیز کی شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے۔“

وہ شخص جب تک اس پڑاؤ سے روانہ نہیں ہوگا کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ (صحیح مسلم)

153- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلِيَّ الْمُرْسِرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَرَزَلْ لَهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ احزاب کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے لئے یہ دعاء ضرر کی تھی۔

”اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے! اے اللہ! (دشمن کے) احزاب (جنگی دستوں) کو شکست دے، اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ڈگمگادے۔“ (متفق علیہ)

154- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ أَبِي فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَرَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى وَفِي رَوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ أَبِي وَآخَذَ بِلِجَامِ دَأْبَتِهِ أَدْعُ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رقم 152 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2080/4 حدیث رقم 2705-54 و ابو داؤد فی السنن 13/4 حدیث رقم 3499 و الترمذی فی

السنن 159/5 حدیث رقم 3499 و ابن ماجہ 1173/2 حدیث رقم 3547 و الدارمی 375/2 حدیث رقم 2680 و احمد فی المسند 290/2

رقم 153 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 106/6 حدیث رقم 2933 و مسلم فی صحیحہ 1363/3 حدیث رقم 1742-21 و ابو داؤد فی

السنن 42/3 حدیث رقم 2631 و ابن ماجہ فی السنن 935/2 حدیث رقم 2796

رقم 154 - اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1615/3 حدیث رقم 2042-146 و ابو داؤد فی السنن 33813 حدیث رقم 3729

☆ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں مہمان کے طور پر تشریف لائے ہم نے آپ کے سامنے کھانا اور تازہ کھجوریں پیش کیں آپ نے ان میں سے کچھ کھالیں پھر آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں آپ نے انہیں کھانا شروع کیا (منہ سے نکالتے وقت) آپ گٹھلی دو انگلیوں کے درمیان رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا دیتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے گٹھلی کو دو انگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی پشت پر ڈالنا شروع کیا پھر مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش کیا۔

میرے والد نے آپ کے جانور کی لگام تھام کر درخواست کی۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کیجئے آپ نے دعا کی۔

”اے اللہ! جو رزق تو انہیں عطا کرے اس میں ان کے لئے برکت ڈال دے اور ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر۔“ (صحیح مسلم)

الفصل الثانی دوسری فصل

155- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِأَلَمِنٍ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔

”اے اللہ! اسے ہم پہ امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ہمراہ طلوع فرما! (اے چاند) میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ (اے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے)۔“

156- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ رَجُلٍ رَأَى مُتَسَلِّي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ كَانِنَا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرَوُ بْنُ دِينَارٍ الرَّائِي لَيْسَ بِالْقَوِي .

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی (دوسرے شخص کو کسی بیماری یا مصیبت) میں مبتلا دیکھے اور یہ دعا پڑھ لے۔

رقم 155 - اخرجه الترمذی فی السنن 167/5 حدیث رقم 3515 والدارمی 7/2 حدیث رقم 1687 واحمد فی السند 162/1

رقم 156 - اخرجه الترمذی فی السنن 157/5 حدیث رقم 3492

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی جس میں تجھے مبتلا کیا اور جنہیں اس نے پیدا کیا ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگوں پہ مجھے فضیلت عطا کی۔“

تو وہ مصیبت کبھی بھی اس (دعا کو پڑھنے والے) کو لاحق نہیں ہوگی۔ خواہ وہ جو بھی مصیبت ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے جبکہ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کا ایک راوی عمرو بن دینار مستند نہیں ہے۔

157- وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ مَنْ قَالَ فِي سُوْقٍ جَامِعٍ يَبَاعُ فِيهِ بَدَلٌ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کیلئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جسے (کبھی) موت نہیں آئے گی ہر بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دے گا۔ اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرے گا اور اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

”شرح السنہ“ میں ”بازار میں داخل ہونے“ کی جگہ یہ الفاظ ہیں۔

”جو شخص ایسے بازار میں جہاں خرید و فروخت ہوتی ہو یہ دعا پڑھے۔“

158- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لَعْنَةٌ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا عُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

رقم 157 - اخرجہ الترمذی فی السنن 155/5 حدیث رقم 3488 وابن ماجہ 752/2 حدیث رقم 2235

رقم 158 - اخرجہ الترمذی فی السنن 158/5 حدیث رقم 3494 واحمد فی السنن 450/3

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں فضول گفتگو زیادہ ہو اور پھر وہ وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے۔

”تو پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں (تجھ سے) مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

تو اس مجلس میں جو (کوٹا ہیاں) ہوئیں وہ بخش دی جائیں گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے (جامع ترمذی میں) اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ”دعوات کبیر“ میں روایت کیا ہے۔

159- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ اسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ أَبُو دَاوُدَ ابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذْكَرْ وَآخِرَ عَمَلِكَ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے اور اسے اُس وقت نہ چھوڑتے جب تک وہ شخص خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو الگ نہیں کر دیتا اور آپ یہ دعا کرتے۔

”میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہاری آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔“

ایک روایت میں آخر عملک کی جگہ خواتیم عملک کے الفاظ ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے تاہم ان دونوں (یعنی ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ) کی روایت میں آخر عملک مذکور نہیں ہے۔

160- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللَّهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبَعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ . (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو اپنے پر لازم رکھنا اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر ضرور کہنا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے دعا کی۔

”اے اللہ! اس کے لیے دوری کو لپیٹ دے اور اس کے لئے سفر آسان کر دے۔ (جامع ترمذی)

رقم 159 - اخراجه ابو داؤد في السنن 34/3 حديث رقم 2600 والترمذی 162/5 حديث رقم 3505 وابن ماجه 943/2 حديث

رقم 2526 و احمد في السند 7/2

رقم 160 - اخراجه الترمذی في السنن 163/5 حديث رقم 3508

161- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ . (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ یہ کہتے۔

”اے زمین! میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں تیرے شر سے اور جو تجھ میں موجود ہے اس کے شر سے اور جو تجھ میں پیدا کیا گیا اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

میں شیر، کالے بڑے سانپ، چھوٹے سانپ اور بچھو سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اور زمین پر بسنے والے شخص اور جنم دینے والے اور جس کو اس نے جنم دیا (ان سب کے) شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں“۔ (ابو داؤد)

162- وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ . (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی (دشمن) قوم کی طرف سے (حملے کا) اندیشہ ہوتا تو یہ آپ یہ دعا کرتے۔

”اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں“۔ (احمد ابو داؤد)

163- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزَلَ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے۔

”اللہ کے نام پہ (برکت حاصل کرتے ہوئے) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔

اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں ہم گمراہی کا شکار ہو جائیں ہم ظلم کے مرتکب ہوں۔ یا ہم پہ ظلم کیا جائے یا ہم جاہلانہ حرکت کریں یا ہمارے خلاف جاہلانہ حرکت کی جائے۔

اس حدیث کو امام احمد رضی اللہ عنہ، ترمذی رضی اللہ عنہ اور نسائی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

رقم 161 - اخرجہ ابو داؤد فی السنن 34/3 حدیث رقم 2603 ، احمد فی المسند 132/2

رقم 162 - اخرجہ ابو داؤد فی السنن 89/2 حدیث رقم 1573 ، احمد فی المسند 414/4

رقم 163 - اخرجہ ابو داؤد فی السنن 325/4 حدیث رقم 5095 ، الترمذی 153/5 حدیث رقم 3487 ، ابن ماجہ 1278/2 حدیث

رقم 3884 ، احمد فی المسند 306/6

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

164- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ نِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَىٰ أَهْلِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

☆☆☆ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی جگہ کی بھلائی اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یعنی اپنے پروردگار ہی پر ہم توکل کرتے ہیں۔“ اور پھر اہل خانہ کو سلام کرے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

165- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَاءَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی ایسے شخص کو مبارکباد دینا ہوتی جس نے شادی کی ہو تو آپ یہ دعا دیتے۔

”اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے اور تم دونوں پہ برکتیں نازل کرے اور تم دونوں کو بھلائی میں اکٹھا رکھے۔“

اس حدیث کو امام احمد، امام ترمذی، امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

166- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ شَرَىٰ خَادِمًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا شَرَىٰ بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رَوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَاتِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

☆☆☆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے یا کوئی غلام خریدے تو یہ دعا کرے۔

”اے اللہ! میں تجھ سے اس (عورت یا خادم) کی بھلائی اور تو نے اس کی جو فطرت پیدا کی ہے اس کی بھلائی کا تجھ سے

رقم 164 - اخرجہ ابو داؤد فی السنن 325/4 حدیث رقم 3486

رقم 165 - اخرجہ ابو داؤد فی السنن 241/2 حدیث رقم 2130 والترمذی 276/2 حدیث رقم 1097 والدارمی 180/2 حدیث رقم

2173 وابن ماجہ 613/1 حدیث رقم 1905

رقم 166 - اخرجہ ابو داؤد فی السنن 284/2 حدیث رقم 2160 وابن ماجہ 617/1 حدیث رقم 1918

سوال کرتا ہے اور اس (عورت یا خادم) کے شر اور تو نے اس کی جو فطرت پیدا کی ہے اس کے اس کی شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔
اور جب (کوئی شخص) اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کے سرے پر ہاتھ رکھ کر یہی دعا پڑھ لے۔
ایک روایت میں خاتون اور خادم کے بارے میں یہ ہے کہ اس کی پیشانی پکڑ کر پھر برکت کی دعا کرے۔

(ابوداؤد اور ابن ماجہ)

167- وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو أَفَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ . (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پریشان حال شخص کی دعا (یہ ہے)
”اے اللہ! تیری رحمت ہی کی میں امید رکھتا ہوں لہذا تو پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے ہر کام کو درست کر دے تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے“۔ (ابوداؤد)

168- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُومٌ لَزِمْتَنِي هُمُومٌ وَدِيُونٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّكَ وَقَضَىٰ عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَىٰ قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمِّي وَقَدَّرَ عَنِّي دَيْنِي . (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھ پر پریشانیاں اور قرضے لازم ہو گئے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی کو ختم کر دے گا اور تمہارے قرض کو ادا کر دے گا۔

وہ صاحب بولے میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: تم صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو۔

”اے اللہ! میں دکھ اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عاجز ہو جانے اور کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور کنجوسی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے غالب آجانے (یعنی ناقابل ادا ہونے) اور لوگوں کے قہر (غلبے یا زیادتی) سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

وہ صاحب بیان کرتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی کو ختم کر دیا اور میرا قرض ادا کروا دیا۔

(ابوداؤد)

169- وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَاءَهُ مَكَاتِبٌ فَقَالَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ

رقم 167 - اخرجه ابو داؤد 324/4 حدیث رقم 5090

رقم 168 - اخرجه ابو داؤد فی السنن 93/2 حدیث رقم 1555

رقم 169 - اخرجه الترمذی فی السنن 220/5 حدیث رقم 3634

كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا إِذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ
 قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَسَنَدُ كُرْحَدِيَّتِ جَابِرٍ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِي
 بَابِ تَعْطِيَةِ الْآوَانِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور بولا: میں اپنی کتابت کا معاوضہ ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری مدد کیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے اگر تم پہ بڑے پہاڑ جتنا بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تم سے ادا کروادے گا تم یہ پڑھا کرو۔
 ”اے اللہ! اپنے (عطا کردہ) حلال کے ذریعے اپنے (حرام کردہ) حرام سے مجھے بچالے اور اپنے فضل کے ذریعے اپنے علاوہ ہر ایک سے مجھے بے نیاز کر دے۔“

اس روایت کو امام ترمذی نے (جامع ترمذی میں) امام بیہقی نے ”دعوات کبیر“ میں روایت کیا ہے۔ عنقریب ہم ”برتن کو ڈھانپنے“ سے متعلق باب میں حضرت جابر سے منقول روایت ذکر کریں۔ ”جب تم کتوں کو بھونکتے ہوئے سنو!“۔

170- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُولُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
 بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا جَدِيْتُ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ یہ پڑھتے۔
 ”اے زندہ! اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلے سے (تجھ سے) مدد مانگتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”غریب“ ہے اور ”محفوظ“ نہیں ہے۔

171- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ
 وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
 وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ
 وَالْبَرْدِ دُونَ قَلْبِي كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَا عَذْبِنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
 الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتا کرتے تھے۔

رقم 170 - اخرجہ الترمذی فی السنن 201/5 حدیث رقم 3598

رقم 171 - اخرجہ البخاری فی صحیحہ 181/11 حدیث رقم 6275 و مسلم فی صحیحہ 2078/4 حدیث رقم 58949 والترمذی فی

السنن 186/5 حدیث رقم 3560 واحمد فی المسند 185/2

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، کاہلی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے، جہنم کی آزمائش سے، قبر کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے، خوشحالی کی آزمائش کے شر سے اور غربت کی آزمائش کے شر سے اور مسیح و جال کے فتنے کے شر سے۔

اے اللہ! برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے میری خطاؤں کو دھو دے اور مجھے یوں صاف کر دے۔ جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعا

172- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّيْلِمَ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَأَسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِي وَهَزْلِي وَخَطَايَايَ وَعَمَدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں، آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔
”اے اللہ! میری خطا، میری جہالت، اپنے معاملے میں میری زیادتی اور وہ چیز جس کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے (ان سب کو) بخش دے۔“

اے اللہ! میری سنجیدگی، میرے مذاق، میری غلطی اور میری جان بوجھ (کر کی جانے والی غلطیوں) جو سب مجھ میں ہیں کو معاف کر دے۔

اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو چھپ کر کیے اور جو اعلانیہ کئے جن کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے (ان سب کو) بخش دے۔ تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

مشکوٰۃ المصابیح

دوسرا حصہ

باب: مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

کن چیزوں کو کھانا جائز ہے اور کن کو کھانا حرام ہے

173- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَكُلُّهُ حَرَامٌ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نوکیلے دانتوں والے ہر درندے کو کھانا حرام ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

174- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوکیلے دانتوں والے ہر درندے اور نوکیلے پنجوں والے ہر پرندے کو کھانے سے منع کیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

175- وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔

176- وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذْنِ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کو کھانے سے منع کر دیا تھا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی تھی۔

172- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1534/3 الحدیث رقم (15-1933) والترمذی فی السنن 61/4 الحدیث رقم 1479 والنسائی فی 200/7 الحدیث رقم 4324 وابن ماجہ فی 1077/2 الحدیث رقم 3233 ومالك فی الموطأ 491/2 الحدیث رقم 14 من کتاب الصيد واحد فی السند 418/2

174- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1534/3 الحدیث رقم (16-1934) وابو داؤد فی السنن 159/4 الحدیث رقم 3803 وابن ماجہ فی 1077/2 الحدیث رقم 3234 واحد فی السند 373/1

175- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 653/9 الحدیث رقم 5527 ومسلم فی 1538/3 الحدیث رقم (23-1936)

176- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 653/9 الحدیث رقم 5524 ومسلم فی 1541/3 الحدیث رقم (36-1941) ولہو داؤد فی السنن 161/4 الحدیث رقم 3808 والنسائی فی 205/7 الحدیث رقم 4343

177- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَحُشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا فَآكَلَهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے ایک نیل گائے دیکھی اور اسے شکار کر لیا (بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے؟) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ہمارے پاس اس کی نانگ (ران) ہے تو نبی اکرم نے اسے لیا اور تناول فرمایا۔

178- وَعَنْ أَنَسِ قَالَ أَنْفَحْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَخَذْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكَيْهَا وَفَخَذِيهَا قَبْلَهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”مر الظهران“ کے مقام پر ہم ایک خرگوش کے پیچھے بھاگے میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے لے کے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ دونوں نانگیں اور پچھلا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے قبول کیا۔ (متفق علیہ)

179- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْضَبُّ لَسْتُ أَكُلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گوہ کو نہ تو میں کھاتا ہوں اور نہ میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

180- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا فَقَدَّتْ مَتِ الضَّبِّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ أَحْرَامُ الضَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ أَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَآكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

177- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 613/9 الحدیث رقم 5490 و مسلم فی 588/2 الحدیث رقم 1196-63 واخرجہ البخاری النسائی فی السنن 205/7 الحدیث رقم 4345 واحمد فی المسند 305/5

178- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 202/5 الحدیث رقم 2572 و مسلم فی 1547/3 الحدیث رقم (53-1953) والترمذی فی السنن 221/1 الحدیث رقم 1789 والنسائی فی 197/7 الحدیث رقم 4312 وابن ماجہ فی 1080/2 الحدیث رقم 2343 والدارمی فی 627/2 الحدیث رقم 2013 واحمد فی المسند 171/3

179- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 662/9 الحدیث رقم 5536 و مسلم فی 1542/3 الحدیث رقم (40-1943) والترمذی فی 221/4 الحدیث رقم 1790 وابن ماجہ فی 1080/2 الحدیث رقم 3242 والدارمی فی 127/2 الحدیث رقم 2015 ومالك فی 975/2 الحدیث رقم 11 من کتاب الاستذنان۔

180- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 663/9 الحدیث رقم 5537 و مسلم فی 1532/3 الحدیث رقم 1946-44 والنسائی فی السنن 198/7 الحدیث رقم 4317 والدارمی فی 128/2 الحدیث رقم 2017

وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ (راوی) بیان کرتے ہیں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں کی خالہ تھیں۔ انہوں نے ان کے ہاں بھیجی ہوئی گاوہ پائی۔ انہوں نے وہ گاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک گاوہ سے کھینچ لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا گاوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ میرے علاقے کا جانور نہیں ہے اس لئے میں اسے پسند نہیں کرتا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانا شروع کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ رہے تھے۔ (متفق علیہ)

181- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ .

☆☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اللہ کے رسول کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

182- وَعَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ

مَعَهُ الْجَرَادَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہے جن میں ہم آپ کے ہمراہ نڈی دل کھایا کرتے تھے۔

183- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَيْطِ وَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حَوَاتِنَنَا

مِثْلًا لَمْ تَرْمِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَبْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عِظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّأِكَبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّوْا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ وَأَطِعْمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے چٹوں والے لشکر میں شرکت کی ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا

181- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 645/9 الحدیث رقم 5517، و مسلم فی 1270/3 الحدیث رقم 1649/9، والترمذی فی السنن 239/4 الحدیث رقم 1827، والنسائی فی 206/7 الحدیث رقم 4348، والدارمی فی 140/2 الحدیث رقم 2055، واحمد فی المسند 394/4

182- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 260/9 الحدیث رقم 4595، و مسلم فی 1546 الحدیث رقم (52-1952)، و ابو داؤد فی السنن 164/4 الحدیث رقم 162/2، والترمذی فی السنن 236/4 الحدیث رقم 1822، والنسائی فی 210/7 الحدیث رقم 2356، والدارمی فی 162/2 الحدیث رقم 2010، واحمد فی المسند 380/4

183- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 87/8 الحدیث رقم 4362، مسلم فی 1536/3 الحدیث رقم 1935-17، و ابو داؤد فی السنن 178/4 الحدیث رقم 3840، والنسائی فی 207/7 الحدیث رقم 4352، وابن ماجہ فی 1392/2 الحدیث رقم 4159، ومالك فی الموطأ 930/2 الحدیث رقم 24 من کتاب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، واحمد فی المسند 378/3

امیر مقرر کیا گیا تھا۔ ہم شدید بھوک کا شکار ہو گئے۔ ایک مردہ مچھلی ساحل پر آ گئی۔ ہم نے اس جیسی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی۔ اسے ”عنبر“ کہا جاتا تھا ہم نصف مہینے تک اس کا گوشت کھاتے رہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کو کھڑا کیا تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ جب ہم (مدینہ منورہ) آئے اور ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس رزق کو کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا ہے اور اگر تمہارے پاس وہ موجود ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا کچھ گوشت بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔ (متفق علیہ)

184- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِيَّائِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَانِ حَيِّهِ شِفَاءً وَفِي الْآخِرِ دَاءٌ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے اس مکھی کو پوری طرح ڈبو دینا چاہئے اور پھر پھینکنا چاہئے کیونکہ اس مکھی کے ایک پر میں شفا ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

185- وَعَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ فَمَاتَتْ فَسَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ الْقُوَهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک چوہا گھی میں گر کے مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کو اور اس کے اس پاس گھی کو پھینک دو اور بقیہ گھی کو کھا لو۔ (یہ حکم اس گھی کے لئے ہے جو جما ہوا ہو۔) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

186- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَمَلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبِينَا أَنَا أُطَارِ دُحْيَةً أَقْتُلُهَا نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِنَّ الْعَوَامِرُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

184- أخرجه البخاری فی صحیحہ 250/10 الحدیث رقم 5782 و ابو داؤد فی السنن 182/4 الحدیث رقم 3844 وابن ماجہ فی

1159/2 الحدیث رقم 3505 واحد فی السنن 229/2

185- أخرجه البخاری فی صحیحہ 667/9 الحدیث رقم 5538 و ابو داؤد فی السنن 180/4 الحدیث رقم 3841 والترمذی فی 225/4

الحدیث رقم 329/6 والنسائی فی 178/7 الحدیث رقم 4258 واحد فی السنن 329/6

186- أخرجه البخاری فی صحیحہ 347/6 الحدیث رقم 3297 ومسلم فی 1752/4 الحدیث رقم (2233-128) و ابو داؤد فی السنن

411/5 الحدیث رقم 5252 والترمذی فی 64/4 الحدیث رقم 1483 وابن ماجہ فی 1169/2 الحدیث رقم 3535 واحد فی السنن

121/2

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ سانپ مار دیا کرو اور دو دھاری والے سانپ مار دیا کرو اور ”ابتر“ چھوٹا سانپ مار دیا کرو۔ کیونکہ یہ دونوں بینائی کر ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک مرتبہ ایک سانپ کے پیچھے اسے مارنے کے لئے جا رہا تھا۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی کہ اسے نہ مارو میں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد گھروں میں بسنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا کہ یہ گھر میں رہنے والے ہیں۔

187- وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ فِي الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذَا سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَانظَرْنَا فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبَتْ لِأَقْتَلَهَا وَ أَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجْلِسَ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انصَرَفَ أَشَارَ إِلَيَّ فِي الْبَيْتِ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتَى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِانصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قَرِيظَةً فَآخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَاهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَهُ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَهَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا الْحَيَّةُ عَظِيمَةٌ مُنْطَوِيَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ فَاهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْحِ فَانْتَضَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمْ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَخَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَاذْفِنُوا صَاحِبَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جَنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَادْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَأَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ ابوسائب بیان کرتے ہیں ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے ان کے تحت کے نیچے کسی حرکت کی آواز آئی ہم نے دیکھا تو اس کے نیچے ایک سانپ تھا میں اسے مارنے کے لئے تیزی سے اٹھا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ میں بیٹھا رہوں جب وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوئے تو انہوں نے محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کیا تم اس گھر کو دیکھ رہے ہو میں نے کہا: جی ہاں انہوں نے بتایا یہاں ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کی طرف گئے وہ نوجوان دوپہر کے وقت نبی

اکرم ﷺ سے اجازت لے کے اپنے گھر چلا جایا کرتا تھا ایک دن اس نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت لی تو آپ نے اس سے فرمایا تم اپنے ہتھیار ساتھ لے جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے حوالے سے قرظہ کا اندیشہ ہے کہ (ان کا کوئی فرد تمہیں نقصان نہ پہنچائے) اس شخص نے اپنا ہتھیار لیا اور چلا گیا۔ اس کی بیوی دونوں دروازوں کے درمیان کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے اپنا نیزہ اس کی طرف بڑھایا تاکہ اسے زخمی کر دے کیونکہ اسے بہت غصہ آیا تھا۔ اس عورت نے کہا اپنے نیزے کو سنبھال کے رکھو اور گھر کے اندر آ کے دیکھو کہ مجھے کس چیز نے باہر آنے پر مجبور کیا۔ وہ اندر گیا تو ایک بڑا سانپ فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس شخص نے اپنا نیزہ اس کی طرف بڑھایا اور اس سانپ کو اس نیزے میں پرو دیا پھر وہ باہر آیا اور اسے محلے میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے پلٹ کر اس پر حملہ کر دیا۔ یہ پتہ نہیں چلا کہ سانپ اور نوجوان میں سے کون جلدی فوت ہو گیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا اور آپ سے یہ عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو زندہ کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: ان گھروں میں کچھ اور بھی رہنے والے ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین مرتبہ وارنگ دو۔ اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ مار دو۔ کیونکہ وہ کافر ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا جاؤ اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ جن ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ جب تم ان میں سے کسی ایک کو دیکھو تو اسے تین دن تک جانے کے لئے کہو اگر وہ اس کے بعد بھی تمہارے سامنے آجائے تو اسے قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

188- وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَيَّ

إِبْرَاهِيمَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا ہے آپ نے یہ بتایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے جلانی جانے والی آگ کو (بھڑکانے کیلئے) پھونک مارا کرتا تھا۔

189- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ

فَوَيْسِقًا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا ہے اور اسے چھوٹا فاسق (نقصان پہنچانے والا جانور) قرار دیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

188- اخرجہ البخاری فی صحیحہ (389/6) الحدیث رقم 3359 و مسلم فی 1757/4 الحدیث رقم 2237-142 والنسائی فی السنن

209/5 الحدیث رقم 2885 وابن ماجہ فی 1076/2 الحدیث رقم 3228 والدارمی فی 121/2 الحدیث رقم 2000 واحمد فی المسند 421/6

189- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1756/4 الحدیث رقم 2238-144 وابو داؤد فی السنن 416/5 الحدیث رقم 5262 وابن ماجہ فی

1076 الحدیث رقم 3230 واحمد فی السنن 176/1

190- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پہلی ہی ضرب میں گرگٹ کو مار دے اسے ایک سو نیکیاں ملیں گی۔ جو شخص دوسری ضرب میں مارے گا تو اسے کم نیکیاں ملیں گی۔ اور جو تیسری ضرب میں مارے اور اس کو اس سے کم نیکیاں ملیں گی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

191- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأَحْرَقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا۔ اس نبی نے ان چیونٹیوں کی بستی کو جلانے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف یہ وحی کی کہ ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹ لیا تھا اور تم نے ایک ایسی امت کو جلا دیا جو تسبیح بیان کرتی تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

192- عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَأَهْرِيْقُوا عَنْهُ دَمًا وَآمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ہرنچے کا عقیقہ ہوگا۔ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی کو دور کرو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

193- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِي بِالصَّبِيَانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

190- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1758/4 الحدیث رقم 2240-147 و ابو داؤد فی السنن 416/5 الحدیث رقم 5263 والترمذی فی 64/4 الحدیث رقم 1482 وابن ماجہ فی 1076/2 الحدیث رقم 3229 واحمد فی السند 355/2

191- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 154/6 الحدیث رقم 3019 و مسلم فی 1759/4 الحدیث رقم 2241-148 و ابو داؤد فی السنن 418/5 الحدیث رقم 5266 والنسائی فی السنن 210/7 الحدیث رقم 4358 وابن ماجہ فی 1075/2 الحدیث رقم 3225 واحمد فی السند 402/2

192- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 590/9 الحدیث رقم 5471 و ابو داؤد فی السنن 261/3 الحدیث رقم 2839 والترمذی فی 82/4 الحدیث رقم 1515 والنسائی فی 114/7 الحدیث رقم 2414 والدارمی فی 111/2 الحدیث رقم 1967

193- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 237/1 الحدیث رقم 286/101 و اخرجہ ابو داؤد فی السنن 333/5 الحدیث رقم 5106

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا تھا۔ آپ ان کے لئے دعائے برکت کیا کرتے تھے اور انہیں گھٹی دیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

194- وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ آتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ ثُمَّ حَنَّكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ، وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مکہ میں عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے۔ میں نے قباء میں اسے جنم دیا پھر میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اسے آپ کی گود میں ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے کھجور منگوائی اور اسے چبایا اور پھر اس کو عبداللہ کے منہ میں ڈالا۔ پھر آپ نے اسے گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعاء کی۔ یہ اسلام میں (مدینہ منورہ) میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔ (متفق علیہ)

الفصل الثانی دوسری فصل

195- وَعَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْرُوا الطَّيْرَ عَلَى مَكَانَتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّا أَوْ إِنَاثًا .
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ إِلَى آخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دیا کرو۔ وہ یہ بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔ خواہ وہ نر ہو یا مادہ ہوں تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ تاہم ترمذی رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”لڑکے کی طرف سے“ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بچہ اپنے عقیقے کے رہن میں ہوتا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے قربانی کی جائے گی۔ اس کا نام رکھا جائے گا۔ اس کا سر موٹا دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ، ترمذی رحمہ اللہ، ابوداؤد رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

194- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 587/9 الحدیث رقم 5469، ومسلم فی 1691/3 الحدیث رقم 2148-26 واحمد فی السند 347/6

195- اخرجہ ابو داؤد فی السنن 227/3 الحدیث رقم 2835 والترمذی فی 83/4 الحدیث رقم 1516 والنسائی فی 165/7 الحدیث رقم 3217 وابن ماجہ فی 1056/2 الحدیث رقم 3162 والدارمی فی 111/2 الحدیث رقم 1966 واحمد فی السند 381/6

کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کھانے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ پہلی فصل

196- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غَلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِ اللَّهُ وَكُلْ يَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش بچہ تھا۔ میہرے ہاتھ پیالے میں گردش کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

197- وَعَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال کر لیتا ہے۔ (یعنی اسے کھانے لگ جاتا ہے) اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

198- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَأَمِيبٌ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَيْبِتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَيْبِتَ وَالْعَشَاءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے

196- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 524/9 الحدیث رقم 5376، ومسلم فی 1599/3 الحدیث رقم (2022-108) و ابو داؤد فی السنن 144/4 الحدیث رقم 377، والترمذی فی 253/4 الحدیث رقم 1857 وابن ماجہ 1087/2 الحدیث رقم 3267 وادارمی فی 129/2 الحدیث رقم 2019، ومالك فی الموطأ 934/2 الحدیث رقم 32 من کتاب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

197- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1597/3 الحدیث رقم (2017-102) و ابو داؤد فی السنن 139/4 الحدیث رقم 3766، واحمد فی السنن 383/5

198- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1598/3 الحدیث رقم (2018-103) و ابو داؤد فی السنن 138/4 الحدیث رقم 3765، وابن ماجہ فی السنن 1279/2 الحدیث رقم 3887، واحمد فی السنن 383/3

وقت اللہ کا نام لے اور کھاتے وقت اللہ کا نام لے تو (شیطان) اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کے لئے جگہ نہیں ملے گی اور کھانے کے لئے بھی نہیں ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رہنے کیلئے جگہ مل گئی ہے اور جب وہ شخص کھاتے ہوئے بھی اللہ کا نام نہ لے تو وہ شیطان یہ کہتا ہے۔ تمہیں رہنے کیلئے اور کھانے کیلئے جگہ مل گئی ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔

199- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانے لگے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور پینے لگے تو دائیں ہاتھ سے پیے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

200- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے۔ اور اس ہاتھ سے ہرگز نہ پیے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں سے پیتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

201- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ذریعے کھایا کرتے تھے اور بعد میں ان انگلیوں کو پونچھنے سے پہلے انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

202- وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَصَحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي آيَةِ الْبَرَكَاتِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

199- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 598/3 الحدیث رقم (2020-105) و ابو داؤد فی السنن 144/4 الحدیث رقم 3776 والترمذی فی

227/4 الحدیث رقم 1800 والدارمی فی 132/2 الحدیث رقم 2030 واحمد فی السنن 349/2

200- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1598/3 الحدیث رقم (2020-106) و ابو داؤد فی السنن 144/4 الحدیث رقم 3776 والترمذی فی

السنن 226/4 الحدیث رقم 1799 ومالك فی الموطأ 922/2 الحدیث رقم 6 من کتاب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحمد فی

السنن 33/2

201- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1605/3 الحدیث رقم 2032-131 واحمد فی السنن 454/3

202- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1606/3 الحدیث رقم 2033-133

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پیالے کو چاٹنے کا حکم دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں تمہیں نہیں معلوم کہ کس حصے میں برکت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

203- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھالے تو اپنے ہاتھوں کو رومال سے پونچھنے سے پہلے انہیں چاٹ لے یا دوسرے کو چاٹنے دے۔ (متفق علیہ)

204- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّنْ شَانِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لِيَاكُلْهَا وَلَا يَدُ عَهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے۔ تمہارے ہر کام میں شیطان تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ کھاتے وقت بھی وہ پاس موجود ہوتا ہے تو جب کسی شخص کا لقمہ نیچے گر جائے اسے چاہیے کہ اسے لگنے والی گندگی کو دور کر کے اسے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور جب وہ کھا کے فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

205- وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مَتِيكًا . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کے نہیں کھاتا۔ (بخاری)

206- وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَوَانٍ وَلَا فِي سَكْرَجَةٍ وَلَا خُبْزَلَةٍ مُرَقَّقٍ قِيلَ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السَّفْرِ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

203- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 577/9 الحدیث رقم 5456، ومسلم فی 1605/3 الحدیث رقم (2031-129) وابو داؤد فی السنن 158/4 الحدیث رقم 3847 وابن ماجہ فی 1088/2 الحدیث رقم 3269، والدارمی فی 131/2 الحدیث رقم 2026، واحمد فی السنن 221/1

204- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1607/3 الحدیث رقم 2033-135

205- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 540/9 الحدیث رقم 5399، وابو داؤد فی السنن 140/4 الحدیث رقم 3769، وابن ماجہ فی 1086/2 الحدیث رقم 3262، والدارمی فی 145/2 الحدیث رقم 2071

206- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 530/9 الحدیث رقم 5386، والترمذی فی السنن 220/4 الحدیث رقم 1788، وابن ماجہ فی 1095/2 الحدیث رقم 3292، واحمد فی السنن 130/3

☆☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ”میز“ پر نہیں کھایا اور نہ ہی چھوٹے پیالے میں کھایا ہے اور نہ ہی آپ کے لئے نرم روٹی ہوتی تھی۔ قتادہ سے دریافت کیا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس چیز پر کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: عام دسترخوان پر اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

207/1- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيْطًا بَعِيْنِهِ قَطُّ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں میرے علم کے مطابق آپ نے کبھی بھی پتلی روٹی نہیں دیکھی (یعنی نہیں کھائی) یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور نہ ہی کبھی آپ نے موٹی تازی بکری دیکھی (یعنی کھائی) اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

207/2- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَقَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخَلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ كُنَّا نَطْحُنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرِينَاهُ فَأَكَلْنَاهُ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا اس وقت سے لے کر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں قبض کر لیا اس وقت تک نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا یعنی نہیں کھایا اور وہ یہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کبھی چھنے ہوئے جو نہیں دیکھے اس دن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا تھا سے لے کر اس دن تک جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض کر لیا۔ دریافت کیا گیا آپ لوگ چھانے بغیر ”جو“ کو کس طرح کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اس کو پیس لیا کرتے تھے پھر اس پر پھونک مارتے تھے۔ جس چیز نے اڑنا ہوتا تھا اڑ جاتی تھی باقی جو بچ جاتا تھا وہ ہم کھالیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

208- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاعَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالا اگر آپ کو کوئی چیز پسند آتی تو اسے کھالیا کرتے تھے اور اگر کوئی چیز پسند نہ آتی تو اسے ترک کر دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

209- وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا إِذَا سَلَّمَ وَكَانَ يَأْكُلُ قَلِيلًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

207- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 530/9 الحدیث رقم 5385 وابن ماجہ فی السنن 1100/2 الحدیث رقم 3309 واحمد فی السند

128/3

208- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 549/9 الحدیث رقم 5413 وابن ماجہ فی 1107/2

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَا وَوَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدِ مِنْهُ فَقَطُّ

وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ
حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ
نَحَلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ
يَشْرَبُ فِي مِعَا وَوَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ .

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے، ایک شخص بہت کھایا کرتا تھا جب وہ مسلمان ہوا تو اس نے تھوڑا کھانا شروع کر دیا
اس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں
میں کھاتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے ”مسند“ کے طور پر روایت کیا ہے۔
ان کی ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے ہاں ایک مہمان آیا وہ
شخص کافر تھا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ایک بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے وہ سارا دودھ پی لیا۔ پھر دوسری کا دودھ دوہ
لیا گیا تو وہ بھی سارا پی لیا۔ پھر اگلی کا دودھ دوہ لیا گیا اس نے وہ بھی پی لیا۔ یہاں تک اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔
اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے ہدایت کی ایک بکری کا دودھ دوہ لیا گیا وہ اس نے سارا پی لیا اور
دوسری کا حکم دیا تو وہ سارے دودھ کو نہیں پی سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات
آنتوں میں پیتا ہے۔

210- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي
الرَّابِعَةِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

209- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 547/9 الحدیث رقم 5409، و مسلم فی 1632/3 الحدیث رقم (187-2063) و ابو داؤد فی السنن
137/4 الحدیث رقم 3763 و الترمذی فی 331/4 الحدیث رقم 2031، و ابن ماجہ فی 1058/2 الحدیث رقم 3259 و احمد فی
السنن 327/2 اخرجہ البخاری فی صحیحہ 536/9 الحدیث رقم 5396، و اخرجہ ابن ماجہ یف 1084/2 الحدیث رقم 3256
و الدارمی فی 136/2 الحدیث رقم 2043، اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1633/3 الحدیث رقم (183-2061) و الترمذی فی السنن
234/4 الحدیث رقم 1818، اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1632/3 الحدیث رقم 2062-185، و ابن ماجہ فی السنن 1084/2 الحدیث
رقم 3258، اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1632/3 الحدیث رقم 2063-186، و الترمذی فی السنن 235/4 الحدیث رقم 1819

210- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 538/9 الحدیث رقم 5392، و مسلم فی 1630/3 الحدیث رقم 2058-178، و الترمذی فی السنن
238/4 الحدیث رقم 1820، و الدارمی فی 136/2 الحدیث رقم 2044، و مالک فی الموطا 928/2 الحدیث رقم 20 من کتاب صفة
النسی صلی اللہ علیہ وسلم، و احمد یف السنن 244/2

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو کا کھانا تین کیلئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کیلئے کافی ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

211- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ وَطَعَامُ الْارْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کیلئے کافی ہوتا ہے اور دو کا چار کیلئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

212- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجَمَّةٌ لِفُرَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بَعْضُ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ”التلبینہ“ بیمار شخص کے دل کو تقویت دیتا ہے اور اس کے غم ختم کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

213- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ خِيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ أَوْ مَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدًا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقِصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَيْهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک درزی صحابی نے نبی اکرم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے آپ کیلئے تیار کیا تھا۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلا گیا اس شخص نے ”جو“ کی روٹی پیش کی اور سالن پیش کیا جس میں کدو اور گوشت تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ اس دن کے بعد میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

214- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمِيَّةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَرُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدَعَى إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسَّكِينِ الَّتِي يَحْتَرُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے دست اقدس میں

211- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1630/3 الحدیث رقم 2059-179 والترمذی فی السنن 236/4 الحدیث رقم 1820 وابن ماجہ فی السنن 1083/2 الحدیث رقم 3254 واحمد فی السند 301/3

212- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 55/9 الحدیث رقم 5417 ومسلم فی 1736/4 الحدیث رقم 2216/90 واحمد فی السند 80/6

213- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 524/9 الحدیث رقم 5379 ومسلم فی 1615/3 الحدیث رقم 2041-144 وابو داؤد فی السنن 146/4 الحدیث رقم 3782 والترمذی فی 250/4 الحدیث رقم 1850 والدارمی فی 138/2 الحدیث رقم 2059

214- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 584/9 الحدیث رقم 5462 ومسلم فی 273/1 الحدیث رقم (355-93) والترمذی فی السنن 243/4 الحدیث رقم 1836 واخرجہ الدارمی فی 200/1 الحدیث رقم 727 واحمد فی السند 288/5

موجود بکری کے کندھے کا گوشت کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اسی دوران نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے اس گوشت کو اور اس چھری کو رکھا جس کے ذریعے آپ اسے کاٹ رہے تھے۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی آپ نے (ازسرنو) وضو نہیں کیا۔

215- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام

بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

216- وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدْمَغَقَالُوَ أَمَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ

فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نَعَمْ إِلَّا دَامَ الْخَلُّ نَعَمْ إِلَّا دَامَ الْخَلُّ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں دریافت کیا: تو

انہوں نے عرض کی ہمارے پاس تو صرف سرکہ موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے ہی منگوالیا۔ آپ نے اسے کھانا شروع کیا اور کہنے لگے سرکہ بہت اچھا سالن ہے۔ سرکہ بہت اچھا سالن ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

217- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاءُ مِنْ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ

لِللَّعِينِ .

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ)

☆☆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کھنسی بنی اسرائیل پر نازل ہونے

والے من و سلوئی کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ الکماء (کھنسی) اس من و سلوئی کا حصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔

218- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقِثَاءِ .

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ”تر“ کے ہمراہ کھجور کھاتے دیکھا ہے۔

215- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 557/9 الحدیث رقم 5431، ومسلم فی 1101/2 الحدیث رقم (21-1474) وابو داؤد فی السنن

106/4 الحدیث رقم 3223 والدارمی فی 146/2 الحدیث رقم 2075 واحمد فی السند 59/6

216- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1622/3 الحدیث رقم 2052-166 وابو داؤد فی السنن 199/4 الحدیث رقم 3820، والترمذی فی

245/4 الحدیث رقم 1839 والدارمی فی 137/2 الحدیث رقم 4045 واحمد فی السند 400/3

217- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 163/1 الحدیث رقم 5708، ومسلم فی 1619/3 الحدیث رقم (157-2049) والترمذی فی

359/4 الحدیث رقم 2067 وابن ماجہ فی 1142/2 الحدیث رقم 3453 واحمد فی السند 188/1

218- اخرجہ البخاری فی 564/9 الحدیث رقم 5449، ومسلم فی 1616/3 الحدیث رقم (137-2043) وابو داؤد فی السنن 176/4

الحدیث رقم 3885، وابن ماجہ فی 1104/2 الحدیث رقم 3325، والدارمی فی 140/2 الحدیث رقم 0258 واحمد فی السند 203/1

219- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرِ انِ نَجَبِي الْكِبَاثُ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقِيلَ أَكُنْتَ تَرَعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ مر الظہر ان کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے پیلو چننے شروع کئے آپ نے فرمایا: کالے والے چننا کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں عرض کی گئی آپ بکریاں چراتے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں ہر نبی بکریاں چراتا رہا ہے۔ (متفق علیہ)

220- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًّا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اکڑوں بیٹھ کر کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایک روایت میں ہے: آپ تیزی سے کھجوریں کھا رہے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

221- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَاذِنَ أَصْحَبَهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص دو کھجوریں ایک ساتھ کھائے۔ تاہم وہ اپنے ساتھیوں سے اجازت لے تو ایسا کر سکتا ہے۔ (متفق علیہ)

222- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتِ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعُ أَهْلُهُ قَالَتْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس گھر والوں کے پاس کھجوریں ہوں وہ بھوکے نہیں ہوتے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں۔ اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

223- وَعَنْ سَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

219- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 575/9 الحدیث رقم 5453، ومسلم فی 1621/3 الحدیث رقم 12050-183 ومالك فی الموطأ 971/2 الحدیث رقم 18 من كتاب الاستذنان

220- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1616/3 الحدیث رقم 2044-148 و 2044-149 واحمد فی المسند 203/3

221- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 131-5 الحدیث رقم 2489، ومسلم فی 1917/3 الحدیث رقم 2045-151

222- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1618/3 الحدیث رقم 2038-153 وابو داؤد فی السنن 174/4 الحدیث رقم 3831، والترمذی فی

233/4 الحدیث رقم 1815 وابن ماجہ فی 1104/2 الحدیث رقم 3327، والدارمی فی 141/2 الحدیث رقم 2060

☆☆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس نے اس پر کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا۔

224- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَانْهَارًا تَرِياقًا
أَوَّلَ الْبُكْرَةِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”عالیہ“ کی عجوہ کھجوریں شفا ہیں اور نہار منہ کھانا تریاق ہے (یعنی زہر کا توڑ ہے) اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

225- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللَّحِيمِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ یہ بیان کرتی ہیں ہم پر ایسا مہینہ بھی آجاتا تھا۔ جس میں ہم کھانا پکانے کیلئے آگ نہیں جلاتے تھے۔ صرف کھجوریں یا پانی ہوتا تھا۔ البتہ کبھی تھوڑا سا گوشت (کسی کے گھر) سے آجاتا تھا۔

226- وَعَنْهَا قَالَتْ مَا سَمِعَ آلَ مُحَمَّدٍ يَوْمِينَ مِنْ خُبْزٍ بَرٍّ إِلَّا وَاحِدٌ هُمَا تَمْرٌ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ نے کبھی لگا تار دو دن گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ دونوں میں سے کسی ایک دن صرف کھجور پر گزارہ ہوتا تھا۔

227- وَعَنْهَا قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال تک ہم نے کبھی بھی دو سیاہ چیزیں (یعنی کھجور اور پانی) سیر ہو کر نہیں کھائے۔

228- وَعَنْ النُّعْمَانَ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ صَلَّى اللَّهُ

223- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 569/9 الحدیث رقم 5445 ومسلم فی 1618/3 الحدیث رقم 2047-155 وابو داؤد فی السنن 208/4 الحدیث رقم 3878 واحمد فی السند 181/1

224- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1618/3 الحدیث رقم 2048-156 واحمد فی السند 106/6

225- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 282/11 الحدیث رقم 8486 ومسلم فی 2282/4 الحدیث رقم (2872-28) والترمذی فی السنن 558/4 الحدیث رقم 2471 وابن ماجہ فی 1988/2 الحدیث رقم 4144 واحمد فی السند 108/6

226- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 282/11 الحدیث رقم 8456 وابن ماجہ فی السنن 1110/2 الحدیث رقم 3344 واحمد فی السند 158/6

227- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 527.9 الحدیث رقم 5383 ومسلم فی 2284/4 الحدیث رقم 2875-31 واحمد فی السند 158/6

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا تم لوگوں کے پاس اپنی پسند کے مطابق کھانے پینے کا سامان نہیں ہے۔ میں نے تمہارے نبی کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس اتنی پرانی کھجوریں بھی نہیں ہوتی تھیں جن کے ذریعے آپ اپنا پیٹ بھر لیتے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

229- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقِصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَأَلْتُهُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا كَرِهْتَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھا لیتے اور بچی ہوئی چیز میری طرف بھیج دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے میری طرف ایسا پیالہ بھیجا جس میں سے کچھ نہیں کھایا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں لہسن موجود تھا۔ میں نے آپ سے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں اس کی بدبو کی وجہ سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے کیونکہ آپ اسے ناپسند کرتے ہیں اس لئے میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

230- وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بَقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَيَّ بَعْضُ أَصْحَابِهِ وَقَالَ كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِئْتُ مَنْ لَا تُنَاجِي . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لہسن یا پیاز کھالے۔ (راوی کو شک ہے) وہ ہماری مسجد سے الگ رہے۔ یا شاید یہ الفاظ ہیں وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہنڈیا پیش کی گئی اس میں کچھ سبزیاں تھیں آپ کو ان کی بو آئی تو آپ نے فرمایا: انہیں ان لوگوں کے (یعنی آپ کے اصحاب کے) کر دو پھر آپ نے فرمایا: میں اس (فرشتے) سے بات کرتا ہوں جس کے ساتھ تم بات نہیں کرتے۔

231- وَعَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكُ

228- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2284/4 الحدیث رقم 2977-34 والترمذی فی السنن 508/4 الحدیث رقم 2872 وابن ماجہ فی

1388/2 الحدیث رقم 4146 واحد فی السنن 268/4

229- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1838/3 الحدیث رقم 2053-170 والترمذی فی السنن 230/4 الحدیث رقم 1807 واحد فی

السنن 103/5

230- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 339/2 الحدیث رقم 855 ومسلم یف 394/1 الحدیث رقم 564-73 وابو داؤد فی السنن 170/4

الحدیث رقم 3822 والترمذی فی 229/4 الحدیث رقم 1806

231- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 345/4 الحدیث رقم 2128 وابن ماجہ فی السنن

لَكُمْ فِيهِ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے اناج کو ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔

232- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان جب اٹھا دیا جاتا تو آپ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ”ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے مخصوص ہے جو بے شمار ہو جو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اور اسے رخصت نہ کیا گیا ہو اور ہمارا پروردگار اس سے بے نیازی اختیار نہ کرے۔“ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

233- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے راضی ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی چیز کھائے تو اس پر اللہ کی حمد بیان کرے اور کوئی چیز پیے تو اس پر اللہ کی حمد بیان کرے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

234- وَسَنَدُ كُرْحَدِيثِي عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ أَلْ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

☆☆ (خطیب تبریزی فرماتے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول دو روایات ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ ”آل محمد نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا“ اور ”نبی اکرم دنیا سے تشریف لے گئے“ اگر اللہ نے چاہا تو ہم یہ ”فقراء کی فضیلت“ کے باب میں نقل کریں گے۔

751/2 الحدیث رقم 2232 واحد فی السند 131/4

232- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 850/9 الحدیث رقم 5358 و ابو داؤد فی السنن 186/2 الحدیث رقم 3849 والترمذی فی

473/5 الحدیث رقم 3456 وابن ماجہ فی 1092/2 الحدیث رقم 3284

233- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2085/3 الحدیث رقم 2734-89

بَابُ الضِّيَافَةِ

مہمان نوازی

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ پہلی فصل

235- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَفِي رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ
رَحِمَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کو اذیت نہیں پہنچانی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات کہنی چاہئے۔ ورنہ خاموش رہنا چاہئے۔ ایک روایت میں پڑوسی کی جگہ یہ الفاظ ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

236- وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَكَلِيلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَى
عِنْدَهُ حَتَّى يُحَرِّجَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے۔ ایک دن اور ایک رات اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جائے۔ تین دن تک مہمان نوازی ہو اور اس کے بعد جو ہوگا وہ صدقہ ہوگا اور مہمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس میزبان کے ہاں زیادہ قیام کرے۔ یہاں تک کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے۔

237- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيَ لِيْلَيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبَعْنَا لَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَفْرُونََنَا

238- اخرجہ البخاری فی صحیحہ (445/10) الحدیث رقم 8016، ومسلم فی 88/1 الحدیث رقم 47-78 والعزمی فی السنن 889/4 الحدیث رقم 2500 واحمد فی المسند 267/2

238- اخرجہ البخاری فی صحیحہ (445/10) الحدیث رقم 8019، ومسلم فی 1363/3 الحدیث رقم 48/15 واہو داؤد فی السنن 127/4 الحدیث رقم 8788 والعزمی فی 804/4 الحدیث رقم 1987 واہن ماجہ فی 1212/2 الحدیث رقم 36750 والدارمی فی 134/2 الحدیث رقم 2035 ومالک فی الموطا 929/2 الحدیث رقم 22 من کتاب الادب واحمد فی المسند 365/6

فَمَا تَرَىٰ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمْرٌ وَأَلَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ ہمیں کہیں بھیجتے ہیں۔ ہم کسی ایسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اگر تم کسی ایسی قوم میں پڑاؤ کرو پھر وہ لوگ تمہارے لئے وہی ہدایت کریں جو کسی مہمان کے لئے مناسب ہوتی ہے تو اسے قبول کر لو اور وہ اگر ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق حاصل کرو۔ جو ان کے لئے مناسب ہو۔

238- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْلِيَّةَ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بَيْوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ الْجُوعُ قَالَ وَأَنَا وَلِذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا خَرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قَوْمًا فَقَامُوا مَعَهُ فَاتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُ هُمْ بَعْدُ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ وَأَخَذَ الْمُدِّيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِدْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلَنَّ عَنْ هَذَا لِلنَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمُ مِنَ الْبُيُوتِ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرَا جَعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيَّةِ -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن (راوی کوشک ہے یا) رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس وقت اپنے گھر سے باہر کیوں آئے ہو۔ ان دونوں سے عرض کی بھوک کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جس وجہ سے تم باہر آئے ہو میں بھی اسی وجہ سے باہر آیا ہوں چلو اٹھو! یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک انصاری صحابی کے گھر آئے۔ وہ صاحب اپنے گھر میں موجود نہیں تھے۔ جب ان کی اہلیہ

237- اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ 107/5 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2461، وَمُسْلِمٌ فِي 1353 الْحَدِيثُ رَقْمَ 1727-17، وَابُو دَاوُدَ فِي السَّنَنِ 130/4

الْحَدِيثُ رَقْمَ 3752، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي 25/4 الْحَدِيثُ رَقْمَ 1589، وَابْنُ مَاجَةَ فِي 1212/2 الْحَدِيثُ رَقْمَ 3676، وَاحْمَدُ فِي السَّنَنِ 149/4

238- اخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ 1609/3 الْحَدِيثُ رَقْمَ (140-2038) وَابْنُ مَاجَةَ فِي السَّنَنِ 1062/2 الْحَدِيثُ رَقْمَ 3181

239/1- اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ 276/10 الْحَدِيثُ رَقْمَ 5813، وَمُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ 1648/3 الْحَدِيثُ رَقْمَ 32-2079، وَابُو دَاوُدَ

فِي السَّنَنِ 331/4 الْحَدِيثُ رَقْمَ 4060، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي 219/4 الْحَدِيثُ رَقْمَ 1787، وَالنَّسَائِيُّ فِي 203/8 الْحَدِيثُ رَقْمَ 3515، وَاحْمَدُ فِي

السَّنَنِ 134/3

نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا فلاں کہاں ہے؟ وہ بولی: وہ میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ اس دوران وہ انصاری بھی آگئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر کہا۔ ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے ہے۔ آج مجھ سے زیادہ معزز مہمان اور کسی کے نہیں ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا اور ایک انگوروں کا خوشہ لے آیا۔ جس میں تازہ اور باسی کھجوریں تھیں۔ وہ بولا آپ اسے کھانا شروع کیجئے پھر اس نے چھری پکڑی نبی اکرم نے اسے فرمایا دودھ دینے والی بکری کو ذبح کرنے سے بچنا اس شخص نے ان حضرات کیلئے بکری ذبح کی۔ ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور اس خوشے میں سے بھی کھایا اور بعد میں پانی بھی پیا۔ یہ حضرات سیر ہو گئے اور سیراب ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔ بھوک نے تمہیں تمہارے گھر سے نکلنے پر مجبور کیا اور تم اس وقت تک گھر واپس نہیں گئے جب تک تمہیں یہ نعمتیں نصیب نہیں ہوئیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بات منقول ہے کہ اس آدمی کا تعلق انصار سے تھا۔

کِتَابُ اللَّبَاسِ

لباس کا بیان

الفصل الأول پہلی فصل

239- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس دھاری دار یعنی چادر تھی۔

239/2- وَعَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيْقَةَ الْكُمَيْنِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایسا رومی جبہ زیب تن کیا ہے جس کی آستین تنگ تھی۔

240- وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ الْبِنَا عَائِشَةَ كِسَاءً مُلْبَدًا وَازَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک چادر نکال کر دکھائی جس میں

239/2- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 473/1 الحدیث رقم 363، ومسلم فی 229/1 الحدیث رقم 214-77، والترمذی فی السنن

210/4 الحدیث رقم 1768، واحمد فی السنن 255/4

240- اخرجہ البخاری فی 212/6 الحدیث رقم 3108، ومسلم فی 1648/3 الحدیث رقم 2080-84، والترمذی فی السنن 196/4

الحدیث رقم 1733، واحمد فی السنن 32/6

پیوند لگے ہوئے تھے اور تہ بند نکال کر دکھایا تھا جو موٹا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی روح ان دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

241- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لَيْفٌ . (مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ جس بستر پر سویا کرتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (متفق علیہ)

242- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وَسَادُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَكِيُّ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لَيْفٌ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کا وہ تکیہ جس سے آپ ٹیک لگایا کرتے تھے چمڑے سے بنا ہوا تھا۔ اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

243- وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهْرِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقِنًا . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں، ایک دن میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی گرم دوپہر کا وقت تھا ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں آپ نے اپنی چادر سے سر ڈھانپا ہوا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

244- وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّلَاثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک بستر آدمی کے لئے ہوتا ہے اور ایک اس کی بیوی کے لئے ہوتا ہے اور ایک اس کے مہمان کے لئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

241- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 282/11 الحدیث رقم 6456، و مسلم فی 1650/3 الحدیث رقم 2082-38، و ابو داؤد السنن

381/4 الحدیث رقم 4147، و ابن ماجہ فی 1390/2 الحدیث رقم 4151، و احمد فی السنن 207/6

242- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1650/3 الحدیث رقم 2082-37، و ابو داؤد فی السنن 381/4 الحدیث رقم 4146، و الترمذی فی

555/4 الحدیث رقم 2469

243- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 273/10 الحدیث رقم 5807، و ابو داؤد فی السنن 343/4 الحدیث رقم 4083، و احمد فی السنن 198/6

244- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1651/3 الحدیث رقم 2084-41، و ابو داؤد فی السنن 279/4 الحدیث رقم 4142، و النسائی فی 135/6

الحدیث رقم 3385، و احمد فی 293/3

245- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ جو تکبر کی وجہ سے اپنی چادر کو لٹکاتے ہوئے چلے گا۔

246- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے گھسیٹے ہوئے چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

247- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجْرُ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خَسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

248- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ٹخنوں سے نیچے جو تہبند ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

249- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمِينِي

245- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 257/10 الحدیث رقم 5788، ومسلم 1653/3 الحدیث رقم 2087-48 وابن ماجہ فی 1182/2 الحدیث رقم 3571، ومالك فی الموطأ 913/2 الحدیث رقم 11 ان کتاب اللباس، واحمد فی السند 100/2

246- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 254/10 الحدیث رقم 5784، ومسلم فی 1652/3 الحدیث رقم 2058-44، وابو داؤد فی السنن 345/4 الحدیث رقم 30450، والنسائی فی 206/8 الحدیث رقم 5328، وابن ماجہ فی 1181/2 الحدیث رقم 3589، ومالك فی الموطأ 914/2 الحدیث رقم 11 من کتاب اللباس، واحمد فی السند 100/2

247- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 515/6 الحدیث رقم 3485، والنسائی فی 206/8 الحدیث رقم 5326، واحمد فی السند 66/2

248- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 256/10 الحدیث رقم 5787، والنسائی فی 207/8 الحدیث رقم 5330، وابن ماجہ فی 1183/2 الحدیث رقم 3573، واحمد فی السند 461/2

249- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1661/3 الحدیث رقم (2099-70)، ومالك فی الموطأ 922/2 الحدیث رقم 5 من کتاب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، واحمد فی السند 292/3

فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمَلَ الصَّمَاءَ أَوْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے منع کیا ہے اور ایک جوتا پہن کر چلنے سے منع کیا ہے اور اشتمال صماء (کے طور پر کپڑا اوڑھنے) اور ایک شخص کے کپڑے کو اس طرح لپیٹنے کہ اس کی شرم گاہ بے پردہ ہو سے منع کیا ہے اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

250- وَعَنْ عُمَرَ وَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

251- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا

خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا میں ریشمی لباس وہ مرد پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

252- وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَا نَارَ سَوَّلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْرَبَ فِي انِّيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ

وَ أَنْ تَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَ الدِّيَابِجِ وَ أَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن حجر بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم چاندی یا سونے کے برتن میں کچھ پی لیں یا اس میں کچھ کھائیں اور حریر یا دیابج پہننے یا اس پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ)

253- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيرَاءً فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ

فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقِّقَهَا

250- اخبرجه البخاری فی صحیحہ 283/10 الحدیث رقم 5832 عن و انس 5833 عن ابن الزبیر و 5834 عن عمر و مسلم فی

1645/3 الحدیث رقم 2073-21 عن و انس و فی 1631/3 الحدیث رقم 2069-11 عن عمر و فی 1646/3 الحدیث رقم 2074-22

عن ابی امامة و ابن ماجه عن انس فی السنن 1167/2 الحدیث رقم 3588 و احمد فی المسند 5/4 عن ابن الزبیر .

251- اخبرجه البخاری فی صحیحہ 205/10 الحدیث رقم 5035 و مسلم فی 1639/3 الحدیث رقم 2068-7 و ابو داؤد فی السنن

149/1 الحدیث رقم 1076

252- اخبرجه البخاری فی صحیحہ 291/10 الحدیث رقم 5837 و مسلم فی 1637/3 الحدیث رقم 2067/4 و ابو داؤد فی السنن 112/4

الحدیث رقم 3737 و الترمذی فی 264/4 الحدیث رقم 1878 و ابن ماجه فی 1130/2 الحدیث رقم 3414 و احمد فی المسند 397/5

253- اخبرجه البخاری فی صحیحہ 229/5 الحدیث رقم 2614 و مسلم فی 1644/3 الحدیث رقم 2071-107 و النسائی فی 197/8

الحدیث رقم 5298 و ابن ماجه فی 1189/2 الحدیث رقم 3596

حُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی چادر تھنے کے طور پر پیش کی گئی۔ آپ نے وہ مجھے بھجوا دی میں نے اسے پہنا تو مجھے آپ کے چہرے پر غضب کے اثرات محسوس ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ تمہیں اس لئے نہیں بھیجی تھی کہ تم اسے پہن لو میں نے یہ تمہیں اس لئے بھیجی تھی۔ تاکہ تم اسے کاٹ کر خواتین کی چادریں بنا لو۔ (متفق علیہ)

254- وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَعِيهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔ البتہ اس کی اجازت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر اشارہ کر کے بتایا تھا۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر نے ”جابیۃ“ کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی تھی: نبی اکرم ﷺ نے دو یا تین یا چار انگلی (جتنی پٹی) سے زیادہ ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔

255- وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طِبَالِسَةً كَسَرَتْهَا لَهَا لِبْنَةِ دِيَّاجٍ وَفَرَجِيهَا مَكْفُوفِينَ بِالذِّيَّاجِ وَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبِضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ تَغْسِلُهَا لِلْمَرَضِيِّ نَسْتَشْفِي بِهَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے ایک مرتبہ انہوں نے اپنا ایک طلیسی کی کسروانی جبہ نکالا۔ جس کے دونوں کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا اور وہ دیاج میں لپٹا ہوا تھا انہوں نے بتایا: یہ رسول اللہ کا جبہ ہے جو حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا اور جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو یہ میرے پاس آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ اسے پہنا کرتے تھے۔ ہم بیماروں کو (شفادینے کیلئے) اسے دھویا کرتے تھے اور اس کے وسیلے سے شفا حاصل کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

256- وَعَنْ أَنَسِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ

254- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 283/10 الحدیث رقم 5829، مسلم فی 1642 الحدیث رقم 2069-12

254/2- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1643/3 الحدیث رقم 2069-15، واہو داؤد فی السنن 3021/4 الحدیث رقم 4042، والترمذی

فی 190/4 الحدیث رقم 1721

255- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1641/3 الحدیث رقم 2069-10، واہو داؤد فی 328/4 الحدیث رقم 4054

عَنْ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكْمَةِ بَيْهَمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّهُمَا شَكَا الْقَمَلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمْصِ الْحَرِيرِ .
 ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کو خارش تھی۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ریشمی قمیض پہننے کی ہدایت کی۔

257- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ثَوْبَيْنِ مَعْصَفَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ اغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرَقَهُمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَدُ كُرْحَدِيثِ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے دو معصفر کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ کفار کا لباس ہے تم اسے نہ پہنو۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے عرض کی میں انہیں دھو لیتا ہوں آپ نے فرمایا: نہیں! تم انہیں جلا دو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) ہم عنقریب ”اہل بیت نبی کے مناقب“ کے باب میں سیدہ عائشہ سے منقول یہ حدیث ذکر کریں گے: ایک دن نبی اکرم تشریف لائے۔

كِتَابُ الْأَدَابِ بِأَبِ السَّلَامِ

کتاب آداب کا بیان باب سلام کا بیان

الفصل الأول پہلی فصل

258- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ أَذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيُونَكَ فَإِنَّهَا تَحْيِيكَ وَتَحْيِيَةُ ذَرِّيَّتِكَ فَذْهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَرَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا وَلَمْ يَزَلْ

256- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 295/10 الحدیث رقم 5839 و مسلم فی 1646/3 الحدیث رقم 2076-25 و ابو داؤد فی السنن 329/4 الحدیث رقم 4056 و الترمذی فی 190/4 الحدیث رقم 1722 و النسائی فی 202/8 الحدیث رقم 5310 و ابن ماجہ فی 1188/2 الحدیث رقم 3592 و احمد فی السنن 122/3

257- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 164/3 الحدیث رقم 2077-27 و النسائی فی السنن 203/8 الحدیث رقم 5316 و احمد فی السنن 162/2

258- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 3/11 الحدیث رقم 6227 و مسلم فی 2183/ الحدیث رقم 2841-28 و احمد فی السنن 315/2

الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مخصوص صورت (جسم) کے مطابق پیدا کیا۔ ان کا قد ساٹھ باشت تھا جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا جاؤ اور اس گروہ کو سلام کرو۔ وہ فرشتوں کا گروہ تھا جو بیٹھا ہوا تھا اور جو وہ تمہیں جواب دیں گے اسے غور سے سننا یہ تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کے لئے سلام کرنے کا طریقہ ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: السلام علیکم انہوں نے جواب دیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے ہیں جو بھی شخص جنت میں داخل ہوگا۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی مانند ہوگا۔ یعنی اس کا قد ساٹھ باشت ہوگا۔ ان کے بعد مخلوق (یعنی انسانوں) کے قدوں میں کمی آتی رہی یہاں تک کہ اب یہ وقت آ گیا۔

259- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَهُ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا اسلام (یعنی اسلامی عادت) زیادہ بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کھانا کھلانا اور تمہارا پر واقف اور ناواقف کو سلام کرنا۔

260- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتٌّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ وَلَمْ أَحِذْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ وَلَكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ (بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو تو یہ اس کی عیادت کرے۔ جب وہ فوت ہو جائے تو یہ اس کے جنازے میں شریک ہو۔ وہ اس کی دعوت کرے تو یہ اس کی دعوت قبول کرے۔ جب یہ اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے۔ جب وہ چھینکے تو یہ اسے جواب دے اور اس کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس کے لئے خیر خواہی کرے۔

خطیب تبریزی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث مجھے صحیحین میں نہیں ملی اور نہ ہی حمیدی کی کتاب میں ملی ہے۔ البتہ ”جامع“

259- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 21/11 الحدیث رقم 6236 ومسلم فی 65/1 الحدیث رقم 39-63 وابو داؤد فی السنن 379/5 الحدیث رقم 5194 والنسائی فی 107/8 الحدیث رقم 5000 وابن ماجہ فی 1083/2 الحدیث رقم 3253 واحمد فی السنن 169/2 الحدیث رقم 260- اخرجہ مسلم بلفظ ”حق المسلم علی المسلم ست“ فی صحیحہ 1705/4 الحدیث رقم 2162-5 واخرجہ البخاری فی صحیحہ بلفظ ”حق المسلم علی المسلم خمس“ فی 112/3 الحدیث رقم 1240 واخرجہ مسلم فی المصدر السابق الحدیث رقم 2162-4 واخرجہ النسائی فی السنن واللفظ له 53/4 الحدیث رقم 1938 والدارمی فی 357/2 الحدیث رقم 2633 واحمد فی السنن 68/2

کے مرتب نے اسے نسائی کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

261- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَوْمِنُوا وَلَا تَوْمِنُوا حَتَّى تُحَابِبُوا أَوْ لَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تُحَابِبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک کامل مومن نہ ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہاری اس چیز کی طرف رہنمائی نہ کروں؟ جب تم اسے کر لو گے تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ آپس میں سلام کو پھیلا دو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

262- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ ان سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (متفق علیہ)

263- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چھوٹا شخص بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

264- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غُلَمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

261- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 74/1 الحدیث رقم 54-93 و ابو داؤد فی السنن 378/10 الحدیث رقم 5193 و الترمذی فی 50/5 الحدیث رقم 2866 و ابن ماجہ فی 1217/2 الحدیث رقم 3692

262- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 15/11 الحدیث رقم 6232 و مسلم فی 1703/4 الحدیث رقم 2160-1 و ابو داؤد فی السنن 381/5 الحدیث رقم 5199 و الترمذی فی 58/5 الحدیث رقم 3703 و الدارمی فی 357/2 الحدیث رقم 2834 و مالک فی السوطا 989/2 الحدیث رقم من باب العمل فی السلام

263- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 14/11 الحدیث رقم 6231 و ابو داؤد فی السنن 380/5 الحدیث رقم 5198 و الترمذی فی 59/5 الحدیث رقم 2704 و احمد فی المسند 314/2

264- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 32/11 الحدیث رقم 6237 و مسلم فی 1708/4 الحدیث رقم 2188-16 و ابو داؤد فی السنن 382/5 الحدیث رقم 5202 و الترمذی فی 58/5 الحدیث رقم 2898 و ابن ماجہ فی 1220/2 الحدیث رقم 3760 و الدارمی فی 358/2 الحدیث رقم 2838

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ چند بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

265- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَدُّوْا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا الْقَيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوْهُ إِلَىٰ أَضِيقِهِ (رَأَوْهُ مُسَلِّمًا)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی اور عیسائی کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ جب تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے پر جانے پر مجبور کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

266- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب یہودی تمہیں سلام کرتے ہوئے کہے ”السامُ عليك“ (تمہیں موت آئے) تو تم جواب میں وَعَلَيْكَ (تمہیں بھی آئے) کہہ دو۔

267- وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم (جواب میں) ”وعليكم“ کہہ دو۔ (متفق علیہ)

268- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوْلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ

265- اخرجہ مسلم فی 1787/4 الحدیث رقم 2167-13 و ابو داؤد فی السنن 283/5 الحدیث رقم 5205 والترمذی فی 57/5 الحدیث رقم 2700 واحمد یف السند 266/2

266- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 42/11 الحدیث رقم 6257 ومسلم فی 1706/4 الحدیث رقم 2164-8 و ابو داؤد فی السنن 384/5 الحدیث رقم 5208 والدارمی فی 358/2 الحدیث رقم 2635 ومالك فی الموطأ 260/2 الحدیث رقم 3 من باب العمل فی السلام واحمد فی السند 9/2

267- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 42/11 الحدیث رقم 6258 ومسلم فی 1705/4 الحدیث رقم 2163-6 و ابو داؤد فی السنن 385/5 والحدیث رقم 5207 وابن ماجہ فی 1219/2 الحدیث رقم 3897 واحمد فی السند 99/3

268- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 199/11 الحدیث رقم 6401 وفی 452/10 الحدیث رقم 6030 ومسلم فی صحیحہ 1706/4 الحدیث رقم 2165-10 والترمذی فی السنن 57/6 الحدیث رقم 2701 وابن ماجہ فی 1218/2 الحدیث رقم 3899 الشطر الغالی والاول فی 1219/2 الحدیث رقم 3898 والدارمی فی 418/2 الحدیث رقم 2794 واحمد فی السند 87/8

قَالَتْ إِنَّ الْيَهُودَ اتُّوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ
وَلَعْنَكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلَا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالرَّفِقِ وَإِيَّاكَ
وَالْعَنْفَ الْفُحْشَ قَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا
يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ کچھ یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی اور اندر آ کر انہوں نے السام علیکم کہا۔ میں نے کہا علیکم السام۔ واللعنة (بلکہ تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور وہ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا آپ نے غور نہیں فرمایا۔ انہوں نے کیا کہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بھی جواب میں ”تیکتہ“ نہیں دیا ہے۔ ایک روایت میں علیکم کا لفظ منقول ہے۔ اس میں واؤ کا ذکر نہیں ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: السام علیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیکم (اور تمہیں بھی موت آئے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں تمہیں موت آئے اور اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے اور تم پر غضبناک ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو اے عائشہ تم نرمی اختیار کرو اور بدزبانی اور سختی سے بچو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے غور نہیں کیا میں نے کیا کہا ہے۔ میں نے انہیں جواب دیا ہے ان کے بارے میں میری دعا قبول ہوگی اور میرے بارے میں ان کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبانی اور بدکلامی کو پسند نہیں کرتا۔

269- وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اخْتِلَاطٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) -

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور کچھ مشرکین جو بتوں کے پجاری تھے اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

270- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بَدُّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ
قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصْرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ

269- أخرجه البخاری فی صحیحہ 38/11 الحدیث رقم 6254، ومسلم فی 1422/3 الحدیث رقم 1798-116، الترمذی فی السنن

58/5 الحدیث رقم 2702 واحمد فی المسند 203/5

270- أخرجه البخاری فی صحیحہ 8/11 الحدیث رقم 6229، ومسلم فی 1675/3 الحدیث رقم 2121-114، وابو داؤد فی السنن 160/6

الحدیث رقم 4816 واحمد فی المسند 47/8

بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں راستوں میں بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا وہاں بیٹھے بغیر گزارا نہیں ہے ہم وہاں بیٹھ کر بات چیت کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے عرض کی اس کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگاہ جھکا کر رکھنا۔ تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور سلام کا جواب دینا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ (متفق علیہ)

271- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَارْشَادُ السَّبِيلِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَقِيْبَ حَدِيثِ الْخُدْرِيِّ هَكَذَا)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی واقعے کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں آپ نے راستے کی رہنمائی کرنے کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا: اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بعد اسی طرح نقل کیا ہے۔

272- وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُعِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَقِيْبَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ)

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو اسی واقعے کے بارے میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ پریشان حال شخص کی مدد کرو اور گمشدہ شخص کی رہنمائی کرو۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے بعد نقل کیا ہے۔ تاہم میں نے یہ دونوں احادیث صحیحین میں نہیں پائی ہیں۔

بَابُ الْإِسْتِيْذَانِ

باب: اجازت مانگنا

273- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اتَانَا أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَآتَيْتُ بِأَبَةِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَاتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي آتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيَّ بِأَبِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَعَاذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ

271- اخرجہ ابو داؤد فی السنن 160/5 الحدیث رقم 4816

272- اخرجہ ابو داؤد فی السنن 160/5 الحدیث رقم 4817

273- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 26/11 الحدیث رقم 8246 ومسلم فی 1894/3 الحدیث رقم 2168 و ابو داؤد فی السنن 371/5

الحدیث رقم 5181 والعزمذی فی السنن 61/5 الحدیث رقم 2780 وابن ماجہ فی 1221/2 الحدیث رقم 3708 والدارمی فی

355/2 الحدیث رقم 2829 ومالك فی الموطأ 883/2 الحدیث رقم 8 من باب الاستاذان واحمد فی المسند 408/4

يُؤَدِّنُ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمِ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور بولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا۔ میں ان کے ہاں آیا جب ان کے دروازے پر پہنچا تو میں نے تین مرتبہ سلام کیا۔ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں واپس آ گیا۔ بعد میں انہوں نے دریافت کیا: تم ہمارے ہاں اندر کیوں نہیں آئے۔ میں نے جواب دیا: میں آیا تھا اور میں نے آپ کے دروازے پر تین مرتبہ سلام کیا لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا تو میں واپس آ گیا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا تھا: جب کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو اسے واپس چلے جانا چاہئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر کوئی گواہی لاؤ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں (أُن) یعنی (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ اٹھ کے گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے گواہی دی۔

274- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَكَ عَلِيٌّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَاءِ دِي حَتَّىٰ أَنْهَاكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے ہاں آنے کیلئے تمہارے لیے اجازت یہی ہے کہ پردہ اٹھا ہوا ہو۔ اور تم میری پوشیدہ گفتگو بھی سن سکتے ہو۔ جب تک کہ میں تمہیں اس سے منع کر دوں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

275- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينَ كَانَ عَلِيٌّ أَبِي فَذَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا قُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا كَمَا نَهَىٰ كَرِهَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس قرض کے سلسلے میں جو میرے والد کے ذمے واجب الادا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دروازے کو کھٹکھٹایا آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں ہوں، میں ہوں گویا آپ نے اس بات کو ناپسند کیا۔ (متفق علیہ)

276- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ كَبْنَا فِي قَدْحٍ فَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ الْحَقُّ بِأَهْلِ الصُّفْتِ فَادْعُهُمْ إِلَىٰ فَاتِيهِمْ فَادْعُوهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَاذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا (رَوَاهُ

274- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1708/4 الحدیث رقم 2189 وابن ماجہ فی السنن 1221/2 الحدیث رقم 3709 واحمد فی السنن 308/1

275- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 35/11 الحدیث رقم 6258 ومسلم فی 1697/3 الحدیث رقم 2155 وابو داؤد فی السنن 374/5

الحدیث رقم 3187 والترمذی فی 62/5 الحدیث رقم 2711 والدلمی فی 356/2 الحدیث رقم 2630

276- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 31/11 الحدیث رقم 6246

الْبُخَارِيُّ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (ایک گھر میں داخل ہوا) آپ نے وہاں ایک دودھ کا پیالہ پایا۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ میں ان کے پاس آیا میں نے انہیں دعوت دی وہ تمام حضرات آئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آ گئے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْمَصَافِحَةِ وَالْمُعَانِقَةِ

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

الفصل الأول فصل اول

277- وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسِ أَكَانَتِ الْمَصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا اللہ کے رسول کے اصحاب کے درمیان مصافحہ کا رواج تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا ہے۔

278- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ جَالِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَدُ كُرْحِدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَتَمَّ لُكْعُ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَذِكْرُ حَدِيثِ أُمِّ هَانِيَةَ فِي بَابِ الْأَمَانِ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن جالس موجود تھا۔ وہ بولا: میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے کبھی کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (خطیب تبریزی کہتے ہیں) اگر اللہ نے چاہا تو ہم اہل بیت کے مناقب کے باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث ذکر کریں گے (نبی اکرم

277- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 49/11 الحدیث رقم 6268 والترمذی فی 71/5 الحدیث رقم 2728

278- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 326/18 الحدیث رقم 5997 ومسلم فی 1808/4 الحدیث رقم 2318 ولبو داؤد فی السنن

391/50 الحدیث رقم 5218 والترمذی فی 280/4 الحدیث رقم 1911 واحمد فی السند 241/2

نے فرمایا) چھوٹا بچہ یہاں ہے؟ اور سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ایک حدیث کو ”امان“ کے باب میں نقل کی گئی ہے۔
279- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَاتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَقَهُ وَقَبَّلَهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

★★ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے گھر میں موجود تھے حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے ہاں آئے۔ انہوں نے دروازے پر دستک دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کیلئے (اوپری جسم پر) کچھ پہنے بغیر ان کی طرف بڑھے آپ اپنی تہبند کو کھینچتے ہوئے جا رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے اور اس کے بعد کبھی (اوپری جسم) پر کچھ پہنے بغیر (کسی سے ملتے ہوئے) نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور انہیں بوسہ دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ

باب کھڑے ہونا

280- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قَوْمُوا إِلَى سَيْدِكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأَسْرَاءِ

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب بنو قریظہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث تسلیم کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اس وقت وہ قریب ہی موجود تھے۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا۔ اپنے سردار کے احترام میں کھڑے ہو جاؤ! (خطیب تبریزی فرماتے ہیں) قیدیوں کے حکم کے باب میں یہ حدیث مفصل طور پر منقول ہے۔

281- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

279- اخرجه الترمذی فی السنن 72/5 الحدیث رقم 2732

280- اخرجه البخاری فی صحیحہ 411/7 الحدیث رقم 3121 و مسلم فی 1388/3 الحدیث رقم 1768 و ابو داؤد فی السنن 390/5

الحدیث رقم 5215 واحد فی السنن 71/3

281- اخرجه البخاری فی صحیحہ 62/11 الحدیث رقم 6269 و مسلم فی 1714/4 الحدیث رقم 2177 و الترمذی فی السنن 52/5

الحدیث رقم 2749 والدارمی فی 386/2 الحدیث رقم 2853 واحد فی السنن 71/2

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے بلکہ فراخی اور وسعت اختیار کرو۔ (متفق علیہ)

282- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے۔ جب وہ واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْجُلُوسِ وَالنُّوْمِ وَالْمَشْيِ

باب بیٹھنا، سونا اور چلنا

283- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبًا بِيَدَيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کعبہ کی عمارت کے پاس دونوں بازوؤں کا حلقہ بنا کر اکڑوں بیٹھے دیکھا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

284- وَعَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَأَضْعًا إِحْدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ عباد بن تیمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چپت لیٹے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

285- وَعَنْ جَابِرِ قَالَ نَهَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنا ایک پاؤں اٹھا کر

282- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1715/4 الحدیث رقم 2179 والترمذی فی السنن 83/5 الحدیث رقم 2751 وابن ماجہ فی

1224/2 الحدیث رقم 3717 والدارمی فی کتاب الاستذقان 366/2 الحدیث رقم 2654 واحمد فی المسند 447/2

283- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 65/11 الحدیث رقم 6272 وابن ماجہ فی السنن 1227/2 الحدیث رقم 3733

284- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 80/11 الحدیث رقم 6287 ومسلم فی 1662/3 الحدیث رقم 2100 وابو داؤد فی السنن

188/5 الحدیث رقم 4866 والترمذی فی 88/5 الحدیث رقم 2765 والدارمی فی 367/2 الحدیث رقم 2656

285- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1662/3 الحدیث رقم 2099 وابو داؤد فی السنن 167/5 الحدیث رقم 4885 واحمد فی المسند

دوسرے پاؤں پر رکھے اور وہ پشت کے بل چیت لیٹا ہوا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

286- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِينَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى

الْآخَرَى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس طرح چت ہرگز نہ لیئے

کہ اس نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

287- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بُرْدَيْنِ

وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسْفًا بِهِنَّ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص اپنی دو چادروں پر تکبر کرتے

ہوئے چل رہا تھا۔ وہ اپنے اوپر بڑا مان کر رہا تھا۔ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنسا رہے گا۔

الفصل الثاني دوسری فصل

288- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اپنے بائیں پہلو میں

موجود تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْعَطَاسِ وَالتَّشَاءُ وَبِ

چھینک اور جماہی

الفصل الأول پہلی فصل

289- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّشَاؤُبَ

288- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1661/3 الحدیث رقم 2099

287- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 258/10 الحدیث رقم 5789، و مسلم فی 1653/3 الحدیث رقم 2088، والترمذی فی السنن

565/4 الحدیث رقم 2491، والنسائی فی 206/8 الحدیث رقم 5326، والدارمی فی 127/1 الحدیث رقم 437، واحمد فی المسند

287/2

288- اخرجہ ابو داؤد فی السنن 388/5 الحدیث رقم 4143، والترمذی فی 91/5 الحدیث رقم 2770

فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَأَمَّا الشَّارِبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنِ أَحَدُكُمْ إِذَا تَنَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنِ أَحَدُكُمْ إِذَا قَالَ بِحَضْرِكَ الشَّيْطَانِ مِنْهُ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمہای کو ناپسند کرتا ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور اللہ کی حمد بیان کرے تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جس نے اس حمد کو سنا ہو کہ وہ اسے جواب دے۔

”اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے“۔ جہاں تک جمہای کا تعلق ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو جمہای آئے تو اسے روکنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جب کوئی شخص جمہای لیتا ہے تو اس کی اس بات پر شیطان ہنستا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی شخص (جمہای لیتے ہوئے) ”ہا“ کہتا ہے تو شیطان اس بات پر ہنستا ہے۔
290- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ
 ☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص چھینکے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی (راوی کو یہ شک ہے یہ لفظ ہے۔) اس کا ساتھی اس کا جواب دے۔ یرحمک اللہ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) تو جب وہ شخص یرحمک اللہ کہے گا تو وہ اسے جواب دے۔ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملات درست کر دے) اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

291- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهِ وَلَمْ تَحْمِدِ اللَّهَ (مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود دو افراد کو چھینک آئی آپ نے ایک کو جواب دیا: اور دوسرے کو جواب نہیں دیا تو دوسرے نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اس صحابی کو جواب دیا ہے اور مجھے جواب نہیں

289- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 611/10 الحدیث رقم 6228 و ابو داؤد فی السنن 287/5 الحدیث رقم 5028 والترمذی فی 81/5 الحدیث رقم 2737 واحمد فی المسند 428/2 والروایة الثالثة اخرجها البخاری فی 607/10 الحدیث رقم 6228

290- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 608/10 الحدیث رقم 6224 والترمذی فی 77/5 الحدیث رقم 2741 وابن ماجہ فی 1224/2 الحدیث رقم 3715 واحمد فی المسند 412/4

291- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 610/10 الحدیث رقم 6225 ومسلم فی 2292/4 الحدیث رقم 2891 وابن ماجہ فی السنن 223/2 الحدیث رقم 3713 والدارمی فی 388/2 الحدیث رقم 2660 واحمد فی المسند 412/4

دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے اللہ کی حمد بیان کی تھی اور تم نے اللہ کی حمد بیان نہیں کی تھی۔

292- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ

فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِتُوهُ وَإِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ فَلَا تُسَمِتُوهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جب کوئی شخص

چھینکے اور اللہ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو اور اگر وہ اللہ کی حمد نہ کرے تو تم اسے جواب نہ دو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

293- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ

يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رَوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي
الثَّلَاثَةِ أَنَّهُ مَزْكُومٌ

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ کے پاس ایک شخص کو چھینک

آئی آپ نے اسے جواب دیا: یرحمک اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) اسے پھر چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: ان صاحب کو زکام

ہو گیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تیسری

مرتبہ فرمایا تھا: اسے زکام ہو گیا ہے۔

294- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ

فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو جماہی آئے تو وہ

اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے۔ کیونکہ شیطان (اس کے کھلے منہ سے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے

روایت کیا ہے۔

292- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2292/4 الحدیث رقم 2992-54، واحمد فی المسند 412/4

293- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2292/4 الحدیث رقم 2993-55، وابو داؤد فی السنن 291/5 الحدیث رقم 5037، والترمذی فی

79/5 الحدیث رقم 2743، وابن ماجہ فی 1223/2 الحدیث رقم 3714، والدارمی فی 369/2 الحدیث رقم 2661، ومالك فی الموطأ

985/2 الحدیث رقم 4 من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند 46/4

294- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2293/4 الحدیث رقم 2995-57، وابو داؤد فی السنن 286/5 الحدیث رقم 5026، والترمذی فی

59/8 الحدیث رقم 2746، وابن ماجہ فی 310/1 الحدیث رقم 988، واحمد فی المسند 88/8

بَابُ الضَّحِكِ

ہنسنا

294- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی اس طرح کھل کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ مجھے آپ کے حلق کا سرانظر آجائیں آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

296- وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسَلَّمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حجاب میں نہیں رکھا (یعنی اپنے قریب رکھا) اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہمیشہ مسکرا کے دیکھا۔

297- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَاةِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَا شِدُونَ الشِّعْرَ

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جس جگہ صبح کی نماز ہوا کیا کرتے تھے وہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا تھا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ اٹھ جایا کرتے تھے۔ اس دوران لوگ بیٹھے ہوئے بات چیت کیا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے قصے یاد کرتے تھے اور ہنسا کرتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ پر مسکرا دیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

ترمذی کی ایک روایت ہے: وہ ایک دوسرے کو شعر سنایا کرتے تھے۔

295- اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ 504/10 الْحَدِيثُ رَقْمَ 6892 وَمُسْلِمٌ فِي 616/2

296- اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ 504/10 الْحَدِيثُ رَقْمَ 6889 وَمُسْلِمٌ فِي 1925/4 وَاحِدٌ فِي السَّنَدِ 359/4

297- اخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ 1810/4 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2322 وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ 128/5 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2859

298- اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ 399/4 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2129 وَمُسْلِمٌ فِي 1682/3 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2121 وَابُو دَاوُدَ فِي السَّنَنِ

249/5 الْحَدِيثُ رَقْمَ 4965 وَالتِّرْمِذِيُّ فِي 125/5 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2841 وَابْنُ مَاجَةَ فِي 1230 الْحَدِيثُ رَقْمَ 3735 وَالدَّارِمِيُّ فِي

379/2 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2893 وَاحِدٌ فِي السَّنَدِ 178/3

بَابُ الْأَسْمَى

ناموں کا بیان

298- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ بازار میں تھے۔ ایک شخص بولا: اے ابوالقاسم! آپ نے اس کی طرف توجہ کی تو وہ بولا میں نے تو ان (دوسرے) صاحب کو بلایا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے جیسا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت اختیار نہ کیا کرو۔

299- وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جَعَلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بِكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے نام کے مطابق نام رکھ لو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ مجھے قاسم (تقسیم کرنے والا) بنایا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

300- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَيَّ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام "عبد اللہ" اور "عبد الرحمن" ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

301- وَعَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبًّا حَاوِلًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَلَمْ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُسَمِّ

299- أخرجه البخاري في صحيحه 217/6 الحديث رقم 3114 ومسلم في 1683/3 الحديث رقم 3-2133 والترمذي في السنن 125/5 الحديث رقم 2842 وابن ماجه في 1239/2 الحديث رقم 3736 واحمد في السنن 369/3

300- أخرجه مسلم في صحيحه 1682/3 الحديث رقم 2132-12 وابو داود في السنن 236/5 الحديث رقم 4949 والترمذي في 121/5 الحديث رقم 2833 وابن ماجه في 1229/2 الحديث رقم 3728 والدارمي في 380/2 الحديث رقم 2195 واحمد في السنن 345/4

301- أخرجه مسلم في صحيحه 1685/3 الحديث رقم (2136-19) وابو داود في السنن 243/5 الحديث رقم 4985 والترمذي في 122/5 الحديث رقم 2836 وابن ماجه في 1229/2 الحديث رقم 373 والدارمي في 381/2 الحديث رقم 2696 واحمد في السنن 7/5

غَلَامَكَ رَبَّاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحًا وَلَا نَافِعًا

☆☆ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے غلام کا نام یسار، رباح یا نصح یا افلح ہرگز نہ رکھو۔ کیونکہ تم یہ کہو گے کیا وہ ہے اور وہ نہیں ہوگا تو جواب ملے گا: نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔

302- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِبَعْلَى وَبَرَكَهَ وَبِأَفْلَحٍ

وَبِيسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ یہ نام رکھنے سے منع کر دیں۔ بعلی، برکہ، افلح، یسار، نافع اور اس جیسے دیگر نام لیکن آپ خاموش رہے یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے ان سے منع نہیں کیا اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

303- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلاَكِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٌ قَالَ أَعْظَمُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلاَكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ حقیر وہ شخص ہوگا۔ جس کا نام ”شہنشاہ“ ہوگا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ غضب اس کیلئے ہوگا اور زیادہ خبیث وہ شخص ہوگا جس کا نام ”شہنشاہ ہوگا“۔ صرف اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔

304- وَعَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيَتْ بَرَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

تَزُكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرا نام برہ رکھا گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے آپ کو نیکی کے ساتھ منسوب نہ کرو اللہ بہتر جانتا ہے کہ تم میں کون نیک ہے اس کا نام زینب رکھو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

302- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1686/3 الحدیث رقم (13-2138) و ابو داؤد فی السنن 244/5 الحدیث رقم 4988 و الترمذی فی

22/5 الحدیث رقم 2836 و ابن ماجہ فی 1229/2 الحدیث رقم 3729

303- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 581/10 الحدیث رقم 8206 و مسلم فی 1888/3 الحدیث رقم (20-2143) و ابو داؤد فی السنن

245/5 الحدیث رقم 4961 و الترمذی فی 123/5 الحدیث رقم 2837 و احمد فی المسند 315/2

304- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 575/10 الحدیث رقم 6192 و مسلم فی 1887/3 الحدیث رقم (19-2142) و ابو داؤد فی السنن

239/5 الحدیث رقم 4953 و ابن ماجہ فی 1238/2 الحدیث رقم 3732 و الدارمی فی 381/2 الحدیث رقم 2698

نے روایت کیا ہے۔

305- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةٌ اسْمَهَا بَرَّةٌ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ کیونکہ آپ ان بات کو ناپسند کرتے تھے۔ کہ یہ کہا جائے۔ ”وہ برہ کے پاس سے چلے گئے ہیں“۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

306- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ بُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

307- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَى بِالْمُنْدِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَيَّ فَاخَذَهُ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فَلَانٌ قَالَ لَا لَكِنَّ اسْمَهُ الْمُنْدِرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں منذر بن ابوسعید کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت لایا گیا جب ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ آپ نے انہیں اپنے زانو پہ رکھا اور دریافت کیا: اس کا نام کیا ہے۔ جواب ملا: فلاں۔ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس کا نام منذر رکھو۔

308- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَامْتِي كُلُّكُمْ عِبِيدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَفِي رِوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لَسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے کوئی بھی شخص میرا بندہ یا میری بندی نہ کہے کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمام عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں بلکہ میرا غلام یا میری کنیز کہنا چاہئے۔ یا میرا لڑکا یا میری لڑکی کہنا چاہئے اور کوئی بھی غلام ”میرا رب“ نہ کہے بلکہ میرا آقا کہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اسے میرا آقا

305- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1687/3 الحدیث رقم (2140-18) واحمد فی المسند 316/1

306- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1687/3 الحدیث رقم (2139-15) و ابو داؤد فی السنن 238/5 الحدیث رقم 4952 والترمذی فی

السنن 123/5 الحدیث رقم 2838 وابن ماجہ فی 1230/2 الحدیث رقم 3733 والدارمی فی 381/2 الحدیث رقم 2897

307- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 575/10 الحدیث رقم 1892/3 ومسلم فی 2149-20

308- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 177/5 الحدیث رقم 2552 ومسلم فی 1764/4 الحدیث رقم (2247-7) و ابو داؤد فی السنن

255/5 الحدیث رقم 4974 والدارمی فی 382/2 الحدیث رقم 2700 واحمد فی المسند 316/2

اور میرا مولا کہنا چاہئے ایک روایت میں ہے: کوئی بھی غلام اپنے آقا کو ”میرے مولا“ نہ کہے کیونکہ تم سب کا مولا اللہ تعالیٰ ہے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

309- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكِرْمَ فَإِنَّ الْكِرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ (رَوَاهُ

مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكِرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبَ وَالْحَبْلَةَ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ”کرم“ ہرگز نہ کہو کیونکہ مومن کا دل

”کرم“ ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ ان کی ایک حدیث میں ہے جو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

سے منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم ”کرم“ نہ کہو بلکہ ”عناب“ یا ”حبلة“ کہو۔

310- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكِرْمَ وَلَا

تَقُولُوا يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انکو ”کرم“ نہ کہو اور زمانے کی

بربادی نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے (کیونکہ وہی زمانے کو پیدا کرنے والا) ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے

روایت کیا ہے۔

311- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص زمانے کو برا نہ کہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے میں تبدیلیاں لانے والا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

312- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي

وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسَّتْ نَفْسِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يُؤَدِّنِي ابْنُ آدَمَ فِي بَابِ الْإِيمَانِ

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی بھی شخص یہ نہ کہے کہ میری جان خبیث ہو گئی

ہے۔ بلکہ وہ کہے کہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی گئی ہے کہ ابن آدم مجھے اذیت دیتا ہے یہ ایمان کے بارے میں

نقل کی گئی ہے۔

309- اخرجہ مسلم فی 1764/4 الحدیث رقم (2248-12)

310- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 584/10 الحدیث رقم 6182 و مسلم فی 1763/4 الحدیث رقم (2264-4) واحد فی السنن 259/2

311- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1763/4 الحدیث رقم (2247-6) و ابو داؤد فی السنن 423/5 الحدیث رقم 5274 واحد فی السنن 272/2

312- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 583/10 الحدیث رقم 6179 و مسلم فی 1762/4 الحدیث رقم (2246-2) و ابو داؤد فی السنن

258/5 الحدیث رقم 4978 واحد فی السنن 281/6

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

بیان اور شعر

الفصل الأول

پہلی فصل

313- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

★★ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں 'مشرق کی سمت سے دو افراد آئے ان دونوں افراد نے خطبہ دیا لوگوں کو ان کا بیان بہت پسند آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

314- وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض شعر حکمت آمیز ہوتے ہیں اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

315- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بخت کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

316- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَتُهُ

313- اخرجہ البخاری فی صحیحہ (237/10) الحدیث رقم 5767 و ابو داؤد فی السنن 271/5 الحدیث رقم 5011 والترمذی فی 329/4 الحدیث رقم 2028 ومالك فی 981/2 الحدیث رقم 7 واحمد فی السند 263/4

314- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 537/10 الحدیث رقم 6145 و ابو داؤد فی السنن 276/5 الحدیث رقم 5010 والترمذی فی 126/5 الحدیث رقم 2844 وابن ماجہ 1235/2 الحدیث رقم 3755 والدارمی فی 383/2 الحدیث رقم 2704 واحمد فی السند 125/5

315- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2055/4 الحدیث رقم 2670

316- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 537/10 الحدیث رقم 6147 ومسلم فی 1768/4 الحدیث رقم 2256-2 والترمذی فی السنن 126/5 الحدیث رقم 2849 وابن ماجہ 1235/2 الحدیث رقم 3757

لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کی ہو وہ لبید کی یہ بات ہے ”خبردار! اللہ کے علاوہ ہر شے باطل ہے“۔ (متفق علیہ)

317- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيَ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيَ مِائَةٌ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عمرو بن الشرید رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا آپ نے دریافت کیا کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کا کوئی شعر یاد ہے۔ میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا: سناؤ۔ میں نے آپ کو ایک شعر سنایا آپ نے فرمایا: اور سناؤ! میں نے آپ کو اور شعر سنایا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کو سوا شعر سنائے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

318- وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيَتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَالِقِيَّتِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک جنگ کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی زخمی ہو گئی۔ تو آپ نے یہ رجز پڑھا ”تو صرف ایک انگلی ہے جو زخمی ہوئی ہے اور اللہ کی راہ میں تجھے اس چیز کا سامنا کرنا پڑا“۔ (متفق علیہ)

319- وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ أَهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرَائِيلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ آيِدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے ساتھ جنگ کے دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو جبرائیل تمہارے ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسان سے یہ بھی کہا کرتے تھے میری طرف سے جواب دو (اور یہ دعا کرتے) اے اللہ! روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر۔ (متفق علیہ)

320- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ

317- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1767/4 الحدیث رقم 2255-1 وابن ماجہ فی السنن 1236/2 الحدیث رقم 3758 واحمد فی السند 390/4

318- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 19/6 الحدیث رقم 2002 ومسلم فی 1421/3 الحدیث رقم (1796-112) واحمد فی السند 312/4

319- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 304/6 الحدیث رقم 3212 ومسلم فی 1933 الحدیث رقم 4295-51

320- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1935/4 الحدیث رقم 2496-157

رَشَقِ النَّبْلِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کی ہجو کرو کیونکہ یہ ان کیلئے تیر اندازی سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

321- وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانِ أَنَّ رُوحَ الْقُدْسِ لَا يَزَالُ يُوَيِّدُكَ مَا نَا فَحَتَّ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ روح القدس ہمیشہ تمہاری تائید کرتا رہے گا۔ جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مقابلہ کرتے رہو گے۔

وہ یہ بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی ہجو کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس نے مسلمانوں کو بھی شفا دی اور خود بھی شفا حاصل کی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

322- وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّىٰ آغْبَرَ بَطْنَهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلَنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَتَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقْبِنَا إِنْ الْأَوْلَىٰ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبِينَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبِينَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ غزوہ خندق کے دن مٹی نکال رہے تھے آپ کا پیٹ مبارک غبار آلود ہو گیا۔ آپ نے یہ الفاظ پڑھے: اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے ہم صدقہ نہ کرتے اور نماز ادا نہ کرتے (اے اللہ) تو ہم پر کینت نازل کر اور جب ہم دشمن کا سامنا کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ بے شک اس نے ہم پر حملہ کیا ہے۔ جب وہ آزمائش کا راہہ کرتا ہے تو ہم انکار کرتے ہیں۔ ”ہم انکار کرتے ہیں“ کے لفظ کو نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں پکارتے۔ (متفق علیہ)

323- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَاعْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

321- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1935/4 الحدیث رقم 2490-157

322- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 399/7 الحدیث رقم 4104، و مسلم فی 1430/3 الحدیث رقم 1803-125، واحمد فی السند 302/4

323- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 46/6 الحدیث رقم 2835، و مسلم فی 1432/3 الحدیث رقم 1805-130، واحمد فی السند 172/3

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے اور مٹی نکال رہے تھے او وہ یہ پڑھ رہے تھے۔ ”ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد کی بیعت کی ہے۔ زندگی بھر جہاد کرنے کی۔“ نبی اکرم ﷺ ان الفاظ میں انہیں جواب دے رہے تھے۔

”اے اللہ زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے۔“ (متفق علیہ)

324- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ (متفق علیہ)

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغَيْبَةِ وَالشَّتْمِ

زبان کی حفاظت، غیبت کرنا اور برا کہنا

325- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لِي الْجَنَّةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

★★ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھے دو جبروں اور دو ٹانگوں کے درمیان (زبان اور شرمگاہ) جگہ کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

326- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يَلْقَى لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يَلْقَى لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبَعْدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

324- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 548/10 الحدیث رقم 6155، ومسلم فی 769/4 الحدیث رقم (2257-7) واہو داؤد فی السنن 276/5 الحدیث رقم 5009، والترمذی فی 129/5 الحدیث رقم 2851، وابن ماجہ فی 1236/2 الحدیث رقم 3759، والدارمی فی 384/2 الحدیث رقم 2705، واحمد فی المسند 175/1

325- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 308/11 الحدیث رقم 6474

326- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 308/11 الحدیث رقم 6477، ومسلم فی 2290/4 الحدیث رقم (2988-50) والترمذی فی السنن 484/4 الحدیث رقم 2319، وابن ماجہ فی 1312 الحدیث رقم 3969، ومالك فی الموطأ 985/2 الحدیث رقم 5، واحمد فی المسند 469/3

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ وہ اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کوئی بات کہتا ہے تو وہ اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جہنم میں اتنا نیچے پھینک دیتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

327- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔ (متفق علیہ)

328- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے۔ تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آئے گا۔ (متفق علیہ)

329- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی دوسرے شخص کو فسق کہتا ہے۔ یا کافر کہتا ہے تو وہ اس کی طرف لوٹ آتا ہے اگر اس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

330- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی آدمی کو کافر کہے یا اللہ کا دشمن کہے اور وہ شخص ایسا نہ ہو تو یہ بات اس (کہنے والے) کی طرف واپس آ جائے گی۔ (متفق علیہ)

327- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 110/1 الحدیث رقم 48، ومسلم فی 81/1 الحدیث رقم (64-116)، والترمذی فی السنن 311/4

الحدیث رقم 1983 والنسائی فی 121/7 الحدیث رقم 4105 وابن ماجہ 1299/2 الحدیث رقم 3939 واحمد فی المسند 385/1

328- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 514/10 الحدیث رقم 6104، ومسلم فی 79/1 الحدیث رقم (60-111) ومالك فی الموطأ

984/2 الحدیث رقم 1 من کتاب الکلام واحمد فی المسند 47/2

329- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 464/10 الحدیث رقم 6045 واحمد فی المسند 181/5

330- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 79/1 الحدیث رقم 61-112 واحمد فی المسند 166/5

331- وَعَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانَ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمُظْلُومُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آپس میں برا کہنے والوں کا وبال پہل کرنے والے پر ہوتا ہے۔ جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

332- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقِي أَنْ يَكُونَ لَعَانًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی سچے مسلمان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ بکثرت لعنت کرتا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

333- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ بے شک بکثرت لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن گواہ یا سفارش کرنے والے نہیں ہوں گے۔

334- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلِكُهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو چکے ہیں۔ تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

335- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا لَوَجْهَيْنِ الَّذِي

331- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2000/4 الحدیث رقم (2587-68) وابو داؤد فی السنن 203/4 الحدیث رقم 4894 واحمد فی السنن 235/2

332- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2005/4 الحدیث رقم 2597-84 والترمذی فی السنن 325/4 الحدیث رقم 2019 واحمد فی السنن 337/2

333- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2006/4 الحدیث رقم 2598-85 واحمد فی السنن 448/6

334- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2024/4 الحدیث رقم 2623-139 وابو داؤد فی السنن 280/5 الحدیث رقم 4883 ومالك فی الموطا 984/2 الحدیث رقم 2 من کتاب الکلام واحمد فی السنن 342/2

335- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 474/10 الحدیث رقم 6058 ومسلم فی 2011/4 الحدیث رقم (2526-100) وابو داؤد فی السنن 190/5 الحدیث رقم 4782 والترمذی فی السنن 328/4 الحدیث رقم 2025 ومالك فی الموطا 991/2 الحدیث رقم 21 من

کتاب الکلام واحمد فی السنن 495/2

يَأْتِي هُوَ لَأَبِ بَوَّجِهِ وَهُوَ لَأَبِ بَوَّجِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن تم سب سے بدتر اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہوگا اس شخص کے پاس اس چہرے کے ساتھ آئے گا اور اس شخص کے پاس اس چہرے کے ساتھ جائے گا۔ (متفق علیہ)

336- وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ نَمَامٌ

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ چغل خوری کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ مسلم ایک روایت میں لفظ ”نمام“ ہے۔

337- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سچائی کو لازم کر لو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کی بارگاہ میں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

338- وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنْ الصِّدْقُ بَرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ فَجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ

☆☆ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: بے شک سچ نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ بے شک جھوٹ گناہ ہے۔ اور جھوٹ جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

339- وَعَنْ أُمِّ كَلثُومٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ

336- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 472/10 الحدیث رقم 6056 ومسلم فی 101/1 الحدیث رقم (105-169) وابو داؤد فی السنن

190/5 الحدیث رقم 4871 والترمذی فی 329/4 الحدیث رقم 2026 واحمد فی السنن 382/5

337- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 507/10 الحدیث رقم 6094 ومسلم فی 2013/4 الحدیث رقم (2607-105) وابو داؤد فی

السنن 264/5 الحدیث رقم 4989 والترمذی فی 306/4

338- الحدیث رقم 5971 والدارمی فی 388/2 الحدیث رقم 2715 ومالك فی الموطأ 989/2 الحدیث رقم 15 من کتاب الکلام

واحمد فی السنن 393/1

النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کروا رہا ہو اور بھلائی کی بات کہتا ہو اور بھلائی کو عام کرنا چاہتا ہو۔ (متفق علیہ)

340- وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْتُوا فِي وُجُوهِهِمُ التَّرَابَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم منہ پر تعریفیں کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہرے پر مٹی ڈال دو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

341- وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَتَنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَحِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادٍ حَالًا مُخَالَةً فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَالِكَ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک صاحب نے دوسرے کی تعریف کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارا ستیا ناس ہو تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے۔ (یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی)۔ تم میں سے جس شخص نے کسی کی تعریف ضرور کرنی ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ میں فلاں کے بارے میں یہ گمان رکھتا ہوں۔ ویسے اس کے بارے میں اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ یہ اس وقت ہوگا جب وہ اس شخص کو واقعی ایسا سمجھتا ہو اور تم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی ایک کو پاکیزگی کے ساتھ موسوم نہ کرو۔

341/2- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَحْيٍ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ

339- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 299/5 الحدیث رقم 2692، ومسلم فی 2011/4 الحدیث رقم (2605/101) واحمد فی السنن 403/6

340- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2297/4 الحدیث رقم (3002-69) وابو داؤد فی السنن 153/5 الحدیث رقم 4803، والترمذی فی السنن 518/4 الحدیث رقم 2393، وابن ماجہ فی 1232/2 الحدیث رقم 3742، واحمد فی السنن 5/6

341/1- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 552/10 الحدیث رقم 6162، ومسلم فی 2296/4 الحدیث رقم (300-65) وابو داؤد فی السنن 154-5 الحدیث رقم 4805، وابن ماجہ فی 1232/2 الحدیث رقم 3744، واحمد فی السنن 47/5

341/2- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2001/4 الحدیث رقم (2589-70) وابو داؤد فی السنن 191/5 الحدیث رقم 4874، والترمذی فی 290/4 الحدیث رقم 1934، والدارمی فی 1387 الحدیث رقم 2714، ومالك فی الموطأ 987/2 الحدیث رقم 10 من کتاب الکلام، واحمد فی السنن 384/2

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کی اس چیز کا ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو۔ عرض کی گئی آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ چیز میرے بھائی میں موجود ہو؟ جو میں کہہ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: وہ اگر اس میں ہو جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں نہ ہو جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اس پر الزام عائد کیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب تم اپنے بھائی کے بارے میں وہ (منفی) بات کہو جو اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور جب وہ کہو جو اس میں موجود نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان عائد کیا۔

342- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائِذْ نَوَّالَهُ فَبَسَّ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَاهَدْتَنِي فَحَاشَا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ

وَفِي رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: اس کو اندر آنے کی اجازت دو۔ یہ اپنی قوم کا سب سے برا شخص ہے۔ جب وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خندہ پیشانی کے ساتھ اس کی طرف مسکرا کر دیکھا جب وہ شخص چلا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فلاں بات کی تھی پھر آپ خندہ پیشانی سے اسے ملے اور اسکی طرف مسکرا کے دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: تم نے مجھے بدزبانی کے ساتھ بات کرتے کب دیکھا ہے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بدتر وہ شخص ہوگا جس کے شر سے بچنے کیلئے لوگ اسے چھوڑ دیں گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس کی بدزبانی کی وجہ سے اسے چھوڑ دیں گے۔ (متفق علیہ)

343- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهِرِينَ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

342- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 452/10 الحدیث رقم 6032، ومسلم فی 2002/4 الحدیث رقم (591-73) وابو داؤد فی السنن

144/5 الحدیث رقم 4792، والترمذی فی السنن 316/4 الحدیث رقم 1996، ومالك فی الموطأ 903/2 الحدیث رقم 4 من کتاب

حسن الخلق

343- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 486/10 الحدیث رقم 6069، ومسلم فی 2291/4 الحدیث رقم (2290-52)

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ہر فرد (کا کیا ہوا) گناہ معاف ہو جائے گا۔ ماسوائے اعلانیہ گناہ کرنے والے کے۔ پاگل پن کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی عمل کرے اور صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا ہو۔ لیکن وہ شخص کہے اے فلاں! میں نے گزشتہ رات فلاں عمل کیا تھا۔ رات کے وقت اس کے پروردگار نے اس کی جس بات پر پردہ رکھا تھا وہ صبح کے وقت اللہ کے اس پردے کو ہٹا دے۔ (متفق علیہ)

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ضیافت کے باب میں نقل کی گئی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں) جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

بَابُ الْوَعْدِ

وعدے کا بیان

344- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالًا مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قَبْلَهُ عِدَّةٌ فَلْيَاتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِينِي هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِي حَشِيَّةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسٌ يَا مِائَةَ قَالَ خَذْ مِثْلِيهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابو بکر کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے کچھ مال آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی قرض ہو یا آپ کی طرف سے وعدہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا اتنا اور اتنا عطا کریں گے۔ انہوں نے تین مرتبہ دونوں ہاتھ پھیلا کر کہا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں میں بھر کر مجھے دیا کر دیا، میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو دینار تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے دو گنا اور لو۔ (متفق علیہ)

بَابُ الْمِزَاحِ

مزاح کا بیان

345- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخَا لَطْنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النَّعِيرُ كَانَ لَهُ نَعِيرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے کہا اے ابوعمیر تمہاری چڑیا کو کیا ہوا۔ (حضرت انس بیان کرتے ہیں) اس کی ایک چڑیا تھی اس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا وہ مر گئی تھی۔ (متفق علیہ)

الفصل الثاني

دوسری فصل

346- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَدَا عِينَا قَالَ إِنْ لِي لَأَقُولُ إِلَّا حَقًّا . (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: آپ ہمارے ساتھ مزاحیہ گفتگو بھی کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف سچ بات کہتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

347- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وِلْدٍ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا أَصْنَعُ بَوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النَّوْفَ . (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کیلئے اونٹ مانگا تو آپ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کا ایک بچہ دوں گا اس نے عرض کی: میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اونٹ کو اونٹنی ہی جنم دیتی ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

348- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: اے دوکان والے۔

345- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 582/10 الحدیث رقم 6203، ومسلم فی 1692/3 الحدیث رقم (30-2150) و ابو داؤد فی السنن 251/5 الحدیث رقم 4969، والترمذی 314/4 الحدیث رقم 1989، وابن ماجہ فی 1226/2 الحدیث رقم 3720، واحمد فی السنن 115/3

346- اخرجہ الترمذی فی السنن 314/4 الحدیث رقم 1990، واحمد فی السنن 340/2

347- اخرجہ ابو داؤد فی السنن 270/5 الحدیث رقم 3998، والترمذی فی 314/4 الحدیث رقم 1991، واحمد فی السنن 267/3

348- اخرجہ ابو داؤد فی السنن 272/5 الحدیث رقم 5002، والترمذی فی 315/4 الحدیث رقم 1992، واحمد فی السنن 127/3

بَابُ الْمَفَاخِرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

فخر کا اظہار اور عصیت (پسندی)

الفصل الأول پہلی فصل

349- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ وَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوْا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون شخص سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ لوگوں نے عرض کی ہم آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کر رہے۔ آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ معزز حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ کے نبی ہیں اللہ کے ایک نبی کے صاحبزادے میں۔ لوگوں نے عرض کی ہم آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کر رہے۔ آپ نے دریافت کیا: پھر تم عربوں کے بڑوں کے بارے میں دریافت کر رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا: تم میں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر سمجھے جاتے تھے وہ اسلام میں بہتر شمار ہونے لگے جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ (متفق علیہ)

350- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ يَوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: معزز فرد جو معزز فرد کے صاحبزادے ہیں۔ جو معزز کے صاحبزادے تھے جو ایک معزز فرد کے صاحبزادے تھے وہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

351- وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِي يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخِي بَعْنَانَ بَغْلَتِهِ يَعْزِي

349- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 362/8 الحدیث رقم 4689، ومسلم فی 1846/4 الحدیث رقم (2378-168) واحمد فی المسند 485/2

350- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 317/6 الحدیث رقم 3382، والترمذی فی السنن 273/5 الحدیث رقم 3116 واحمد فی المسند 96/2

351- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 164/6 الحدیث رقم 3042، ومسلم فی 1400/3 الحدیث رقم 1776-78 واحمد فی المسند 280/4

بَغْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا
ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَمَا رَأَى مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدَّ مِنْهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ حنین کے دن حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامی ہوئی تھی جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ نیچے اترے اور یہ کہنا شروع کیا۔ میں نبی ہوں اس
میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ اس دن آپ سے زیادہ بہادر کسی اور شخص کو نہیں دیکھا گیا۔

352- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے مخلوق میں سب سے
بہتر! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

353- وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْرُونِي كَمَا أَطْرَبِ النَّصَارَى ابْنَ
مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدًا لِلَّهِ وَرَسُولُهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس طرح نہ بڑھا دینا جس طرح
عیسائیوں نے ابن مریم کو بڑھا دیا تھا میں اللہ کا بندہ ہوں تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا۔ (متفق علیہ)

354- وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى
إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ
وحی نازل کی ہے کہ تم لوگ عاجزی اختیار کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں فخر نہ کرے اور کوئی شخص کسی دوسرے
کے مقابلے میں سرکشی نہ کرے۔

بَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ

نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

355- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مِنَ أَحَقِّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ
قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوكَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ

352- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1839/4 الحدیث رقم (150-2369) واحمد فی السنن 178/3

353- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 478/6 الحدیث رقم 3445 والدارمی فی 412/2 الحدیث رقم 2784 واحمد فی السنن 23/1

354- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2198/4 الحدیث رقم (14-2865) وابن ماجہ فی السنن 1397/2 الحدیث رقم

أَذْنَاكَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے عرض کی پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پھر عرض کی، پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا باپ۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہاری ماں اور پھر تمہارا باپ پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔ (متفق علیہ)

356- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو عرض کی گئی یا رسول اللہ! کون شخص؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کے عالم میں پائے اور پھر (ان کی خدمت کی وجہ سے) جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ (صحیح مسلم)

357- وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَاصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صَلِيهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میری والدہ میرے ہاں آئیں وہ مشرک تھیں یہ قریش کے زمانے کے بات ہے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میری والدہ میرے ہاں آئیں ہیں اور وہ (مالی امداد کی) طلب گار ہیں کیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (متفق علیہ)

358- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي فَلَانٍ لَيْسُوا بِي بَأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيَّ اللَّهِ وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبْلَاهَا بِبِلَالِهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فلاں خاندان کے لوگ میرے مددگار نہیں ہیں میرے مددگار اللہ تعالیٰ اور نیک مسلمان ہیں تاہم ان لوگوں کے ساتھ رشتہ داری

355- اخبره البخاری فی صحیحہ 401/10 الحدیث رقم 1971، ومسلم فی 1974/4 الحدیث رقم (1-2548) وابن ماجہ فی السنن 1207/2 الحدیث رقم 3658

356- اخبره مسلم فی صحیحہ 1978/4 الحدیث رقم (9-2551) وابو داؤد فی السنن 307/2 الحدیث رقم 1668، والترمذی فی 554/5 الحدیث رقم 3545، واحمد فی السنن 346/2

357- اخبره البخاری فی صحیحہ 281/6 الحدیث رقم 3183، ومسلم فی 696/2 الحدیث رقم 696-2، واحمد فی السنن 344/6

358- اخبره البخاری فی صحیحہ 419/10 الحدیث رقم 5990، ومسلم فی 197/1 الحدیث رقم (215-366) والترمذی فی السنن

316/5 الحدیث رقم 3185، والنسائی فی 248/6 الحدیث رقم 3644، واحمد فی السنن 519/2

ہے جس کا فائدہ میں انہیں پہنچاؤں گا۔ (متفق علیہ)

359- وَعَنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَدَادَ الْبَنَاتِ وَمُتَعَ وَهَاتِ وَكِرَهُ لَكُمْ وَقِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّوَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ گاڑنے، جھگڑا کرنے، فضول بحث کرنے، بکثرت مانگنے اور مال ضائع کرنے کو تمہارے لیے حرام قرار دیا ہے۔

(متفق علیہ)

360- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ آيَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنے باپ کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (کوئی) دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے دیتا ہے (کوئی) دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

361- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَبْرَارِ بَرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلِي وَدِ ابْنِهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْتَى . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین نیکی، آدمی کا اپنے والد، جو فوت ہو چکا ہو، کے دوست کے اہلخانہ کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا ہے۔ (صحیح مسلم)

362- وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَاطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَلَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کے مال میں کشادگی ہو

359- أخرجه البخاری فی صحیحہ 405/10 الحدیث رقم 5975، ومسلم فی 1341/3 الحدیث رقم 593-12 والدارمی فی 401/2 الحدیث رقم 2751 واحمد فی السند 264/4

360- أخرجه البخاری فی صحیحہ 403/10 الحدیث رقم 5973، ومسلم فی 92/1 الحدیث رقم (90-146) وابو داؤد فی السنن 352/5 الحدیث رقم 5141، والترمذی فی السنن 276/4 الحدیث رقم 1902، واحمد فی السند 164/2

361- أخرجه مسلم فی صحیحہ 1979/4 الحدیث رقم (255-13) وابو داؤد فی السنن 353/5 الحدیث رقم 5143، والترمذی فی 276/4 الحدیث رقم 1903، واحمد فی السند 88/2

362- أخرجه البخاری فی صحیحہ 415/10 الحدیث رقم 5986، ومسلم فی 1982/4 الحدیث رقم (2557-21) وابو داؤد فی السنن 321/2 الحدیث رقم 1693

اور عمر میں اضافہ ہوا سے صلہ رحمی سے کام لینا چاہئے۔ (متفق علیہ)

363- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِي الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب اس سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) کھڑی ہوئی اس نے رحم (کے عرش) کی پنڈلیاں تھام لیں، اس (پروردگار) نے کہا: اب جاؤ! اس نے عرض کی، لا تعلق سے (بچنے کیلئے) تیری پناہ میں آنے والے کے لیے یہی جگہ موزوں ہے۔ (پروردگار نے فرمایا) کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ جو تمہیں ملا کے رکھے گا میں اسے ملا کے رکھوں گا اور جو تمہیں کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔ اس (رحم یعنی رشتہ داری) نے عرض کی اے میرے پروردگار! ٹھیک ہے! (پروردگار نے) فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ (متفق علیہ)

364- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (لفظ) رحم، رحمان سے متعلق حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (اس رحم سے) فرمایا ہے جو تمہیں ملا کے رکھے گا میں اسے ملا کے رکھوں گا اور جو تمہیں کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔ (صحیح بخاری)

365- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قطع (رحمی) کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

366- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي

363- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 417/10 الحدیث رقم 5987، ومسلم فی 1980/4 الحدیث رقم (16-2554) واحمد فی السند 191/1

364- اخرجہ البخاری فی صحیحہ (417/10) الحدیث رقم 5988، والترمذی فی 285/4 الحدیث رقم 1924، واحمد فی السند 160/2

365- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 417/10 الحدیث رقم 5989، ومسلم فی 1981/4 الحدیث رقم 2555-17، واحمد فی السند 62/6

366- اخرجہ البخاری فی صحیحہ (415/10) الحدیث رقم 5984، ومسلم فی (1981/4) الحدیث رقم (18-2556) وابو داؤد فی السنن (323/2) الحدیث رقم 1696، والترمذی فی 279/4 الحدیث رقم 1909، واحمد فی السند 80/4

وَصَلَّى اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم“ عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور یہ کہتا ہے جو مجھے ملا کے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔ (متفق علیہ)

367- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيِّ وَلَكِنَّ

الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَّهَا . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے والا وہ نہیں ہوتا جو بدلے کے طور پر ایسا کر رہا ہو بلکہ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے والا وہ شخص ہوتا ہے کہ جب اس سے اعلیٰ تعلق اختیار کی جائے تو وہ تعلق کو برقرار رکھے۔ (صحیح بخاری)

368- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ لَهُمْ

وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَانَمَا تُسِفُّهُمْ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان کے ساتھ تعلق برقرار رکھتا ہوں اور وہ تعلق توڑ دیتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ درگزر سے کام لیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسے ہی کرتے ہو جیسا تم کہہ رہے ہو تو گویا تم ان پر راکھ چھڑکتے ہو اور جب تک تم ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں مدد نصیب ہوتی رہے گی۔ (صحیح مسلم)

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

مخلوق پر شفقت اور رحمت کا بیان

369- وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا

يَرْحَمُ النَّاسَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر

367- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 423/10 الحدیث رقم 5991، واہو داؤد فی السنن 323/2 الحدیث رقم 1697، والترمذی فی

السنن 279/4 الحدیث رقم 1908، واحمد فی السنن 160/2

368- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1982/4 الحدیث رقم (2558-22) واحمد فی السنن 300/2

369- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 358/13 الحدیث رقم 7376، ومسلم فی 1809/4

رحم نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

370- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّقِبُلُونَ الصَّبِيَّانَ فَمَا نَقِبْلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْلِكُ إِنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: کیا آپ بچوں کو چومتے ہیں ہم تو انہیں نہیں چومتے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال دی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ (متفق علیہ)

371- وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ نَبِيٌّ امْرَأَةً وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں ایک عورت میرے پاس آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں اس نے مجھ سے کچھ کھانے کے لیے مانگا میرے پاس صرف ایک کھجور موجود تھی وہ میں نے اسے دے دی اس نے وہ (ایک کھجور) اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہیں کھائی پھر وہ اٹھی اور چلی گئی نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتائی آپ نے فرمایا: جسے ان بیٹیوں کی آزمائش میں بتلا کیا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ (متفق علیہ)

372- وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: شخص دو بچیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو میں اور وہ یوں ہوں گے، نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ملا کر (یہ بات ارشاد فرمائی)

373- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتَرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

370- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 326/10 الحدیث رقم 5998 ومسلم فی 1808/4 الحدیث رقم 2317/64 وابن ماجہ فی السنن 1209/2 الحدیث رقم 3665

371- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 426/10 الحدیث رقم 5995 ومسلم فی 2027/4 الحدیث رقم 2629-147 والترمذی فی السنن 282/4 الحدیث رقم 1915 وابن ماجہ فی 1201/2 الحدیث رقم 3668 واحمد فی المسند 33/6

372- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2027/4 الحدیث رقم (2631-149) والترمذی فی السنن 281/4 الحدیث رقم 1914

373- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 437/10 الحدیث رقم 8007 ومسلم فی 2218/4 الحدیث رقم (2982-4) والترمذی فی السنن 305/4 الحدیث رقم 1919 والنسائی فی 56/5 الحدیث رقم 2577 وابن ماجہ فی 744/2 الحدیث رقم 2140 واحمد فی المسند 361/2

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت اور غریب شخص کی مدد کی کوشش کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرنے والے کی مانند ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: اس نوافل پڑھنے والے کی طرح ہے جو بے قاعدگی نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو نفل روزہ نہیں چھوڑتا۔ (متفق علیہ)

374- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَىٰ وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا خواہ وہ یتیم اپنے (خاندان کا ہو) یا اس کے علاوہ ہو، جنت میں یوں ہوں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔ (صحیح بخاری)

375- وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِمِهِمْ وَتَوَادِهِمْ وَتَعَاطِفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا تَدَاعَىٰ لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَىٰ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہل ایمان کے آپس میں رحم کرنے، ان کی باہمی محبت اور مہربانی کے حوالے سے انہیں دیکھو گے کہ وہ ایک جسم کی مانند ہیں جس کا کوئی ایک حصہ بیمار ہو جائے تو اس کے نتیجے میں پورا جسم بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

376- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی کے حوالے سے یہ بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تمام اہل ایمان ایک شخص کی مانند ہیں اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو پورے جسم میں تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر میں تکلیف ہو تو پورے جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم)

377- وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ

374- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 436/10 الحدیث رقم 6005، ومسلم فی 2287/4 الحدیث رقم (2983-42) و ابو داؤد فی السنن 351/5 الحدیث رقم 5150، والترمذی فی 283/4 الحدیث رقم 1918، ومالك فی الموطأ 948/2 الحدیث رقم 5 من کتاب الشعر، واحمد فی السند 375/2

375- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 438/10 الحدیث رقم 6011، ومسلم فی 1999/4 الحدیث رقم 2586-66، واحمد فی السند 298/4

376- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 200/4 الحدیث رقم (2586-67)، واحمد فی السند 276/4

377- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 449/10 الحدیث رقم 6062، ومسلم فی صحیحہ 1999/4 الحدیث رقم (2585-65) والنسائی فی السنن 79/5 الحدیث رقم 2560، واحمد فی السند 404/4

بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال دیں۔
(متفق علیہ)

378- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُوا جَرُّوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بھی منقول ہے: جب آپ کی خدمت میں کوئی مانگنے والا آتا یا ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے (اس کی) سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی وہ فیصلہ سنا دیا ہے جو اس نے چاہا۔ (متفق علیہ)

379- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرْهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذَلِكَ نَصْرُكَ أَيَّاهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں گا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو میں اس کی کیسے مدد کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تم اسے ظلم سے روک دو تو یہ تمہارا اس کی مدد کرنا ہوگا۔ (متفق علیہ)

380- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی پریشانیوں سے

378- اخرجہ البخاری فی صحیحہ (448/13) الحدیث رقم 7476، ومسلم فی صحیحہ 2026/4 الحدیث رقم (2627-145) و ابو داؤد فی السنن (334/5) الحدیث رقم 5108، والترمذی فی 41/5 الحدیث رقم 2672، والنسائی فی 78/5 الحدیث رقم 2557، واحمد السنن 400/4

379- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 323/12 الحدیث رقم 6952، ومسلم فی 1998/4 الحدیث رقم 2584-62، والترمذی فی السنن 453/4 الحدیث رقم 2255، والدارمی فی 401/2 الحدیث رقم 2753، واحمد فی السنن 99/3

380- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 97/5 الحدیث رقم 2442، ومسلم فی 1996/4 الحدیث رقم 2580-58، والترمذی فی السنن 26/4 الحدیث رقم 1462

کوئی پریشانی دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔
(متفق علیہ)

381- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَارٍ بِحَسْبِ امْرٍءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ لَهُ آخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلَّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرْضُهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، وہ اسے رسوا نہیں کرتا اور اسے حقیر نہیں سمجھتا، تقویٰ یہاں ہے، آپ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔ (اور پھر فرمایا) کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کی جان و مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لیے قابل احترام ہیں۔ (صحیح مسلم)

382- وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَّصِدٌ مُوَفِّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَفِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ وَعَفِيفٌ مُتَّعِفٌ ذُو عِيَالٍ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَكَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبِعَ لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ ذُقَ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يَمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَاذِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُحْلَ وَالْكَذِبَ وَالشَّنْظِيرَ الْفَحَّاشَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت تین طرح کے لوگ ہوں گے وہ حکمران جو انصاف کرنے والا، سچا اور توفیق یافتہ ہو دوسرا وہ مہربان شخص جو ہر قریبی عزیز اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہو اور تیسرا وہ شخص جو پاک دامن ہو، بال بچے دار ہونے کے باوجود مانگنے سے بچے اور جہنمی پانچ قسم کے لوگ ہوں گے وہ کمزور شخص جس کی کوئی ذاتی رائے نہ ہو اور وہ ہر معاملے میں تمہارا پیروکار ہو اسے بال بچوں یا مال کی کوئی طلب نہ ہو اور وہ خیانت کرنے والا شخص جس سے کوئی لالچ والی چیز پوشیدہ نہ رہے اور کتنی ہی باریک کیوں نہ ہو وہ خیانت ضرور کرے گا اور وہ شخص جو صبح و شام (یعنی ہر وقت) تمہارے اہل خانہ اور مال کے بارے میں تمہیں دھوکہ دے۔

راوی بیان کرتے ہیں (ان کے علاوہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجوسی (راوی کو شک ہے یا شاید) جھوٹ، بد اخلاق اور بد زبان شخص کا ذکر کیا۔ (صحیح مسلم)

381- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1987/4 الحدیث رقم 2563-32 و ابو داؤد فی السنن 196/5 الحدیث رقم 4882 والترمذی فی

286/4 الحدیث رقم 1927 واحمد فی السنن 491/3

382- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2197/4 الحدیث رقم 2865-63 واحمد فی السنن 261/4

383- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 56/1 الحدیث رقم 13 ومسلم فی 68/1 الحدیث رقم 45-72 والنسائی فی 125/8 الحدیث رقم

5039 والدارمی فی 397/2 الحدیث رقم 2740 واحمد فی السنن 251/3

383- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

384- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتا، عرض کی گئی کون؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (متفق علیہ)

385- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (صحیح مسلم)

386- وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَارَآلَ جِبْرَائِيلَ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں اتنی تلقین کرتے رہے کہ میں نے یہ گمان کیا سوچا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔ (متفق علیہ)

387- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَحْزَنَهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

384- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 443/10 الحدیث رقم 6016

385- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 68/1 الحدیث رقم 46-33 واحد فی السنن 1373/2

386- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 441/10 الحدیث رقم 6014 و 6015 و مسلم فی 2025/4 الحدیث رقم (2624-140)

(2625-141) و ابو داؤد فی السنن 357/5 الحدیث رقم 5152 و الترمذی فی السنن 293/4 الحدیث رقم 1942 و ابن ماجہ فی 211/2

الحدیث رقم 3673 واحد فی السنن 52/6 و 85/2

387- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 52/11 الحدیث رقم 6290 و مسلم فی 1718/4 الحدیث رقم (2184-37) و الترمذی فی السنن

117/5 الحدیث رقم 2825 و الدارمی فی 317/2 الحدیث رقم 2657 و مالک فی الموطأ 989/2 الحدیث رقم 14

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب تم تین افراد موجود ہو تو دو افراد تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں کوئی بات نہ کریں یہاں تک کہ دوسرے لوگ بھی آجائیں کیونکہ یہ بات اسے غمگین کرے گی۔ (متفق علیہ)

388- وَعَنْ تَمِيمِ بْنِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَا نِيَمَةَ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، دین خیر خواہی کا نام ہے، یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی، ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمان حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔ (صحیح مسلم)

389- وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَانِ الزَّكَاةِ وَالنَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (دست اقدس پہ) نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی (کارویہ رکھنے) کی بیعت کی تھی۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کے لیے (ایک دوسرے سے) محبت رکھنا

390- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا انْتَلَفَ وَمَا تَنَا كَرَمِنَهَا اخْتَلَفَ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارواح گروہوں کی شکل میں اکٹھی رہتی تھیں ان میں سے جو (عالم ارواح میں) ایک دوسرے سے متعارف تھیں ان کے درمیان (دنیا میں) الفت قائم ہوگئی اور جن کے درمیان (عالم ارواح میں) تعارف نہیں ہوا (دنیا میں) وہ ایک دوسرے سے لاتعلق رہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے امام مسلم رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

391- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَائِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحَبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَائِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

388- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 74/1 الحدیث رقم 55-95 والترمذی فی السنن 286/5 الحدیث رقم 1926 والنسائی فی 151/7 الحدیث رقم 4199 والدارمی فی 402/2 الحدیث رقم 2754 واحمد فی السند 102/4

389- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 312/5 الحدیث رقم 2715 ومسلم فی 75/2 الحدیث رقم (56-97)

390- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 369/6 الحدیث رقم 3336 ومسلم فی 2031/4

فَلَانَا فَاحْبُوهُ فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَائِيلَ فَيَقُولُ
إِنِّي أَبْغَضُ فَلَانَا فَابْغِضْهُ قَالَ فَيَبْغِضُهُ جِبْرَائِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فَلَانَا فَابْغِضُوهُ
قَالَ ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو بلا کر ارشاد فرماتا ہے۔ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اسے محبوب رکھو تو جبرائیل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس شخص کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو جبرائیل کو بلا کر فرماتا ہے: میں اس بندے کو ناپسند کرتا ہوں تم بھی اسے ناپسند کرو تو جبرائیل بھی اسے ناپسند کرتے ہیں پھر وہ آسمان والوں میں یہ اعلان کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے کو ناپسند کرتا ہے تم بھی اسے ناپسند کرو تو وہ (آسمان والے) بھی اسے ناپسند کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین میں اس شخص کے لیے ناپسندیدگی رکھ دی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم)

392- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ

بِجَلَالِي الْيَوْمَ أَظْلَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرمائے گا: میرے جلال (یعنی میری ذات) کی وجہ سے آپس میں محبت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں رکھوں گا جس دن میرے سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

(صحیح مسلم)

393- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ

عَلَى مَذْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخَايَ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بَانَ اللَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆ انہی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لیے ایک

391- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 303/6 الحدیث رقم 3209، ومسلم فی 2030/4 الحدیث رقم (2637-157) ومالك فی الموطأ

953/2 الحدیث رقم 15 من باب ما جاء فی المتحابین واحمد فی السند 267/2

392- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1988/4 الحدیث رقم (2566-37) والترمذی فی السنن 516/4 الحدیث رقم 2390 والدارمی

فی 403/2 الحدیث رقم 2757 ومالك فی الموطأ 952/2 الحدیث رقم 13 من باب ما جاء فی المتحابین فی اللہ واحمد فی السند

338/2

393- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1988/4 الحدیث رقم (2568-38)

دوسری بستی میں گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو مقرر کیا، فرشتے نے اس سے دریافت کیا، کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ بولا اپنے بھائی سے ملنے اس بستی میں جا رہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا، کیا اس نے تم پر کوئی احسان کیا تھا جس کا تم بدلہ دینا چاہتے ہو؟ وہ بولا: نہیں میں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت رکھتا ہوں فرشتہ بولا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں (یہ بتانے کے لیے) اللہ تعالیٰ بھی تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے جیسے تم اس کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو۔ (صحیح مسلم)

394- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہو لیکن ان کے ساتھ مل نہ سکا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جس سے محبت رکھتا ہو اس کے ساتھ ہوگا۔ (متفق علیہ)

395- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَبِكَ وَمَا أَعَدَدْتُ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا إِلَّا إِنِّي أَحَبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتِ قَالَ أَنَسٌ فَمَارَأَيْتِ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرِحَهُمْ بِهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی میں نے اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمان اس بات سے جتنے خوش ہوئے میرے خیال میں اور کسی بات سے اتنے خوش نہیں ہوئے۔ (متفق علیہ)

396- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوِّءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَيْبْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْدِثَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا

394- أخرجه البخاری فی صحیحہ 557/10 الحدیث رقم 6169 ومسلم فی 2034/4 الحدیث رقم 2640-165 وابو داؤد فی السنن 344/5 الحدیث رقم 5126 والترمذی فی السنن 514/4 الحدیث رقم 2387 والدارمی فی 414/2 الحدیث رقم 2787 واحمد فی السنن 392/1

395- أخرجه البخاری فی صحیحہ 553/10 الحدیث رقم 6167 ومسلم فی 2033/4 الحدیث رقم 2639-161 والدارمی فی السنن 414/2 الحدیث رقم 2787 واحمد فی السنن 168/3

396- أخرجه البخاری فی صحیحہ 660/9 الحدیث رقم 5534 ومسلم فی 2026/4 الحدیث رقم (2128-146) وابو داؤد فی السنن 166/5 الحدیث رقم 3829 واحمد فی السنن 408/4

طِبَّةٌ وَنَافِعُ الْكَبِيرِ أَمَا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَأَمَا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نیک دوست کی اور برے دوست کی مثال مشک والے یا بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے مشک والا شخص یا تو تمہیں ویسے ہی دیدے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ تمہیں اس کی خوشبو تو آئے گی اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلادے گا ورنہ تمہیں اس کی بدبو تو آئے گی۔

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّهَابِ جُرُوحِ التَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

ایک دوسرے کو چھوڑنے، لا تعلقی اختیار کرنے

اور پوشیدہ امور کے پیچھے جانے کی ممانعت

397- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ عرصہ تک کے لیے چھوڑ دے جب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہوگا جو پہلے سلام کرے۔ (متفق علیہ)

398- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسُّوْا وَلَا تَحَسُّوْا وَلَا تَنَا جَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغُضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُونُوْا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَفِي رَوَايَةٍ وَلَا تَنَا فَسُوْا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کی برائی نہ کرو، ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ، ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ (متفق علیہ)

397- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 392/10 الحدیث رقم 6071 ومسلم فی 1984/4 الحدیث رقم (25-2560) وابو داؤد فی السنن 214/5 الحدیث رقم 4911 والترمذی فی 288/4 الحدیث رقم 'ومالك في الموطأ 906-2 الحدیث رقم 13 من کتاب حسن الخلق' واحد فی السنن 176/1

398- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 484/10 الحدیث رقم 6066 ومسلم فی 1985 الحدیث رقم (25-2563) وابو داؤد فی السنن 213/5 الحدیث رقم 4910 ومالك في الموطأ 907/2 الحدیث رقم 14 من کتاب حسن الخلق واحد فی السنن 110/3

399- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو ماسوائے اس شخص کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی ہو، حکم ہوتا ہے، ان دونوں کو رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہ کر لیں۔ (صحیح مسلم)

400- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کے اعمال ہفتے میں دو مرتبہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں۔ پیر کے دن اور جمعرات کے دن اور ہر مومن بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ماسوائے اس بندے کے جس کی اس کے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی ہو۔ حکم ہوتا ہے ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں رجوع نہ کر لیں۔ (صحیح مسلم)

401- وَعَنْ أُمِّ كَلْثُومِ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيُضْمِي خَيْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِخْصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبِ وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثِ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ وَحَدِيثِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ أَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ فِي بَابِ الْوَسْوَسَةِ .

☆☆ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کروانا چاہتا ہو وہ بھلائی کی بات کہتا ہو اور بھلائی کو عام کرنا چاہتا ہو۔

399- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1987/4 الحدیث رقم 2565-35، وابو داؤد فی السنن 216/5 الحدیث رقم 4916، والترمذی فی

327/4 الحدیث رقم 2033، ومالك فی الموطأ 908/2 الحدیث رقم 77 من کتاب حسن الخلق 'واحد فی السند 268/2

400- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1987/4 الحدیث رقم (2565-36)، وابو داؤد فی السنن 814/2 الحدیث رقم 2436، والترمذی

فی السنن 122/3 الحدیث رقم 747، والنسائی فی 202/4 الحدیث رقم 2359، والدارمی فی 32/2 الحدیث رقم 1750، ومالك فی الموطأ

909/2 الحدیث رقم 18 من کتاب حسن الخلق 'واحد فی السند 268/2

401- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 299/5 الحدیث رقم 2692، ومسلم فی صحیحہ 2011/4 الحدیث رقم (2605-101) واحد

فی السند (403/6)

مسلم شریف کی روایت میں یہ بات زائد ہے،

وہ بیان کرتی ہیں یہ بات میں نے آپ سے یعنی نبی اکرم ﷺ سے براہ راست نہیں سنی تاہم آپ نے تین معاملات میں جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے جنگ میں (دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے) لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے اور شوہر کا بیوی کے ساتھ بات کرنا اور بیوی کا شوہر کے ساتھ بات کرنا۔

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّافِي فِي الْأُمُورِ

معاملات میں احتیاط (سے کام لینا) اور تسلی رکھنا

402- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ

وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(متفق علیہ)

403- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَجَّ عَبْدُ الْقَيْسِ إِنْ فِيكَ لَخَصَلَتَيْنِ

يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْإِنَانَةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے عبد القیس قبیلے کے سردار سے فرمایا تھا: تمہارے اندر دو خوبیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بردباری اور وقار۔ (صحیح مسلم)

بَابُ الرَّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، حیاء اور اچھے اخلاق کا بیان

404- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ تَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ

وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَالًا يُعْطَى عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَأْسِوَاهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لِعَائِشَةَ

402- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ 529/10 الْحَدِيثُ رَقْمَ 6133 وَمُسْلِمٌ فِي 2295/4 الْحَدِيثُ رَقْمَ (2998-63) وَابُو دَاوُدَ فِي

السَّنَنِ 185/5 الْحَدِيثُ رَقْمَ 4862 وَابْنُ مَاجَةَ فِي 1401/2 الْحَدِيثُ رَقْمَ 4189 وَاحْمَدُ فِي السَّنَنِ 379/2

403- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ 49/1 الْحَدِيثُ رَقْمَ (17-25) وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ (322/4) الْحَدِيثُ رَقْمَ 2011 وَابْنُ

مَاجَةَ 401/2 الْحَدِيثُ رَقْمَ 4187 وَاحْمَدُ فِي السَّنَنِ 23/3

404- أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ 2001/4 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2593-77 وَالرِّوَايَةُ الثَّانِيَةُ فِي 2004/4 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2594-78 وَابُو دَاوُدَ

فِي السَّنَنِ 155/5 الْحَدِيثُ رَقْمَ 407 وَابْنُ مَاجَةَ فِي 58/5 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2701 وَابْنُ مَاجَةَ فِي 1216/2 الْحَدِيثُ رَقْمَ 3688

وَالدَّارِمِيُّ فِي 416/2 الْحَدِيثُ رَقْمَ 2793 وَمَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ 979/2 الْحَدِيثُ رَقْمَ 38 فِي كِتَابِ الْأَسْتِثْنَاءِ وَاحْمَدُ فِي السَّنَنِ 171/6

عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ
 ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند
 کرتا ہے اور مہربانی کا وہ (صلہ) دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا بلکہ اس (مہربانی) کے علاوہ اور کسی چیز پر نہیں دیتا۔ (صحیح مسلم)
 مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم مہربانی کو اپنے اوپر لازم رکھو اور
 سختی اور بدزبانی سے بچو زنی جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی اور جس چیز سے الگ اسے بدنما کر دے گی۔
 405- وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرِمُ الرِّفْقَ يُحْرِمُ الْخَيْرَ .
 (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔
 406- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
 وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 ☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا
 کے بارے میں (یعنی اس سے بچنے کی) نصیحت کر رہا تھا آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! بے شک حیا، ایمان کا حصہ ہے۔
 407- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ
 وَفِي رِوَايَةِ الْحَيَاءِ خَيْرٌ كُلَّهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں حیا صرف بہتری لاتی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حیا ساری کی ساری بھلائی ہے۔

408- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ
 النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو سابقہ انبیاء کے کلام میں جو چیز ملی

405- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2003/4 الحدیث رقم 2592-74 و ابو داؤد فی السنن 157/5 الحدیث رقم 4809 وابن ماجہ فی
 1216/6 الحدیث رقم 3787 واحمد فی السنن 362/4

406- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 74/1 الحدیث رقم 24 ومسلم فی 63/1 الحدیث رقم 36/59 و ابو داؤد فی السنن 147/5
 الحدیث رقم 2795 والترمذی فی 329/4 الحدیث رقم 2027 والنسائی فی 121/8 الحدیث رقم 5033 وابن ماجہ فی 22/1
 الحدیث رقم 58 ومالك فی البوطا 905/2 الحدیث رقم 10 من کتاب حسن الخلق واحمد فی السنن 147/2

407- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 1521/10 الحدیث رقم 6117 ومسلم فی صحیحہ 64/1 الحدیث رقم 37-60 واحمد فی السنن
 427/4

408- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 523/10 الحدیث رقم 6120 و ابو داؤد فی السنن 148/5 الحدیث رقم 4797 وابن ماجہ فی
 1400/2 الحدیث رقم 4183 واحمد فی السنن 121/4

ان میں ایک یہ بات بھی ہے جب تمہیں حیا نہ آئے تو جو چاہے کرو۔

409- وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ (رَوَاهُ: نَيْمٌ)

☆☆ حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

410- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا. (رَوَاهُ: الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے نزدیک تم میں سے، سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

411- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

غضب اور تکبر کا بیان

412- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلسَّنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ صِنِّي قَالَ لَا تَغْضَبُ فَرَدَّدَ

409- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1980/4، الحدیث رقم 2553-14، والترمذی فی 515/4 الحدیث رقم 2389، والدارمی فی 415/2

الحدیث رقم 2799، واحد فی السنن 184/4

410- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 102/7، الحدیث رقم 3759، والترمذی فی 325/4 الحدیث رقم 2018، واحد فی السنن 189/2

411- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 566/6، الحدیث رقم 3559، ومسلم فی 1810/4 الحدیث رقم 2321-68، والترمذی فی السنن

308/4 الحدیث رقم 1975، واحد فی السنن 193/2

412- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 519/10 الحدیث رقم 6116، والترمذی فی السنن 326/4 الحدیث رقم 2020، ومالك فی المؤطا

905/2 الحدیث رقم 11 من باب الغضب واحد فی السنن 175/2

413- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 518/10 الحدیث رقم 6114، ومسلم فی 2014/4 الحدیث رقم (2609-107) وابو داؤد مع فی

السنن 138/5 الحدیث رقم 4779، ومالك فی المؤطا 906/2 الحدیث رقم 12 من کتاب البر والصلۃ، واحد فی السنن 236/2

ذَلِكَ مَرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبُ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی مجھے کوئی نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا: غضب ناک نہ ہونا اس نے چند مرتبہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا: غضب ناک نہ ہونا۔

413- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ

الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلو ان وہ نہیں ہے جو پچھاڑ دے پہلو ان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے پر قابو رکھے۔

414- وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ

كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَّعَفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عَتَلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَاطِ زَنِيمٍ مُتَّكَبِرٍ .

☆☆ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر وہ عام اور کمزور شخص کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا بھی کر دے اور کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں ہر سخت دل، بدکار اور تکبر کرنے والا شخص (جہنمی ہوگا)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہر بدکار، بداصل، متکبر (شخص جہنمی ہے)

415- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ

مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان موجود ہو۔ اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر موجود ہو۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

415/2- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ تَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

الْكِبْرُ بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

414- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 663/8 الحدیث رقم 4918، و مسلم فی 2190/4 الحدیث رقم (2853/64) والروایة الثانية فی

2853-27، والترمذی فی السنن 618/4 الحدیث رقم 2605، وابن ماجہ فی 1378/2 الحدیث رقم 4116، واحمد فی السند 306/4

415- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 93/1 الحدیث رقم 91-148، وابو داؤد فی السنن 351/4 الحدیث رقم 4091، والترمذی فی 317/4

الحدیث رقم 1998، وابن ماجہ فی 1397/2 الحدیث رقم 4173، واحمد فی السند 412/1

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہو۔ ایک شخص نے عرض کی آدمی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کے جوتے اچھے ہوں آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔
تکبر سے مراد حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

416- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ . شَيْخُ زَانَ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ .
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ بھی نہیں کرے گا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، ان کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور تکبر کرنے والا غریب۔

417- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعُظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَارَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِي رِوَايَةٍ قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا لباس ہے (یعنی یہ میری صفات ہیں)، ان دونوں میں سے کسی بھی ایک کے حوالے سے جو شخص میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں داخل کر دوں گا۔
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔

بَابُ الظُّلْمِ

ظلم کا بیان

418- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

416- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 93/1 الحدیث رقم 91-147 و ابو داؤد فی السنن 351/4 الحدیث رقم 4091 والترمذی فی 317/4

الحدیث رقم 1999 واحمد فی السنن 399/1

417- اخرجہ مسلم فی 102/1 الحدیث رقم 107-172 و ابو داؤد فی السنن 749/3 الحدیث رقم 2475 والترمذی فی 128/4 الحدیث

رقم 1595 والنسائی فی 245/7 الحدیث رقم 4458 وابن ماجہ فی 744/2 الحدیث رقم 2207 واحمد فی السنن 480/2

418- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 100/5 الحدیث رقم 2447 ومسلم فی 1996/4 الحدیث رقم 2579/57 والترمذی فی السنن

330/4 الحدیث رقم 2030 والدارمی فی 313/2 الحدیث رقم 2516 واحمد فی السنن 137/2

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (دنیا میں کیا جانے والا) ظلم قیامت کے دن تاریکیوں (کی شکل میں) ہوگا۔

419- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ لَيَسْبِي الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْآيَةَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو ذلیل و خوار بناتا ہے اور پتھر جب اس کی گرفت کرتا ہے تو اسے نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

”اور اس طرح تمہارے پروردگار کی گرفت تھی جب اس نے بستیوں پہ گرفت کی جو ظالم تھیں۔“

420- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحَجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا آبَاءَ كَيْنٍ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى اجْتَازَ الْوَادِيَّ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ”حجر“ کے مقام سے گزرے (جہاں قوم ثمود پہ عذاب نازل ہوا تھا) تو آپ نے فرمایا: جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ان کے رہائشی علاقے سے روتے ہوئے گزرنا (ایسا نہ ہو) کہ تمہیں بھی وہی (عذاب) پہنچے جو انہیں پہنچا تھا، پھر آپ نے اپنے سر مبارک کو جھکایا اور رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ آپ اس وادی سے باہر نکل گئے۔

421- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دَيْنًا رُوِيَ لَا دِرْهَمَ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مُظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحَمِلَ عَلَيْهِ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص نے عزت یا کسی اور حوالے سے اپنے بھائی پر کوئی زیادتی کی ہو وہ آج (دنیا میں) ہی اسے حلال کروالے اس سے پہلے جب دینار اور درہم کام نہیں آئیں گے اگر اس شخص نے کوئی نیک عمل کیا ہوگا تو اس کی زیادتی کے حساب سے اس سے (نیکیاں) لے لی جائیں گی اور اگر اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی تو اس کے ساتھی (مظلوم) کے گناہ لے کر اس (ظالم) کے نام اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے۔

422- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ

419- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 354/8 الحدیث رقم 4686، مسلم فی 1997/4 الحدیث رقم 2583-61 وابن ماجہ فی السنن 1332/2 الحدیث رقم 4018

420- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 125/8 الحدیث رقم 4419، مسلم فی 2286/4 الحدیث رقم 2980-39، واحمد فی السنن 66/2

421- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 101/5 الحدیث رقم 2449، واحمد فی السنن 206/2

لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِصَلْوَةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ .
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی درہم اور کوئی سامان نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس حال میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی، کسی پر الزام لگایا، کسی کا مال (ناجائز طور پر) کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو مارا تو اس کی کچھ نیکیاں اس شخص کو مل جائیں گی، کچھ نیکیاں دوسرے کو مل جائیں گی اور اگر اس چیز کے پورے ہونے سے پہلے جس کی ادائیگی اس پہ لازم ہوگی، اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کی غلطیاں لے کر اس شخص کے ذمے ڈال دی جائیں گی اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

423- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَوَدََّنَّ الْحَقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجُلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنََاءِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ اتَّقُوا الظُّلْمَ فِي بَابِ الْإِنْفَاقِ .

★★ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن ہر حق والے کا حق اسے ادا کیا جائے گا یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے سینگ کے بغیر بکری کا بدلہ بھی لیا جائے گا۔
"انفاق" کے باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ذکر کی گئی ہے، ظلم سے بچو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

نیکی کا حکم دینا

424- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالنُّخْدَرِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا

422- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1997/4 الحدیث رقم (2581-59) والترمذی فی 529/4 الحدیث رقم 2418 واحمد فی السند 303/2

423- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1997/4 الحدیث رقم (2582/60) والترمذی فی السنن 530/4 الحدیث رقم 2420 واحمد فی السند 411/2

424- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 69/1 حدیث رقم 49-78 وابو داؤد فی السنن 511/4 حدیث رقم 4340 والترمذی فی السنن 408/4 حدیث رقم 2172 والنسائی فی السنن 111/8 حدیث رقم 5008 واحمد فی السند 20/3

فَلْيَغِيْرُهُ بِيْدِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فِلِسَانِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں تم میں سے جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کرے اگر وہ (اس طریقے کی) استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کرے اگر وہ (اس طریقے کی بھی) استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں (اسے برا سمجھے) یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

425- وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْمَوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلٰى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَادُوْا بِهٖ فَاخَذَ فَاَسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاتَوَهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ تَاذِيْتُمْ بِيْ وَلَا بَدَلِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجُوْهُ وَنَجُّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكَوْهُ اَهْلَكَوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود (کے نفاذ) میں سستی کرنے والا اور ان کا ارتکاب کرنے والا ان لوگوں کی مانند ہیں جو کسی کشتی کے بارے میں آپس میں قرعہ اندازی کریں ان میں سے کچھ لوگ نیچے ہوں اور کچھ لوگ اوپر کی منزل میں ہوں پھر نیچے والا پانی لے کر ان کے پاس سے گزرے۔ جو اوپر ہیں تو اس سے انہیں اذیت ہو وہ شخص کلباڑا لے کر کشتی کے نیچے والے حصے کو پھاڑنے لگے وہ لوگ ان کے پاس آئیں اور دریافت کریں، تم ایسا کیوں کر رہے ہو وہ جواب دے، میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور مجھے پانی کی ضرورت ہے (اس لیے ایسا کر رہا ہوں) اب اگر وہ لوگ اس کے ہاتھ پکڑ لیں تو اسے بھی نجات میں رہنے دیں گے اور اپنے آپ کو بھی نجات میں رہنے دیں گے اور اگر وہ لوگ اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں تو اسے بھی ہلاکت کا شکار کریں گے اور اپنے آپ کو بھی ہلاکت کا شکار کریں گے۔

426- وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطْحَنِ الْحِمَارِ بِرِحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيُّ فُلَانٍ مَّا شَانِكَ الْاَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اَيْتِهٖ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاتِيَهٗ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

425- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 292/5، حدیث رقم 2686، والترمدی فی السنن 408/4، حدیث رقم 2173، واحمد فی المسند

273/4

426- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 331/6، حدیث رقم 3267، ومسلم فی صحیحہ 2290/4، حدیث رقم 2989-51، واحمد فی

السند 205/5

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس شخص کی آنتیں تیزی سے نکل کر جہنم میں جائیں گی اور اس شخص کی آنتیں جہنم میں یوں چکر لگائیں گی جیسے گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اہل جہنم اکٹھے ہو کر کہیں گے اے فلاں! تمہارے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ کیا تم ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے نہیں روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے منع کرتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔

کِتَابُ الرَّقَاقِ

نری کی باتوں کا بیان

427- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاحُ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو نعمتیں ایسی ہیں۔ جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔ تندرستی اور فراغت۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

428- وَعَنْ الْمَسْتُورِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ کی قسم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال اسی طرح ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر (باہر نکالنے کے بعد) اس بات کا جائزہ لے کہ کتنا (پانی) ساتھ آیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

429- وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى بَجْدِيِّ أَسْكَ مَيْتٍ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بَدْرُهُمْ فَقَالُوا مَا نَحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ هَذَا عَلَيْكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

427- أخرجه البخاری فی صحیحہ 229/11 حدیث رقم 6312 والترمذی فی السنن 477/4 حدیث رقم 2304 وابن ماجہ فی السنن 1396/2 حدیث رقم 4170 والدارمی فی السنن 385/2 حدیث رقم 2707 واحمد فی السنن 344/1

428- أخرجه مسلم فی صحیحہ 2193/4 حدیث رقم 2858-55 والترمذی فی السنن 486/4 حدیث رقم 2323 وابن ماجہ 1376/2 حدیث رقم 4108 واحمد فی السنن 229/4

429- أخرجه مسلم فی صحیحہ 2272/4 حدیث رقم 2957-2 والترمذی فی السنن 485/4 حدیث رقم 23221 وابن ماجہ فی السنن 1377/2 حدیث رقم 4111

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک بکری کے بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مردہ تھا۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کس کو یہ پسند ہوگا کہ یہ اسے ایک درہم کے عوض مل جائے۔ لوگوں نے عرض کی: ہمیں یہ بھی پسند نہیں ہے۔ کہ ہم کسی بھی چیز کے عوض میں اسے حاصل کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے۔ جتنا یہ (بکری کا مردہ بچہ) تمہارے نزدیک بے حیثیت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

430- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ

الْكَافِرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

431- وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی ایک نیکی کے حوالے سے بھی کسی مومن کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا۔ اسے (یعنی مومن کو) دنیا میں اس (نیکی) کا بدلہ دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس نیکی کا بدلہ دیا جائے گا۔ جہاں تک کافر کا معاملہ ہے وہ اللہ کی رضا کیلئے جو اچھائیاں کرتا ہے۔ اس کا بدلہ اسے دنیا میں (رزق کی شکل میں) مل جاتا ہے اور وہ جب آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس ایسی کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کا بدلہ دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم)

432- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلِ حُجِبَتِ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم کو نفسانی خواہشات کے ہمراہ حجاب میں رکھا گیا اور جنت کو ناپسندیدہ امور کے ہمراہ حجاب میں رکھا گیا ہے۔ (متفق علیہ) تاہم مسلم کی روایت میں حجب (حجاب میں رکھنا) کی جگہ حفت (اس کے نیچے رکھا گیا) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

430- الخرجہ مسلم فی صحیحہ 2272/4 حدیث رقم 2956-1 والترمذی فی السنن 486/4 حدیث رقم 2324 وابن ماجہ فی

السنن 1378/2 حدیث رقم 4113 واحمد فی السنن 323/2

431- الخرجہ مسلم فی صحیحہ 2182/4 حدیث رقم 2806-58 واحمد فی السنن 123/8

432- الخرجہ البخاری فی صحیحہ 320/11 حدیث رقم 6487 ومسلم فی صحیحہ 2174/4 حدیث رقم 2822/1 والترمذی فی

السنن 598/4 حدیث رقم 2559 والنسائی فی السنن 3/7 حدیث رقم 3763 واحمد فی السنن 380/2

433- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ تَعْطَ سَخِطَ تَعَسَ وَأَنْتَكَسَ وَإِذَا شَيْكَ فَلَا أَنْتَقِشَ طُوبَى لِعَبْدٍ أَخَذَ بَعْنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَعَّتْ رَأْسُهُ مُغْبِرَةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دینار کا بندہ درہم کا بندہ اور قیمتی لباس کا بندہ برباد ہو جائے۔ اگر اسے دے دیا جائے۔ تو راضی رہتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔ وہ شخص برباد ہو جائے اور خراب ہو جائے کہ اگر اسے کاشا چھ جائے تو اسے نکالنا نہ جائے۔ اور اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوتا ہے۔ اس کے بال بکھرے ہوتے ہیں اور پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں۔ اگر اسے پہرہ دینے کیلئے کہا جائے تو (پوری ذمہ داری سے) پہرہ دیتا ہے اور اگر اسے (دشمن کے مقابلے میں) روانہ کیا جائے تو روانہ ہوتا ہے۔ (بظاہر وہ اتنی عام حیثیت کا مالک ہوتا ہے کہ) اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہیں ملتی اور اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی۔ (صحیح بخاری)

434- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِمَّا أَخَافَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْيَاتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَصَاءَ وَقَالَ آيِنَ السَّائِلُ وَكَانَهُ حَمْدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ أَكَلْتُ حَتَّى امْتَدَّتْ حَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ دنیا کی رعنائی اور زیب و زینت کے نمایاں ہونے کا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا بھلائی (مال غنیمت کا ملنا) برائی کو ساتھ لے آئے گی۔ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا۔ وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ یوں جیسے آپ اس کے سوال کی تعریف کر رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا: بھلائی، برائی کو نہیں لائے گی۔ کیونکہ بہار کے موسم میں جو کچھ

433- اخرجه البخاری فی صحیحہ 81/6 حدیث رقم 2887 وابن ماجہ فی السنن 1376/2 حدیث رقم 4135

434- اخرجه البخاری فی صحیحہ 327/3 حدیث رقم 1465 ومسلم فی صحیحہ 728/2 حدیث رقم 1052/123 والترمذی فی السنن 553/4 حدیث رقم 2463

اگتا ہے وہ کچھ جانوروں کو ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے اور کچھ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ماسوائے اس جانور کے جو سبزہ کھاتا ہو۔ وہ جانور کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پہلو پھول جاتے ہیں وہ دھوپ میں بیٹھ جاتا ہے اور گوبر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اور واپس آ کر کھاتا ہے۔

یہ مال سربز و شاداب اور میٹھا ہوتا ہے جو شخص اسے جائز طریقے سے حاصل کرے اور صحیح طور پر خرچ کرے تو اس کی عمدہ مدد کی گئی اور جو شخص اسے ناحق طور پر حاصل کرے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھانے کے باوجود سیر نہ ہو اور وہ (مال) اس (شخص) کے خلاف قیامت کے دن گواہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

435- وَعَنْ عُمَرُو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَحْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں مجھے تمہارے تنگ دست رہنے کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تمہارے لئے پھیلا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لئے پھیلا دی گئی تھی اور تم اس کی طرف اسی طرح راغب ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ اس کی طرف راغب ہوئے اور یہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاکت کا شکار کر دے گی۔ جیسے اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔ (متفق علیہ)

436- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُرْتًا وَفِي رِوَايَةٍ كَفَافًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو ان کی خوراک جتنا رزق عطا کر۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ان کی ضرورت کے مطابق۔ (رزق عطا کر)

437- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرِزْقٌ كَفَافًا وَقَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ جس نے اسلام قبول

435- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 319/7 حدیث رقم 4015، و مسلم فی صحیحہ 2273/4 حدیث رقم 2961/6، والترمذی فی السنن 2462، وابن ماجہ 1334/2 حدیث رقم 3997

436- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 281/11 حدیث رقم 6460، و مسلم فی صحیحہ 2281/4 حدیث رقم 1055-18، والترمذی فی السنن 501/4 حدیث رقم 2361، وابن ماجہ فی السنن 1387/2 حدیث رقم 4139، واحمد فی المسند 446/2

437- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 730/2 حدیث رقم 1054-125، والترمذی فی السنن 497/4 حدیث رقم 2348، وابن ماجہ فی السنن 1386/2 حدیث رقم 4138، واحمد فی المسند 168/2

438- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2273/4 حدیث رقم 2959-4، والترمذی فی السنن 494/4 حدیث رقم 2342، والنسائی فی السنن 238/6 حدیث رقم 3613، واحمد فی المسند 368/2

کیا اسے ضرورت کے مطابق رزق عطا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے دیا ہے اس پر قناعت کرنے کی اسے توفیق دی۔

(صحیح مسلم)

438- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي وَإِنْ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلُ فَأَنْفِي أَوْ لَبَسَ فَأَبْلَى أَوْ أُعْطِيَ فَأَقْتَنِي وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندہ، میرا مال، میرا مال، کہتا رہتا ہے۔ حالانکہ اس کے مال میں سے اس (کیلئے فائدہ بخش) مال تین قسم کا ہے۔ جسے وہ کھا کر فنا کر دے۔ یا پہن کر پرانا کر دے یا اللہ کی راہ میں دے کر ذخیرہ کر لے اس کے علاوہ جو مال ہے بندہ جاتے ہوئے اسے لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔ (صحیح مسلم)

439- وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں (قبرستان تک) جاتی ہیں۔ ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس (میت) کے ساتھ اس کے اہل خانہ، اس کا مال اور اس کے عمل جاتے ہیں۔

اس کے اہل خانہ اور مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل باقی (ساتھ) رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

440- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِمَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا، تم میں سے کون ایسا شخص ہے جس کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال، اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنا مال وہ ہے۔ جسے (اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) وہ آگے بھیج دے اور اس کے وارث کا مال وہ ہے۔ (دنیا سے رخصت ہوتے وقت) جسے چھوڑ جائے۔ (صحیح بخاری)

441- وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ الْهَيْكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ

439- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 382/11 حدیث رقم 8514، والخرجہ مسلم فی صحیحہ 2273/4 حدیث رقم

2960/5 والنسائی فی السنن 53/8 حدیث 1937 والعرمذی فی السنن 509/4 حدیث رقم 2379 واحد فی السنن 110/3

440- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 280/11 حدیث رقم 8442 واحد فی السنن 382/1

441- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2273/4 حدیث رقم 2050-3 واحد فی السنن 24/4

يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا بَنَ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَنْتِيتَ أَوْ لَيْسَتْ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ
فَأَمْضَيْتَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ مطرف، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ الھکم التکاثر (کثرت تمہیں غافل کر دے گی)

پھر فرمایا: آدم کا بیٹا (یعنی انسان) میرا مال میرا مال کہتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے تمہارا مال صرف وہی ہے۔ جسے کھا کر تم فنا کر دو۔ یا پہن کر پرانا کر دو یا صدقہ کر کے اپنی آخرت کیلئے آگے بھیجو۔ (صحیح مسلم)

442- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ
وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سامان کا زیادہ ہونا خوشحالی نہیں ہے۔ بلکہ نفس کا مال دار ہونا حقیقی مال داری ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ فِي الْمُعْجَزَاتِ

معجزات کا بیان

443- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُؤْسِنَا
وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرَ نَافِقًا يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنَنْتَ بِأَثْنَيْنِ
اللَّهُ تَالِثُهُمَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا میں مشرکین کے پاؤں اپنے سر کے قریب دیکھ رہا تھا ہم اس وقت غار میں موجود تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی بھی ایک اپنی پاؤں کی طرف دیکھ لے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔ (متفق علیہ)

444- وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ

442- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 271/11 حدیث رقم 6446، ومسلم فی صحیحہ 726/2 حدیث رقم 1051-120، والترمذی فی

السنن 506/4 حدیث رقم 3373، وابن ماجہ 1386/2 حدیث رقم 4137، واحمد فی السند 261/2

443- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 8/7 حدیث رقم 3653، ومسلم فی صحیحہ 1854 حدیث رقم 2381/1، والترمذی فی السنن

260/5 حدیث رقم 3096، واحمد فی السند 4/1

444- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 622/6 حدیث رقم 3615، ومسلم فی صحیحہ 2309/4 حدیث رقم 2009/75، واحمد فی السند 2/1

سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا
الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرُورَةً وَقُلْتُ نُمُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا
أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ
أَفْتَحِلِبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذْتُ شَاةً فَحَلَبْتُ فِي قَعْبٍ كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْتَوِي فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتَّى
اسْتَيْقَظَ فَصَبَّيْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلَهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ
ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْتِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحِلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بِنْتُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنِي إِنْ اللَّهُ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمْتُ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى
بَطْنِهَا فِي جَلْدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ أَدْعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوا إِلَيَّ فَاللَّهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الظَّلْبَ
فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفَيْتُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا
رَدَّهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
سے کہا۔ اے ابوبکر! آپ مجھے بتائیے آپ دونوں حضرات نے اس وقت کیا کیا تھا جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت
کا سفر کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم ایک رات اور اگلے دن تک چلتے رہے یہاں تک کہ چاشت کا وقت
ہو گیا اور راستہ خالی ہو گیا وہاں سے کوئی بھی شخص گزر نہیں رہا تھا۔ ہمارے سامنے ایک بڑی چٹان ظاہر ہوئی۔ جس کا سایہ تھا
اس سائے کی طرف دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم نے اس کے پاس پڑاؤ کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنے ہاتھ سے جگہ برابر
کی تاکہ آپ اس پر سو جائیں میں نے آپ کیلئے پوستین بچھا دی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو جائیے میں آپ کے ارد گرد کے
ماحول کا جائزہ لیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ میں ماحول کا جائزہ لینے کیلئے باہر آیا تو سامنے سے ایک چرواہا آ رہا تھا۔ میں
نے دریافت کیا کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا کیا تم دودھ دو گے
اس نے جواب دیا: ہاں اس نے ایک بکری کو پکڑا اس کا دودھ ایک پیالے میں دوہ لیا۔ میرے پاس ایک برتن موجود تھا۔ جسے
میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اٹھا کر لایا تھا۔ آپ اس میں کچھ پی بھی لیا کرتے تھے اور وضو بھی کر لیتے تھے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے آپ کو بیدار کرنا اچھا نہیں لگا۔ میں آپ کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہو گئے۔
میں نے اس دودھ میں کچھ پانی ملایا یہاں تک کہ اس کے نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی دودھ میں اضافہ ہو گیا) میں نے عرض
کی یا رسول اللہ اسے پی لیجئے آپ نے اسے پی لیا۔ یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر آپ نے دریافت کیا کیا روانگی کا وقت

نہیں آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سورج ڈھلنے کے بعد ہم روانہ ہوئے۔ سراقہ بن جحشم ہمارے پیچھے آیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعائے ضرر کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھس گیا وہ بولا میرا یہ خیال ہے کہ تم دونوں حضرات نے میرے لئے دعائے ضرر کی ہے۔ آپ میرے بارے میں دعائے خیر کیجئے۔ آپ دونوں کیلئے میرا یہ وعدہ ہے کہ میں آپ کے پیچھے آنے والے ہر شخص کو واپس کروادوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں دعا کی تو اسے نجات مل گئی۔ راستے میں اس کی جس سے بھی ملاقات ہوئی اس نے یہی کہا ہے اس طرف کی ضرورت نہیں ہے۔ راستے میں اس کی جس سے بھی ملاقات ہوئی اس نے اسے واپس کر دیا۔ (متفق علیہ)

445- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيُّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَالِدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِئِيلُ إِنَّفَا مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةُ كَبِدِ حَوْتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَالِدُ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهَتُوا وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونَنِي فَجَاءَتْ الْيَهُودُ فَقَالَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا أَشْرْنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوهُ قَالَ هَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بارے میں سنا وہ اس وقت اپنی زمین میں کچھ چن رہے تھے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا۔ جن کا علم کسی نبی ہی کو ہو سکتا ہے۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے۔ اہل جنت کا سب سے پہلے کھانا کیا ہوگا اور کون سی چیز بچے کو باپ یا ماں کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (یعنی باپ یا ماں کے ساتھ مشابہت کا باعث بنتی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چیزوں کے بارے میں ابھی مجھے جبرائیل نے بتایا ہے۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے کھینچ کر مغرب کی طرف لے جائے گی اور سب سے پہلا کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے۔ وہ مچھلی کے جگر کا کنارے والا حصہ ہے اور جب مرد کا مادہ تولید عورت کے مادہ تولید پر غالب آجائے تو

مرد بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جب عورت کا مادہ تولید غالب آجائے تو وہ بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بولے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! یہ یہودی لوگ الزام بہت لگاتے ہیں اگر آپ کے ان سے سوال کرنے سے پہلے ان لوگوں کو میرے اسلام کا علم ہو گیا تو یہ مجھ پر بھی الزام لگائیں گے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) یہودی آئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نزدیک عبداللہ کی کیا حیثیت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ہمارے سب سے بہتر فرد ہیں اور ہمارے سب سے بہتر فرد کے صاحبزادے ہیں۔ وہ ہمارے سردار ہیں اور سردار کے صاحبزادے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر عبداللہ بن سلام قبول کر لیتے ہیں تو تمہاری کیا رائے ہوگی۔ وہ بولے اللہ تعالیٰ انہیں اس چیز سے بچائے رکھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور بولے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تو یہودی بولے یہ ہمارے سب سے بدتر شخص ہیں اور ہمارے سب سے بدتر شخص کے بیٹے ہیں۔ تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے۔ یا رسول اللہ مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔ (صحیح بخاری)

446- وَعَنْهُ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرِحِينَ بَلَّغْنَا إِقْبَالَ أَبِي سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَا خَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ اكْبَادَهَا إِلَى بَرِكِ الْغَمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَتَدَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعُ فَلَانَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ فَمَا مَالَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے مشورہ کیا جب ہمیں ابوسفیان کی آمد کے بارے میں پتہ چلا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ یہ ہمیں حکم دیں کہ ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں تو ہم انہیں سمندر میں بھی ڈال دیں گے اور اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم ”برک غماد تک ان کے ساتھ مقابلہ کرتے رہیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کیلئے دعا کی پھر یہ حضرات روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے بدر میں آ کے پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔ آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر ادھر رکھا ادھر رکھا تو کوئی ایک بھی نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے ادھر ادھر نہیں ہوا تھا۔ (صحیح مسلم)

447- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ أَنْشُدْكَ

446- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1403/3 حدیث رقم 1779-83 واہو داؤد فی السنن 130/3 حدیث رقم 2681 والنسائی فی السنن

108/4 حدیث رقم 2074 واحمد فی السنن 219/3

447- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 99/6 حدیث رقم 2915 واحمد فی السنن 329/1

عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ تَشَاءُ لَا تُعْبِدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَآخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَحْتِ عَلَى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثْبُ فِي الدَّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيَوْلُونَ الذُّبُرَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ غزوہ بدر کے دن ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے یہ دعا کی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عہد اور تیرے وعدے کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہاتھ کو تھاما اور بولے یا رسول اللہ اتنا کافی ہے آپ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کافی دعا کی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے زرہ پہنی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: عنقریب دشمن کے گروہ کو پسپا کر دیا جائے گا اور ان کے پیٹھوں کو پھیر دیا جائے گا۔ (صحیح بخاری)

448- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جِبْرَيْلُ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ إِدَاةُ الْحَرْبِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

★★ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: غزوہ بدر کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل ہے جس نے اپنے گھوڑے کے سر کو تھام رکھا ہے اور اس نے ہتھیار سجائے ہوئے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

449- وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسُّوْطِ فَوَقَّهَ وَصَوَّتِ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمُ حَيْرُومُ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ حَرَمٌ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ حُطِمَ أَنْفُهُ وَشَقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السُّوْطِ فَأَخْضَرَ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّلَاثَةَ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرُوا سَبْعِينَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے اس دن ایک مسلمان شخص ایک مشرک شخص کا مقابلہ کر رہا تھا جو اس کے سامنے موجود تھا۔ اسی دوران اس نے کوڑے کی آواز سنی جو اوپر سے آئی تھی اور ایک سوار کی آواز بھی سنائی دی جو کہہ رہا تھا۔ حیروم آگے بڑھو۔ جب اس نے مشرک شخص کی طرف دیکھا تو وہ سیدھا نیچے گر چکا تھا اس نے اس کا جائزہ لیا تو اس کی ناک کٹ چکی تھی اور اس کا چہرہ چیرا جا چکا تھا۔ اس نے ان سب چیزوں کا جائزہ لیا پھر وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات بیان کی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے صحیح کہا ہے۔ یہ تیسرے آسمان سے آنے والی مدد تھی۔ اس دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ستر افراد کو قتل کیا اور ستر افراد کو قیدی بنایا۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

450- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ

448- أخرجه البخاری فی صحیحہ 312/7 حدیث رقم 3995

449- أخرجه مسلم فی صحیحہ 1348/3 حدیث رقم 1763-58

شِمَالِهِ يَوْمَ أَحَدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَارَاتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرَائِيلَ وَ
مِيكَائِيلَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں
جانب دو حضرات کو دیکھا جنہوں نے سفید لباس پہن رکھا تھا اور وہ دونوں بڑے زبردست طریقے سے لڑائی کر رہے تھے میں
نے اس سے پہلے اور اس کے بعد ان دونوں حضرات کو نہیں دیکھا۔ (راوی) کہتے ہیں وہ دونوں حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت
میکائیل علیہ السلام تھے۔ (متفق علیہ)

451- وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ
بُنُ عَتِيكَ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ
فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ
فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَانَمَا لَمْ أَشْتِكْهَا قَطُّ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو ابورافع کی طرف بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن
عتیک رضی اللہ عنہ رات کو اس کے گھر داخل ہوئے وہ اس وقت سو رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھی یہاں تک کہ جب وہ اس کی کمر تک پہنچ گئی تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں اسے
قتل کر چکا ہوں۔ میں نے دروازے کھولے یہاں تک کہ میں ایک سیڑھی تک پہنچا میں نے اپنا پاؤں رکھا چاندنی رات تھی میں
نیچے گر گیا۔ میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنے عمامہ کے ذریعے اسے باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں تک آ گیا۔ جب ہم نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے اس بارے میں آپ کو بتایا آپ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کرو میں نے وہ
آگے آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو یوں ہو گئی جیسے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت
کیا ہے۔

452- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضْتُ كُذْيَةً شَدِيدَةً فَجَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُذْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضْرَبَ فَعَادَ كَثِيرًا أَهْيَلًا فَانْكَفَأَتْ

450- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 353/7 حدیث رقم 4045 و مسلم فی صحیحہ 1802/4 حدیث رقم 2306-46

451- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 155/6 حدیث رقم 3022

452- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 395/7 حدیث رقم 4101 و 4102 و مسلم فی صحیحہ 1610/3 حدیث رقم

2139-141 والدارمی فی السنن 33/1 حدیث رقم 42

إِلَىٰ أَمْرَاتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ
جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهْمَةٌ دَاجِنٌ فذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ
جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَهْنَا بُهْمَةٌ لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ
شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُورًا
فَحَيَّ هَلَّا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِرُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى
أَجِيءَ وَجَاءَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدُ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ أَدْعِي
خَازِنَةَ فَلْتُخْبِرْ مَعَكَ وَأَقْدِحِي مِّنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَا تَكُلُوا حَتَّى تَرَكَوهُ
وَأَنْحَرُوهَا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغَطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيَنْزُرُ كَمَا هُوَ. (مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے دن ہم کھدائی کر رہے تھے کہ ایک چٹان سامنے آگئی۔ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یہ ایک چٹان خندق میں سامنے آگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نیچے اترتا ہوں پھر آپ اٹھے آپ کا پیٹ ایک پتھر کے ذریعے بندھا ہوا تھا۔ ہم نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑی اور ضرب لگائی۔ تو وہ ریت کے حرکت کرتے ہوئے نیلے کی مانند ہو گئی۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک کے عالم میں دیکھا ہے۔ اس نے ”جو“ کا ایک توڑا نکالا ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا میں نے اسے ذبح کیا۔ میں نے ”جو“ کو پیسا اور گوشت ہنڈیا پر رکھ دیا۔ تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آہستہ آواز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک بکری تھی ہم نے اسے ذبح کیا ہے اور ایک صاع ”جو“ تھے۔ ہم نے اسے پیس لیا ہے آپ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت تشریف لائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں کہا اے خندق والو! جابر نے کھانا تیار کیا ہے۔ چلو آؤ چلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی ہنڈیا نیچے نہیں اتارنا اور آنے کی روٹی نہیں بنانا جب تک میں نہ آ جاؤں جب آپ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں گوندھا ہوا آٹا پیش کیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر آپ ہنڈیا کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اس میں بھی تھوک ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا پھر (میری بیوی) سے فرمایا روٹی پکانے والی کو بلا لو وہ روٹی پکاتی جائے گی اپنی ہنڈیا میں سے سالن نکالتی رہنا۔ لیکن اسے نیچے نہیں اتارنا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ان لوگوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اللہ کی قسم اٹھا کر بتاتا ہوں کہ ان سب نے کھانا کھالیا۔ یہاں تک کہ اس کھانے کو چھوڑ کے واپس چلے گئے۔ لیکن ہماری ہنڈیا ویسے ہی جوش کھا رہی تھی۔ جیسے پہلے تھی۔ ہمارے آنے سے اسی طرح روٹیاں بن رہی تھیں جیسے پہلے تھی۔ (متفق علیہ)

453- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّا رِحِينَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ

يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُوءٌ سَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِنَةُ الْبَاغِيَّةُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

453- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2235/4 حدیث رقم 2915-70، و اخرجہ الترمذی فی السنن 628/5 حدیث رقم 3800

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا جب وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا۔ سمیہ کے بیٹے کی خیر نہیں! تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔
(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

454- وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ
الآن نَغزُوهُمْ وَلَا يَغزُونَا نَحْنُ نَسِيرًا لِيَهُمْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت سلمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت غزوہ خندق کے موقع پر دشمن کے لشکر کو پلٹ دیا گیا۔ اب ہم ان پر حملہ کریں گے۔ یہ ہم پر نہیں کریں گے ہم ان کی طرف جائیں گے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

455- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ
السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ آتَاهُ جَبْرَيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ
أُخْرِجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ فَاشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنَمٍ مَرَكَبَ
جَبْرَيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوہ خندق سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ہتھیار اتار کر غسل کیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے تو انہیں نہیں اتارا آپ ان لوگوں کی طرف تشریف لے جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کن کی طرف؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ ان کی طرف تشریف لے گئے۔ (متفق علیہ)

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو غنم کی گلیوں میں حضرت جبریل علیہ السلام کی سواری کے اڑنے والے غبار کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ اس وقت جب نبی اکرم ﷺ بنو قریظہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

456- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ

454- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 485/7 حدیث رقم 4189 واحمد فی المسند 262/4

455- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 487/7 حدیث رقم 4117 ومسلم فی صحیحہ 1389/3 حدیث رقم 1789-65

456- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 441/7 حدیث رقم 4152 ومسلم فی صحیحہ 1484/3 حدیث رقم 1856-73 واحمد فی المسند

329/3

رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ
فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ
قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ لَجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكُنَّا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً .
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے موقع پر لوگ پیاس کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک
ڈول موجود تھا۔ آپ نے اس سے وضو کیا۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے
کیلئے کوئی پانی نہیں ہے صرف یہی ڈول ہے۔ جو آپ کے پاس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس ڈول میں رکھا۔
تو آپ کی انگلیوں کی درمیان سے پانی یوں جاری ہو گیا جیسے چشمے ہوتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم سب
نے اس سے پیا اور اس سے وضو کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اس
وقت ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ ہمارے لئے کافی ہوتا۔ ویسے اس وقت ہم پندرہ سو تھے۔ (متفق علیہ)

457- وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ
الْحُدَيْبِيَّةِ بِسُرُقِنَزَخِنَا هَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى
شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا يَانَاءَ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأْتُ مَمْضًا وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرَوْا أَنفُسَهُمْ
وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہماری تعداد
۱۴۰۰ تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم اس میں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ بھی نہیں رہا۔ اس بات
کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ اس کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ
نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ آپ نے وضو کیا اور پھر اس میں کلی کی اور دعا کی اور پھر اس پانی کو اس کنویں میں انڈیل دیا۔ پھر
آپ نے فرمایا: اسے تھوڑی دیر کے لئے ایسے ہی رہنے دو۔ (بعد میں) سب لوگوں نے خود بھی پانی پیا اور جانوروں کو بھی پانی
پلا دیا۔ یہاں تک کہ روانگی کا وقت آ گیا (اور اس دوران بھی پانی استعمال ہوتا رہا۔)
اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

458- وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فِدْعًا فَلَانَا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا
عَلِيًّا فَقَالَ أَذْهَبَا فَبْتِغِيَا الْمَاءَ فَاَنْطَلِقَا فَتَلْقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْسَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَ ابْنَاهُ إِلَى

457- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 441/7، حدیث رقم 4151، واحد فی السند 280/4

458- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 447/1، حدیث رقم 344، ومسلم فی صحیحہ 474/1، حدیث رقم 682-312

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا فَلَا يَأْكُلُ قَرَبَةَ مَعَاوَاةٍ وَآيَمُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا وَآنَهُ لِيَخِيلَ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْنَهُ مِنْهَا حِينَ ابْتَدَى .
(مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ عوف ابورجاء کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے آپ کی خدمت میں کچھ لوگوں نے پیاسے ہونے کی شکایت کی آپ سواری سے نیچے اترے آپ نے فلاں صاحب کو بلایا۔ ان صاحب کا نام ابورجاء نے بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی اسے بھول گئے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کر کے لاؤ۔ یہ دونوں حضرات گئے ان دونوں حضرات کا سامنا ایک خاتون سے ہوا جو پانی کے دو بڑے یا چھوٹے مشکیزوں کے درمیان تھی۔ یہ دونوں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے ان مشکیزوں کو اونٹوں سے نیچے اتارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوا لیا اور ان مشکیزوں کے منہ سے پانی اس برتن میں انڈا پلا۔ پھر لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ تم خود بھی پی لو اور اپنے جانوروں کو بھی پلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم چالیس پیاسے افراد نے اسے پیایا تک کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہم نے اپنے ہر ایک برتن کو ہر ایک مشکیزے کی بھر لیا۔ اللہ کی قسم! جب اس مشکیزے کو واپس کیا گیا تو ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پہلے سے زیادہ بھرا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

459- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا فَفِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَشِينًا يَسْتَرِبُّهُ وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدَهُمَا فَآخَذَ بَعْضِنِ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى آتَى الشَّجْرَةَ الْآخَرَى فَآخَذَ بَعْضِنِ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ التَّنِيمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَالْتَمَاءُ مَتَا فَجَلَسْتُ أَحَدْتُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةً فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَيَّ سَاقٍ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ ہم نے ایک کشادہ وادی میں پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ کو کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس کے ذریعے آپ پردہ کرتے۔ وہاں وادی کے کنارے دو درخت موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا اللہ کے حکم کے تحت میری پیروی کرو۔ تو وہ آپ کے پیچھے ایسے چل پڑا جیسے لگام والا اونٹ

اپنے قائد کی پیروی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی اذن کے تحت میری پیروی کرو۔ وہ یوں آپ کا فرمانبردار ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ ان دونوں درختوں کے درمیان والی جگہ پر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اللہ کی اذن کے تحت مل جاؤ۔ تو وہ مل گئے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں بیٹھ کر اپنی سوچوں میں گم ہو گیا اور اس طرف سے میری توجہ ہٹ گئی۔ کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت ایک دوسرے سے جدا ہو کے واپس اپنے اپنے تنے پر جا کر کھڑے ہو چکے ہیں۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

460- وَعَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اَصِيبَ سَلْمَةَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَنَفَّتْ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک ضرب کا نشان دیکھا تو کہا اے ابو مسلم! اس ضرب کی تاریخ کیا ہے انہوں نے فرمایا: یہ ضرب مجھے غزوہ خیبر کے دن لگی تھی اور ایسی ضرب تھی کہ لوگوں نے کہا تھا کہ اب سلمہ فوت ہو جائیں گے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس پر تین مرتبہ لعاب دہن ڈالا تو اس کے بعد سے لے کر اب تک کبھی اس میں درد نہیں ہوئی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

461- وَعَنْ اَنَسِ قَالَ نَعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا اَوْ جَعْفَرًا وَاِبْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَأْتِيَهُمْ اَخْبَرَهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاَصِيبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاَصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذَرٍ فَاِنْ حَتَّى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ اللَّهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہلے لوگوں کو دے دی اس سے پہلے کہ ان کی شہادت کی باقاعدہ خبر آتی۔ آپ نے فرمایا: زید نے علم کو تھاما وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے تھام لیا پھر وہ شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے تھاما پھر وہ شہید ہو گئے۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: پھر علم کو اللہ کی ایک تلوار، یعنی خالد بن ولید نے تھام لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

462- وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا اتَّقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ

460- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 475/7 حدیث رقم 4206 واخرجہ ابو داؤد فی السنن 219/4 حدیث رقم 3894

461- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 512/7 حدیث رقم 4262

462- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1398/3 حدیث رقم 1775-76 واخرجہ احمد فی السند 207/1

قَبْلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا أَخِذُ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخِذُ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ عَبَّاسُ نَادِ صِحَابِ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ عَطَفْتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطَفَةَ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَيْكَ يَا لَيْكَ قَالَ فَاقْتَلُوا وَالْكَفَّارَ وَالذَّعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قَصِرَتِ الذَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هَذَا حِمَى الْوَطِيسِ ثُمَّ أَخَذَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزْ مُوَاوِرَبَ مُحَمَّدٍ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصِيَّاتِهِ فَمَارِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ حنین کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ جب مسلمانوں اور کفار کا آمناسا منا ہوا کچھ مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خچر کو ایڑ دینا شروع کی۔ عرض کی گئی آگے کفار ہیں۔ میں نے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامی ہوئی تھی اور میں اسے آگے بڑھنے سے روک رہا تھا کہ وہ تیزی سے آگے نہ بڑھے۔ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھام رکھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عباس! درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو آواز دو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان کی آواز بہت بلند تھی۔ میں نے اپنی بلند آواز میں کہا۔ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے لوگ کہاں ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ یوں واپس پلٹے جیسے کوئی گائے اپنی بچوں کی طرف آتی ہے۔ انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں نے کفار کے ساتھ جنگ کرنا شروع کر دی۔ انصار کو یہ کہہ کر بلایا گیا: اے انصار کے گروہ! اے انصار کے گروہ! حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر بنو حارث بن خزرج کا نام لے کر بلایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار جنگ کا جائزہ لے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اب جنگ بھڑک چکی ہے۔ پھر آپ نے کچھ کنکریاں پکڑی پھر انہیں کفار کے چہرے کی طرف پھینکا تو وہ یوں پسپا ہو گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم! اور اللہ کی قسم! جب آپ نے انہیں کنکریاں ماری تو میں نے انہیں دیکھا کہ ان کے ہتھیار کند ہو گئے ہیں اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

463- وَعَنْ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَثَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرٌ سُلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رَمَاءَ لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُخِطُّونَ لَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُهُ فَنَزَلَ

463- اخبره البخاری فی صحیحہ 27/8، حدیث رقم 4315، و مسلم فی صحیحہ 1400/3، حدیث رقم 1778-78

وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ اِذَا احْمَرَ الْبَاسُ نَتَّقِي بِهِ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَ اللَّذِي
يُحَادِثِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابواسحاق بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعمارہ! آپ لوگ جنگِ حنین کے دن فرار ہو گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم نے منہ نہیں پھیرا تھا، بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند نوجوان (دشمن کے سامنے) نکلے ان کے پاس زیادہ ہتھیار نہیں تھے۔ ان کا تیر اندازوں کے گروہ سے سامنا ہوا۔ جن کے تیر خطا نہیں جاتے تھے۔ ان لوگوں نے انہیں تیروں (کی بوچھاڑ پر) رکھ لیا۔ جو خطا نہیں جا رہے تھے۔ اس پر یہ لوگ وہاں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے، نبی اکرم اس وقت اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے اس کی لگام تھام رکھی تھی۔ اور اسے چلا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خچر سے نیچے اترے۔ آپ نے مدد مانگی۔ اور بولے:

”میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔“

پھر آپ نے ان کی (اپنے ساتھیوں کی) صف بندی کی۔

(اس روایت کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

بخاری نے بھی اسی مضمون کو نقل کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! جب جنگ شدید ہو جاتی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بچتے تھے۔ اور ہم میں بہادر وہ شخص ہوتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ رہتا تھا۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

464- وَعَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلَّى صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبُعْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنِيهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے نبی اکرم کے کچھ ساتھی پیچھے کی طرف مڑے۔ جب انہوں نے نبی اکرم کے گرد ہجوم کیا۔ تو آپ اپنے خچر سے نیچے اترے پھر آپ نے زمین سے اپنی مٹھی بھر کر مٹی اٹھائی۔ اور ان (دشمنوں) کے چہروں کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: ان کے چہرے

463/2- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1401/3 حدیث رقم 1776-79

464- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1402-3 حدیث رقم 1777-81

تاریک ہو جائیں (راوی کہتے ہیں) دشمن کے جتنے بھی افراد تھے۔ اس مٹھی کے ذریعے ان میں سے ہر ایک کی دونوں آنکھوں میں وہ مٹی چلی گئی۔ اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ اللہ تعالیٰ نے (اس طرح) انہیں پسا کر دیا، نبی اکرم نے ان کا مالِ غنیمت مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

465- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَأَدَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَاهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَبَهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ قَدْ انْتَحَرَ فَلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يَا بِلَالُ قُمْ فَادْخُلْ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں 'جو آپ کے ساتھ تھا اور مسلمان ہونے کا دعوے دار تھا' یہ فرمایا: یہ جہنمی ہے۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اس شخص نے بڑی جوان مردی کے ساتھ لڑنا شروع کیا اسے بہت سے زخم آئے۔ ایک شخص آیا اس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جس شخص کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ اس نے تو بڑی جواں مردی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جنگ کی ہے اور وہ بہت زیادہ زخمی ہو چکا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنمی ہی ہے۔ بعض لوگوں کو اس بارے میں شک ہوا اسی دوران اس شخص کو زخم آیا۔ اس نے اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اور اس میں سے ایک تیر نکالا اور اس سے خود کو ذبح کر لیا۔ کچھ لوگ جلدی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچ ثابت کیا ہے۔ فلاں شخص نے خود کو تیر مار کر خودکشی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا خاص رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اسے بلال! اٹھو اور اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن جائے گا اور اللہ تعالیٰ (بعض اوقات) کسی گنہگار شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

465- أخرجه البخاری فی صحیحہ 471/7 حدیث رقم 4203، مسلم فی صحیحہ 105/1 حدیث رقم 111-178 والدارمی

314/2 حدیث رقم 2517 فی السند 309/2

466- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سِحْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنَّهُ لِيَحْيِلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعْرَتِ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَ فِي رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعَ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لِبَيْدَبْنِ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيِّ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بئرٍ ذَرَوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْاسٍ مِمَّنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبئرِ فَقَالَ هَذِهِ الْبئرُ الَّتِي أَرَبْتَهَا وَكَانَ مَاءَ هَانَقَاعَةَ الْحِنَاءِ وَكَانَ نَحْلَهَا رَوْءُ سِ الشَّيَاطِينِ فَاسْتَخْرَجَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا یہاں تک کہ آپ کو یہ خیال آتا کہ آپ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ ایک دن آپ میرے پاس موجود تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر دوبارہ دعا کی اور پھر فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا اس نے مجھے اس بارے میں بتا دیا ہے۔ میرے پاس دو افراد آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے۔ اس نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے دریافت کیا: ان پر کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا لیبید بن اعصم یہودی نے کیا ہے۔ اس نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے اس نے جواب دیا: کندھے کی ہڈی میں کنگھی میں اور خشک کھجور کے پتوں میں اس نے دریافت کیا: وہ کہاں ہیں دوسرے نے جواب دیا: وہ زروان کے کنویں میں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ اس کنویں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا یہ وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کا پانی یوں تھا جیسے مہندی کے نچوڑ کا پانی ہوتا ہے اور وہاں کے درخت یوں تھے جیسے شیاطین کے سر ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس جادو شدہ چیز کو وہاں سے نکلوا دیا۔ (متفق علیہ)

467- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقْسِمُ قَسْمًا آتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خَبِتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائذَنْ لِي اِضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعَهُ فَإِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَوَتَهُ مَعَ صَلَوَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رُصَادِهِ إِلَى نَصِيهِ وَهُوَ

466- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 334/6 حدیث رقم 3268، ومسلم فی صحیحہ 719/4 حدیث رقم 2189-43

467- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 617/6 حدیث رقم 3610، ومسلم فی صحیحہ 744/1 حدیث رقم 1064-143، واخرجہ ابن

ماجہ فی السنن 61/1 حدیث رقم 171، واخرجہ احمد فی المسند 56/3

قَدْحُهُ إِلَى قَدْذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْتُ وَالِدَمَ أَيُّهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضْدِيهِ مِثْلَ تَذِي الْمَرَاةِ أَوْ مِثْلَ الْبُضْعَةِ تَدْرَدُ رَوِيخُ جُونٍ عَلَى خَبْرٍ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتَمَسَ فَأَتَى بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِي الْجَبْهَةِ كَتُّ اللَّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّاسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتَهُ فَيَأْمِنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمِنُونِي فَسَالَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنْعَهُ فَلَمَّا وَثَى قَالَ إِنَّ مِنْ صِنْفِي هَذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لِيُنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے۔ ذوالخویصرہ آپ کے پاس آیا یہ بنی تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا۔ وہ بولا اے اللہ کے رسول عدل سے کام لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ اگر میں عدل نہیں کرتا تو پھر تو تم ذلت اور رسوائی کا شکار ہو جاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ مجھے اجازت دیجئے۔ میں اس کی گردن اڑا دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو کم سمجھو گے اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو کمتر سمجھو گے اور وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ دین سے ایسے باہر آجائیں گے جیسے تیرنشانے سے باہر آ جاتا ہے۔ آدمی اس کے پھل کا جائزہ لیتا ان میں سے جو شخص سیاہ فام ہوگا اس کی ایک بازو عورت کی پستان کی مانند ہوگی (راوی کو یہ شک ہے کہ شادی یہ الفاظ ہیں) گوشت کے ٹکڑے کی مانند ہوگی۔ جو حرکت میں ہوگا اور یہ لوگ اس گروہ کے خلاف بغاوت کریں گے جو سب سے بہتر ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ کی تھی اور میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی تلاش کا حکم دیا۔ اس کو تلاش کیا گیا پھر اس شخص کو لایا گیا جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ حلیے کے مطابق اس کا جائزہ لیا تو یہ وہی شخص تھا جس کے بارے میں آپ نے بیان کیا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص آیا۔ جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی تنگ تھی داڑھی گھنی تھی رخسار ابھرے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا۔ وہ بولا: محمد! اللہ سے ڈریئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہل زمین کے لیے امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ ایک

شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے منع کر دیا۔ جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اس شخص کی پشت میں ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ یہ دن سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیرنشانے سے باہر چلا جاتا ہے وہ لوگ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو میں بھی ان کے ساتھ اسی طرح جنگ کروں گا جیسے قوم عاد کے ساتھ کی گئی تھی۔

468— وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمَّيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبِكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مَجَافٌ فَسَمِعْتُ أُمَّيَ خَشَفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاعْتَسَلْتُ فَلَبِسْتُ دِرْعَهَا وَعَجَلْتُ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَارْجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبِكِي مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَقَالَ خَيْرًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا۔ وہ مشرک خاتون تھیں۔ ایک دن میں انہیں دعوت دے رہا تھا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ایک ایسی بات کی جو مجھے ناپسند تھی۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت رو رہا تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت نصیب کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت نصیب کر۔ نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کی بدولت خوش ہوتے ہوئے میں نکل کھڑا ہوا۔ جب میں دروازے کے پاس پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری امی نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ باہر ہی رہو۔ میں نے پانی گرنے کی آواز سنی میری والدہ نے غسل کر کے لباس پہنا اور تیزی سے اپنی چادر لی دروازہ کھولا اور انہوں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں یہ گواہی دیتی ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں خوشی کے مارے رو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور فرمایا بہت اچھا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

469— وَعَنْهُ قَالَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَإِنَّ خَوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ

468— اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1938/4 حدیث رقم 2491-158 واحد فی السنن 320/2

469— اخرجہ البخاری فی صحیحہ 213/1 حدیث رقم 118، مسلم فی صحیحہ 1939/4 حدیث رقم 2492-159 و اخرجہ

الترمذی فی السنن 642/5 حدیث رقم 3834

أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا الزَّمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسِي مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمْرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرَهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتهِ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں۔ تم لوگ یہ کہتے ہو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت احادیث روایت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ ہے۔ (یعنی اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے) میرے مہاجر بھائی بازار میں بھاؤ تاؤ میں مصروف رہتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے اموال (یعنی زمینوں) پر مصروف رہتے تھے میں غریب آدمی تھا میں کھانا کھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص اپنی چادر کو اس وقت تک پھیلائے گا جب تک میں اپنی یہ بات (یعنی دعا) پوری نہ کر لوں اور پھر وہ شخص اسے اکٹھا کر کے سینے پر رکھ لے تو وہ میری کہی ہوئی بات کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی چھوٹی چادر کو پھیلا دیا۔ میرے پاس اس کے علاوہ کوئی کچھ کپڑا نہیں تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات (یعنی دعا) پوری کر لی تو میں نے اس چادر کو اکٹھا کیا اور اپنے سینے پر رکھ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کے بعد سے لے کر آج تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی ہوئی کوئی بھی بات نہیں بھولا۔ (متفق علیہ)

470- وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ فَقُلْتُ بَلَى وَكُنْتُ لَا أَتُبُّ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَيَّ صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ فَحَرَقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلصہ کے حوالے سے راحت نہیں پہنچاؤ گے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! لیکن میں گھوڑے پر سیدھی طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا میں نے آپ کے دست مبارک کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا تھا۔ آپ نے دعا کی اے اللہ اسے ثابت رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا دے! اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) وہ پندرہ سو سواروں کا دستہ لے کر گئے اور انہوں نے اس قبیلے کے (بت کدے) کو جلا دیا اور اسے توڑ پھوڑ دیا (متفق علیہ)

471- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلِحَقِّ

470- أخرجه البخاری فی صحیحہ 154/6 حدیث رقم 3020 ومسلم فی صحیحہ 1925/4 حدیث رقم (2476-136) وأخرجه

الترمذی فی السنن 645/5 حدیث رقم 3842 وابن ماجہ فی السنن 58/1 حدیث رقم 159 وأحمد فی المسند 465/4

بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ
الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَبُودًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقَالُوا ادْفَنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ يَقْبَلْهُ الْأَرْضُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ لکھا کرتے تھے۔ وہ اسلام کو چھوڑ کر
مشرکین کے ساتھ مل گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ
اس سرزمین پر گئے تھے جہاں وہ شخص فوت ہوا تھا تو انہوں نے اس کی لاش کو باہر پڑا ہوا پایا۔ تو دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ
ہے لوگوں نے بتایا ہم نے کتنی مرتبہ اسے دفنایا لیکن زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

472- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا
فَقَالَ يَهُودٌ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت سورج غروب ہو چکا
تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ (متفق علیہ)

473- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ
أَنْ تَدْفِنَ الرَّكَّابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا
عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدِمَاتٍ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو
تیز ہوا چلی یوں لگتا تھا کہ جیسے سوار شخص ذن ہو جائے گا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ہوا کو ایک منافق کی موت کیلئے بھیجا گیا ہے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو منافقین کا
سردار مرچکا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

474- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ
فَأَقَامَ بِهَا لِيَالِي فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هَهُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَانًا مِنْ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شَعْبٌ وَلَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ
يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدُمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا فَارْتَحِلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ مَا

471- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 624/6 حدیث رقم 3617 و اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2145/4 حدیث رقم 2781-14 واحمد فی
السند 121/3

472- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 624/6 حدیث رقم 1375 و مسلم فی صحیحہ 2200/4 حدیث رقم 2869-69 و اخرجہ
النسائی فی السنن 102/4 حدیث رقم 2059 واحمد فی السند 47/5

473- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2145/4 حدیث رقم 27082/15 واحمد فی السند 315/3

474- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1001/2 حدیث رقم 1373-475 واحمد فی السند 331/2

وَضَعْنَارِ حَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّىٰ آغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمَا يَهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم عسفان آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چند راتیں قیام کیا۔ لوگوں نے عرض کی، ہمیں یہاں ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب کہ ہمارے گھروالے ہمارے پیچھے ہیں اور ان کی طرف سے ہمیں اندیشہ ہے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کی دست قدرت میں میری جان ہے مدینے کی ہر گھائی اور راستے پر دو فرشتے تعینات ہیں وہ دونوں اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب سب لوگ کچھ آگے آئے تو آپ نے فرمایا: کوچ کرو۔ ہم لوگوں نے کوچ کیا جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو اس ذات کی قسم! جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے مدینہ داخل ہونے کے بعد ابھی ہم نے اپنی پالان رکھے بھی نہیں تھے کہ بنو عبد اللہ بن عطفان نے ہم پر حملہ کر دیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کی طرف سے ایسا کوئی اندیشہ نہیں تھا۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

475- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَىٰ فِي السَّمَاءِ قَرْعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّىٰ تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنْبَرِهِ حَتَّىٰ رَأَيْتُ الْمَطْرَئِ تَحَادِرُ عَلَيَّ لِحَيْثِهِ فَمَطَرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنَ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّىٰ الْجُمُعَةِ الْآخِرَىٰ وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْغَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدَمُ الْبِنَاءُ وَغَرَقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ إِلَىٰ نَاحِيَةِ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجُوبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةً شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجُودِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالظَّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَافْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ خشک سالی میں مبتلا ہو گئے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ مال ہلاکت کا شکار ہو گئے گھروالے بھوکے ہیں۔ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل نمودار ہو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے

475- اخرجه البخاری فی صحیحہ 413/2 حدیث رقم 933 و مسلم فی صحیحہ 612/2 حدیث رقم 896/8 واخرجه والنسائی

166/3 حدیث رقم 1528 واحمد فی المسند 256/3

بارش کے قطرے آپ کی داڑھی پر نازل ہوتے دیکھے اس دن بارش ہوتی رہی اگلے دن بھی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اگلا جمعہ آگیا (اور بارش لگاتار ہوتی رہی) وہی دیہاتی یا اس کے علاوہ کوئی اور شخص کھڑا ہوا عرض کی یا رسول اللہ مکان گر رہے ہیں اموال ڈوب رہے ہیں۔ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی اے اللہ ہمارے اوپر نہ ہو آس پاس کے علاقوں میں بارش نازل کر۔ تو نبی اکرم ﷺ جس کنارے کی طرف بھی اشارہ کرتے رہے۔ وہاں سے بادل پھٹتا رہا اور مدینہ منورہ ایک تالاب کی مانند ہو گیا اور مدینہ منورہ کا نالا ایک مہینے تک بہتا رہا۔ آس پاس کے علاقوں سے جو بھی شخص آتا تھا تو وہ تیز بارش کی خبر لاتا تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ ہمارے آس پاس بارش ہو ہمارے اوپر نہیں۔ اے اللہ ٹیلوں، پہاڑوں، نشیبوں اور جنگلوں میں بارش ہو جب وہ بارش ختم ہوئی اور ہم باہر آئے تو دھوپ میں چل رہے تھے۔ (متفق علیہ)

476- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَّدَ إِلَى جَذَعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحِبِ النَّخْلَةِ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَحَعَمَتْ تَانُ أَنْبِنِ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَيَّ مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیا کرتے تھے تو آپ مسجد کے ستونوں میں سے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے۔ جب آپ کیلئے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر تشریف فرما ہوئے تو آپ جس ٹہنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اس نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ ابھی شق ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے آپ نے اسے پکڑا اور اپنے ساتھ بھیج لیا۔ تو اس کی یوں آواز آنے لگی جیسے بچہ روتا ہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس بات پر رورہا تھا جو ذکر یہ سنا کرتا تھا (وہ اب باقی نہیں رہا)۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

477- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتُ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَارَ فَعَهَا إِلَى فِيهِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: تم ایسے کر بھی نہیں سکو گے اس نے تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد اس شخص کا ہاتھ کبھی منہ تک نہیں جاسکا۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

476- اخرجه البخاری فی صحيحه 397/2 حدیث رقم 918 والدارمی فی السنن 30/1 حدیث رقم 33

477- اخرجه مسلم 1533/3 حدیث رقم 2021-107

478- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِينًا وَكَانَ يَقُطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارِي وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ اہل مدینہ (دشمن کے حملے کے) کے خوف کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (حقیقت حال جاننے کے لیے) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر گئے جو ست رفتار تھا اور آرام سے چلتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو سمندر (یعنی انتہائی تیز رفتار) پایا ہے۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) بعد میں اس گھوڑے کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس دن کے بعد اس گھوڑے سے (کوئی دوسرا گھوڑا) آگے نہیں نکل سکا۔

479- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوَفِّي أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى عُرْمَانِهِ أَنْ يَأْخُذَ وَالْتَمَرِ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَكَ الْغُرْمَاءُ فَقَالَ لِي إِذْهَبْ فَبِيدِ رُكُلَ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَهُمْ أُغْرُوا بِبِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَدْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ عَنِّي وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى آتَى أَنْظُرَ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد فوت ہو گئے۔ ان کے ذمہ کچھ قرض تھا میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیش کش کی وہ کھجوریں وصول کر لیں اس قرض کے عوض جو ان پر تھا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ جانتے ہیں کہ میرے والد غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے ہیں۔ انہوں نے بہت سا قرض چھوڑا ہے۔ میری خواہش یہ ہے کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور ہر قسم کی کھجور کا الگ ڈھیر بناؤ میں نے ایسا ہی کیا پھر میں آپ کو بلا کے لایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کی طرف دیکھا تو یوں لگا کہ جیسے وہ ابھی مجھ پر حملہ کر دیں گے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین مرتبہ چکر لگایا۔ پھر آپ وہاں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اپنے ساتھیوں کو بلاؤ تو آپ نے ان سب کو ماپ کر دینا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

478- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 70/6: حدیث رقم 2867، ومسلم فی صحیحہ 1802/4: حدیث رقم 2307-49، واخرجہ ابن

ماجہ فی السنن 926/2: حدیث رقم 2772، واحمد فی المسند 147/3

479- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 357/7: حدیث رقم 4053

نے میرے والد کی طرف سے ان کی امانت کو ادا کر دیا۔ میں تو اس بات پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت کو ادا کروادے۔ خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی نہ لے کر جاؤں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام ڈھیروں کو سلامت رکھا۔ یہاں تک کہ جب میں نے اس ڈھیر کو دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ جس کے پاس موجود تھے تو گویا اُس میں ایک بھی کھجور کم نہیں ہوئی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

480- وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنَا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُذْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنَا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُذْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَ كَتَيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے سیدہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں کسی وقت ان کے بچے ان کے پاس آتے اور ان سے سالن مانگتے حالانکہ ان کے گھر میں (کھانے کی) کوئی اور چیز نہ ہوتی تو وہ خاتون اس برتن کی طرف جاتیں جس میں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گھی کا تحفہ بھیجتی تھیں، انہیں اس برتن میں گھی مل جاتا ان کے گھر میں کافی عرصے تک وہی گھی سالن کے طور پر استعمال ہوتا رہا یہاں تک کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس گھی کو مکمل طور پر نچوڑ (صاف کر) دیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کیا تم نے اسے نچوڑ لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے یوں ہی رہنے دیتی تو وہ باقی رہتا۔

(صحیح مسلم)

481- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَأَ صَائِمٍ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ وَسَتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَا تَنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ فَوْمُوا أَنَا نَطْلُقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعُمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَأَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَ

480- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1783/4 حدیث رقم 2280/8 واحد فی السند 340/3

481- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 586/6 حدیث رقم 3578 ومسلم فی صحیحہ 1612/3 حدیث رقم (2040-142) واخرجہ

الدارمی فی السنن 34/1 حدیث رقم 43 ومالك فی الموطأ 927/2 حدیث رقم 10 من كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكَ فَآتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمْرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصْرَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ ثُمَّ لِعَشْرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا أَوِ الْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُوا اللَّهَ فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِشَمَائِنَ رَجُلَيْنِ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُورًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَاتِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں نقاہت محسوس کی ہے جس سے مجھے آپ کے بھوک کی حالت میں ہونے کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے انہوں نے عرض کی، جی ہاں! پھر انہوں نے ”جو“ کی کچھ نکلیاں نکالیں پھر انہوں نے اپنی چادر نکالی اور اس کے کچھ حصے میں روٹیاں پیٹ کر میری بغل میں دیں اور اس چادر کے کچھ حصے کو میرے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے جو اس وقت بچے) سر پر پیٹ دیا اور مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں موجود پایا آپ کے ہمراہ دوسرے افراد بھی تھے میں نے ان سب کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا تمہیں ابوطحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی، جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا اٹھو! آپ روانہ ہوئے، میں ان سب حضرات کے آگے روانہ ہو گیا اور حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ کو آ کر اس بارے میں بتایا، حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ بولے، اے ام سلیم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (راستے میں) ملے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم (رضی اللہ عنہا)! تمہارے پاس جو ہے وہ لے آؤ! سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہی روٹیاں لے آئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق اس کے ٹکڑے کیے گئے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے گھی کے برتن کو نچوڑ کر اسے سالن کے طور پر رکھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، پڑھ کر (دم کیا) اور حکم دیا دس افراد کو اندر آنے کے لیے کہو، حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا، (انہوں نے اندر آ کر) کھانا کھایا جب وہ سیر ہو گئے تو باہر چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، دس دس کر کے لوگوں کو اندر آنے کے لیے کہو۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) یہاں تک کہ

سب لوگوں نے کھانا کھالیا اور وہ سیر ہو گئے ان لوگوں کی تعداد ستر (راوی کوشک ہے) یا شاید اسی تھی۔ (متفق علیہ)
مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لیے کہو جب وہ لوگ اندر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو، انہوں نے کھانا کھالیا یہاں تک کہ اسی افراد نے ایسا کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اور اہل خانہ نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر میرے پاس آنے کے لیے کہو، یہاں تک کہ چالیس افراد کو آپ نے شمار کیا (یعنی دس، دس کر کے چالیس افراد کے بارے میں یہ حکم دیا) پھر نبی اکرم ﷺ نے کھانا کھالیا تو میں نے یہ جائزہ لینا شروع کیا کہ کیا اس (کھانے) میں کچھ کم تو نہیں ہوا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر آپ نے باقی بچے ہوئے کھانے کو اکٹھا کیا اس میں برکت کی دعا کی تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسے پہلے تھا آپ نے فرمایا: یہ تم رکھ لو۔

482- وَعَنْهُ قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزُّورِ آءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَيَجْعَلُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لَأَنْسِيَنَّكُمْ قَالَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَهَاءً ثَلَاثِينَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا آپ اس وقت ”زوراء“ کے مقام پر موجود تھے آپ نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا تمام حاضرین نے (اس پانی سے) وضو کیا۔

(راوی) قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، (اس وقت) آپ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: تین سو تھے یا شاید تین سو کے قریب تھے۔ (متفق علیہ)

483- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَمَا نَعَدُ الْآيَاتِ بَرَكَةٌ وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخَوِيفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ الْمَاءُ فَقَالَ اظْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءَ وَإِنَاءٌ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطُّهُورِ الْمُبَارِكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُوَكَّلُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظاہر ہونے والی) نشانیوں کو برکت سمجھتے تھے پر تم انہیں خوف زدہ کرنے والی چیز سمجھتے ہو، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے پانی ختم ہو گیا نبی

482- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 580/6 حدیث رقم 3572، ومسلم فی صحیحہ 1783/4 حدیث رقم 2279-6، واخرجہ

الترمذی فی السنن 556/5 حدیث رقم 3631، واحمد فی المسند 147/3

483- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 587/6 حدیث رقم 3579، والترمذی فی السنن 557/5 حدیث رقم 3633، والدارمی 28/1

حدیث رقم 29

اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی تلاش کرو لوگ ایک برتن لائے اس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں ڈالا اور پھر فرمایا برکت والے وضو کے پانی کی طرف آؤ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم لوگ کھانا کھائے جانے کے دوران (بعض اوقات) کھانے کے تسبیح پڑھنے کی آواز بھی سن لیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری)

484- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتِكُمْ وَ لَيْلَتِكُمْ وَ تَأْتُونَ الْمَاءَ انْشَاءَ اللَّهُ غَدًا فَانْطَلِقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَيَّ أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَ اللَّيْلِ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَوَتَنَا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَبَيْنَمَا نَسِيرُ حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِضَاةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأْنَا فِيهَا وَضُوءٌ دُونَ وَضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِضَاتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هَلَكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعُدْ أَنْ رَأَى النَّاسَ مَاءً فِي الْمِضَاةِ تَكَابَوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرَوِي قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ نَبِيُّ إِشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ سَاقِي الْقَوْمِ أَخْرَهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاتَى النَّاسَ الْمَاءَ جَامِعِينَ رِوَاءَ رِوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا فِي صَحِيحِهِ وَكَذَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيحِ بَعْدَ قَوْلِهِ أَخْرَهُمْ لَفْظَةً شَرْبًا .

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تم لوگ رات کے ابتدائی حصے میں اور آخری حصے میں سفر کرتے رہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم کل پانی تک پہنچ جاؤ گے لوگ چلتے رہے کسی نے بھی دوسرے کی طرف توجہ نہیں دی۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سفر کے دوران جب نصف رات کا وقت ہوا تو آپ گزرگاہ سے ہٹ گئے آپ نے اپنا سر مبارک رکھا (یعنی سونے کی تیاری کی) اور فرمایا ہماری نماز کا خیال رکھنا (آپ سو گئے لوگ بھی سو گئے) سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے دھوپ آپ کی پشت پر تھی (دوسرے لوگ

484- أخرجه مسلم في صحيحه 372/1، حديث رقم 681-311، والترمذي في السنن 271/4، حديث رقم 1894، وابن ماجه 1135/2،

حديث رقم 3434، والدارمي 164/2، حديث رقم 2135، واحمد في السند 354/4

بھی بیدار ہوئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ! ہم لوگ سوار ہو کر روانہ ہو گئے جب سورج اچھی طرح چڑھ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا نبی اکرم ﷺ نے میرے پاس موجود برتن منگوا یا اس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے وضو کیا جو عام وضو سے کچھ کم تھا۔ (یعنی اعضاء کو بار بار نہیں دھویا) راوی بیان کرتے ہیں اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا آپ نے فرمایا: اس برتن کو سنبھال کر رکھو اس کے بارے میں ایک خبر ہوگی (یعنی معجزہ ظاہر ہوگا) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی اور سوار ہو گئے آپ کے ہمراہ ہم بھی سوار ہو گئے اور لوگوں سے (یعنی قافلے کے عام افراد) سے آکر مل گئے دن اچھی طرح چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو چکی تھی لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں اور ہم پیاسے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے۔ پھر آپ نے پانی کا وہی برتن منگوا یا آپ نے پانی ڈالنا شروع کیا اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو پلانا شروع کیا ذرا سی دیر میں لوگوں نے برتن میں پانی دیکھ لیا تو اس کی طرف لپکے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح سے رہو تم سب یہ اب ہو جاؤ گے۔

راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے ایسا ہی کیا نبی اکرم ﷺ پانی ڈالتے رہے اور میں انہیں پلاتا رہا یہاں تک کہ میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہ گیا پھر آپ نے پانی ڈال کر فرمایا تم پی لو! میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس وقت تک نہیں پیوں گا جب تک آپ نوش نہ فرمائیں، آپ نے فرمایا: دوسروں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے (پانی) پی لیا آپ نے بھی نوش فرمایا۔

راوی بیان کرتے ہیں لوگ بڑے آرام سے اور سیر ہو کر اس پانی تک پہنچے (جہاں پہنچنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے پہلے بتایا تھا)

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) اس روایت کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں اسی طرح نقل کیا ہے ”حمیدی“ کی کتاب اور ”جامع الاصول“ میں بھی یہی اسی طرح منقول ہے۔ البتہ ”مصباح“ یعنی (مصباح السنہ) میں یہ الفاظ ہیں۔ (قوم کو پلانے والا) ”پینے میں“ سب سے آخر میں ہوتا ہے۔

485- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكََةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبَسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذَرَّةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكََةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَاتَرَ كُوفِي الْعَسْكَرِ وَعَاءً إِلَّا مَلَأَ وَهُ قَالَ ذَاكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ فَيُحَبَّبُ عَنِ الْجَنَّةِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ تبوک کے موقع پر لوگ شدید بھوک کا شکار ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ان لوگوں کی کھانے کی پچی ہوئی چیزیں منگوائیے اور پھر ان چیزوں پر ان لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے آپ نے ایک دسترخوان منگوایا اسے بچھا دیا گیا پھر آپ نے کھانے کی پچی ہوئی چیزیں منگوائیں کوئی شخص مٹھی بھر جو لے کر آیا، کوئی مٹھی بھر کھجوریں لے آیا، کوئی روٹی کا ٹکڑا لے آیا، یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں اکٹھی ہو گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا: انہیں اپنے برتنوں میں ڈال لو لوگوں نے انہیں اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا، یہاں تک کہ انہوں نے لشکر میں موجود کوئی ایسا برتن نہیں چھوڑا جسے بھر نہ لیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے اسے کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جو بھی بندہ ان دونوں (باتوں کا عقیدہ) ساتھ لے کر کسی شک کے بغیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ (صحیح مسلم)

486- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ أُمِّي أُمَّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلْتُهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقَرِّنُكَ السَّلْمَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَاهُمْ وَادْعُ لِي مَن لَقِيتُ فَدَعَوْتُ مَن سَمِي وَمَن لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصَّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لَأَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمُ كَانُوا قَالَ زُهَاءُ ثَلَاثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ لَمَّا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشْرَةَ عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجْتُ طَائِفَةً وَدَخَلْتُ طَائِفَةً حَتَّى آكَلُوا كُلَّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وُضِعَتْ كَانَ أَكْثَرًا مِ حِينَ رُفِعَتْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو میری والدہ نے سیدہ ام سلیم نے کھجور، گھی اور پنیر لے کر کھانا تیار کیا اور پھر اسے ایک پیالے میں ڈال کر بولیں: اے انس! اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور یہ بتا دینا کہ اسے میری والدہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ آپ کو سلام بھی کہہ رہی تھیں اور یہ بھی کہہ رہی تھیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ کے لیے تھوڑا سا (ہدیہ) ہے، یا رسول اللہ!

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں روانہ ہوا اور (آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ باتیں) کہہ دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رکھ دو! پھر حکم دیا، فلاں، فلاں، فلاں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، آپ نے چند لوگوں کے نام لیے (اور

486- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 226/9 حدیث رقم 5163، ومسلم فی صحیحہ 1051/2 حدیث رقم 1428-94 واخرجہ

والترمذی فی السنن 333/5 حدیث رقم 3218 واخرجہ والنسائی فی السنن 136/6 حدیث رقم 3307

پھر فرمایا) تمہیں راستے میں جو بھی ملے اسے بھی میری طرف بلاو! نبی اکرم ﷺ نے جن کا نام لیا اور جس سے میں (راستے میں) ملا میں نے ان سب کو دعوت دی جب میں واپس آیا تو گھر بھر چکا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا (اس وقت) آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی انہوں نے جواب دیا: تین سو کے قریب تھے پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ پڑھا پھر آپ نے دس، دس افراد کو بلانا شروع کیا وہ اسے کھاتے رہے، نبی اکرم ﷺ ان سے یہ کہتے رہے، اللہ تعالیٰ کا نام لو اور ہر شخص اپنے آگے سے کھائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا ایک گروہ باہر جاتا تو دوسرا اندر آ جاتا یہاں تک کہ ان سب نے کھانا کھا لیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! (برتن میں باقی رہ جانے والے اس کھانے کو) اٹھا لو میں نے اسے اٹھایا تو مجھے پتا نہیں چل سکا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب اٹھایا ہے (اس وقت زیادہ ہے) (متفق علیہ)

487- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيَيْتُ فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَتَلَا حَقَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيرِكَ قُلْتُ قَدَعَيْتُ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قَدَامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے میں پانی لانے والے ایک اونٹ پر سوار تھا جو تھک چکا تھا اور (آسانی سے) چل نہیں سکتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ میرے قریب آئے اور دریافت کیا: تمہارے اونٹ کو کیا ہوا ہے میں نے عرض کی یہ تھک چکا ہے نبی اکرم ﷺ کچھ پیچھے ہوئے آپ نے اسے ڈرایا اور اس کے لیے دعا بھی کی تو وہ ان سب اونٹوں سے آگے نکل گیا جو اس سے آگے چل رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اب تمہیں اپنا اونٹ کیسا محسوس ہو رہا ہے؟ میں نے عرض کی بہت بہتر ہے اسے آپ کی برکت نصیب ہوئی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اسے چالیس درہم کے عوض میں مجھے فروخت کرو گے؟ میں نے اس شرط پر اس اونٹ کو آپ کو فروخت کر دیا کہ میں مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہوں گا جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں وہ اونٹ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کی قیمت مجھے عطا کی اور وہ اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا۔ (متفق علیہ)

488- وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَاتَيْنَا وَاِدَى الْقُرْمِيِّ عَلَى حَدِيثَةٍ لَأَمْرَاءٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا

487- أخرجه البخاری فی صحیحہ 220/4 حدیث رقم 2097 وأخرجه مسلم فی صحیحہ 1221/3 حدیث رقم 715-110

488- أخرجه البخاری 343/3 حدیث رقم 1481 ومسلم فی صحیحہ 1785/4 حدیث رقم 1392-11 وأخرجه احمد فی السند 424/5

وَحَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
وَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ
فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَسُدَّ عَقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى
الْقَتُّ بِجَبَلِي طَبِيءٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَاْدَى الْقُرَى فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَأَةَ
عَنْ حَدِيثِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمْرُهَا فَقَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے
”وادی قری“ میں ہم ایک خاتون کے باغ کے پاس پہنچے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ (کہ کتنے
ہوں گے) ہم نے اندازہ لگایا، نبی اکرم ﷺ نے ”دس وسق“ کا اندازہ لگایا آپ نے (اس خاتون سے) فرمایا: اس کو یاد
رکھنا، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم واپس تمہارے پاس آئیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ہم لوگ روانہ ہو کر تبوک آگئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات بہت تیز آندھی آئے گی کوئی
شخص اس میں کھڑا نہ ہو اور جس کے ساتھ اونٹ ہے وہ اس کی رسی کو باندھ دے (ایسا ہی ہوا) تیز آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا تو
ہوانے اسے اٹھا کر ”طے“ کے دو پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا پھر ہم واپس آگئے جب ہم ”وادی قری“ پہنچے تو نبی اکرم ﷺ
نے اس خاتون سے اس کے باغ کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا پھل کتنا تھا تو اس نے بتایا: ”دس وسق“ (متفق علیہ)

489- وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي أُمَّتِي
إِنَّا عَشْرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلْجَأَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةَ مِنْهُمْ
تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةَ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي أَكْتَانِهِمْ حَتَّى تَنْجَمَ فِي صُدُورِهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں میرے اصحاب (یعنی میرے زمانے کے لوگوں)
میں سے (اور ایک روایت کے مطابق) میری امت میں سے بارہ ایسے منافق ہوں گے جو اس وقت تک جنت میں داخل نہیں
ہوں گے، بلکہ اس کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے (یعنی کبھی ایسا نہیں ہوگا)
ان میں سے آٹھ وہ ہوں گے جن کے لیے ایک چھوٹا سادانہ کافی ہوگا آگ کا چراغ (یعنی شعلہ) یعنی وہ دانہ ان کے کندھوں
پر نمودار ہوگا اور اس کا اثر ان کے سینوں پر ظاہر ہوگا۔ (صحیح مسلم)

بَابُ الْكِرَامَاتِ

كرامات کا بیان

490- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ أَوْ عَبَادَ بْنَ بَشِيرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حَاجَةٌ لَهُمَا حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصِيَّةٌ فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتَّى مَشِيَ فِي ضَوْئِهَا حَتَّى إِذَا فُتِرَتْ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاءَتْ لِأَخْرِعِ عَصَاهُ فَمَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتَّى بَلَغَ أَهْلَهُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی کسی ضرورت کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے، انتہائی تاریک رات کا ایک بڑا حصہ گزر گیا یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس جانے کے لیے نکلے تو دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی ان دونوں میں سے ایک کی چھڑی دونوں کے لیے روشن ہو گئی اور یہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے یہاں تک کہ جب دونوں حضرات راستے میں جدا ہونے لگے تو دوسرے صاحب کی چھڑی بھی روشن ہو گئی اور دونوں میں سے ہر ایک اپنی چھڑی کی روشنی میں چلتا ہوا اپنے گھر تک پہنچ گیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

491- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أَحَدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعْرَ عَلَى مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَلِيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخْوَاتِكَ خَيْرًا فَاصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَلِيلٍ وَدَفَنَتْهُ مَعَ الْخَرَّافِيِّ قَبْرًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب غزوہ احد کا موقع آیا تو میرے والد نے رات کے وقت مجھے بلایا اور فرمایا میرا خیال ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اصحاب شہید ہوں گے ان میں ابتدائی لوگوں میں میں بھی شہید ہو جاؤں گا اور اپنے بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی ایسا فرد نہیں چھوڑوں گا جو میرے نزدیک تم سے زیادہ عزیز ہو میرے ذمے کچھ قرض ہے تم وہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے بارے میں بھلائی کی میری وصیت کا خیال رکھنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگلے دن وہ سب سے پہلے شہید تھے میں نے انہیں ایک دوسرے شہید کے ہمراہ ایک قبر میں دفن کیا۔ (صحیح بخاری)

492- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنَا سَافِقِرَاءَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَبَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

490- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 124/7 حدیث رقم 3805 واحد فی السند 137/3

491- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 2140/3 حدیث رقم 1351

492- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 587/8 حدیث رقم 3581 ومسلم فی صحیحہ 1627/3

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ بَعْدَ مَاضِي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتِهِمْ قَالَتْ أَبِوَاحْتِي تَجِيءُ فغَضِبَ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَآكَلَ وَآكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَّتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتِ بِنْتِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ وَقُرَّةُ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَآكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ آكَلَ مِنْهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجَزَاتِ .

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اصحاب صفہ غریب لوگ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار افراد کا کھانا ہو وہ پانچویں (راوی کوشک ہے یا شاید) چھٹے فرد کو ساتھ لے جائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین افراد کو ساتھ لے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کا کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے تھے اور پھر وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا کر لی جاتی پھر واپس آتے تھے۔

(اس دن بھی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہیں رہے انہوں نے رات کا کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھالیا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اتنی رات گزرنے کے بعد تشریف لائے، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ اپنے مہمانوں کے پاس کیوں نہیں آئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، کیا تم نے انہیں کھانا نہیں دیا؟ اہلیہ نے عرض کی انہوں نے آپ کے آنے سے پہلے (کھانا کھانے سے) انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اہلیہ نے بھی قسم اٹھا لی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی اور مہمانوں نے بھی قسم اٹھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یہ غصہ شیطان کی طرف سے تھا انہوں نے کھانا منگوایا انہوں نے بھی کھانا شروع کیا اور باقی سب نے بھی کھانا شروع کیا۔ یہ لوگ جو بھی لقمہ اٹھاتے نیچے کا کھانا اس سے زیادہ ہو جاتا انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا اے نبی فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ خاتون نے عرض کی میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم ایہ تو پہلے سے زیادہ ہے ان سب حضرات نے کھانا کھایا اور وہ کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے کھایا۔

(متفق علیہ)

(خطیب تبریزی بیان کرتے ہیں) معجزات کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت موجود ہے ہم لوگ کھانے کی تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔



سورة الفرقان

یہ سورت مکی ہے اور اس میں ۷۷ آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (۱) بِالَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِى الْمُلْكِ وَّخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا (۲)
وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ الْهَيْهَةَ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِانْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا
وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَلَا نَشُورًا (۳)

(تَبَارَكَ) تعالیٰ (الذی نَزَلَ الْفُرْقَانَ) القرآن لانہ فرق بین الحق والباطل (على عَبْدِهِ) محمد
(لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ) ای الانس والجنّ دون الملائكة (نَذِيرًا) مخوفًا من عذاب اللّٰه .
برکت والا ہے یعنی بلند و برتر ہے۔ وہ ذات جس نے فرقان نازل کیا یعنی قرآن نازل کیا کیونکہ یہ حق اور باطل کے درمیان
فرق کرنے والا ہے۔ اپنے بندے پر یعنی حضرت محمد ﷺ پر تاکہ وہ جہانوں کے لئے یعنی انسانوں اور جنات کے لئے اس میں
فرشتے شامل نہیں ہیں، ڈرانے والا ہو جائے یعنی اللہ کے عذاب سے خوف دلانے والا ہو جائے۔

(الذی لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَّلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِى الْمُلْكِ وَّخَلَقَ كُلَّ
شَيْءٍ) من شانہ ان يُخْلَقَ (فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا) سواہ تسویة .
وہ ذات جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا
شریک نہیں ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے یعنی اس چیز کو پیدا کیا ہے جس کی یہ حیثیت ہو کہ اسے پیدا کیا جائے اور اسے حساب
کے ساتھ بنایا ہے۔ یعنی اسے بالکل درست (پیدا کیا ہے)

(وَاتَّخَذُوا) ای الکفار (مِنْ دُونِهِ) ای اللّٰه : ای غیرہ (ء الْهَيْهَةَ) ہی الاصنام (لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّذَرٌّ عَلَيْنَا وَآعَانَةٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا لَقَدْ جَاءَنَا ظُلْمًا وَزُورًا (۴) وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اُكْتَبَتْهَا فِيهَا تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۵) قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (۶)

وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَبْلُغُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا (وَلَا نَفْعًا) اِی جَزَّه (وَلَا يَبْلُغُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً) اِی اِمَاتَةٌ لِاحِدٍ وَلَا اِحْيَاءٌ لِاحِدٍ (وَلَا نُشُورًا) اِی بَعثًا لِلْاِمْوَاتِ .

انہوں نے بنایا ہے یعنی کفار نے بنایا ہے اسے چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کے غیر کو بنایا ہے معبود یعنی بتوں کو بنایا ہے۔ (وہ بت) جنہوں نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا بلکہ خود انہیں بنایا گیا ہے اور وہ اپنے لئے کسی نقصان کی ملکیت نہیں رکھتے یعنی اس نقصان کو پرے کرنے کی ملکیت نہیں رکھتے اور کسی نفع کی ملکیت نہیں رکھتے یعنی اس نفع کو حاصل کرنے کی ملکیت نہیں رکھتے اور وہ لوگ موت یا زندگی کے مالک نہیں ہیں یعنی کسی شخص کو موت دینے کے یا کسی شخص کو زندگی دینے کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہی اٹھنے کے یعنی مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کے مالک ہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا مَا الْقُرْآنُ (إِلَّا إِفْكٌ) كَذِبٌ (اِفْتِرَاهُ) مُحَمَّدٍ (وَأَعَانَةٌ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ) وَهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ ، قَالَ تَعَالَى (فَقَدْ جَاءَنَا ظُلْمًا وَزُورًا) كَفْرًا وَكُذْبًا : اِی بَهْمَا .
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے کہا یہ نہیں ہے۔ یعنی قرآن میں جو کچھ ہے (یہ نہیں ہے) مگر یہ کہ افک یعنی جھوٹ۔ اس نے اپنی طرف سے بنایا ہے یعنی حضرت محمد ﷺ نے ایسا کیا ہے اور ان کی مدد کی ہے۔ اس بارے میں کچھ دوسرے لوگوں نے بھی وہ اہل کتاب ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یہ کہنے والے لوگ) ظلم اور جھوٹ پر آئے ہیں یعنی کفر اور جھوٹ پر آئے ہیں یعنی وہ ان دونوں کو لے کر آئے ہیں۔

(وَقَالُوا) اِیضًا هُوَ (اِسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ) اِکَاذِیْبُهُمْ ، جَمْعُ اُسْطُوْرَةٍ بِالضَّمِّ (اِکْتَتَبَهَا) اِنْتَسَخَهَا مِنْ ذَلِكَ الْقَوْمِ بِغَيْرِهِ (فَهِيَ تَمْلَى) تَقْرَأُ (عَلَيْهِ) لِیَحْفَظَهَا (بُكْرَةً وَأَصِيلًا) غَدُوَّةٌ وَعَشِيًّا ، قَالَ تَعَالَى رَدًّا عَلَيْهِمْ :

اور انہوں نے یہ کہا: یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں، یعنی جھوٹی باتیں ہیں۔ یہ لفظ اسطورہ کی جمع ہے جس میں ("ا" پر) پیش آتی ہے۔ انہوں نے اسے لکھ لیا تھا یعنی اس قوم سے اس کی نقل حاصل کر لی تھی۔ یہ ان پر املاء کی جاتی ہے یعنی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تاکہ وہ اسے محفوظ کر لیں۔ بکرۃ واصلیلا یعنی صبح و شام تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔

(قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا) لِلْمُؤْمِنِينَ (رَحِيمًا)

وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ط لَوْلَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا (۷) أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ط وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا (۸) أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا (۹) تَبَرَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِمَّنْ ذَلِكَ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُورًا (۱۰)

تم یہ فرمادو کہ اسے نازل اس ذات نے کیا ہے جو آسمانوں اور زمین میں موجود راز یعنی غیب کا علم رکھتی ہے۔ بے شک وہ مغفرت کرنے والا ہے یعنی مومنین کی مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے یعنی ان (مومنین پر) رحم کرنے والا ہے۔

(وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا) ہلا (أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا) یصدقہ؟

اور انہوں نے یہ کہا کہ اس رسول ﷺ کو کیا ہے یہ کھانا کھاتا ہے، بازاروں میں چلتا ہے، اس کی طرف فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا کہ وہ فرشتہ بھی اس رسول ﷺ کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا۔ یعنی ان کی تصدیق کر دیتا۔

(أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنْزٌ) من السماء ينفقه ، ولا يحتاج الى الشئ في الاسواق لطلب المعاش؟ (أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ) بستان (يَأْكُلُ مِنْهَا) ای من ثمارها فيكتفي بها . وفي قراءة ناكل بالنون : ای نحن ، فيكون له مزية علينا بها (وَقَالَ الظالمون) ای الكافرون للمؤمنين (إِنْ) ما (تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا) مخدوعاً مغلوباً على عقله .

یا ان کی طرف ڈال دیا جاتا کوئی خزانہ یعنی آسمان سے وہ خزانہ آتا جسے یہ خرچ کرتے اور طلب معاش کے لئے انہیں بازاروں میں چلنے پھرنے کی ضرورت نہ ہوتی یا پھر ان کی کوئی جنت ہوتی یعنی کوئی باغ ہوتا جس میں سے یہ کھا لیتے یعنی اس کے پھلوں میں سے یہ کھا لیتے اور یہ ان کے لئے کفایت کر جاتا۔ ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ ناکل یعنی نون کے ساتھ ہے جس کا مطلب یہ ہے ہم کھا لیتے تو اس صورت میں اس رسول کو ہم پر ایک حوالے سے مزید بڑائی حاصل ہو جاتی اور ظالموں نے یعنی کافروں نے اہل ایمان سے یہ کہا کہ تم لوگ صرف ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو ہوا ہے یعنی اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے اور اس کی عقل مغلوب ہو چکی ہے۔

قال تعالى: (انظر كيف ضربوا لك الامثال) بالمسحور ، والمحتاج الى ما ينفقه والى ملك يقوم معه بالامر (فضلوا) بذلك عن الهدى (فلا يستطيعون سبيلاً) طريقاً اليه .

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ملاحظہ کرو کہ یہ تمہارے لئے کیا مثال بیان کر رہے ہیں۔ یعنی ایسے شخص کی جس پر جادو کیا گیا ہے اور جو شخص خرچ حاصل کرنے کا محتاج ہے اور جسے فرشتے کی بھی ضرورت ہے جو اس کے ساتھ یہ کام سرانجام دے تو یہ لوگ اس وجہ سے ہدایت سے گمراہ ہو گئے ہیں اور اب یہ راستے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ یعنی اس راستے کی جو ہدایت کی طرف جاتا ہے۔

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا (۱۰) إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغِيظًا وَزَفِيرًا (۱۱) وَإِذَا أَلْقَا مِنَهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا (۱۲) لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا (۱۳)

(تَبَارَكَ) تكثر خیر اللہ (الذی ان شاء جعل لك خیراً من ذلك) الذی قالوه من الكنز والبستان (جنات تجری من تحتها الانهار) ای فی الدنیا لانہ شاء ان یعطیہ ایاها فی الآخرة (وَيَجْعَلُ) بالجزم (لَكَ قُصُورًا) ایضاً ، وفی قراءة بالرفع استثناءً .

برکت والا ہے یعنی بکثرت خیر والا ہے اللہ تعالیٰ یہ وہ ذات ہے، اگر وہ چاہے تو تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر صورت حال بنا دے۔ یعنی اس سے زیادہ بہتر جو وہ یہ کہتے ہیں، کہ اس کو خزانہ مل جائے یا بانغ مل جائے (وہ صورت حال) وہ جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں ہوں گی۔ یعنی دنیا میں ایسا ہو جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے وہ آخرت میں نبی اکرم ﷺ کو یہ سب چیزیں عطا کرے گا (اور اگر وہ چاہے) تو آپ کے لئے وہ بنا دے (یہاں ل پر) جزم پڑھی جائے گی۔ تمہارے لئے محلات یعنی یہ بھی بنا دے اور ایک قرأت میں اس پر پیش پڑھی گئی ہے۔ اس صورت میں یہ جملہ استثناء ہوگا۔

(بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ) القيامة (وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا) ناراً مُسَعَّرَةً: ای مشتدة .

بلکہ ان لوگوں نے ساعت کو جھٹلایا یعنی قیامت کو اور ہم نے اس شخص کے لئے جو قیامت کو جھٹلادیتا ہے "سعیّر" تیار کیا ہے۔ یعنی ایسی آگ جو بھڑک رہی ہے یعنی جس میں شدت پائی جاتی ہے۔

(إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغِيظًا وَزَفِيرًا) غلياناً كالغضبان اذا غلا صدره من الغضب (وَزَفِيرًا) صوتاً شديداً ، وساء التغیظ رؤيته وعلبه .

جب وہ آگ ان لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ اس کے غیظ و غضب (کی آواز) سنیں گے یعنی اس کے جوش مارنے کی آواز، جیسے کوئی شخص غصے میں ہوتا ہے جب غصے کے عالم میں اس کا سینہ جوش مارتا ہے اور "زفیر" یعنی شدید آواز کو بھی (وہ سنیں گے) اس کے غیظ کو سننے سے مراد اسے دیکھنا یا اس سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔

(وَإِذَا أَلْقَا مِنَهَا مَكَانًا ضَيِّقًا) بالتشديد والتخفيف بان يضيق عليهم ، ومنها حال من (مكاناً) ، لانه فی الاصل صفة له (مُقَرَّنِينَ) مصفدين قد قرنت : ای جمعت ایدیہم الی اعناقہم فی الاغلال ، والتشديد للتکثیر (دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا) هلاكاً فيقال لهم :

اور جب ان لوگوں کو اس جہنم کی کسی تنگ جگہ پر ڈالا جائے گا یہاں پر لفظ "ضیق" شد کے ساتھ اور تخفیف کے ساتھ پڑھا گیا ہے یعنی اس صورت میں ان پر تنگی کی جائے گی اور آیت میں استعمال ہونے والا لفظ "منہا" لفظ "مکان" کے حال کے طور پر ہے کیونکہ یہ لفظ دراصل اسی کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور وہ لوگ جکڑے ہوئے ہوں گے یعنی ایسی کڑیوں میں جکڑے

قُلْ أَذَلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ۖ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا (۱۵) لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۖ كَانَ عَلَى رَبِّكَ وَعْدًا مَسْئُولًا (۱۶) وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَضَلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ (۱۷)

ہوئے ہوں گے جو ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں گی یعنی ان کے ہاتھ ان کی گردنوں پر زنجیروں میں باندھ دیئے جائیں گے یہاں تشدید تکثیر کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے ہے تو وہاں ”شور“ یعنی ہلاکت کی دعا مانگیں گے تو ان سے کہا جائے گا۔

(لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وادعوا ثُبُورًا كَثِيرًا) لعذابکم۔

آج تم ایک ہی ہلاکت کی دعا مانگو بلکہ بہت زیادہ ہلاکتوں کی دعا مانگو۔ یعنی تمہیں جو عذاب ہو رہا ہے اس کی وجہ سے (تم ایسا کرو)

(قُلْ أَذَلِكَ) المذكور من الوعيد وصفة النار (خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَ) ها (المتقون كَانَتْ لَهُمْ) في علمه تعالى (جَزَاءً) ثواباً (وَمَصِيرًا) مرجعاً۔

تم فرمادو! کیا یہ یعنی جو وعید اور جہنم کی جو صفت یہاں ذکر کی گئی ہے یہ زیادہ بہتر ہے یا ”جنت الخلد“ زیادہ بہتر ہے جس کا وعدہ پرہیزگار لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے جو ان کے لئے ہوگی۔ یعنی یہ بات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ ان کے لئے جزا کے طور پر یعنی ثواب کے طور پر ہوگی اور ”مصیر“ یعنی لوٹنے کی جگہ کے طور پر ہوگی۔

(لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ) حال لازمة (كَانَ) رعدہم ما ذکر (عَلَى رَبِّكَ وَعْدًا مَسْئُولًا) يسالہ من وعد به (رَبَّنَا وَءَايَاتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ) (3: 194) او تسالہ لهم الملائكة (رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ) (40: 8)۔

انہیں اس میں وہ چیزیں ملیں گی جو وہ چاہیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ایسے مال کے طور پر ہے جو لازم ہے اور یہ بات ہمارے پروردگار پر لازم ہے یعنی جو چیز یہاں اس میں ذکر کی ہے اور ان لوگوں کے ساتھ جس کا وعدہ کیا ہے اس وعدے کو پورا کرنا تمہارے پروردگار پر لازم ہے۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے جس کے بارے میں سوال کیا جاسکے گا یعنی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے گا۔ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں وہ چیز عطا کر جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اپنے رسولوں کے ذریعے (3/194) یا یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں فرشتوں نے دعا مانگی تھی ”اے ہمارے پروردگار تو ان لوگوں کو ان جنتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔“ (8/40)

(وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ) بالنون والتحتانية (وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ) ای غیرہ من الملائكة وعيسى وعزير والجن (فَيَقُولُ) تعالیٰ بالتحتانية والنون للمعبودين اثباتاً للحجة على العابدين : (ءَأَنْتُمْ) بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية الفاً وتسهيلها وادخال الف بين السهلة والاخرى وتركه (أَضَلَلْتُمْ عِبَادِي

قَالُوا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاءَ وَ لٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاءَهُمْ حَتّٰى
نَسُوا الذِّكْرَ ۗ وَكَانُوا قَوْمًاۙ بُورًاۙ (۱۸) فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيعُوْنَ صِرَافًا وَّلَا
نَصْرًا ۗ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُدِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا (۱۹)

ہؤلاء آء) او قعتہوہم فی الضلال بامرکم ایہم بعبادتکم (اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ) طریق الحق بانفسہم؟۔
اور جس دن ہم ان لوگوں کو جمع کریں گے یہ نون اور تھانیہ کے ساتھ ہے اور انہیں بھی جمع کریں گے جن کی یہ اللہ تعالیٰ کے
علاوہ عبادت کیا کرتے تھے۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہیں جن میں فرشتے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ اور جنات
شامل ہیں تو وہ فرمائے گا یعنی اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا یہ تھانیہ اور "ن" کے ساتھ ہے یعنی ان کے معبودوں سے یہ فرمائے گا تاکہ ان کی
عبادت کرنے والوں پر حجت ثابت ہو جائے "کیا تم لوگوں نے" یہاں پر دو ہمزہ موجود تھے جس میں سے دوسرے کو الف بنا دیا گیا
ہے اور اے آسان کر دیا گیا ہے اور یہاں مسہلہ اور دوسرے کے درمیان الف داخل کیا گیا ہے اور اسے ترک بھی کیا گیا ہے۔ کیا تم
نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یعنی کیا تم نے ان لوگوں کو گمراہی میں واقع کیا تھا کہ تم نے انہیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ تمہاری
عبادت کریں یا پھر وہ لوگ خود راستے سے بھٹک گئے تھے یعنی بذات خود حق کے راستے سے بھٹک گئے تھے۔

(قَالُوا سُبْحٰنَكَ) تَنْزِيْهًا لِّكَ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِكَ (مَا كَانَ يَنْبَغِي) يَسْتَقِيْم (لَنَا اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ) اِى
غَيْرِكَ (مِنْ اَوْلِيَاءَ) مَفْعُوْلٍ اَوَّلٍ لِّنَتَّخِذَ مِنْ زَائِدَةٍ لِّتَاكِيْدِ النَّفْيِ ، وَمَا قَبْلَهُ الثَّانِي فَكَيْفَ نَامِرٌ بِعِبَادَتِنَا؟
(وَلٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاءَهُمْ) مِنْ قَبْلِهِمْ بِاَطَالَةِ الْعَمْرِ وَسَعَةِ الرِّزْقِ (حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ) تَرَكَوْا الْمَوْعِظَةَ
وَالْاِيْمَانَ بِالْقُرْآنِ (وَكَانُوا قَوْمًاۙ بُورًا) هَلْكِي.

تو وہ یہ کہیں گے تو پاک ہے یعنی تو ہر اس چیز سے پاک ہے جو تیری شان کے لائق نہیں ہے۔ یہ بات مناسب نہیں ہے یعنی یہ
بات درست نہیں ہے۔ ہمارے لئے کہ ہم تیرے علاوہ یعنی تیرے غیر کو بنا میں مددگار یہ لفظ نتخذ کا پہلا مفعول ہے اور یہاں نفی کی
تاکید کرنے کے لئے من زائدہ ہے اور جو اس سے پہلے ہے وہ دوسرا مفعول ہے۔

تو ہم کیسے اپنی عبادت کا حکم دے سکتے ہیں۔ البتہ تو نے انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو یہ موقع دیا۔ یعنی ان سے پہلے جو آباؤ
اجداد تھے انہیں لمبی عمر اور رزق میں کشادگی دے کر یہ موقع دیا یہاں تک کہ وہ لوگ ذکر کو بھول گئے۔ یعنی انہوں نے وعظ و نصیحت
اور قرآن پر ایمان کو ترک کر دیا اور یہ لوگ ہلاک ہونے والی قوم ہیں۔

قال تعالى: (فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ) اِى كَذَّبَ الْمَعْبُوْدُوْنَ الْعَابِدِيْنَ (بِمَا تَقُوْلُوْنَ) بِالْفَوْقَانِيَةِ اِنَّهُمْ اٰلِهَةٌ (فَمَا
تَسْتَطِيعُوْنَ) بِالْتَحْتَانِيَةِ وَالْفَوْقَانِيَةِ: اِى لَا هُمْ وَلَا اَنْتُمْ (صِرَافًا) دَفْعًا لِّلْعَذَابِ عَنْكُمْ (وَلَا نَصْرًا) مِّنْعًا لِّكُمْ
مِنْهُ (وَمَنْ يَّظْلِمْ) يَشْرِكُ (مِّنْكُمْ نُدِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا) شَدِيْدًا فِي الْاٰخِرَةِ.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں نے تم لوگوں کی تکذیب کی یعنی ان معبودوں نے اپنے عبادت کرنے والوں کی تکذیب کر دی۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ط وَجَعَلْنَا
بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ط أَتَصْبِرُونَ ح وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا (۲۰) وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا أَوْلَىٰ
أَنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا (۲۱)

اس چیز کی جو تم کہتے تھے یہ فوقانیہ ہے۔ یعنی یہ بات کہ یہ لوگ ان کے معبود ہیں، تو اب تم استطاعت نہیں رکھتے یہ تھما یہ اور فوقانیہ ہیں۔ یعنی نہ تو وہ لوگ استطاعت رکھتے ہیں اور نہ ہی تم لوگ استطاعت رکھتے ہو۔ ”صرف“ کی یعنی اپنے آپ سے عذاب کو پرے کرنے کی اور ”نصر“ کی یعنی اپنے آپ سے عذاب کو روکنے کی اور جو شخص ظلم کا مرتکب ہوتا ہے یعنی شرک کرتا ہے تم میں سے تو ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے۔ یعنی آخرت میں شدید عذاب دیں گے۔

(وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ) فائزہ: مثلهم في ذلك، وقد قيل لهم مثل ما قيل لك (وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً) بلیة ابتلی الغنی بالفقیر، والصحیح بالمريض، والشریف بالوضیع يقول الثانی فی کل ما لی لا اکون کالاول فی کل (أَتَصْبِرُونَ) علی ما تسعون ممن ابتلیتم بهم؟ استفهام بمعنى الامر: ای اصبروا (وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا) بمن یصبر وبمن یجزع.

اور تم سے پہلے ہم نے جو بھی رسول مبعوث کئے وہ لوگ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلا کرتے تھے تو اس حوالے سے تم بھی ان کی مانند ہو اور ان سے بھی وہی بات کہی گئی تھی جو تم سے کہی گئی ہے اور ہم نے تم میں سے کچھ کو دوسروں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے وہ آزمائش کہ خوشحال کو غریب، تندرست کو بیمار، صاحبِ حیثیت کو کمتر شخص کے مقابلے میں رکھا گیا۔ تاکہ دوسرا شخص یہ کہہ سکے: مجھے پہلے والے شخص کی مانند کیوں نہیں کیا گیا تو کیا تم لوگ صبر سے کام لیتے ہو۔ اس چیز کو جو تم سنتے ہو یعنی وہ لوگ جو اس حوالے سے آزمائش میں مبتلا کئے گئے یہاں پہ استفہام ”امر“ کے مفہوم کے لئے ہے یعنی تم لوگ صبر سے کام لو اور تمہارا پروردگار ملاحظہ فرمانے والا ہے۔ اس شخص کو جو صبر سے کام لیتا ہے اور جو رونا پینا شروع کر دیتا ہے۔

(وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا) لَا يَخَافُونَ الْبَعْثَ (لَوْلَا) هَلَا (أَنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ) فَكَانُوا رَسَلًا
الینا (أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا) فَنَخْبِرُ بَانَ مُحَمَّدًا رَسُولَهُ۔ قَالَ تَعَالَى: (لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا) تَكْبَرُوا (فِي) شَانِ (أَنْفُسِهِمْ
وَعَتَوْا) طَغَوْا (عُتُوًّا كَبِيرًا) بَطْلَبَهُمْ رُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا. و (عُتُوًّا): بِالْوَادِ عَلِيٍّ اَصْلُهُ، بِخِلَافِ عْتِيًّا
بِالْاِبْدَالِ فِي مَرِيَمَ.

اور وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا خوف نہیں رکھتے۔ انہوں نے یہ کہا اگر نہیں یعنی کیوں نہیں ہم پر فرشتے نازل ہوئے تو وہ ہماری طرف رسول (پیغام رساں) ہوتے یا ہم اپنے پروردگار کو کیوں نہیں دیکھ سکتے کہ ہمیں اس بات کی خبر مل جاتی کہ حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ (ان کے اس قول کے جواب میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، انہوں نے تکبر اختیار کیا۔ اپنی ذات کے بارے میں اور سرکشی اختیار کی جو بڑی سرکشی ہے۔ یعنی انہوں نے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حَجْرًا مَّحْجُورًا (۲۲) وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا
عَمِلُوا مِنَّ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا (۲۳) أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ
مَقِيلًا (۲۴)

دیدار کا مطالبہ کیا (یہ سرکشی ہے) (آیت میں استعمال ہونے والے لفظ) عتوا کو واؤ کے ساتھ لکھا گیا ہے اور یہ اپنی اصل کے مطابق ہے۔ اس کے برعکس لفظ عتی جو سورۃ مریم میں استعمال ہوا ہے۔ وہاں اس میں تبدیلی ہوئی ہے۔

(يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ) فی جملة الخلائق هو يوم القيامة ونصبه ب اذکر مقدرا (لا بشرى يومئذ للمجرمين) ای الکافرین بخلاف المؤمنین فلهم البشرى بالجنة (ويقولون حجرا محجورا) علی عادتہم فی الدنيا اذا نزلت بهم شدة ای عوذاً معاذاً يستعينون من الملائكة .

جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے یعنی باقی مخلوقات کے ساتھ یہ بھی دیکھیں گے تو یہ قیامت کا دن ہوگا۔ اس پر نصب یہاں محذوف فعل اذکر (یعنی تم یاد کرو) نے دیا ہے۔ اس دن جرم کرنے والوں کے لئے یعنی کافروں کے لئے کوئی خوشخبری نہیں ہوگی جبکہ اہل ایمان کا حکم مختلف ہے چونکہ ان کے لئے جنت کی بشارت ہوگی اور وہ (مجرم) یہ کہیں گے کوئی رکاوٹ مل جائے جو روک دے۔ یہ دنیا میں ان کی عادت کے مطابق ہے جب ان پر کوئی تکلیف نازل ہوتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کوئی ایسی پناہ ہو جو پناہ دے سکے تو وہ فرشتوں سے پناہ مانگیں گے۔

قال تعالى : (وَقَدِمْنَا) عبدنا (الی ما عملوا من عمل) من الخیر كصدقة وصله رحم ، وقرى ضيف واغاثة ملهوف فی الدنيا (فجعلناه هباءً منثوراً) هو ما یرى فی الكوی التي علیها الشمس كالغبار المفرق : ای مثله فی عدم النفع به ، اذ لا ثواب فیہ لعدم شرطه ویجازون علیہ فی الدنيا .

اور ہم نے قصد کیا یعنی ارادہ کیا اس چیز کا جو انہوں نے اعمال کئے تھے۔ عمل میں سے یعنی بھلائی کے عمل میں سے جیسے صدقہ کرنا، صلہ رحمی کرنا، مہمان نوازی کرنا، مظلوم کی دادرسی کرنا، جو دنیا میں کئے تھے۔ تو ہم انہیں بکھرے ہوئے غبار کی طرح کر دیں گے۔ اس سے مراد وہ چیز ہے جو اس روشن دان میں نظر آتی ہے جس پر دھوپ پڑ رہی ہو۔ یعنی منتشر غبار، یعنی اس سے نفع حاصل نہ ہونے کے حوالے سے اس کی مانند کر دیں گے کیونکہ ان اعمال کا انہیں اجر و ثواب حاصل نہیں ہوگا کیونکہ اس ثواب کی شرط موجود نہیں ہے اور انہیں دنیا میں اس کی جزاء دے دی گئی تھی۔

(اصحاب الجنة يومئذ) يوم القيامة (خير مستقراً) من الكافرین فی الدنيا (وأحسن مقیلاً) منهم : ای موضع قائلہ فیہا : وہی الاستراحة نصف النهار فی الحر ، واخذ من ذلك انقضاء الحساب فی نصف نهار كما ورد فی حدیث .

اس دن اہل جنت یعنی قیامت کے دن بہترین ٹھکانے میں ہوں گے یعنی دنیا میں کفار کا جو ٹھکانہ تھا وہ اس سے زیادہ بہتر ہوگا

وَيَوْمَ تَشْقُقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزَلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا (۲۵) الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ لِلرَّحْمَنِ ط وَكَانَ
يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا (۲۶) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ
الرَّسُولِ سَبِيلًا (۲۷) يَوْمَئِذٍ لَيْتَنِي لَمْ اتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا (۲۸)

اور زیادہ اچھی جگہ پر ہوں گے۔ یعنی ان کفار سے زیادہ اچھی جگہ پر ہوں گے۔ یہاں (آیت میں استعمال ہونے والے لفظ مقیل سے مراد) وہ جگہ ہے جہاں آدمی قبول کرتا ہے۔ اس سے مراد گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت آرام کرنا ہے اور اسی سے یہ بات ثابت کی گئی ہے دوپہر کے وقت تک حساب ختم ہو جائے گا جیسا کہ حدیث میں بھی یہ بات منقول ہے۔

(وَيَوْمَ تَشْقُقُ السَّمَاءُ) ای کل سماء (بالغمام) ای معہ وهو غیم ابیض (وَنُزَلَ الْمَلَائِكَةُ) من کل سماء (تَنْزِيلًا) ہو یوم القیامۃ، ونصبہ ب اذکر مقدرًا، وفي قراءۃ: بتشدید شین تشقق بادغام التاء الثانیۃ فی الاصل فیہا، وفي اخری نُزِلُ بنونین الثانیۃ ساکنۃ وضم اللام ونصب الملائکۃ.

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا یعنی ہر آسمان پھٹ جائے گا۔ بادل کے ہمراہ یعنی اس کے ساتھ اور یہ سفید بادل ہوگا اور فرشتے نازل ہوں گے یعنی ہر آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہ قیامت کا دن ہوگا۔ یہاں پر (لفظ یوم) پرزبر محذوف اذکر کی وجہ سے پڑھی گئی ہے اور ایک قرأت کے مطابق لفظ تشقق میں ”ش“ پر شد پڑھی گئی ہے اصل میں دوسری ”ت“ کا ادغام اصل میں کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد لفظ نزل میں دو ”نون“ کے ساتھ پڑھا گیا ہے جس میں دوسرا ”ن“ ساکن ہے اور ”ل“ کو مضموم پڑھا گیا ہے اور لفظ الملائکہ پرزبر پڑھی گئی ہے۔

(الملك يَوْمَئِذٍ الحق للرحمن) لا یشرکہ فیہ احد (وکان) الیوم (یوماً علی الکافرین عسیراً) بخلاف المؤمنین.

اس دن درحقیقت بادشاہی رحمن کے لئے مخصوص ہوگی جس میں کوئی اس کا شریک نہیں ہوگا اور وہ دن کافروں کے لئے مشکل ہوگا جبکہ مؤمنین کا حکم اس سے مختلف ہے۔

(وَيَوْمَ يَعَضُّ الظالم) البشرك : عقبۃ ابن ابی معیط کان نطق بالشہادتین ثم رجع ارضاء لابن بن خلف (علی یدئیہ) ندما وتحسراً فی یوم القیامۃ (یقولُ یا لیتنی) للتنبیہ (لیتنی اتخذت مع الرسول) معبد (سبیلًا) طریقاً الی الہدی.

اور جس دن ظالم یعنی مشرک شخص، اس سے مراد عقبہ بن ابی معیط ہے جس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا تھا اور پھر ابی بن خلف کو راضی کرنے کے لئے وہ واپس (کفر کی طرف) چلا گیا تھا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو چبائے گا یعنی قیامت کے دن ندامت اور حسرت کے طور پر ایسا کرے گا اور وہ یہ کہے گا اے کاش یہ تنبیہ کے لئے ہے میں نے رسول کے ساتھ یعنی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا یعنی ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا (۲۹) وَقَالَ الرَّسُولُ
يُرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (۳۰) وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ
الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا (۳۱) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ
جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا (۳۲)

(یا وَايَلَّتَا) الفہ عوض عن یاء الاضافة : ای ویلتی ، ومعناه ہلکتی (لِئَنِّي لَمَّا اتَّخَذْتُ فُلَانًا) ای اُبیاً
(خَلِيلًا)۔

ہائے میری بربادی، اس کا ”الف“ یائے اضافت کے عوض میں ہے یعنی میری بربادی، اس سے مراد میری ہلاکت ہے اے
کاش میں نے فلاں کو یعنی ابی بن خلف کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

(لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ) ای القرآن (بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي) بان ردنی عن الایمان بہ . قال تعالیٰ : (وَكَانَ
الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ) الْكَافِر (خَذُولًا) بان یترکہ ویتبرأ منه عند البلاء .

اس نے مجھے ذکر سے یعنی قرآن سے گمراہ کر دیا۔ اس کے بعد کہ وہ میرے پاس آچکا تھا۔ وہ اس طرح کہ اس نے مجھے قرآن
پر ایمان رکھنے سے واپس کر دیا۔ (یعنی مرتد کروادیا) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

شیطان انسان کے لئے یعنی کافر شخص کے لئے خذول (مدد چھوڑنے والا) ہے یعنی وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور
آزمائش کے وقت اس سے بڑی الذمہ ہو جاتا ہے

(وَقَالَ الرَّسُولُ) محمد (يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي) قريشاً (اتخذوا هذا القرء ان مهجوراً) متروکاً .
اور رسول نے یعنی حضرت محمد ﷺ نے یہ عرض کی۔ اے میرے پروردگار! بے شک میری قوم یعنی قریش، انہوں نے قرآن کو
چھوڑ دیا ہے یعنی اسے ترک کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قال تعالیٰ : (وَكَذَلِكَ) كما جعلنا لك عدوًّا من مشركي قومك (جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ) قبلك (عَدُوًّا مِّنَ
الْمُجْرِمِينَ) الشركيين ، فاصبر كما صبروا (وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا) لك (وَنَصِيرًا) ناصرًا لك على اعدائك .
اسی طرح یعنی جس طرح تمہاری قوم کے مشرکین کو ہم نے تمہارا دشمن بنایا ہے۔ ہم نے تم سے پہلے ہر نبی کے لئے مجرموں میں
سے یعنی مشرکین میں سے دشمن بنائے ہیں تو جس طرح انہوں نے صبر سے کام لیا اس طرح تم بھی صبر سے کام لو اور تمہارے لئے
ہدایت دینے کے لئے تمہارا پروردگار کافی ہے اور مدد کرنے کے لئے بھی کافی ہے یعنی تمہارے دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کرنے
کے لئے (کافی ہے)

(وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا) هلا (نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ) ان جُمْلَةً وَّاحِدَةً) كالتوراة والانجيل والذبور . قال
تعالیٰ : نزلناه (كَذَلِكَ) ای متفرقاً (لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ) نقوی قلبك (ورتلناه تَرْتِيلًا) ای اتینا بہ شيئاً بعد

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا (۳۳) الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ
إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا (۳۴) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ
هَارُونَ وَزَيْرًا (۳۵) فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا (۳۶) وَقَوْمِ
نُوحٍ لَمَّا كَذَبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۗ وَاعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا (۳۷)

شیء بتہقل وتؤدة لتیسیر فہمہ وحفظہ .

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے یہ کہا ”اگر نہیں“ یعنی ایسا کیوں نہیں ہے ان پر قرآن ایک ہی مرتبہ نازل ہو جاتا جس طرح تورات، انجیل اور زبور نازل ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ہم نے اسے اسی طرح متفرق طور پر نازل کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے تمہارے دل کو ثابت رکھیں۔ یعنی تمہارے قلب کو قوت دیں اور ہم نے اسے وقفے وقفے سے نازل کیا ہے یعنی ہم پہلے اس کا کچھ حصہ لے کر آئے اس کے بعد کچھ حصہ لے کر آئے جو وقفے کے ساتھ تھا تاکہ اس کو سمجھنا اور اسے یاد کرنا آسان ہو۔

(وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ) فی ابطال امرک (إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ) الدافع لہ (وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا) بیانا لہم .

اور وہ تمہارے پاس کوئی کہاوت نہیں لے کر آئے یعنی تمہارے معاملے کو خراب کرنے کے لئے مگر یہ کہ ہم تمہارے پاس حق لے آئیں گے تاکہ اس کو دفع کر دیں اور بہترین تفسیر یعنی بیان لے آئیں گے۔

(الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ) ای يُساقون (إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا) ہو جہنم (وَأَضَلُّ سَبِيلًا) اخطا طریقاً من غیرہم وهو کفرہم .

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کے چہروں کے بل اکٹھا کیا جائے گا یعنی کھینچ کر لایا جائے گا جہنم کی طرف اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اس سے مراد جہنم ہے اور سب سے زیادہ گمراہ راستہ ہے یعنی سب سے زیادہ غلط راستہ ہے اور اس سے مراد ان کا کفر ہے۔

(وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ) التوراة (وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزَيْرًا) معیناً .

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی یعنی تورات عطا کی اور ہم نے اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو اس کا وزیر یعنی مددگار بنایا۔

(فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا) ای القبط فرعون وقومه فذہبا الیہم بالرسالة فکذبوہما (فدمرناہم تدمیراً) اہلکناہم اہلاکاً .

اور ہم نے یہ حکم دیا کہ تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے اس سے مراد قبلی لوگ ہیں یعنی فرعون اور اس کی قوم کے افراد ہیں تو یہ دونوں حضرات رسالت کے ساتھ ان لوگوں کی طرف گئے تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو جھٹلا دیا۔ تو ہم نے انہیں برباد کر دیا یعنی ہم نے انہیں بالکل ہلاک کر دیا۔

وَعَادًا وَثَمُودًا وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا (۳۸) وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ وَكُلًّا
تَبَرْنَا تَبِيرًا (۳۹)

(و) اذکر (قَوْمُ نُوحٍ لَمَّا كَذَبُوا الرِّسْلَ) بتکذیبہم نوحاً لطول لبثہ فیہم فکأنہ (رسل) اولان
تکذیبہ تکذیب لباقی الرسل لاشتراکہم فی المجرىء بالتوحید (اغرقناہم) جواب لَمَّا (وجعلناہم لِلنَّاسِ)
بعدهم (ء آيَةٌ) عبرة (وَأَعْتَدْنَا) فی الآخرة (لِلظَّالِمِينَ) الکافرین (عَذَابًا أَلِيمًا) مؤلماً سوی ما یحل بہم
فی الدنيا .

اور یاد کرو نوح کی قوم کو کہ جب اس نے رسولوں کی تکذیب کی یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کر کے رسولوں کی تکذیب
کی۔ کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام بھی ان کے درمیان طویل عرصے تک رہے تھے۔ تو گویا وہ مختلف رسولوں کی مانند ہو گئے۔ یا اس کی وجہ
یہ ہو سکتی ہے، حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کرنا باقی رسولوں کی تکذیب کے مترادف ہے کیونکہ توحید کا پیغام لانے میں یہ ان کے
ساتھ مشترک ہیں تو ہم نے انہیں ڈبو دیا۔ یہ اس چیز کا جواب ہے جو انہوں نے اپنے رسول کی تکذیب کی تھی۔ تو ہم نے انہیں لوگوں
کے لئے یعنی بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے آیت یعنی عبرت کا نشان بنا دیا اور ہم نے آخرت میں ظالموں یعنی کافروں کے لئے
تیار کیا ہے۔ ”عذاب الیم“ یعنی تکلیف دینے والا عذاب، یہ اس کے علاوہ ہے جو دنیا میں ان کے لئے حلال ہوا تھا۔ (یعنی ان پر
نازل ہوا تھا)

(و) اذکر (عَادًا) قوم ہود (وَتَمُودًا) قوم صالح (واصحاب الرِّسِّ) اسم بشر ، ونبیہم قیل شعیب ،
وقیل غیرہ : كانوا قعوداً حولها فانهارت بهم وببنائهم (وَقُرُونًا) اقواماً (بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا) ای بین عاد
واصحاب الرِّسِّ .

اور یاد کرو ”عاد“ کو جو ہود کی قوم تھی اور ”تمود“ کو جو صالح کی قوم تھی اور اصحاب الراس (رس والوں کو) یہ ایک کنوئیں کا نام ہے
اور ان کے نبی ایک قول کے مطابق حضرت شعیب علیہ السلام ہیں اور ایک قول کے مطابق کوئی دوسرے نبی تھے۔ وہ لوگ اس کے ارد گرد
بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے ان لوگوں کو اور ان کے گھروں کو ڈبو دیا اور دیگر کئی اقوام بھی ہیں جو ان کے درمیان ہیں اور بہت زیادہ
ہیں۔ یعنی قوم عاد اور اصحاب الراس کے درمیان ہیں۔

(وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ) لی اقامة الحجة عليهم فلم لهلكهم الا بعد اللادار (وَكُلًّا تَبَرْنَا تَبِيرًا)
اهلکنا اہلاً بکلاً بعکذیبہم النبیاہم .

اور ان میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے مثال بیان کی یعنی ان پر حجت قائم کرنے کے لئے ایسا کیا، تو ہم نے انہیں اسی وقت
ہلاک کیا جو پہلے ڈرا چکے تھے اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اچھی طرح برباد کر لیا۔ یعنی انہیں مکمل طور پر ہلاک کر دیا یہ ان کے
اپنے انبیاء کی تکذیب کرنے کی وجہ سے ہوا۔

وَلَقَدْ آتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أَمْطَرَتْ مَطَرَ السَّوِّءِ ۖ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا
لَا يَرْجُونَ نُشُورًا (۴۰) وَإِذَا رَأَوْكَ أَنْ يَّتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوعًا ۖ أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا (۴۱)
إِنْ كَادَ لَيُضِلَّنَا عَنْ إِلَهِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۖ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ
أَضَلَّ سَبِيلًا (۴۲) أَرَأَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ ۖ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا (۴۳)

(وَلَقَدْ آتَوْا) ای مرّ کفار مکہ (عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أَمْطَرَتْ مَطَرَ السَّوِّءِ) مصدر ساء : ای بالحجارة
وہی عظمیٰ قری قوم لوط ، فاهلک اللہ اہلہا لفعلمہم الفاحشة (أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا) فی سفرہم الی
الشام فیعتبرون ؟ والاستفہام للتقریر (بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ) یخافون (نُشُورًا) بعثاً فلا یؤمنون .
اور یہ لوگ آئے ہیں یعنی کفار مکہ وہاں سے گزرے ہیں اس بستی کے پاس سے کہ جس پر بری بارش نازل کی گئی تھی۔ یہ لفظ ساء
کا مصدر ہے یعنی پتھروں کی بارش نازل کی گئی تھی اور یہ بہت بڑی بستی تھی۔ یہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس بستی
والوں کو ان کے برے فعل کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ تو کیا انہوں نے انہیں دیکھا نہیں ہے؟ یعنی شام کی طرف اپنے سفر کے دوران
نہیں دیکھا۔ تو یہ اس سے نصیحت حاصل کرتے یہاں پر استفہام تقریر کے لئے ہے بلکہ یہ لوگ امید نہیں رکھتے یعنی ڈرتے نہیں
ہیں۔ نشور سے یعنی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے سے اس لئے یہ اس پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

(وَإِذَا رَأَوْكَ) ما (يَّتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوعًا) مهزوءاً به یقولون (أهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا) فی
دعواہ؟ محتقرین له عن الرسالة .

اور جب وہ تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہارے ساتھ صرف مذاق کرتے ہیں (یعنی تمہارا مذاق اڑاتے ہیں) اور وہ یہ کہتے ہیں کیا یہ
وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی جس شخص کا یہ دعویٰ ہے یہ لوگ اسے رسالت کے قابل نہیں سمجھتے۔

(ان) محففة من الثقیلة واسمها محذوف : ای انه (كَادَ لَيُضِلَّنَا) یصرفنا (عَنْ إِلَهِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا
عَلَيْهَا) لصرفنا عنها ، قال تعالیٰ : (وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ) عیاناً فی الآخرة (مَنْ أَضَلَّ سَبِيلًا)
اخطأ طریقاً ، اہم امر المؤمنون ؟ .

یہاں لفظ ان ثقیلہ کی بجائے خفیفہ کے طور پر استعمال ہوا ہے اور اس کا اسم محذوف ہے یعنی بے شک یہ صاحب (یعنی نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں گمراہ کر دیں گے یعنی ہمیں پھیر دیں گے ہمارے معبودوں سے اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے تو انہوں نے تو ہمیں ان
معبودوں سے پھیر دینا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔ عنقریب وہ لوگ یہ بات جان لیں گے جب وہ عذاب کو دیکھیں گے یعنی آخرت
میں بالکل سامنے دیکھیں گے کہ کون شخص راستے کے اعتبار سے گمراہ ہے؟ یعنی کس کا طریقہ غلط ہے۔ کیا ان لوگوں کا یا اہل ایمان کا؟
(أَرَأَيْتَ) اخبرنی (مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ) ای مَهْوِيَّهٖ ، قدم المفعول الثانی لانه اہم وجملہ من اتخذ
مفعول اول لرایت الثانی و (أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا) حافظاً تحفظہ عن اتباع هواہ؟ لا .

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۗ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا (۴۴) أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۖ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا (۴۵) ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا (۴۶) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الَّيْلَ لِبَاسًا وَ النَّوْمَ سُبَاتًا وَ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا (۴۷)

کیا تم نے اس شخص کا جائزہ لیا؟ یعنی تم مجھے بتاؤ وہ شخص جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی خواہش کی جاتی ہے یہاں دوسرے مفعول کو پہلے کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور یہ جملہ ”من اتخذ“ یہ پہلا مفعول ہے اور یہ لفظ رایت کا مفعول ہے جبکہ دوسرا مفعول یہ ہے ”کیا تم ان کے وکیل بنو گے“ یعنی ان کی حفاظت کرو گے کہ انہیں نفسانی خواہشات کی پیروی سے محفوظ رکھ سکو۔ نہیں“

(أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ) سماع تفہم (أَوْ يَعْقِلُونَ) ما تقول لهم (ان) ما (هُمُ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا) اخطاً طریقاً منها لانها تنقاد لمن يتعهدها ، وهم لا يطيعون مولاهم المنعم عليهم .
کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سن سکتے ہیں یہاں سننے سے مراد سمجھنا ہے یا عقل رکھ سکتے ہیں یعنی اس چیز کو سمجھتے ہیں جو تم ان سے کہتے ہو۔ یہ لوگ نہیں ہیں مگر یہ کہ جانوروں کی مانند بلکہ راستے کے اعتبار سے ان سے زیادہ گمراہ ہیں یعنی ان سے زیادہ غلط راستے پر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے جانور جس شخص کے ساتھ ہوتا ہے وہ اس کے حکم کی پیروی کرتا ہے جبکہ یہ لوگ اپنے آقا کے حکم کی فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں جس نے انہیں نعمتیں عطا کی ہیں۔

(الْم تَرَ) تنظر (الی) فعل (رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّل) من وقت لاسفار الی وقت طلوع الشمس (وَلَوْ شَاءَ) ربك (لَجَعَلَهُ سَاكِنًا) مقيماً لا يزول بطلوع الشمس (ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ) ای الظل (دَلِيلًا) فلولا الشمس ما عرف الظل .

کیا تم نے دیکھا ہے اپنے پروردگار کے فعل کی طرف کہ اس نے کس طرح سائے کو بڑھایا ہے یعنی روشنی کے وقت سے لے کر سورج نکلنے کے وقت تک اور اگر وہ چاہے یعنی تمہارا پروردگار چاہے تو اسے ساکن کر دے یعنی ایک ہی جگہ ٹھہرا دے کہ سورج نکلنے سے یہ زائل نہ ہو پھر ہم نے سورج کو اس پر یعنی سائے پر دلیل بنایا ہے اگر سورج نہ ہو تو اس سائے کی پہچان نہیں ہو سکتی۔

(ثُمَّ قَبَضْنَاهُ) ای الظل المدود (إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا) خفياً بطلوع الشمس .

پھر ہم نے اسے یعنی اس پھیلے ہوئے سائے کو آہستہ آہستہ سمیٹ دیا کہ سورج نکلنے سے وہ چھپ گیا۔

(وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الَّيْلَ لِبَاسًا) ساتراً كاللباس (وَالنَّوْمَ سُبَاتًا) راحة للابدان بقطع الاعمال (وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا) منشوراً فيه لا ابتغاء الرزق وغيره .

وہی ہے وہ ذات جس نے رات کو تمہارے لئے لباس بنایا ہے۔ یعنی لباس کی طرح پردہ رکھنے والی چیز بنایا ہے اور نیند کو

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا^{۴۸} بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ^{۴۹} وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا^(۴۸) لِنُحْيِيَ
بِهِ بَلَدَةً مَيِّتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنْآسِي^(۴۹) كَثِيرًا^(۴۸) وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا
فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا^(۵۰)

تمہارے لئے سبات یعنی جسم کو راحت پہنچانے والی چیز بنایا ہے اس دوران ہر قسم کا کام منقطع ہو جاتا ہے اور دن کو ”نشور“ بنایا ہے
یعنی اس میں لوگ پھیل جاتے ہیں۔ رزق کی تلاش کے لئے یا دوسرے کاموں وغیرہ کے لئے۔

(وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ) وفي قراءة: الرِّيحَ (بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ) ای متفرقة قدام المطر . وفي
قراءة بسكون الشين تخفيفاً . وفي اخرى بسكونها وفتح النون مصدراً ، وفي اخرى بسكونها وضم
الموحدة بدل النون : ای مبشرات ، ومفرد الاولى : نُشُور ، كرسول والاخيرة : بشير كقدير (وَأَنْزَلْنَا مِنَ
السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا) مطهراً .

وہی ہے وہ ذات جس نے ہواؤں کو بھیجا ہے۔ ایک قرأت کے مطابق یہاں پر لفظ ”الريح“ استعمال ہوا ہے جو اس کی رحمت
سے پہلے خوشخبری ہوتی ہے یعنی جو متفرق ہوتی ہیں اور بارش سے پہلے ہوتی ہیں۔ ایک قرأت میں ”ش“ کو ساکن پڑھا گیا ہے اور
تخفيف کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اور ایک قرأت کے مطابق اسے ساکن پڑھا گیا ہے اور ”ن“ پر ”فتح“ ہے۔ اس صورت میں یہ
مصدر بن جائے گا اور ایک قرأت کے مطابق اسے ساکن پڑھا گیا ہے اور ”ب“ پر آنے والی ”و“ ”ن“ کے بدل میں ہے۔ یعنی
خوشخبری دینے والی۔ تاہم پہلے والی کا مفرد لفظ ”نشور“ ہوگا جیسے لفظ رسول ہے اور دوسری کا مفرد ”بشير“ ہوگا جیسے لفظ ”قدير“ ہے اور
ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی نازل کیا ہے۔

(لِنُحْيِيَ بِهِ بَلَدَةً مَيِّتًا) بالتخفيف يستوي فيه المذكر والمؤنث : ذكره باعتبار المكان (وَنُسْقِيَهُ) ای
الماء (مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا) ابلاً وبقراً وغنماً (وَأَنْآسِي كَثِيرًا) جمع انسان ، واصله : اناسين فابدلت النون ياء
وادغمت فيها الياء ، او جمع انسي .

تا کہ اس کے ذریعے مردہ شہر کو زندہ کر دیں یہ تخفيف کے ساتھ ہے۔ اس میں مذکر اور مؤنث برابر ہیں اور اس کا تذکرہ مکان
کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ اور ہم وہ پلا میں یعنی پانی پلائیں اس چیز کو جو ہم نے جانوروں میں سے پیدا کی ہے۔ یعنی اونٹ گائے اور
بکریاں اور بہت سے لوگوں کو یہ لفظ اناسی یہ لفظ انسان کی جمع ہے اور اس کی اصل اناسین ہے پھر ”ن“ کو ”ی“ سے بدل دیا گیا اور
اس میں ”ی“ کا ادغام کر دیا گیا یا پھر یہ لفظ ”انسی“ کی جمع ہوگی۔

(وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ) ای الماء (بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا) اصله يتذكروا ادغمت التاء في الذال . وفي قراءة لِيَذَّكَّرُوا
بسكون الذال وضم الكاف : ای نعمة الله به (فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا) جحوداً للنعمة حيث قالوا :
مطرنا بنوء كذا .

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا (۵۱) فَلَا تُطِيعُ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (۵۲) وَهُوَ
الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ اٰجَاجٌ ۗ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُوْرًا (۵۳) وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ط وَكَانَ رَبُّكَ
قَدِيْرًا (۵۴)

اور تحقیق ہم نے اس کے یعنی پانی کے پھیرے رکھے ہیں۔ ان لوگوں کے درمیان تاکہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں یہ لفظ
لیذکروا کی اصل ”یتذکروا“ ہے۔ یہاں ”ت“ کو ”ذ“ میں ادغام کر دیا گیا ہے اور ایک قرأت کے مطابق لیز کروا یعنی اس میں
”ذ“ ساکن ہے اور ”ک“ پر ”و“ ہے۔ اس سے مراد اس کے ذریعے ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے تو اکثر لوگوں نے انکار کیا مگر
یہ کہ ناشکری یعنی نعمت کا انکار کرتے ہوئے اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے۔

(وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا) يعوف اهلها ولكن بعثناك الى اهل القرى كلها نذيرا ليعظم
اجرك .

اگر ہم چاہتے تو ہم ہر بستی میں ڈرانے والا بھیج سکتے تھے جو اس بستی والوں کو خوف دلاتا، لیکن ہم نے تمہیں تمام بستیوں کی
طرف مبعوث کیا ہے۔ ڈرانے والا بنا کرنا کہ تمہارا اجر زیادہ ہو جائے۔

(فَلَا تُطِيعُ الْكٰفِرِيْنَ) في هواهم (وجاهدہم به) ای القرآن (جہاداً کبیراً)۔

تو تم کافروں کی فرمانبرداری نہ کرو یعنی ان کی خواہش نفس کے حوالے سے ان کی بات نہ مانو اور اس کے ذریعے یعنی قرآن
کے ذریعے ان کے ساتھ بڑا جہاد کرو۔

(وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ) ارسلهما متجاورين (هذا عَذْبٌ فُرَاتٌ) شديد العذوبة (وهذا مِلْحٌ
اٰجَاجٌ) شديد الملوحة (وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا) حاجزاً لا يخلط احدهما بالآخر (وَحِجْرًا مَّحْجُوْرًا) ای
ستراً ممنوعاً به اختلاطهما .

وہی وہ ذات ہے جس نے دو سمندروں کو ملایا ہے یعنی انہیں اس طرح رکھا ہے وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے
ہیں۔ یہ بیٹھا اور نہایت شیریں ہے یعنی اس میں مٹھاں زیادہ پائی جاتی ہے اور یہ نمکین کھارا ہے یعنی اس میں نمکینی زیادہ پائی جاتی ہے
اور ہم نے ان دونوں کے درمیان برزخ یعنی رکاوٹ رکھی ہے وہ دونوں ایک دوسرے سے نہیں ملتے ہیں اور ایسی رکاوٹ رکھی ہے جو
بند ہے۔ یعنی ایسا پردہ ہے جس کی وجہ سے ان دونوں کا ایک دوسرے سے ملنا ممنوع ہے۔

(وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا) من النبی انساناً (فَجَعَلَهُ نَسَبًا) ذا نسب (وَصِهْرًا) ذا صہر بان
یتزوج ذکراً کان او انثی طلباً للتناسل (وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا) قادراً علی ما یشاء .

وہی وہ ذات ہے جس نے پانی کے ذریعے بشر یعنی منی کے ذریعے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس نے اس انسان کا نسب بنایا

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا (۵۵) وَمَا
 أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (۵۶) قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ
 سَبِيلًا (۵۷) وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۗ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ
 خَبِيرًا (۵۸)

ہے یعنی اسے نسب والا بنایا ہے اور اس کا ”صہر“ بنایا ہے یعنی اسے سرالی رشتے والا بنایا ہے خواہ وہ مذکر ہو یا
 مؤنث ہوتا کہ ان کی اولاد کا سلسلہ آگے بڑھ سکے اور تمہارا پروردگار قدرت رکھنے والا ہے یعنی جس چیز کو وہ چاہے اس پر قدرت رکھتا
 ہے۔

(وَيَعْبُدُونَ) ای الكفار (مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ) بعبادته (وَلَا يَضُرُّهُمْ) بترکھا وهو الاصنام
 (وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا) معیناً للشيطان بطاعته .

اور وہ لوگ عبادت کرتے ہیں یعنی کفار عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان لوگوں کی جو انہیں نفع نہیں دے سکتے۔ اپنی
 عبادت کرنے کی وجہ سے اور انہیں نقصان نہیں دے سکتے اس عبادت کو ترک کرنے کی وجہ سے اس سے مراد بت ہیں اور کافر اپنے
 پروردگار کے مقابلے میں مددگار ہے یعنی شیطان کی فرمانبرداری کر کے اس کی مدد کرتا ہے۔

(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا) بِالْجَنَّةِ (وَنَذِيرًا) مَخَوِّفًا مِنَ النَّارِ .

اور ہم نے تمہیں صرف خوشخبری سنانے والا یعنی جنت کی خوشخبری سنانے والا بنا کر اور ڈرانے والا یعنی جہنم سے ڈرانے والا بنا
 کر بھیجا ہے۔

(قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ) ای علی تبلیغ ما ارسلت به (مِنْ أَجْرٍ إِلَّا) لکن (مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ
 سَبِيلًا) طریقیاً بانفاق ماله فی مرضاته تعالیٰ فلا امنعه من ذلك .

تم فرما دو! میں اس پر یعنی اس تبلیغ کے کام پر جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا البتہ یعنی لیکن جو
 شخص چاہے وہ اپنے پروردگار کا راستہ اختیار کر لے یعنی اس راستے کو اختیار کر لے جس میں مال خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی
 رضامندی حاصل ہوتی ہے تو میں اسے اس سے نہیں روکوں گا۔

(وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ) متلبساً (بِحَمْدِهِ) ای قل سبحان الله والحمد لله (و كفى به
 بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا) عالماً تعلق به بذنوب .

اور تم اس زندہ ذات پر توکل کرو جسے موت نہیں آئے گی۔ اور تم اس کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرو یعنی تم یہ پڑھو۔ سبحان
 الله والحمد لله اور وہ (پروردگار) اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونے کے حوالے سے کافی ہے یعنی وہ ان کا علم رکھتا ہے۔ یہاں
 لفظ بذنوب لفظ خبیر سے متعلق ہے۔

بِالَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۗ الرَّحْمَنُ
فَسُئِلَ بِهِ خَيْرًا (۵۹) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا
وَزَادَهُمْ نُفُورًا (۶۰) تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا (۶۱)

هو (الذی خلق السماوات والارض وما بينهما في ستة ايام) من ايام الدنيا : ای فی قدرها لانه لم یکن ثم شمس ولو شاء لخلقهن فی لمحاة ، والعدول عنه لتعليم خلقه التثبيت (ثم استوى على العرش) هو فی اللغة سریر الملك (الرحمن) بدل من ضمیر استوى : ای استواء یلیق به (فَسُئِلَ) ایها الانسان (به) بالرحمن (خَيْرًا) یخبرك بصفاته .

وہی وہ ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان موجود چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا یعنی دنیا کے دنوں کے اعتبار سے چھ دنوں میں۔ اس سے مراد اس وقت کی مقدار ہے اس کی وجہ یہ ہے اس وقت تو سورج بھی موجود نہیں تھا اور اگر وہ چاہتا تو انہیں ایک لمحے میں پیدا کر سکتا تھا، لیکن اس طریقہ کار سے عدول کرنے کی وجہ یہ تھی تاکہ وہ اپنی مخلوق کو اس بات کی تعلیم دے سکے کہ بتدریج کام ہوتا ہے۔ پھر اس نے عرش پر استوا کیا عرش کا لغوی معنی بادشاہ کا تخت ہے۔ رحمن میں یہ لفظ استوا میں استعمال ہونے والی ضمیر کا بدل ہے یعنی ایسا استوا جو اس کی شان کے لائق ہے تو تم اے انسان! اسی سے یعنی رحمن سے مانگو جو خبر رکھنے والا ہے جس نے تمہیں اپنی صفات کے بارے میں خبر دی ہے۔

(وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ) لكفار مكة (اسجدوا للرحمن قائلوا) وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا) بالفوقانية والتحتانية . والأمر محمد ولا نعرفه ؟ لا (وَزَادَهُمْ) هذا القول (نُفُورًا) عن الايمان .

اور جب ان سے یہ کہا جائے یعنی کفار مکہ سے یہ کہا جائے کہ تم رحمان کو سجدہ کرو تو وہ یہ کہتے ہیں۔ رحمن سے مراد کیا ہے کیا ہم اسے سجدہ کریں۔ جس کے بارے میں تم ہمیں کہہ رہے ہو۔ اس میں فوقانیہ اور تحتانیہ دونوں ہیں (یعنی یہ غائب کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور حاضر کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے) اور حکم دینے والی ذات حضرت محمد ﷺ کی ہے۔ تو ہم تو اسے (یعنی رحمن کو) جانتے بھی نہیں ہیں ”نہیں“ (ہم ایسا نہیں کریں گے) تو اس چیز نے یعنی ان سے جو یہ بات کہی گئی تھی اس نے ان کے متنفر ہونے سے یعنی ایمان سے متنفر ہونے میں اضافہ ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

قال تعالى : (تَبَارَكَ) تعاضم (الذی جعل فی السماء بُرُوجًا) اثني عشر الحمل والثور والجوزاء والسرطان والاسد ، والسنبلة والميزان والعقرب والقوس والجدى والدلو والحوت ، وهي منازل الكواكب السبعة السيارة المريخ وله الحمل والعقرب ، والزهرة ولها الثور والميزان ، وعطارد وله الجوزاء والسنبلة ، والقمر وله السرطان ، والشمس ولها الاسد ، والبشتری وله القوس والحوت ، وزحل وله الجدى والدلو (وَجَعَلَ فِيهَا) ايضاً (سِرَاجًا) هو الشمس (وَقَمَرًا مُنِيرًا) فی قراءة سُرْجًا بالجمع: ای نيرات ، وخص القمر

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا (۶۲) وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ
الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (۶۳)

منها بالذکر لنوع فضیلتہ .

برکت والی یعنی عظیم ہے وہ ذات جس نے آسمان میں بروج بنائے ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، صوت، یہ سات ستارہ نما سیاروں کی مخصوص منازل ہیں۔ ایک سیارہ مرتخ ہے جس کی مخصوص منزل حمل اور عقرب ہے۔ ایک سیارہ زہرہ ہے جس کی مخصوص منزل ثور اور میزان ہیں۔ ایک سیارہ عطارد ہے جس کی مخصوص منزل جدی، جوزا اور سنبلہ ہے۔ ایک سیارہ قمر ہے جس کی مخصوص منزل سرطان ہے۔ ایک شمس ہے جس کی مخصوص منزل اسد ہے۔ ایک مشتری ہے جس کی مخصوص منزل قوس اور حوت ہے۔ ایک سیارہ زحل ہے جس کی مخصوص منزل جدی اور دلو ہے اور اس نے اس میں (یعنی آسمان میں) سراج بھی بنایا ہے۔ اس سے مراد سورج ہے اور روشنی کرنے والا چاند بھی بنایا ہے۔ ایک قرأت کے مطابق لفظ سر جا پڑھا گیا ہے یعنی یہ جمع کے صیغے کے طور پر پڑھا گیا ہے۔ اس سے مراد روشن کرنے والی چیزیں ہیں۔ یہاں بطور خاص ان میں سے چاند کا تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ اس کو ایک گونہ فضیلت حاصل ہے۔

(وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً) ای یخلف کل منہما الآخر (لَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ) بالتشدید والتخفیف کما تقدم : ما فاتہ فی احدہما من خیر فیفعله فی الآخر (أَوْ أَرَادَ شُكُورًا) ای شکرًا لنعمة ربہ علیہ فیہما .

وہی وہ ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے آگے پیچھے آنے والا بنایا ہے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کے بعد آ جاتا ہے۔ (یہ نصیحت) اس شخص کے لئے ہے جو نصیحت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ یہاں پر لفظ یدکر میں ”شد“ بھی پڑھی گئی ہے اور بغیر شد کے بھی پڑھی گئی ہے۔ جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے ان دونوں میں سے کسی ایک میں جو بھلائی قوت ہو جاتی ہے تو وہ دوسرے میں وہ کر دیتا ہے یا جو شخص شکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یعنی اپنے پروردگار کی اپنے اوپر ہونے والی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے جو ان دونوں میں ہے۔ (یعنی رات اور دن میں ہیں)

(وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ) مبتدا ، وما بعده صفات له الی اولئک یجزون غیر المعترض فیہ (الذین یمشون علی الارض ہونًا) ای بسکینة وتواضع (وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ) با یکر ہونہ (قَالُوا سَلَامًا) ای قولًا یسلمون فیہ من الائم .

اور رحمن کے بندے یہ لفظ مبتدا ہے اور اس کے بعد اس کی صفات ہیں جو اس لفظ تک ہیں۔ اولئک یجزون تاہم جو درمیان میں جملہ معترضہ ہے وہ اس میں شامل نہیں ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو زمین پر آرام سے یعنی سکون اور تواضع سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ انہیں مخاطب کرتے ہیں ایسے الفاظ کے ساتھ جنہیں وہ پسند نہیں کرتے تو وہ یہ کہہ دیتے ہیں سلام ہو یعنی وہ ایسی بات

وَالَّذِينَ يَبْتُغُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا (۶۳) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (۶۵) إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (۶۶) وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا (۶۷) وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (۶۸) يُضَعَّفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا (۶۹)

کہتے ہیں جس میں وہ گناہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

(وَالَّذِينَ يَبْتُغُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا) جمع ساجد (وقیاما) بمعنی قائمین ، ای یصلون باللیل . وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے لئے سجدے کی حالت میں رات بسر کرتے ہیں۔ یہ لفظ ساجد کی جمع ہے اور قیام کرتے ہوئے یعنی وہ رات کے وقت کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔

(وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا) ای لازماً . اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کے عذاب کو پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب غراماً ہے یعنی لازم ہے۔

(إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا) ہی ای موضع استقرار واقامة . بے شک وہ بہت برا یعنی برا ٹھکانہ اور مقام ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں قرار اور اقامت اختیار کی جاتی ہے۔ (وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا) علی عیالہم (لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا) بفتح اولہ وضہ : ای یضیقوا (وَمَا كَانُوا) انفاقہم (بَيْنَ ذَلِكَ) الإسراف والاعتدال (قَوَامًا) وسطاً .

وہ لوگ جب کچھ خرچ کرتے ہیں یعنی اپنے گھروالوں پر خرچ کرتے ہیں تو اس میں اسراف بھی نہیں کرتے اور تنگی بھی نہیں کرتے۔ اس میں پہلے حرف پر زبر پڑھی جائے گی پیش بھی پڑھی جاسکتی ہے یعنی وہ لوگ تنگی نہیں کرتے اور ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان یعنی فضول خرچی اور تنگی کے درمیان ہوتا ہے۔ قوام کے طور پر یعنی درمیانے درجے میں (یعنی میانہ روی کے ساتھ ہوتا ہے)

(وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ) قتلہا (إِلَّا بِالْحَقِّ) وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ) ای واحداً من الثلاثة (يَلْقَى أَثَامًا) ای عقوبة .

وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے وہ لوگ زنا کا ارتکاب نہیں کرتے اور جو شخص وہ کرے یعنی ان تینوں میں سے کسی ایک کام کا ارتکاب کرے تو وہ اپنے ”اثام“ یعنی اس کی سزا کو پالے گا۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (۷۰) وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا (۷۱) وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ ۗ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا (۷۲) وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (۷۳)

(یضاعف) وفی قراءۃ یضعف بالتشدید (لئے العذاب یومَ القیامۃ ویخلد فیہ) بجزم الفعلین بدلًا ، ویرفعہما استثنافاً (مہاناً) حال .

دگنا کر دیا جائے گا ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ شد کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اس شخص کے لئے قیامت کے دن عذاب کو اور وہ اس میں رہے گا یہاں دونوں فعلوں کو جزم کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور یہ بدل کے طور پر ہیں اور اگر ان دونوں کو رفع کے ساتھ پڑھا جائے یہ استناف کے طور پر ہوں گے۔ ذلت کے ساتھ یہ لفظ حال کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

(إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا) منهم (فأولئك يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ) المذكورة (حسنات) فی الآخرة (وكان الله غفوراً رحيمًا) ای لم یزل متصفاً بذلك .

ماسوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لے آئیں اور نیک اعمال کریں۔ یعنی ان لوگوں میں سے جو ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو جن کا ذکر کیا گیا ہے تبدیل کر دے گا نیکیوں میں۔ یعنی آخرت میں ایسا کرے گا اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور وہ اس صفت کے ساتھ ہمیشہ متصف رہے گا۔

(وَمَنْ تَابَ) من ذنوبه من غیر ذکر (وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا) ای یرجع الیہ رجوعاً فیجازیہ خیراً .

اور جو شخص توبہ کر لے اپنے ان گناہوں سے جو اس کے علاوہ ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے اور نیک عمل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح توبہ کرے گا یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا رجوع کرے گا جو اس کے بدلے میں اسے برابر کی بھلائی ملے گی۔

(وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ) ای الکذب والباطل (وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ) من الکلام القبیح وغیرہ (مَرُّوا كِرَامًا) معرضین عنہ .

اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے یعنی جھوٹ اور باطل گواہی نہیں دیتے اور جب وہ کسی لغو چیز کے پاس سے گزرتے ہیں خواہ وہ برا کلام ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو تو ”کرام“ کے طور پر گزرتے ہیں۔ یعنی اس سے اعراض کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔

(وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا) وعظوا (بآیات ربهم) ای القرآن (لَمْ يَخِرُّوا) یسقطوا (عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا) بل خروا سامعین ناظرین منتفعین .

اور وہ لوگ کہ جب انہیں نصیحت کی جائے یعنی انہیں وعظ کیا جائے۔ ان کے پروردگار کی آیات کے ذریعے یعنی قرآن کے ذریعے تو وہ نہیں گرتے ہیں اس پر بہرے ہو کر اور اندھے ہو کر بلکہ وہ اسے سن کر اسے دیکھتے ہوئے اور اس سے نفع حاصل کرتے

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (۷۴) أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا (۷۵) خَلِيدِينَ فِيهَا حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (۷۶) قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا (۷۷)

ہوئے گرتے ہیں۔

(وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا) بالجمع وللأفراد (قُرَّةَ أَعْيُنٍ) لنا بان نراہم مطیعین لك (واجعلنا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا) فی الخیر۔

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں سے ہمیں بہہ کر دے اسے جمع کے طور پر بھی پڑھا گیا ہے اور مفرد کے طور پر بھی پڑھا گیا ہے۔ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک جو ہمیں یوں ملے کہ ہم جب انہیں دیکھیں تو وہ تیرے فرمانبردار ہوں اور تو ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا دے یعنی بھلائی کے کاموں میں (امام بنا دے)

(أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ) الدرجة العليا فی الجنة (بِمَا صَبَرُوا) علی طاعة الله (وَيُلَقَّوْنَ) بالتشديد والتخفيف مع فتح الياء (فِيهَا) فی الغرفة (تَحِيَّةً وَسَلَامًا) من الملائكة۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں غرفہ بدلے کے طور پر دیا جائے گا۔ یہ جنت میں بلند درجہ ہے۔ اس چیز کی وجہ سے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے صبر سے کام لیا اور اس میں یعنی اس غرفہ میں ان سے ملاقات کی جائے گی۔ یہ لفظ شد کے ساتھ اور تخفیف کے ساتھ ہے اور پاپرزبر کے ساتھ ہے۔ تحیت اور اسلام کے ساتھ یہ فرشتوں کی طرف سے ہوگا۔

(خَالِدِينَ فِيهَا حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا) موضع اقامة لهم و اولئك وما بعده خبر عباد الرحمن المبتدأ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے وہ اچھا ٹھکانہ اور رہنے کی جگہ ہے۔ یعنی ان کے قیام کرنے کا مقام ہے۔ یہ اولئک اور اس کے بعد آنے والے الفاظ "عباد الرحمن" والے مبتدائی خبر ہے۔

(قُلْ) یا محمد لاهل مكة (مَا) نافية (يَعْبَأُ) يكثرث (بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ) اياه فی الشدائد فيكشفها (فَقَدْ) ای فكيف يعبا بكم وقد (كَذَّبْتُمْ) الرسول والقرآن؟ (فَسَوْفَ يَكُونُ) العذاب (لِزَامًا) ملازمًا لكم فی الآخرة بعد ما يحل بكم فی الدنيا، فقتل منهم يوم بدر سبعون، وجواب لولا دلل عليه ما قبله۔

تم فرما دو! یعنی اے محمد ﷺ تم اہل مکہ سے کہہ دو "ما" یہ نافیہ ہے۔ میرے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری کوئی قدر نہ ہو۔ اگر تم مصیبت کے وقت اس سے دعا نہ مانگتے ہو اور وہ اس مصیبت کو دور نہ کر دیتا ہو تو پھر وہ تمہاری کیسے پروا کر سکتا ہے جبکہ تم نے رسول اور قرآن کی تکذیب کی ہے اور عنقریب عذاب لازم ہو جائے گا۔ یہ تمہیں آخرت میں مل جائے گا۔ اس کے بعد کہ دنیا میں بھی کچھ تمہارے لئے حلال ہوا ہے اور ان کفار میں سے غزوہ بدر کے موقع پر 70 افراد مارے گئے تھے۔ یہاں پر لفظ "لولا" کا جواب وہ ہے۔ جس پر اس کے پہلے کے الفاظ دلالت کرتے ہیں۔

سورة فجر

مکیہ خمس آیات

سورة فجر کی سورت ہے اور اس کی تیس آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالْفَجْرِ (۱) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (۲) وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (۳) وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ (۴) هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِّذِي
حِجْرٍ (۵) أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (۶) إِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (۷)

(والفجر) ای فجر کل یوم .

فجر کی قسم ہے یعنی ہر دن کی فجر (صبح صادق) کی قسم ہے۔

(ولایال عشر) ای عشر ذی الحجۃ .

اور دس راتوں کی قسم ہے یعنی ذوالحج کی دس راتوں کی۔

(والشفع) الزوج (والوتر) بفتح الواو وکسرھا لغتان : الفرد .

جفت یعنی جوڑے اور ”وتر“ اس میں واو پرزبر بھی پڑھی گئی ہے اور زیر بھی پڑھی گئی ہے یعنی طاق کی قسم ہے۔

(واللیل إذا یسر) مقبلاً ومدبراً .

اور رات کی قسم ہے جب وہ رخصت ہوتی ہے جب وہ آتی اور جاتی ہے۔

(هل فی ذلک) القسم (قسم لذی حجر) عقل؟ وجواب القسم محذوف ای : لتعذبن یا کفار مکة .

کیا اس میں یعنی قسم میں کسی حجر والے یعنی عقل والے کے لئے قسم ہے یہاں پہ قسم کا جواب محذوف ہے یعنی اے مکہ کے کفار تمہیں ضرور عذاب دیا جائے گا۔

(آلم تر) تعلم یا محمد (کیف فعل ربک بعاد) ؟

کیا تم نے دیکھا، یعنی اے محمد ﷺ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

(إرم) ہی عاد الاولی ، فارم عطف بیان او بدل ، ومنع الصرف للعلمیة والتانیث (ذات العباد) ای

الطول . کان طول الطویل منهم اربعمائة ذراع .

الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (۸) وَ تَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (۹) وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ (۱۰) الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ (۱۱) فَ أَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ (۱۲) فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (۱۳) إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (۱۴) فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَ نَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ (۱۵)

ارم یہ پہلے والی عاقوم ہے۔ ارم عطف بیان ہے یا بدل ہے اور یہ غیر منصرف یعنی علم اور مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے جو ستون والی تھی یعنی جو لمبے تھے۔ ان کا طویل شخص بھی چار سو ہاتھ جتنا ہوتا تھا۔

(الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ) فی بطشہم و قوتہم .

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے جیسے شہروں میں پیدا نہیں کئے گئے۔ یعنی ان کی گرفت کے حساب سے اور ان کی قوت کے حساب سے۔

۔۔

(وَ تَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا) قطعوا (الصخر) جمع صحرة و اتخذوها بيوتا (بالواد) وادی القری .

اور قوم تمود جس نے کاٹ دیا چٹانوں کو یہ لفظ صحرة کی جمع ہے اور اس نے انہیں گھر بنا لیا۔ وادی میں یعنی وادی قرئی میں

(وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ) کان يتد اربعة اوتاد يشد اليها يدي ورجلي من يعذبه .

اور وہ فرعون جو میخوں والا ہے جسے وہ سزا دیتا تھا اسے چار کیل لگواتا تھا دو دونوں ہاتھوں پر اور دو دونوں پاؤں پر۔

(الَّذِينَ طَغَوْا) تجبروا (فی البلاد) .

جنہوں نے شہروں میں سرکشی اختیار کی۔

(فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ) القتل و غیرہ .

انہوں نے ان شہروں میں بکثرت فساد کیا یعنی قتل و غیرہ کیا۔

(فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ) نوع (عَذَابٍ) .

تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ یعنی ایک مخصوص قسم کا عذاب نازل کیا۔

(إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ) يرصد اعمال العباد فلا يفوته منها شيء ليجازيهم عليها .

بے شک تمہارا پروردگار گھات میں ہے یعنی وہ اپنے بندوں کے اعمال کو نوٹ کر رہا ہے تاکہ وہ انہیں ان کی جزا دے اور اس سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

(فَأَمَّا الْإِنْسَانُ) الكافر (إِذَا مَا ابْتَلَاهُ) اختبره (رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ) بالمال و غیرہ (وَ نَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي

أَكْرَمَنِ) .

جہاں تک انسان کا یعنی کافر شخص کا تعلق ہے تو جب پروردگار اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ جان لے تو اسے مال اور

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ (۱۶) كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ (۱۷) وَلَا تَحْضُونَ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ (۱۸) وَتَأْكُلُونَ التَّرَاثِ أَكْلًا لَمًّا (۱۹) وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (۲۰) كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۲۱)

دیگر چیزوں کے ذریعے عزت عطا کرتا ہے اور نعمتیں عطا کرتا ہے۔ تو وہ بندہ یہ کہتا ہے میرے پروردگار نے میری عزت افزائی کی ہے۔

(وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ) ربہ (فَقَدَرَ) ضیق (عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ)۔

اور جب وہ پروردگار سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور اس کا رزق اس کے لئے تنگ کر دیتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے۔ میرے پروردگار نے میری تذلیل کی ہے۔

(كَلًّا) ردع ، ای لیس الاکرام بالفنی ، والاهانة بالفقر ، وانما هو بالطاعة والعصية ، وكفار مكة لا ينتبهون لذلك (بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ) لا يحسنون اليه مع غناهم او لا يعطونه حقه من الميراث . لفظ کلا، ردع یعنی (ڈانٹنے) کے لئے ہے یعنی خوشحال شخص کی عزت افزائی اور غریب کی رسوائی نہیں ہوتی بلکہ یہ تو اطاعت اور گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن مکہ کے کفار اس سے آگاہ نہیں ہیں، لیکن تم لوگ یتیموں کی عزت افزائی نہیں کرتے یعنی تم ان کے ساتھ ان کے خوشحال ہونے کے باوجود اچھا سلوک نہیں کرتے اور ان کا وراثت میں حق نہیں دیتے۔

(وَلَا يَحْضُونَ) انفسهم ولا غيرهم (يَحْضُونَ عَلَى طَعَامِ) ای اطعام (المسکین)۔

اور تم لوگ ترغیب نہیں دیتے۔ اپنے آپ کو بھی اور دوسروں کو بھی کھانے کی یعنی کھلانے کی غریب کو۔

(وَيَأْكُلُونَ التَّرَاثِ) الميراث (أَكْلًا لَمًّا) ای شدیداً ، لِّلنَّهْمِ نَصِيبِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مِنَ الْمِيرَاثِ مَعَ

نصيبهم منه او مع مالهم .

اور تم لوگ میراث کو کھا لیتے ہو مکمل طور پر یا مراد اس شخص پر سختی کرنا ہے جو خواتین اور بچوں کی وراثت میں سے حصے کو کھا جانے کا ارادہ کرتا ہے باوجودیکہ انہیں اس شخص کی وراثت میں سے بھی حصہ ملتا ہے یا وہ ان کے مال کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔

(وَيُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا) ای : كثيرا فلا ينفقونه ، وفي قراءة بالفوقانية في الافعال الاربعة .

اور تم مال سے شدید یعنی بکثرت محبت رکھتے ہو وہ لوگ اسے خرچ نہیں کرتے تھے۔ ایک قرأت کے مطابق چاروں افعال میں فوقانیہ ہوگا۔

(كَلًّا) ردع لهم عن ذلك (إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا) زلزلت حتى ينهدم كل بناء عليها وينعدم .

کلا یہ ان لوگوں کو اس عمل سے جبر کرنے کے لئے ہے جب زمین کو پاش پاش کر دیا جائے گا یعنی اس پہ زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ اس میں موجود ہر عمارت منہدم ہو جائے گی اور معدوم ہو جائے گی۔

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۲۲) وَجِئَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ
الذِّكْرَى (۲۳) يَقُولُ يَلَيَّتَنِي قَدَمْتُ لِحَيَاتِي (۲۴) فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ (۲۵) وَلَا يُوثِقُ
وَتَأَقَّةَ أَحَدٌ (۲۶)

(وَجَاءَ رَبُّكَ) ای امرہ (والمَلَكُ) ای الملائکة (صَفًّا صَفًّا) حال ، ای مصطفین او ذوی صفوف کثیرہ
اور تمہارا پروردگار آئے گا یعنی اس کا حکم آئے گا اور ملک یعنی فرشتے صف بنا کر کھڑے ہوئے ہوں گے یعنی ان کی حالت یہ ہو
گی کہ انہوں نے صفیں بنائی ہوئی ہوں گی یا مطلب یہ ہے ان کی بہت زیادہ صفیں ہوں گی۔
(وَجَاءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ) تقاد بسبعین الف زمام ، کل زمام بایدی سبعین الف ملک لها زفير وتغیظ
(يَوْمَئِذٍ) بدل من اذا وجوابها (يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ) ای الکافر ما فرط فيه (وانى له الذکری) ؟ استفهام
بمعنی النفسی ، ای لا ینفعه تذکره ذلك .

اور اس دن جہنم کو لایا جائے گا یعنی اسے ستر ہزار لگاموں کے ذریعے کھینچ کر لایا جائے گا اور ہر ایک لگام ستر ہزار فرشتوں کے
ہاتھوں میں ہوگی۔ وہ آوازیں نکال رہی ہوگی اور جوش مار رہی ہوں گی۔ اس دن یہ اذا کا بدل ہے اور اس کا جواب یہ ہے انسان یاد
کرے گا یعنی کافر یاد کرے گا۔ اس چیز کو جو اس نے آگے بھیجی تھی اور اب اس کے لئے یاد کرنے کا وقت کہاں ہے۔ یہ استفہام نفی
کے معنی میں ہے یعنی اب اس کا یاد کرنا اسے فائدہ نہیں دے گا۔

(يَقُولُ) مع تذکره (يَا) للتنبیه (لَيَتَنَّى قَدَمْتُ) العیبر والایمان (لِحَيَاتِي) الطیبة فی الآخرة او وقت
حیاتی فی الدنيا .

وہ یہ کہے گا یعنی یاد کرنے کے ساتھ یہ کہے گا اے یہ تنبیہ کے لئے ہے ”کاش“ میں نے آگے بھیجا ہوتا یعنی بھلائی اور ایمان
میں سے آگے بھیجا ہوتا اپنی زندگی کے لئے یعنی آخرت میں اچھی زندگی کے لئے یاد دنیا میں اپنی زندگی کے دوران آگے بھیجا ہوا ہوتا۔

(فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ) بکسر الذال (عَذَابُهُ) ای اللہ (أَحَدٌ) ای لا یکلہ الی غیرہ .
تو اس دن عذاب نہیں دے گا یہاں پر ”ذ“ پر ”زیر“ ہے۔ اس کا عذاب یعنی اللہ کا عذاب کوئی اور یعنی اللہ تعالیٰ اس عذاب کو
کسی دوسرے کے پر نہیں کرے گا۔

(وَاثَقَّةَ أَحَدٌ) بکسر الثاء (وَتَأَقَّةَ أَحَدٌ) وفی قراءۃ بفتح الذال والثاء فصیر عذابه و وثاقه
للکافر ، والمعنی : لا یعذب احد مثل تعذیبه ولا یوثق مثل ایشاقه .

اور اسی طرح کوئی نہیں باندھے گا یہاں پر ”ث“ پر زبر ہے اس کے باندھنے کو کوئی ایک ایک قرأت کے مطابق (لفظ یعذب)
میں ”ذ“ پر (لفظ یوثق میں) ”ث“ پر زبر ہے۔ اس صورت میں لفظ عذابہ اور لفظ وثاقہ کی ضمیر کافر کے لئے ہوگی اور اس کا مطلب یہ
ہوگا کہ جس طرح کافر کو عذاب دیا جائے گا۔ اس کی مانند کسی کو نہیں دیا جائے گا اور جس طرح کافر کو باندھا جائے گا اس کی مانند کسی کو

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲۷) ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (۲۸) فَاذْخُلِي فِي عِبَادِي (۲۹)
وَاذْخُلِي جَنَّتِي (۳۰)

نہیں باندھا جائے گا۔

(یا ایٹھا النفس المطمئنة) الأمانة وهي المؤمنة .

اے مطمئن نفس یعنی امن والے نفس اس سے مراد مومن نفس ہے۔

(ارجعی الی ربک) يقال لها ذلك عند الموت ، ای : ارجعی الی امرہ و ارادته (راضیة) بالشواب

(مرضیة) عند الله بعبك ، ای جامعة بین الوصفین وهما حالان ويقال لها فی القيامة :

تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ آؤ۔ یہ اس سے موت کے وقت کہا جائے گا یعنی اس کے حکم اور اس کے ارادے کی طرف
واپس آ جاؤ۔ راضی ہوتے ہوئے اس کے ثواب سے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہوتے ہوئے اپنے عمل کی وجہ سے یعنی جو
دونوں صفات کا جامع ہو اور یہ دونوں حال ہیں اور قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا۔

• (فادخلی فی) جملة (عبادی) الصالحین .

تم داخل ہو جاؤ میرے نیک بندوں میں۔

(وادخلی جنتی) معهم .

اور تم داخل ہو جاؤ ان کے ساتھ میری جنت میں۔

سورة البلد

یہ سورۃ مکی ہے اور اس کی آیات بیس ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (۱) وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ (۲) وَاَوَالِدٍ وَّمَا وَاَلَدٌ (۳) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ (۴) اَیْحَسِبُ اَنْ لَّنْ یُقَدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ (۵)

(لا) زائده (اُقْسِمُ بهذا البلد) مكة .

”لا“ یہ زائدہ ہے میں اس شہر کی قسم اٹھاتا ہوں یعنی مکہ کی۔

(وَاَنْتَ) یا محمد (حِلٌّ) حلال (بهذا البلد) بان يحل لك فتقاتل فيه ، وقد انجز الله له هذا الوعد

یوم الفتح . فالجملة اعتراض بین المقسم به وما عطف عليه .

اور تم اے محمد ﷺ حلال ہو جاؤ گے اس شہر میں یعنی تمہارے لئے یہ حلال ہو جائے گا کہ تم اس میں جنگ کر سکو۔ اور اللہ تعالیٰ

نے فتح مکہ کے دن اپنے اس وعدے کو پورا کر دیا تو اب جس چیز کے ساتھ قسم کھائی گئی اور جو اس پر عطف کیا گیا اس کے درمیان یہ جملہ معترضہ ہوگا۔

(وَاَوَالِدٍ) ای آدم (وَمَا وَاَلَدٌ) ای ذریئہ و ما بمعنی مَنْ .

اور والد یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی قسم ہے اور جو اس کی اولاد ہے یعنی جو ان کی ذریت ہے۔ یہاں پر ”ما“ یہ ”من“ کے معنی میں

ہے۔

(لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ) ای الجنس (فی کبد) نصب وشدۃ یکابد مصائب الدنيا وشدائد الآخرة .

ہم نے انسان کو یعنی انسانوں کی جنس کو پیدا کیا ہے۔ مشقت میں یعنی شدت اور سختی میں کہ وہ دنیاوی مصائب کا سامنا بھی کرتا

ہے اور آخرت کی شدت کا بھی سامنا کرے گا۔

(اَیْحَسِبُ) ایظن للانسان ، قوی قریش ، وهو ابو الاشدین (او : الاشد ، أسید بن کلدة الجحفی ،

وامثاله) بقوته (ان) محففة من الثقيلة واسمها محذوف ، ای انه (لَنْ یُقَدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ) واللہ قادر علیہ

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا (۶) اَيْحَسَبُ اَنْ لَمْ يَرَهُ اَحَدٌ (۷) اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ عَيْنَيْنِ (۸) وَاَلْسَانًا
وَشَفَتَيْنِ (۹) وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ (۱۰) فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (۱۱) وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ (۱۲)

کیا وہ سمجھتا ہے یعنی کیا انسان یہ گمان کرتا ہے۔ اس سے مراد قریش کا طاقتور ترین شخص ہے اور وہ ابوالاشدین یا ابوالاشد تھا، (اس کا نام) اسید بن کلدہ جچی (تھا) یہ اور اس کی مانند (دیگر افراد مراد ہیں) کیا وہ اپنی قوت کی وجہ سے یہ سمجھتا تھا کہ یہاں پر لفظ ”ان“ تخفیف کے ساتھ ہے اور ثقیلہ کی جگہ ہے اور اس کا اسم محذوف ہے۔ یعنی وہ شخص ایسا ہے اس پر کوئی قادر نہیں ہو سکے گا جبکہ اللہ تعالیٰ اس پر قدرت رکھتا ہے۔

(يَقُولُ أَهْلَكْتُ) علی عداوة محمد (مَالًا لُبَدًا) کثیراً بعضہ علی بعض .

وہ یہ کہتا ہے میں نے ضائع کر دیا ہے یعنی حضرت محمد ﷺ کی عداوت میں ایسا کیا ہے۔ بہت سے مال کو یعنی بکثرت مال کو۔ (اَيْحَسَبُ اَنْ) ای انہ (لَمْ يَرَهُ اَحَدٌ) فیما انفقه فیعلم قدره؟ واللہ عالم بقدره وانہ لیس مما یتکثر بہ ومجازیہ علی فعلہ السَّیء .

کیا وہ یہ سمجھتا ہے اسے کوئی نہیں دیکھ رہا۔ یعنی اس چیز کو جو وہ خرچ کر رہا ہے۔ صرف وہی اس کی مقدار جانتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی مقدار جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ بات بھی جانتا ہے وہ مال زیادہ بھی نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے اس برے عمل کا بدلہ اسے ضرور دے گا۔

(اَلَمْ نَجْعَلْ) استفہام تقریر ، ای جعلنا (لَهُ عَيْنَيْنِ) ؟ .

کیا انہوں نے بنائے نہیں ہیں۔ یہاں پر استفہام پختہ کرنے کے لئے ہے یعنی ہم نے بنائی ہیں۔ اس کے لئے دو آنکھیں۔ (وَاَلْسَانًا وَشَفَتَيْنِ)

اور زبان اور دو ہونٹ

(وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ) ؟ بَيْنَا لَهُ طَرِيقَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ .

اور ہم نے دو بھری ہوئی چیزوں کی طرف اس کی رہنمائی کی ہے یعنی ہم نے اس کے لئے بھلائی اور برائی کے راستے کو بیان کر دیا ہے۔

(فَلَا) فُهَلَا (اِقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ) جاوڑھا ؟ .

تو پھر کیوں وہ اس گھائی کو عبور نہیں کرتا۔ یعنی اس سے آگے نہیں گزر جاتا۔

(وَمَا اَدْرَاكَ) اعلیک (مَا الْعَقَبَةَ) التي یقتحبها تعظیماً لسانها ، والجبلۃ اعتراض . وبتین سبب

جوازھا بقولہ :

اور تمہیں کیا پتا! یعنی تمہیں کس نے بتانا ہے وہ گھائی کیا ہے جسے وہ دشوار سمجھ رہا ہے۔ یہاں اس گھائی کی اہمیت کا اظہار کرنا

فَكَ رَقَبَةٍ (۱۳) أَوْ اطْعَمَ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ (۱۴) يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (۱۵) أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (۱۶) ثُمَّ
كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (۱۷) أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (۱۸)
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَايَعْنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ (۱۹)

مقصود ہے اور جملہ معترضہ ہے اور اس کے جواز کے سبب کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا (جو اگلی آیت میں ہے)

(فَكَ رَقَبَةٍ) من الرق بان يعتقها .

وہ گردن کو آزاد کرنا ہے۔ یعنی غلامی سے یوں کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

(أَوْ اطْعَمَ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ) مجاعة .

یا پھر مسغبہ یعنی بھوک والے دن کھانا کھلانا ہے۔

(يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ) قرابة .

ایسے یتیم کو جو قریبی رشتے دار ہو یعنی جس کے ساتھ رشتے داری ہو۔

(أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ) ای لصوق بالتراب لفقره ، وفي قراءة بدل الفعلين مصدران مرفوعان

مضاف الاول لرقبة ، ومنون الثاني ، فيقدر قبل العقبة اقتحام . والقراءة المذكورة بيانه .

یا ایسے مسکین کو جو مٹی والا ہو یعنی جو اپنی غربت کی وجہ سے مٹی کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ایک قرأت کے مطابق دونوں فصلوں کی

جگہ دو مصدر ہیں اور ان دونوں کو مرفوع پڑھا گیا ہے۔ پہلے والا رقبہ کی طرف مضاف ہے اور دوسرے پر تنوین پڑھی گئی ہے تو اب یہاں لفظ العقبة سے پہلے اقتحام محذوف مانا جائے گا اور مذکورہ قرأت اس کا بیان ہوگی۔

(ثُمَّ كَانَ) عطف على اقتحام و ثم للترتيب الذكري ، المعنى كان وقت الاقتحام (مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

وَتَوَاصَوْا) اوصى بعضهم بعضاً (بالصبر) على الطاعة وعن المعصية (وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ) الرحمة على الخلق .

”پھر ہو“ یہ عطف ہے لفظ اقتحام پر اور لفظ ثم ترتیب کے لئے ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے جس وقت اقتحام ہو اس وقت ایمان

والے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر گناہوں سے بچنے پر اور ایک دوسرے کو رحمت کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یعنی مخلوق پر رحمت کرنے کی۔

(أُولَئِكَ) الموصوفون بهذه الصفات (أصحاب الميمنة) اليمين .

وہ لوگ یعنی جو لوگ ان صفات سے متصف ہیں۔ وہ دائیں طرف والے ہیں۔

(وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَايَعْنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ) الشمال .

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہ بائیں طرف والے ہیں۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤَصَّدَةٌ (۲۰)

(عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤَصَّدَةٌ) بالهمزة والواو بدله ، مطبقة .
ان لوگوں پر تہہ در تہہ آگ ہوگی یہ ”ء“ کے ساتھ ہے اور اس کا بدل ”و“ ہے یعنی ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہوگی۔ (یعنی تہہ در تہہ ہوگی)

سورة الشمس

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس کی پندرہ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا (۱) وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا (۲) وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا (۳) وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا (۴) وَالسَّمَاءِ
وَمَا بَنَاهَا (۵)

(والشمس وضحاها) ضونہا .
سورج کی اور اس کی دھوپ یعنی روشنی کی قسم ہے۔
(والقمر إذا تلاها) تبعها طالعا عند غروبها .
اور چاند کی قسم ہے جب وہ اس کے پیچھے آئے یعنی اس کی پیروی کرے یعنی اس کے غروب ہونے کے وقت وہ طلوع ہو جائے۔

(والنهار إذا جلاها) بارتفاعه .
اور دن کی قسم ہے جب وہ اسے روشن کر دے یعنی سورج کے بلند ہونے سے وہ روشن ہو جائے۔
(والليل إذا يغشاها) يغطيها بظلمته ، و (إذا) في الثلاثة لمجرد الظرفية والعامل فيها فعل القسم .
اور رات کی قسم ہے جب وہ اسے ڈھانپ لے۔ یعنی اپنی تاریکی کے ذریعے اسے ڈھانپ لے۔ ان تینوں جگہوں پر لفظ اذا صرف ظرفیت کے لئے ہے اور اس میں عمل کرنے والی چیز قسم کا فعل ہے۔
(والسماء وما بناها) .

وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَّهَا (۶) وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا (۷) فَالْهَمَّهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (۸) قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا (۹) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا (۱۰) كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا (۱۱) إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا (۱۲) فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا (۱۳)

اور آسمان کی قسم ہے اور اسے بنانے والے کی قسم ہے۔

(والارض وما طحاها) بسطھا .

اور زمین کی قسم ہے اور اسے بچھانے والے یعنی پھیلانے والے کی قسم ہے۔

(وَنَفْسٍ) بمعنی نفوس (وَمَا سَوَّاهَا) فی الخلقۃ و ما فی الثلاثۃ مصدریۃ او بمعنی من .

اور نفس کی قسم ہے یہ نفوس کے معنی میں ہے اور اس کی قسم ہے جس نے اسے برابر کیا ہے یعنی تخلیق میں برابر کیا ہے ان تینوں جگہ میں استعمال ہونے والا لفظ ”ما“ یا تو مصدریہ ہے یا ”من“ کے معنی میں ہے۔

(فَالْهَمَّهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا) بین لها طریقۃ الخیر والشر ، و اخر التقوی رعایۃ لرؤوس الآی ،

وجواب القسم :

پھر اس نے اس کے فجور اور اس کی پرہیزگاری کو اس میں الہام کیا یعنی اس نے اس نفس کے لئے بھلائی اور برائی کے راستے کو بیان کر دیا۔ یہاں تقویٰ کو بعد میں اس لئے ذکر کیا گیا ہے تاکہ آیات کے اختتام (کے وزن کا خیال رکھا جاسکے) ان تمام قسموں کا جواب یہ ہے۔ (جو اگلی آیت میں مذکور ہے)

(قَدْ أَفْلَحَ) حذف منه اللام لطول الکلام (مَنْ زَكَّاهَا) طهرها من الذنوب .

وہ شخص کامیاب ہو گیا یہاں پر ”ل“ کو حذف کر دیا گیا ہے تاکہ کلام طویل نہ ہو جائے۔ جس نے اس کا تزکیہ کر لیا یعنی جس نے اسے گناہوں سے پاک کر لیا۔

(وَقَدْ خَابَ) خسر (مَنْ دَسَّاهَا) اخفاها بالمعصیۃ . واصلہ دسسا ابدلت السین الثانیۃ الفاء تخفیفاً .

اور وہ شخص برباد ہو گیا یعنی خسارے کا شکار ہو گیا جس نے اسے چھپا دیا یعنی گناہوں کے ذریعے اسے پوشیدہ کر دیا۔ یہ اصل میں لفظ دسسا تھا۔ اس میں دوسری ”س“ کو ”ا“ میں تبدیل کر دیا گیا تاکہ تخفیف ہو جائے۔

(كَذَّبَتْ ثَمُودُ) رسولها صالحاً (بَطَّغُوها) بسبب طغیانها .

ثمود نے اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اپنی سرکشی کے ساتھ یعنی اپنی سرکشی کی وجہ سے۔

(إِذِ انْبَعَثَ) اسرع (اشقاها) واسبه (قدار) الی عقر الناقة برضاهم .

جب چلا یعنی تیزی سے چلا ان کا بد بخت شخص جس کا نام قدر تھا تاکہ ان لوگوں کی رضامندی کی وجہ سے اس اونٹنی کے پاؤں

کاٹ دے۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا (۱۳) وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا (۱۵)

(فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ) صالح (نَاقَةَ اللَّهِ) ای ذروها (وسقياها) شربها فی یومها وکان لها یوم ولهم

یوم .

تو اللہ کے رسول حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے اسے چھوڑ دو اور اس کے پینے کو بھی چھوڑ دو۔ یعنی اس کے اپنے مخصوص دن میں پینے کو چھوڑ دو۔ اس کی وجہ یہ ہے اس اونٹنی کے لئے ایک مخصوص دن تھا۔ باقی سب لوگوں کے لئے ایک مخصوص دن تھا۔

(فَكَذَّبُوهُ) فی قوله ذلك عن الله المرتب عليه نزول العذاب بهم ان خالفوه (فَعَقَرُوهَا) قتلوها لیسلم لهم ماء شربها . (فَدَمْدَمَ) اطبق (عَلَيْهِمْ رَبُّهُم) العذاب (بِذَنبِهِمْ فسواها) ای المدممة عليهم . ای عمہم بها فلم یفلت منه احد .

تو انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی۔ ان کی بات کے بارے میں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے اور اس کے نتیجے میں ان پر عذاب نازل ہوگا اگر وہ لوگ حضرت صالح علیہ السلام کی مخالفت کریں گے تو ان لوگوں نے اس اونٹنی کو مار دیا۔ یعنی اسے قتل کر دیا تاکہ اس کے پینے کا حصہ بھی ان لوگوں کو مل جائے تو تہہ در تہہ ان پر ان کے پروردگار نے عذاب نازل کیا ان کے اس گناہ کی وجہ سے اور اسے برابر کر دیا یعنی اس تہہ در تہہ کو ان پر ایسے کیا کہ وہ ان سب پر حاوی ہو گیا اور ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچ سکا۔

(وَلَا) بالواو والفاء (يَخَافُ) تعالیٰ (عقباها) تبعثها .

اور اس نے اس کے پیچھے یعنی اس کے بعد کی صورت حال کا خوف نہیں کیا۔ ہاں پر لفظ "ولا" اور "فان" کے ساتھ ہے۔

سورة الليل

یہ نکی ہے اور اس میں اکیس آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَاللَّیْلِ إِذَا یَغْشٰی (۱) وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰی (۲) وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی (۳) اِنَّ سَعِیْكُمْ لَشَتٰی (۴)
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی (۵)

(والیل إذا یغشی) بظلمته کل ما بین السماء والارض .

رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے یعنی اپنی تاریکی کے ساتھ چھا جائے اور ہر اس چیز پر جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

(والنہار إذا تجلی) تکشف وظہر ، و (إذا) فی الموضعین لمجرد الظرفیة والعامل فیہا فعل القسم .

اور دن کی قسم ہے جب وہ روشن ہو جائے یعنی جب وہ واضح کر دے اور ظاہر کر دے یہاں پر دونوں جگہ پر لفظ اذا ظرفیت کے

استعمال ہوا ہے اور یہاں عمل کرنے والی چیز قسم کا فعل ہے۔

(وَمَا) بمعنی من او مصدریة (خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی) آدم وحواء وکل ذکر وکل انثی ، والخنثی

المشکل عندنا ذکر او انثی عند اللہ تعالیٰ ، فیحنث بتکلیبہ من حلف لا یکلم ذکرًا ولا انثی .

اور "ما" یہ "من" کے معنی میں ہے یا مصدر یہ ہے جس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا بنتیہما کو

پیدا کیا اور ہر مذکر اور ہر مؤنث جسے ہم بیچوا سمجھتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مذکر یا مؤنث۔ اس کی دلیل یہ ہے اگر کوئی شخص یہ قسم

اٹھائے کہ وہ کسی مذکر یا کسی مؤنث کے ساتھ کلام نہیں کرے گا (تو بیچوے کے ساتھ کلام کرنے سے اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔

(اِنَّ سَعِیْكُمْ) عملکم (لشٹی) مختلف عوامل للجنة بالطاعة وعامل للنار بالمعصية .

بے شک تمہاری کوشش یعنی تمہارا عمل مختلف صورتوں میں ہے۔ کچھ لوگ فرمانبرداری کی شکل میں جنت کے لئے عمل کرتے

ہیں اور کچھ لوگ گناہوں کی شکل میں جہنم کے لئے عمل کرتے ہیں۔

(فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی) حق اللہ (واتقی) اللہ .

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى (۶) فَسَنِيَّسْرُهُ لِلْيُسْرَى (۷) وَأَمَّا مَنْ مَبْخَلٌ وَاسْتَغْنَى (۸) وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنَى (۹) فَسَنِيَّسْرُهُ لِلْعُسْرَى (۱۰) وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى (۱۱) إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى (۱۲)
وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى (۱۳) فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى (۱۴)

(وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى) ای بلا الہ الا اللہ فی الموضوعین .

اور اچھائی یعنی لا الہ الا اللہ کی تصدیق کرتا ہے دونوں جگہ پر یہی مراد ہے۔

(فَسَنِيَّسْرُهُ لِلْيُسْرَى) للجنة .

تو ہم اس کے لئے آسانی کی چیز یعنی جنت کو آسان کر دیں گے۔

(وَأَمَّا مَنْ مَبْخَلٌ) بحق اللہ (واستغنی) عن ثوابہ .

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے حق کے بارے میں بخل سے کام لے اور اس کے ثواب سے بے نیازی اختیار کر لے۔

(وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى) .

اور اچھائی (یعنی لا الہ الا اللہ) کی تکذیب کرے۔

(فَسَنِيَّسْرُهُ) نہیئہ (للعسری) للنار .

تو ہم اس کے لئے آسان کر دیں گے یعنی ہم اس کے لئے تیار کر دیں گے تنگی کو یعنی جہنم کو۔

(وَمَا) نافية (يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى) فی النار .

اور اس کا مال اس کے کوئی کام نہیں آسکے گا جب وہ جہنم میں گر جائے گا۔

(إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى) تبیین طریق الہدی من طریق الضلال لیمثل امرنا بسلوك الاول ونهینا عن

ارتکاب الثانی .

بے شک ہدایت کے بارے میں بتانا ہمارے ذمے ہے یعنی گمراہی کے راستے کے مقابلے میں حق کے راستے کو واضح کر دینا

تاکہ پہلے راستے پر چل کر وہ آدمی ہمارے احکام پر عمل پیرا ہو سکے اور ہم نے دوسرے کے ارتکاب سے منع کیا ہے۔

(وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى) ای الدنیا فمن طلبہما من غیرنا فقد اخطا .

اور آخرت اور پہلے والی یعنی دنیا ہماری ہی ہیں تو جو شخص ہمارے علاوہ کسی اور سے ان دونوں کو طلب کرتا ہے وہ غلطی کرتا ہے۔

(فَأَنْذَرْتُكُمْ) خوفتکم یا اهل مكة (نَارًا تَلَظَّى) بحذف احدی التاء ین من الاصل وقرئ (تَلَظَّى)

بثبوتها ، ای تتوقد .

تو میں تمہیں ڈرارہا ہوں یعنی اے اہل مکہ میں تمہیں خوف کر رہا ہوں۔ اس آگ سے جو بھڑک رہی ہے۔ یہاں پر ایک ”ش“

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اصل سے، اور اس کے ثبوت کی تلاوت کی جاتی ہے۔ یعنی وہ آگ بھڑکتی ہے۔

لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْأَشْقَى (۱۵) الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى (۱۶) وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى (۱۷) الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ
تِزْكًى (۱۸) وَمَا لَاحِدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى (۱۹) إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى (۲۰) وَلَسَوْفَ يَرْضَى (۲۱)

لا يصلها (يدخلها) (إلا الأشقى) بمعنى الشقى .

اس تک نہیں پہنچے گا یعنی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ ماسوائے اس شخص کے جو بد بخت ہو یہ شقی کے معنی میں ہے۔

(الذی کذب) (النبی) (وتولی) (عن الایمان) وهذا الحصر مؤول لقوله تعالى (وَيَغْفِرُ مَا كُنَ ذَلِكَ لِمَن

سَاءُ) (4:48) فيكون المراد الصلي المؤبد .

جس نے نبی کی تکذیب کی اور ایمان سے منہ پھیر لیا۔ اس حصر کی تاویل کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ذریعے وہ

”اس کے علاوہ جسے چاہے اس کی مغفرت کر سکتا ہے“۔ لہذا دوزخ میں داخل ہونے سے مراد یہ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

(وَسَيُجَنَّبُهَا) (يبعد عنها) (الاتقى) (بمعنى التقى) .

اور اس سے بچ جائے گا یعنی دور ہوگا۔ پرہیزگار شخص یہ ”تقی“ کے معنی میں ہے۔

(الذی یؤتی مائلہ یتزکی) (متزکياً به عند الله تعالى بان يخرج له لله تعالى لا رياء ولا سمعة فيكون

زاكياً عند الله تعالى ، وهذا نزل في الصديق رضي الله تعالى عنه لما اشترى بلالاً المعبذ على ايمانه واعتقه ، فقال الكفار انما فعل ذلك ليد كانت له عنده فنزلت .

جو پاکیزگی کے حصول کے لئے اپنا مال دیتا ہے۔ یعنی اس عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی بھی حاصل کر لیتا ہے

وہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرتا ہے۔ دکھاوے کے لئے اور شہرت کے لئے نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزہ ہو جاتا

ہے۔ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ جب انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید لیا تھا۔ جنہیں

ایمان لانے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا اور انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا تھا تو کفار نے یہ کہا تھا کہ ابو بکر نے ایسا اس

لئے کیا ہے بلال نے اس پر کوئی احسان کیا ہوگا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (یعنی اگلی آیت نازل ہوئی)

(وَمَا لَاحِدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى) . ”اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں ہے جس کا بدلہ دیا جائے۔“

(إِلَّا) (لکن فعل ذلك .) (ابتغاء وجه ربه الاعلى) (اى طلب ثواب الله .

الا یعنی اس نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ اپنے بلند و برتر پروردگار کی رضا حاصل کر لے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کی

طلب میں ایسا کیا ہے۔

(وَلَسَوْفَ يَرْضَى) (بما يُعطاها من الثواب في الجنة ، والآية تشمل من فعل مثل فعله رضي الله تعالى

عنه فيبعد عن النار ويثاب .

تو وہ عنقریب راضی ہو جائے گا یعنی وہ اسے جنت میں اس کا ثواب عطا کرے گا اور یہ آیت ہر اس شخص کے لئے ہے جو

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسے اعمال کرے گا۔ وہ بھی جہنم سے دور ہو جائے گا اور اسے بھی ثواب ملے گا۔

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر کی تصانیف، ترجمہ، شرح و تخریج کی ہوئی کتب

جہانگیری

2 جلدیں مکمل

انتخابِ احادیث

صحیح بخاری و صحیح مسلم

جہانگیری

ریاض الصائمین

2 جلدیں مکمل

للإمام المافظ الفقيه أبي زكريا يحيى النوري
المتوفى سنة 676 هجرية
رحمه الله تعالى

جہانگیری

معارفِ درود و سلام
ابن ابی جوزیم

درود پاک پڑھنے والوں کی ایمانی فراست، علمی بصیرت اور
ذوق و شوق و محبت میں اضافہ کیلئے ایک عظیم نعمت۔

جہانگیری

اربعین
نودی

Shabbir 0322-7202212



زیبہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز

